مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی — تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: نصیر احمد کاشف — فوائد: محمد فاروق رفیع — نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

صحیح ابن خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

جلد سوم

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷- الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور
042-37357587

صحیح ابن خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّهْجِيْرِ إِلَي الْجُمُعَةِ وَ الْمَشْيِ إِلَيْهَا

كتاب الصِّيام

روزے کے احکام و مسائل

جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ صِيَامِهِ

ماہ رمضان اور اس کے روزوں کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ اللَّيَالِي الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ

❁❁❁❁

٢٨..... بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّكِيْنَةِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ إِلَيْهَا

نماز کے لیے سکون اور اطمینان کے ساتھ چل کر جانے کا بیان اور نماز کے لیے دوڑ کر جانا منع ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْإِسْمَ الْوَاحِدَ قَدْ يَقَعُ عَلَى فِعْلَيْنِ يُؤْمَرُ بِأَحَدِهِمَا وَ يُزْجَرُ عَنِ الْآخَرِ بِالْإِسْمِ الْوَاحِدِ. إِذِ اللّٰهُ قَدْ أَمَرَنَا بِالسَّعْيِ إِلَى صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، يُرِيْدُ الْمَضِيَّ إِلَيْهَا وَالرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصْطَفٰى زَجَرَ عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ الْعُجْلَةُ فِي الْمَشْيِ. فَالسَّعْيُ الْمَأْمُوْرُ بِهِ فِي الْكِتَابِ إِلَى صَلَاةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ السَّعْيِ الَّذِيْ زَجَرَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ وَ هٰذَا اسْمٌ وَاحِدٌ لِفِعْلَيْنِ، أَحَدُهُمَا فَرْضٌ وَ الْآخَرُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک ہی اسم دو فعلوں پر واقع ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک فعل کا حکم دیا جاتا ہے، جبکہ دوسرے سے منع کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نماز جمعہ کے لیے سعی کر کے (دوڑ کر جانے) کا حکم دیا ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے لیے سعی کرتے ہوئے (دوڑتے ہوئے) جانے سے منع فرمایا ہے۔ پس قرآن مجید میں نماز جمعہ کے لیے جس سعی کا حکم دیا گیا ہے وہ اس سعی سے مختلف ہے، جس سے نبی اکرم ﷺ نے عام نمازوں کے لیے آتے وقت منع فرمایا ہے۔ یہ (سعی) ایک ہی نام ہے جو دو فعلوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ان میں سے ایک فرض اور دوسرا ممنوع ہے۔

١٥٠٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ -يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ- عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، وَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، إِئْتُوْهَا وَ أَنْتُمْ تَمْشُوْنَ، عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَ مَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا))

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ تم سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ، جو نماز پالو وہ پڑھ لو اور جو حصہ تم سے فوت ہو جائے اسے مکمل کرلو۔“

فوائد :......ا۔ اس حدیث میں نماز کے لیے سکینت و وقار سے چل کر مسجد میں داخل ہونے کی تاکید ہے اور یہ عمل مستحب ہے۔

(١٥٠٥) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب لا یسعی الی الصلاۃ، حدیث: ٦٣٦۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار وسکینۃ، حدیث: ٦٠٢۔ سنن ترمذی: ٣٢٨۔ سنن ابی داؤد: ٥٧٣۔ سنن نسائی: ٨٦٢۔ مسند احمد ١/٢٣٨۔ مسند الحمیدی: ٩٣٥۔

۲۔ نماز کے لیے دوڑنا اور بھاگ کر جماعت میں شامل ہونا مکروہ فعل ہے۔

۳۔ نماز کے لیے سکینت ووقار سے چلنا چاہیے خواہ تکبیر اولیٰ یا کوئی رکعت رہ جائے۔

۲۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ وَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

اذان ہونے کے بعد اور نماز پڑھنے سے پہلے مسجد سے نکلنا منع ہے

۱۵۰۶۔ نَاَ أَبُوْ طَاهِرٍ نَاَ أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، (ح) ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا يَحْيٰى- يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ- قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ..........

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَخَرَجَ، فَقَالَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَ قَالَ بُنْدَارُ: فَقَدْ خَالَفَ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جناب ابوشعثاء محاربی سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے، مؤذن نے اذان کہی تو ایک شخص اٹھ کر باہر چلا گیا، اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہا یہ شخص تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔'' جناب بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم (کے حکم) کی مخالفت کی ہے۔

فوائد:......اذان کے بعد فرض نماز ادا کرنے سے پہلے بلا عذر مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔(شرح النووی: ۱۵۷/۵)

۳۰..... بَابُ ذِكْرِ أَحَقِّ النَّاسِ بِالْإِمَامَةِ

لوگوں میں امامت کے زیادہ حق دار شخص کا بیان

۱۵۰۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، (ح) وَ ثَنَا هَارُوْنَ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا شُعْبَةُ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ، (ح) وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، نَا شُعْبَةُ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ، (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَا: ثَنَا وَكِيْعٌ. قَالَ أَبُوْ عُثْمَانَ: ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ، وَ قَالَ سَلْمٌ: عَنْ فِطْرٍ، وَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ..........

(۱۵۰۶) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن الخروج من المسجد......، حدیث: ٦٥٥۔ سنن ابی داؤد: ٥٣٦۔ سنن ترمذی: ٢٠٤۔ سنن ابن ماجه: ٧٣٣۔ مسند احمد: ٤١٠/٢۔

(۱۵۰۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من احق بالامامة، حدیث: ٦٧٣۔ سنن ابی داود: ٥٨٤۔ سنن ترمذی: ٢٣٥۔ سنن نسائی: ٧٨١۔ سنن ابن ماجه: ٩٨٠۔ مسند احمد: ١٢١/٤۔ مسند الحمیدی: ٤٦٧۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءٌ، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءٌ، فَأَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءٌ فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا)). هٰذَا حَدِيْثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ. وَفِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ: ((أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً)). وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِ: أَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ.

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو امامت وہ شخص کرائے گا جو اُن میں سب سے زیادہ قرآن مجید پڑھنے والا ہو۔ اگر وہ قرآن مجید کے پڑھنے میں برابر ہوں تو سنت نبوی کو زیادہ جاننے والا امامت کرائے گا۔ اگر وہ سنت کے علم میں برابر ہوں، تو ان میں سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرائے گا اور اگر وہ ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو ان میں سے عمر میں بڑا شخص امامت کرائے گا۔'' یہ حدیث جناب ابومعاویہ کی ہے۔ جناب شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ان کی امامت اللہ کی کتاب کو زیادہ پڑھنے والا اور عالم کرائے گا اور قراءت میں مقدم شخص کرائے گا۔'' ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرائے گا۔''

١٥٠٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، وَثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عُرُوْبَةَ وَهِشَامٍ، وَثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ، وَهِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً، فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ)). اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ نَا اَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ ثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تین افراد ہوں تو ان میں سے ایک انہیں امامت کرائے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو قرآن کو زیادہ پڑھنے اور جاننے والا ہو۔''

فوائد:......ان احادیث میں امامت کے زیادہ مستحقین کا بیان ہے کہ اولاً: قرآن کا زیادہ حافظ اور اچھی قراءت کا حامل امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

(١٥٠٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب من احق بالامامة، حديث: ٦٧٢۔ سنن نسائی: ٧٨٣۔ مسند احمد: ٣/٢٤۔ صحيح ابن حبان: ٢١٢٩۔

ثانیا: اگر قراءت میں کئی لوگ برابر ہوں تو ان میں سے (قاری قرآن کے بعد) سنت کا بڑا عالم امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

ثالثا: اگر قراءت وسنت کے علم میں کئی افراد یکساں حیثیت کے حامل ہوتو ہجرت میں مقدم شخص افضل ہے۔

رابعاً: اگر گذشتہ اوصاف میں کئی لوگ مشترک ہوں تو ان میں سے بڑی عمر کا انسان امامت کا زیادہ حق دار ہے۔

یہ امامت کے انتخاب کی بہترین صورت ہے پھر اس قاعدہ وقانون کوملحوظ رکھے بغیر جوبھی صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے اس کی اقتداء لازم ہے۔

۱۳۱..... بَابُ اِسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِالْإِزْدِيَادِ مِنْ حِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَإِنْ كَانَ غَيْرُهُ أَسَنَّ مِنْهُ وَأَشْرَفَ

امامت کا مستحق وہ شخص ہے جسے قرآن مجید زیادہ حفظ ہو، اگرچہ دوسرا شخص اس سے عمر میں بڑا اور عزت و شرف میں بلند ہو

۱۵۰۹۔ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أَبِيْ أَحْمَدَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثاً وَهُمْ نَفَرٌ، فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟)) فَاسْتَقْرَأَهُمْ، حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ وَهُوَ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا، قَالَ: ((مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟)) قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَكَذَا، وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. قَالَ: ((مَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((اِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيْرُهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مِنْ أَشْرَفِهِمْ وَالَّذِيْ كَذَا وَكَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ إِلَّا خَشِيَةً أَنْ لَا أَقُوْمَ بِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَعَلَّمِ الْقُرْاٰنَ،

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کرنا چاہا جبکہ وہ چند افراد پر مشتمل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا: تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ پھر آپ نے ان سے قرآن سنا، حتیٰ کہ جب آپ ان میں سے ایک کم سن شخص کے پاس پہنچے تو اس سے پوچھا: اے فلاں! تمہیں کون کون سی سورتیں یاد ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے فلاں فلاں سورت اور سورۂ بقرہ یاد ہے۔ آپ نے پوچھا: تمہیں سورۂ بقرہ بھی یاد ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! اس پر آپ نے فرمایا: جاؤ تم ان کے امیر ہو۔ ایک شخص جو اُن میں شرف و منزلت والا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم! جس کی صفات اس اس طرح ہیں، میں نے قرآن مجید صرف اس ڈر کی وجہ سے نہیں سیکھا کہ میں اس پر عمل نہیں

(۱۵۰۹) اسنادہ ضعیف عطاء مولی ابی احمد مجہول راوی ہے۔ الضعیفۃ: ٦٤٨٣۔ سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورۃ البقرۃ، حدیث: ٢٨٧٦۔ سنن ابن ماجہ: ٢١٧۔ سنن کبری نسائی: ٨٦٩٦۔ صحیح ابن حبان: ٢١٢٦.

فَاقْرَأْهُ وَ ارْقُدْ، فَإِنَّ مِثْلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ، وَ قَامَ بِهِ كَمِثْلِ جُرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكاً يَفُوْحُ رِيْحُهُ عَلٰى كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ وَ رَقَدَ وَ هُوَ فِيْ جَوْفِهِ كَمِثْلِ جُرَابٍ أُوْكِئَ عَلٰى مِسْكٍ .

کر سکوں گا (اسے نماز تہجد میں پڑھ نہیں سکوں گا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید سیکھو، اسے پڑھو اور سو بھی جایا کرو۔ بے شک قرآن مجید کی مثال اس شخص کے لیے جو اسے سیکھتا ہے، اسے پڑھتا ہے اور نماز تہجد میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اس تھیلے جیسی ہے جس میں کستوری بھری ہو اور اس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو اور جس شخص نے قرآن مجید سیکھا اور اسے اپنے سینے میں محفوظ کر کے سویا رہا (نماز تہجد میں اسے تلاوت نہ کیا) تو اس کی مثال اس تھیلے جیسی ہے جس کی کستوری کو تسمے سے بند کر دیا گیا ہو (لہٰذا اس کی مہک بکھرتی نہیں)۔''

۳۲..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِكِبَرِ السِّنِّ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ وَ السُّنَّةِ وَ الْهِجْرَةِ

جب سب لوگ قراءتِ قرآن، سنتِ نبوی کی معرفت اور ہجرت کرنے میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا شخص امامت کا مستحق ہوگا

۱۵۱۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، قَالَا: ثَنَا خَالِدٌ، وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمُ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، ....

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَ صَاحِبٌ لِيْ فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ، قَالَ لَنَا: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيْمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا. زَادَ الدَّوْرَقِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لِأَبِيْ قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقِرَاءَةُ؟ قَالَ: كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ .

''حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (دینی مسائل سیکھنے کے لیے) حاضر ہوئے، پھر جب ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے ہمیں فرمایا: ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا پھر تم میں سے بڑا شخص تمہاری امامت کرائے۔'' جناب الدورقی نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوقلابہ سے پوچھا: قراءت قرآن میں مہارت کو معیار کیوں نہیں بنایا؟ انہوں نے فرمایا: ''وہ دونوں صحابی قراءت کے لحاظ سے برابر

(۱۵۱۰) تقدم تخریجه برقم: ۳۹۵.

تھے۔ (اس لیے بڑی عمر والا امامت کا حق دار ٹھہرایا گیا)۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر قراءت میں کئی افراد برابر ہوں تو بڑی عمر کا شخص امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

۳۳..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَوْلٰى الْقُرَشِيِّ إِذَا كَانَ الْمَوْلٰى أَكْثَرَ جَمْعاً لِلْقُرْاٰنِ . خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ)) دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمَوْلٰى إِذَا كَانَ أَقْرَأَ مِنَ الْقُرَشِيِّ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

جب آزاد کردہ غلام کو زیادہ قرآن مجید یاد ہو تو وہ قریشی شخص کو امامت کرائے گا۔ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث: ''لوگوں کی امامت وہ کرائے گا جو اُن میں قرآن مجید کا بڑا قاری ہو'' اس بات کی دلیل ہے کہ آزاد کردہ غلام جب قریشی شخص سے قرآن مجید کا زیادہ ماہر اور قاری ہو تو وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے

۱۵۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ لَمَّا قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ، نَزَلُوْا إِلٰى جَنْبِ قُبَاءٍ، حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، أَمَّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَ كَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآناً، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالْأَسَدِ . هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ''مہاجرین جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ قباء کی ایک جانب فروکش ہوئے۔ نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے انہیں امامت کرائی۔ کیونکہ انہیں سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔ ان مہاجرین میں حضرت عمر بن خطاب اور ابوسلمہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہما جیسے (جلیل القدر) صحابہ موجود تھے۔'' یہ حدیث جناب احمد بن سنان کی ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ غلام اگر قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو اور باقی لوگوں سے قرآن کا بڑا حافظ ہو تو امامت کا وہ زیادہ مستحق ہے اور جمہور علماء غلام کی امامت کی مشروعیت کے قائل ہیں۔

۳۴..... بَابُ إِبَاحَةِ إِمَامَةِ غَيْرِ الْمُدْرِكِ الْبَالِغِيْنَ إِذَا كَانَ غَيْرُ الْمُدْرِكِ أَكْثَرَ جَمْعاً لِلْقُرْاٰنِ مِنَ الْبَالِغِيْنَ .

غیر بالغ لڑکے کی امامت جائز ہے، جبکہ غیر بالغ لڑکے کو بالغوں سے قرآن مجید زیادہ یاد ہو

۱۵۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوْبَ، قَالَ: ثَنَا

(۱۵۱۱) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب امامة العبد والمولىٰ، حديث: ٦٩٢۔ سنن ابي داود: ٥٨٨۔

عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، نَا أَيُّوْبُ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنَّا عَلَى حَاضِرٍ فَكَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا رَاجِعِيْنَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْنُوْا مِنْهُمْ، فَأَسْمَعُ، حَتّٰى حَفِظْتُ قُرْاٰنًا. قَالَ: وَ كَانَ النَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَ بِإِسْلَامِهِمْ فَتْحَ مَكَّةَ، فَلَمَّا فُتِحَتْ، جَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِيْهِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَا وَافِدُ بَنِي فُلَانٍ، وَ جِئْتُكَ بِإِسْلَامِهِمْ، فَانْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ قَوْمِهِ. فَلَمَّا رَجَعَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا)). قَالَ: فَنَظَرُوْا وَ أَنَا لِعَلَيَّ حَوَّاءٍ. قَالَ الدَّوْرَقِيُّ حَوَاءٌ عَظِيْمٌ. وَ قَالَ أَبُوْ هَاشِمٍ: حَوَّاءٌ، وَ قَالَا: فَمَا وَجَدُوْا فِيْهِمْ أَحَدًا أَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ، فَقَدَّمُوْنِي وَ أَنَا غُلَامٌ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ، وَ عَلَيَّ بُرْدَةٌ لِيْ، فَكُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ أَوْ سَجَدْتُّ، فَتَبْدُوْ عَوْرَتِيْ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا تَقُوْلُ لَنَا عَجُوْزٌ دَهْرِيَّةٌ: غَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ. قَالَ: فَقَطَّعُوْا لِيْ قَمِيْصًا. قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: مِنْ مَعْقَدِ النَّحْرَيْنِ، فَذَكَرَ أَنَّهُ فَرِحَ بِهِ فَرْحًا شَدِيْدًا. قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: قَالَ: ((لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا)).

''حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''ہم ایک ایسی جگہ رہائش پذیر تھے جہاں لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ لہٰذا قافلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے واپسی پر ہمارے پاس سے گزرتے، تو میں ان کے قریب ہوکر ان سے (قرآن مجید) سنتا رہتا۔ حتیٰ کہ میں نے کافی سارا قرآن مجید حفظ کرلیا۔ وہ کہتے ہیں: لوگ اسلام قبول کرنے کے لیے فتح مکہ کے منتظر تھے۔ جب مکہ فتح ہوگیا تو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ ایک آدمی آ کر کہتا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں قبیلے کا قاصد ہوں اور آپ کی خدمت میں ان کے اسلام قبول کرنے کی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔ لہٰذا میرے والد گرامی بھی اپنی قوم کے اسلام لانے کی خبر لے کر گئے، پھر جب واپس آئے تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ تم اس شخص کو اپنا امام بناؤ جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو۔ کہتے ہیں: لوگوں نے اس بارے میں غور وفکر اور مشورہ کیا (کہ کسے امام بنایا جائے) جبکہ میں بستی میں تھا۔ جناب دورقی کی روایت میں ہے: ''میں ایک عظیم بستی میں تھا'' تو لوگوں کو مجھ سے زیادہ قرآن مجید یاد کرنے والا کوئی شخص نہ ملا۔ لہٰذا انہوں نے مجھے اپنا امام بنا لیا حالانکہ میں نابالغ لڑکا تھا۔ تو میں نے انہیں نماز پڑھائی۔ میں نے اپنی ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ جب میں رکوع یا سجدہ کرتا تو میری شرم گاہ ننگی ہوجاتی۔ جب ہم نے نماز مکمل کی تو ایک طویل العمر بڑھیا نے کہا: اپنے قاری کی شرم گاہ کو ہم سے ڈھانپو۔ وہ کہتے ہیں: ''انہوں نے مجھے ایک قمیص بنا

(١٥١٢) صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب: ٥٤، حديث: ٤٣٠٢۔ سنن ابی داود: ٥٨٥۔ سنن نسائی: ٧٩٠۔ مسند احمد: ٥/٣٠.

کر دی۔" راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ بحرین کے بنے ہوئے ازار بند کی قمیص بنا کر دی۔" یہ بھی بیان کیا کہ وہ قمیص ملنے پر بے حد خوش ہوئے تھے۔" جناب دورقی کی روایت میں ہے: "تم میں سے زیادہ قرآن جاننے والے کو تمہاری امامت کرانی چاہیے۔"

فوائد :......ا۔ اگر نمازیوں میں چھوٹا بچہ قرآن کا زیادہ حافظ ہے تو امامت کا زیادہ مستحق ہے، نابالغ بچے کا جماعت کرانا جائز ہے۔

۲۔ حسن بصری، اسحاق بن راہویہ، شافعی اور امام یحییٰ رحمہ اللہ بچے کی امامت کے جواز کے قائل ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو کپڑے لے کر دینا بھی جائز ومباح ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۱۷٦)

۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ لِلِابْنِ إِمَامَةَ أَبِيْهِ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو بیٹے کی باپ کے لیے امامت کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ اقْرَؤُهُمْ))

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس مسئلے کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ لوگوں کی امامت ان میں سے وہ شخص کرائے جسے قرآن زیادہ یاد ہو (خواہ وہ بیٹا ہو یا آزاد کردہ غلام۔)"

۳٦..... بَابُ التَّغْلِيْظِ عَلَى الْأَئِمَّةِ فِيْ تَرْكِهِمْ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ وَ تَأْخِيرِهِمُ الصَّلَاةَ

ان ائمہ کے بارے میں سخت وعید کا بیان جو نماز مکمل نہیں پڑھاتے اور نمازوں کو تاخیر سے (آخری وقت پر) پڑھاتے ہیں۔

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَلَاةَ الْإِمَامِ قَدْ تَكُوْنُ نَاقِصَةً وَ صَلَاةُ الْمَأْمُوْمِ تَامَّةً ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ صَلَاةَ الْمَأْمُوْمِ مُتَّصِلَةٌ بِصَلَاةِ إِمَامِهِ، إِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْإِمَامِ، فَسَدَتْ صَلَاةُ الْمَأْمُوْمِ، زَعْمٌ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی امام کی نماز ناقص رہ جاتی ہے جبکہ مقتدیوں کی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا دعویٰ ہے کہ مقتدی کی نماز اپنے امام کی نماز کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔ اس لیے جب امام کی نماز فاسد ہو جائے گی تو مقتدی کی بھی فاسد ہو جائے گی۔

۱۵۱۳۔ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حِجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، (ح) وَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ، ثَنَا عَفَّانُ، نَا وُهَيْبٌ،

ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، (ح) وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ......... عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ، وَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ، وَ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً، فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ)). هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ وَمَعْنٰى أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے لوگوں کو صحیح (اول) وقت پر امامت کرائی اور مکمل نماز پڑھائی، تو اسے اور مقتدیوں کو بھی اجر وثواب ملے گا اور جس شخص نے اس میں کوئی کمی وکوتاہی کی تو اس کا گناہ امام ہی کو ہوگا، مقتدیوں کو نہیں۔“ یہ جناب ابن وہب کی روایت ہے۔ تمام راویوں کی حدیث کے معنی ایک ہی ہیں۔

فوائد :......ا۔ نماز میں امام کی اقتداء ملحوظ ہے، خواہ وہ اول وقت پر نماز پڑھے۔ یا آخر وقت پر اور خواہ وقت استحباب کا انتخاب کرے یا وقت کراہت کا لیکن اگر امام نماز کا اصل وقت فوت کر دے کہ دوسری نماز کے وقت میں پہلی نماز ادا کرے تو اس صورت میں اول وقت پر منفرد نماز پڑھنا مستحب ہے پھر جماعت مل جائے تو اس میں شامل ہونا بھی جائز ہے اور یہ آخری نماز نفل شمار ہوگی۔

۲۔ ائمہ کرام کو نماز کی پابندی اور اسے وقت پر ادا کرنے کی تلقین ہے۔ اس سے نمازی اور امام دونوں ثواب کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور تاخیر کی صورت میں امام گناہ گار ہوتا ہے اور اس گناہ کا وہ تنہا مستحق ہے نماز کا سوا امام ضامن ہے۔ لہٰذا اسے وقت پر ادا کرنے کا پابند ہونا چاہیے۔

۳۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ انْتِظَارِ الْإِمَامِ إِذَا أَبْطَأَ وَ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ أَحَدَهُمْ بِالْإِمَامَةِ.

جب امام (زیادہ) تاخیر کردے تو اس کا انتظار نہ کرنے کی رخصت اور مقتدیوں کا کسی ایک مقتدی کو امامت کرانے کا حکم دینے کا بیان

۱۵۱٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْداً، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَكْرٌ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ.........

(۱۵۱۳) اسنادہ حسن۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب جماع الامامة وفضلها، حدیث: ۵۸۰۔ سنن ابن ماجه: ۹۸۳۔ مسند احمد: ۱٤٥/٤.

(۱۵۱٤) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم، حدیث: ۱۰۵/۲۷٤ (۹۵۳)۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۳٦۔ مسند احمد: ۲٤۸/٤۔ سنن الدارمی: ۱۳۳٦.

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَلَّفَ، فَتَخَلَّفَ مَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، قَالَ: قَالَ: فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ وَ قَدْ صَلَّى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِجِيْئَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ صَلِّ، فَلَمَّا قَضَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الصَّلَاةَ وَ سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْمُغِيْرَةُ فَأَكْمَلَا مَا سَبَقَهُمَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ يَغْلُطُ فِيْهَا مَنْ لَا يَتَدَبَّرُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ وَ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ، زَعَمَ بَعْضُ مَنْ يَقُوْلُ بِمَذْهَبِ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّ مَا أَدْرَكَ مَعَ الْإِمَامِ اٰخِرَ صَلَاتِهِ، أَنَّ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُغِيْرَةَ إِنَّمَا قَضَيَا الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى، لِأَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ إِنَّمَا سَبَقَهُمَا بِالْأُوْلٰى لَا بِالثَّانِيَةِ، وَ كَذٰلِكَ ادَّعَوْا فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ مَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا)) فَزَعَمُوْا أَنَّ فِيْهِ دَلَالَةً عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا يَقْضِيْ أَوَّلَ صَلَاتِهِ لَا اٰخِرَهَا. وَ هٰذَا التَّأْوِيْلُ، مَنْ تَدَبَّرَ الْفِقْهَ عَلِمَ أَنَّ هٰذَا التَّأْوِيْلَ خِلَافُ قَوْلِ أَهْلِ الصَّلَاةِ جَمِيْعاً، إِذْ لَوْ كَانَ الْمُصْطَفٰى ﷺ وَ الْمُغِيْرَةُ بَعْدَ سَلَامِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”نبی کریم ﷺ (قافلے سے) پیچھے رہ گئے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گئے۔“ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ وہ فرماتے ہیں: ”پھر ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم ہی نماز پڑھاؤ، پھر جب حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا، تو نبی کریم ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور انہوں نے وہ رکعت مکمل کی جو حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ (ان کے آنے سے) پہلے پڑھا چکے تھے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس مسئلہ میں ان لوگوں نے غلطی کی ہے جو اس میں تدبر و تفکر نہیں کر سکے اور نہ وہ علم و دانش سے کام لیتے ہیں۔ اہل عراق کا مذہب اختیار کرنے والے بعض افراد کا یہ دعویٰ ہے کہ نمازی جو حصہ امام کے ساتھ پائے گا وہ اس کی آخری نماز ہوگی اور (وہ یہ کہتے ہیں کہ) اس روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت مکمل کی تھی۔ کیونکہ حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ ان کے آنے سے پہلے پہلی رکعت پڑھا چکے تھے، دوسری رکعت نہیں۔ اسی طرح انہوں نے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ”اور تمہاری جو نماز امام کے ساتھ فوت ہوجائے اس کی قضا دے لو۔“ میں بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی ابتدائی نماز کی قضا دے گا، آخری حصے کی قضا نہیں دے گا۔ علمی سوجھ بوجھ رکھنے والا ہر شخص جان لے گا کہ یہ تاویل تمام مسلمانوں کے قول کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر رسول

قَضَيَا الرَّكْعَةَ الْأُوْلَى الَّتِيْ فَاتَتْهُمَا ، لَكَانَا قَدْ قَضَيَا رَكْعَةً بِلَا جَلْسَةٍ وَ لَا تَشَهُّدٍ ، إِذِالرَّكْعَةُ الَّتِيْ فَاتَتْهُمَا ، وَ كَانَتْ أَوَّلُ صَلَاةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، كَانَتْ رَكْعَةً بِلَا جَلْسَةٍ وَ لَا تَشَهُّدٍ . وَ فِيْ اتِّفَاقِ أَهْلِ الصَّلَاةِ أَنَّ الْمُدْرِكَ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقْضِي رَكْعَةً بِجَلْسَةٍ وَ تَشَهُّدٍ وَ سَلَامٍ ، مَا بَانَ وَ صَحَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ الرَّكْعَةَ الْأُوْلَى الَّتِيْ لَا جُلُوْسَ فِيْهَا ، وَ لَا تَشَهُّدَ ، وَ لَا سَلَامَ ، وَ أَنَّهُ قَضَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ الَّتِيْ فِيْهَا جُلُوْسٌ وَ تَشَهُّدٌ وَ سَلَامٌ ، وَ لَوْ كَانَ مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ مَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا)) مَعْنَاهُ أَنِ اقْضُوْا مَا فَاتَكُمْ ، كَمَا ادَّعَاهُ مَنْ خَالَفَنَا فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ ، كَانَ عَلٰى مَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ أَنْ يَقْضِيَ رَكْعَةً بِقِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَ سَجْدَتَيْنِ بِغَيْرِ جُلُوْسٍ وَ لَا تَشَهُّدٍ وَ لَا سَلَامٍ . وَ فِيْ اتِّفَاقِهِمْ مَعَنَا أَنَّهُ يَقْضِيْ رَكْعَةً بِجُلُوْسٍ وَ تَشَهُّدٍ مَا بَانَ وَ ثَبَتَ أَنَّ الْجُلُوْسَ وَ التَّشَهُّدَ وَ السَّلَامَ مِنْ حُكْمِ الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ ، لَا مِنْ حُكْمِ الْأُوْلٰى ، فَمَنْ فَهِمَ الْعِلْمَ وَ عَقَلَهُ وَ لَمْ يُكَابِرْ ، عَلِمَ أَنْ لَّا تَشَهُّدَ وَ لَا جُلُوْسَ لِلتَّشَهُّدِ وَ لَا سَلَامَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ .

اللہ ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت کی قضا دی ہوتی جو اُن سے فوت ہوگئی تھی، تو وہ یہ رکعت بغیر جلسہ اور تشہد کے پوری کرتے، کیونکہ ان کی جو رکعت رہ گئی تھی وہ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی پہلی رکعت تھی وہ بغیر جلسہ اور تشہد کے تھی۔ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جس شخص کو امام کے ساتھ نماز فجر کی ایک رکعت مل جائے وہ دوسری رکعت جلسہ، تشہد اور سلام کے ساتھ مکمل کرے گا۔ اس سے اس بات کی وضاحت اور تصحیح ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی رکعت کی قضا نہیں دی کہ جس میں جلسہ، تشہد اور سلام نہیں ہوتا بلکہ آپ نے دوسری رکعت کی قضا دی ہے، جس میں جلسہ، تشہد اور سلام پھیرنا ہوتا ہے۔ اور اگر آپ کے اس فرمان ''تمہاری جو نماز فوت ہو جائے اسے پورا کرلو'' کا معنی یہ ہوتا کہ تم فوت شدہ نماز کی قضا دے لو جیسا کہ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین کا موقف ہے تو پھر اس شخص کے لیے جس کی امام کے ساتھ ایک رکعت فوت ہو جائے، ضروری ہے کہ وہ ایک رکعت قیام، رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ ادا کرے اور اس میں جلسہ، تشہد اور سلام نہ پھیرے۔ حالانکہ اہل عراق کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے کہ وہ یہ رکعت جلسہ اور تشہد کے ساتھ ادا کرے گا۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جلسہ، تشہد اور سلام پھیرنا یہ آخری رکعت کے احکام ہیں، پہلی رکعت کے نہیں۔ لہٰذا جو شخص علمی فہم و فراست رکھتا ہو اور عناد وہٹ دھرمی اس کا شیوہ نہ ہو وہ جانتا ہے کہ تشہد، تشہد کے لیے بیٹھنا اور سلام پھیرنا نماز کی پہلی رکعت نہیں ہے (بلکہ یہ دوسری رکعت کے احکام ہیں)۔''

۳۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي صَلَاةِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ خَلْفَ مَنْ أَمَّ النَّاسَ مِنْ رَعِيَّتِهِ

امامِ اعظم (حکمران، امیر، بادشاہ) کا اپنی رعایا میں سے کسی شخص کی امامت میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ مِنَ الرَّعِيَّةِ يَؤُمُّ النَّاسَ بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي إِمَامَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

اگرچہ رعایا میں سے لوگوں کی امامت کرانے والے امام نے امام اعظم سے اجازت نہ لی ہو۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس مسئلے کی دلیل حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی امامت کے بارے میں مروی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

١٥١٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ......... الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، قَالَ الْمُغِيْرَةُ: فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى نَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوْا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، فَصَلّٰى لَهُمْ، فَأَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْأَخِيْرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ فَأَكْثَرُوْا التَّسْبِيْحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَاتَهُ، أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ))، أَوْ قَالَ: ((أَصَبْتُمْ)). يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلُّوْا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. قَالَ

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ کے ساتھ آیا حتیٰ کہ ہم نے دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھایا ہوا ہے اور وہ انہیں نماز پڑھا رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پالی اور آخری رکعت لوگوں کے ساتھ ادا کی۔ پھر جب حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ اس سے مسلمان پریشان ہوگئے اور انہوں نے بکثرت سبحان اللہ پڑھنا شروع کردیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے، پھر فرمایا: تم نے بہت اچھا کام کیا ہے، یا فرمایا: تم نے درست کام کیا ہے۔ آپ ان پر رشک کررہے تھے کہ انہوں نے نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا

(١٥١٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم، حديث: ١٠٥/٢٧٤ (٩٥٢)۔ مسند احمد: ٢٥١/٤۔ وانظر الحديث السابق.

أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ إِذَا حَضَرَتْ وَكَانَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ غَائِباً عَنِ النَّاسِ، أَوْ مُتَخَلِّفاً عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ، فَجَائِزٌ لِلرَّعِيَّةِ أَنْ يُقَدِّمُوا رَجُلاً مِنْهُمْ يَؤُمُّهُمْ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَسَّنَ فِعْلَ الْقَوْمِ أَوْ صَوَّبَهُ إِذْ صَلَّوْا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا بِتَقْدِيمِهِمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ لِيَؤُمَّهُمْ، وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِانْتِظَارِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ حَاضِراً، فَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ أَحَدٌ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ أَنْ يُؤَمَّ السُّلْطَانُ بِغَيْرِ أَمْرِهِ.

ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور امام اعظم لوگوں میں موجود نہ ہو یا وہ سفر میں ان کے پیچھے رہ گیا ہو تو رعایا کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی آدمی کو اپنا امام بنالیں جو انہیں نماز پڑھائے۔'' کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے فعل کی تحسین فرمائی ہے یا اسے درست قرار دیا ہے۔ جبکہ انہوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے آگے بڑھالیا تھا اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا تھا۔ آپ نے انہیں اپنا انتظار کرنے کا حکم نہیں دیا۔ مگر جب امام اعظم موجود ہو تو پھر اس کی اجازت کے بغیر کسی شخص کے لیے امامت کرانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حکمران و امیر کی اجازت کے بغیر اس کی امامت کرانے سے منع کیا ہے۔''

فوائد:......ا۔ نماز کے وقت اگر امام موجود نہ ہو تو مقتدیوں میں سے کوئی شخص امامت کے فرائض انجام دے سکتا ہے۔

۲۔ نماز میں تاخیر سے شامل ہونے والا سلام کے بعد اپنے بقیہ نماز دہرائے گا، یعنی جو اس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ اس کی پہلی رکعات ہیں اور جو نماز چھوٹی ہے، وہ اس کی آخری رکعات ہیں۔ اس طرح اس کی نماز کی ترتیب الٹ نہیں ہوگی۔

١٥١٦ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا شُعْبَةُ (ح) وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَلَا تُؤَمِّنَ رَجُلاً فِي سُلْطَانِهِ وَلَا فِي أَهْلِهِ، وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، أَوْ قَالَ يَأْذَنُ لَكَ)).

''حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم کسی شخص کو اس کی سلطنت و حکومت اور اس کے گھر میں امامت نہ کراؤ اور نہ اس کی خصوصی مسند پر بیٹھو مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔ یا فرمایا: الا یہ کہ وہ تمہیں

(١٥١٦) مسند احمد: ١٢١/٤ـ وقد تقدم برقم: ١٥٠٧.

اجازت دے دے۔"

فوائد :......۱۔ گھر کا مالک گھر پر، مجلس کا سربراہ مجلس میں اور مسجد کا امام مسجد میں امامت کے زیادہ حقدار ہیں خواہ دوسرے لوگ ان سے زیادہ فقیہ، قرآن کا زیادہ ذخیرہ رکھتے ہوں، ان سے زیادہ متقی اور افضل ہوں، گھر کا مالک چاہے تو نماز میں خود آگے ہوسکتا ہے اور چاہے تو کسی اور کو آگے کرسکتا ہے خواہ جسے امام بنایا گیا ہے وہ باقی حاضرین سے کم تر ہو۔ کیونکہ وہ اس کا حاکم ہے اور اس میں اپنی مرضی سے تصرف کرسکتا ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں: اگر سلطان یا اس کا نائب حاضر ہو تو وہ صاحب منزل اور امام مسجد سے نماز میں مقدم ہوگا کیونکہ اس کی ولایت وسلطنت عام ہے نیز صاحب منزل کے لیے بہتر ہے کہ وہ افضل انسان کو امامت کی اجازت دے۔ (نووی: ۵/ ۱۷۲)

۲۔ گھر میں گھر کے مالک کی اجازت کے بغیر اس کے بستر وغیرہ بیٹھنا جائز نہیں، بلکہ اس کے لیے صاحب خانہ کی اجازت ضروری ہے۔

۳۹..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْءِ السُّلْطَانَ بِأَمْرِهِ

آدمی کا امیر وحکمران کے حکم سے امامت کرانے کا بیان

وَ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ رَجُلاً مِنَ الرَّعِيَّةِ إِذَا غَابَ عَنْ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يَؤُمُّ النَّاسَ فِيْهِ فَتَكُوْنُ الْإِمَامَةُ بِأَمْرِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالاً إِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ، لَمْ يَأْتِ أَن يَّأْمُرَ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ .

جس مسجد میں امیر امامت کراتا ہو، اگر وہ اس میں حاضر نہ ہوسکتا ہو تو وہ رعایا میں سے کسی کو اپنا نائب مقرر کرسکتا ہے، اس طرح امامت اس کے حکم سے ہوگی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس کی دلیل ابوحازم کی حضرت سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) سے مروی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ جب عصر کا وقت ہوجائے اور آپ تشریف نہ لاسکیں تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کریں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔"

۱۵۱۷۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ۔ يَعْنِى ابْنَ زَيْدٍ۔ نَا أَبُوْحَازِمٍ، ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِى عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ: ((يَا بِلَالُ! إِذَا

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "بنو عمرو بن عوف کے لوگوں کا باہمی جھگڑا ہوگیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ان کی صلح کرانے کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے

(۱۵۱۷) تقدم تخريجه برقم: ۸۵۳.

حَضَرَتِ الْعَصْرُ، وَلَمْ آتِ، فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. وَذَكَرَ فِي الْخَبَرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ، فَقَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ: إِمْضِ فِي صَلَاتِكَ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! جب نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں واپس نہ آؤں تو تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کرنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (دوران نماز ہی میں) تشریف لے آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی نماز جاری رکھو۔''

فوائد:.......ا۔ سلطان کی اجازت سے حاکم سمیت دیگر مقتدیوں کی امامت کرانا جائز ہے۔

۲۔ امام مسجد اپنا نائب مقرر کر سکتا ہے۔ نیز لوگوں میں صلح کرانے سے اگر کچھ نماز چھوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِمَامَةِ الْمَرْءِ مَنْ يَكْرَهُ إِمَامَتَهُ
جس شخص کی امامت کو ناپسند کیا جاتا ہو، اس کے لیے امامت کرانا منع ہے

۱۵۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لُهَيْعَةَ وَ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوْبَ..........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ الْهُذَلِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ، وَلَا تُجَاوِزُ رُؤُوْسَهُمْ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْماً وَّهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَرَجُلٌ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يُؤْمَرْ، وَامْرَأَةٌ دَعَاهَا زَوْجُهَا مِنَ اللَّيْلِ فَأَبَتْ عَلَيْهِ)).

''جناب عطاء بن دینار ہذلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی، نہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور نہ وہ ان کے سروں سے اوپر اٹھتی ہے۔ (۱) وہ شخص جس نے کسی قوم کی امامت کرائی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ (۲) وہ شخص جو کہے بغیر جنازہ پڑھاتا ہے۔ (۳) وہ عورت جسے اس کا شوہر رات کو بلاتا ہے تو وہ انکار کر دیتی ہے۔''

۱۵۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنَ أَبِي حَبِيْبٍ، ....

(۱۵۱۸) صحيح دون الجملة "ورجل صلى على جنازة ولم يؤمر."

(۱۵۱۹) اسناده حسن.

عَـنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَـرْفَـعُـهُ، يَـعْـنِىْ مِثْلَ هٰذَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمْـلَيْـتُ الْـجُزْءَ الْأَوَّلَ وَ هُوَ مُرْسَلٌ، لِأَنَّ حَدِيْثَ أَنَسِ الَّذِىْ بَعْدَهُ حَدَّثَنَاهُ عِيْسٰى فِىْ عَـقِبِـهِ يَـعْـنِـىْ بِمِثْلِهِ، لَوْلَا هٰذَا لَمَا كُنْتُ أُخَرِّجُ الْخَبَرَ الْمُرْسَلَ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ.

''جناب عمرو بن ولید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا جیسی روایت بیان کرتے ہیں جسے حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے حدیث کا پہلا حصہ لکھوادیا ہے حالانکہ وہ مرسل ہے کیونکہ اس کے بعد آنے والی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی کے مثل ہے جو ہمیں جناب عیسیٰ نے بیان کی ہے۔ اگر یہ روایت موجود نہ ہوتی تو میں اپنی اس کتاب میں مرسل روایت بیان نہ کرتا۔''

فوائد :...... کسی مذموم فعل کی وجہ سے یعنی اس کی بدعت، فسق، یا کسی شرعی عیب کی وجہ سے مقتدی امام کو ناپسند کریں تو ایسے امام کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ لیکن اگر امام کی ناپسندیدگی کا سبب شرعی امور پر مضبوطی سے قائم رہنا ہو تو امام کے لیے یہ ناپسندیدگی چنداں مضر نہیں، بلکہ شرعی احکام پر اسے مضبوطی سے کار بند رہنا چاہیے، اسی طرح کسی دنیوی عداوت و بغض کی وجہ سے امام سے نفرت بھی امام کے لیے ضرر رساں نہیں۔

۴۱..... بَابُ النَّهِيِ عَنْ إِمَامَةِ الزَّائِرِ

ملاقات کے لیے آنے والے شخص کی امامت ممنوع ہے

۱۵۲۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، حَدَّثَنِىْ........

أَبُوْعَطِيَّةَ - رَجُلٌ مِنَّا - وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَـنَا وَكِيْعٌ، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُـكَـنّٰى أَبَا عَطِيَّةَ وَ هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ، قَالَ: أَتَانَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَـقِيْـلَ لَـهُ: تَقَدَّمْ، قَالَ: لِيَؤُمَّكُمْ رَجُـلٌ مِـنْكُمْ. فَلَمَّا صَلَّوْا، قَالَ: سَمِعْتُ الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا

جناب ابوعطیہ کہتے ہیں کہ: ''حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو نماز کا وقت ہوگیا۔ ان سے عرض کی گئی کہ آگے بڑھیں (اور جماعت کرادیں)۔'' انہوں نے فرمایا: تم ہی میں سے کسی شخص کو جماعت کرانی چاہیے۔ جب انہوں نے نماز ادا کرلی تو فرمایا: ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ''جب کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو وہ انہیں امامت نہ کرائے، انہی میں سے کسی شخص کو ان کی امامت کرانی چاہیے۔'' جناب وکیع کی روایت

(۱۵۲۰) حسن، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب امامۃ الزائر، حدیث: ۵۹٦۔ سنن ترمذی: ۳۵٦۔ سنن نسائی: ۷۸۸۔ مسند احمد: ۵/۵۳.

زَارَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَ لِيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ)) وَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ ، قَالَ: لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ

میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے (اور جماعت کرائے) میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں آگے کیوں نہیں بڑھا''

۴۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قِيَامِ الْإِمَامِ عَلٰى مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْمَأْمُوْمِيْنَ لِتَعْلِيْمِ النَّاسِ الصَّلَاةَ .

مقتدیوں کو نماز سکھانے کے لیے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہونا درست ہے

۱۵۲۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ............

عَنْ سَهْلٍ: أَنَّهُ جَاءَهُ نَفَرٌ يَتَمَارَوْنَ فِي الْمِنْبَرِ مِنْ أَيِّ عُوْدٍ هُوَ؟ وَ مَنْ عَمِلَهُ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُوْدٍ هُوَ ، وَ مَنْ عَمِلَهُ ، وَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ قَامَ عَلَيْهِ ، أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فُلَانَةٍ ، قَالَ: إِنَّهُ لَيُسَمِّيْهَا يَوْمَئِذٍ ، وَ نَسِيْتُ اسْمَهَا ، أَنْ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ أَعْوَادًا أُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا ، فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الدَّرَجَاتِ مِنْ طُرَفَاءَ الْغَابَةِ ، وَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ ، فَكَبَّرَ ، فَكَبَّرَ النَّاسُ خَلْفَهُ ، ثُمَّ رَكَعَ وَ رَكَعَ النَّاسُ ، ثُمَّ رَفَعَ وَ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى ، ثُمَّ سَجَدَ فِيْ أَصْلِ الْمِنْبَرِ ،

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ان کے پاس کچھ لوگ آئے جو اس بات میں جھگڑ رہے تھے کہ منبر نبوی کس لکڑی سے بنا ہے؟ اور اسے کس شخص نے بنایا تھا؟ تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''آگاہ رہو، اللہ کی قسم! مجھے خوب علم ہے کہ یہ کس لکڑی سے بنا ہے اور اسے کس نے بنایا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دن اس پر کھڑے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں عورت کی طرف پیغام بھیجا۔ جناب ابو حازم کہتے ہیں کہ: ''حضرت سہل نے اس دن اس عورت کا نام ذکر کیا تھا مگر میں بھول گیا ہوں کہ وہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دے کہ وہ میرے لیے سیڑھیوں والا منبر بنادے تاکہ میں اس پر کھڑے ہوکر لوگوں سے خطاب کروں۔ اس نے غابہ مقام کے جھاؤ کی لکڑی سے یہ تین سیڑھیاں بنادیں۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس پر کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا (اور نماز شروع کردی) صحابہ کرام نے بھی آپ کے

(۱۵۲۱) صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب النجار، حدیث: ۲۰۹۴، ۹۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الخطوة والخطوتین فی الصلاة، حدیث: ۵۴٤۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۸۰۔ سنن نسائی: ۷٤۰۔ سنن ابن ماجه: ۱٤۱٦۔ مسند احمد: ٥/ ۳۳۹۔ سنن الدارمی: ۱۲۵۸۔

ثُمَّ عَادَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ صَلاتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: ((إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَ تَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ)).

پیچھے (صفیں بنا کر) تکبیر کہی۔ پھر آپ نے (منبر ہی پر) رکوع کیا اور لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور الٹے پاؤں نیچے اتر آئے پھر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر آپ دوبارہ منبر پر چڑھے حتیٰ کہ آپ نے اپنی نماز مکمل کی۔ پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''میں نے یہ عمل اس لیے کیا ہے تا کہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز (کا طریقہ) سیکھ لو۔''

فوائد :......۱۔ خطبہ وغیرہ کے لیے منبر کا استعمال مستحب ہے اور دوران خطبہ خطیب کا بلند مقام یعنی منبر وغیرہ پر کھڑے ہونا مستحب فعل ہے۔

۲۔ نماز میں معمولی فعل جائز ہے۔ دو تین قدم آگے پیچھے چلنے سے نماز باطل نہیں ہوتی لیکن بلا ضرورت یہ عمل نہ کرنا بہتر ہے۔ اور ضرورت کے تحت اس فعل میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

۳۔ نماز میں فعل کثیر اگر وقفہ سے کیا جائے، جیسے دوران نماز کئی قدم آگے پیچھے اٹھائے گئے، تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، کیونکہ آپ ﷺ نے منبر پر چڑھتے اور منبر سے اترتے وقت یہ فعل بار بار دہرایا تھا۔ یہ عمل بالجملہ کثیر تھا لیکن منفرد طور پر یہ فعل متفرق ہونے کی وجہ سے قلیل ہے۔

۴۔ ضرورت کے وقت امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بلا حاجت امام کا مقتدیوں سے اور مقتدیوں کا امام سے بلند مقام پر کھڑے ہونا مکروہ ہے۔ اور اگر یہ عمل لوگوں کو نماز کی تعلیم دینے کی خاطر ہو تو مستحب ہے۔

۵۔ نماز میں مقتدیوں کو افعال نماز کی تعلیم دینا صحت نماز میں نقص پیدا نہیں کرتا۔ (شرح النووی: ۵/ ۳۳)

۱۵۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَ لَمْ يَقُلْ: ((إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَ تَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ))

حضرت ابو حازم نے مکمل حدیث بیان کی اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے: ''بے شک میں نے یہ عمل اس لیے کیا ہے کہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز سیکھ لو۔''

۴۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ الْإِمَامِ عَلٰى مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ إِذَا لَمْ يُرِدْ تَعْلِيْمَ النَّاسِ

جب مقتدیوں کو نماز کی تعلیم دینا مقصود نہ ہو تو امام کا مقتدیوں سے بلند مقام پر کھڑے ہونا منع ہے

۱۵۲۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ،

(۱۵۲۲) انظر الحديث السابق.

أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا حُذَيْفَةُ عَلَى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَجَبَذَهُ أَبُو مَسْعُودٍ، فَتَابَعَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: أَلَمْ تَرَنِي قَدْ تَابَعْتُكَ؟

جناب ہمام بیان کرتے ہیں کہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک بلند چبوترے (دکان) پر ہمیں نماز پڑھائی (جبکہ لوگ نیچے کھڑے تھے) انہوں نے اس پر سجدہ کیا، تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں (کپڑے سے پکڑ کر) کھینچ لیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی بات مانتے ہوئے نیچے آ گئے۔ پھر جب نماز مکمل کی تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس طرح کرنے سے منع نہیں کیا گیا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا آپ نے مجھے دیکھا نہیں کہ میں نے آپ کی بات مان لی تھی (اور نیچے اتر کر سجدہ کیا تھا)؟''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران نماز امام اور مقتدی برابر کھڑے ہوں، امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہونا مکروہ فعل ہے۔ البتہ کسی ضرورت کے وقت امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔

۴۴...... بَابُ إِيْذَانِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالصَّلَاةِ

مؤذن کا امام کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا

١٥٢٤ ـ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْباً ـ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ـ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ، فَصَلَّى يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى. هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات کو سویا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تہجد پڑھی، جس قدر اللہ نے چاہی۔ پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ پھر مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کو نماز کی اطلاع کرنے کے لیے آیا۔ لہٰذا آپ

(١٥٢٣) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاء، باب الامام يقوم مكانا ارفع ......، حديث: ٥٩٧.

(١٥٢٤) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب التخفيف فی الوضوء، حديث: ١٣٨ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ٧٦٣/١٨٦ ـ سنن ترمذی: ٢٣٢ ـ سنن نسائی: ٤٤٣ ـ سنن ابن ماجه: ٤٢٣ مختصراً.

تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔'' یہ عبد الجبار کی حدیث ہے۔''

فوائد:......ا۔ نبی ﷺ کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ انبیاء علیہم السلام کا نیند کی حالت میں بھی دل جاگتا ہے اس لیے انہیں وضو کے ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کی خبر ہوتی ہے جبکہ غیر نبی اگر ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جائے تو اسے حکم ہے کہ وہ دوبارہ وضو کر لے۔

۲۔ موذن کا امام کو نماز سے آگاہ کرنا اور قیام جماعت کا اہتمام کرنا جائز ہے اور یہ موذن کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

۴۵..... بَابُ انْتِظَارِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالْإِقَامَةِ

مؤذن کا اقامت کہنے کے لیے امام کا انتظار کرنا

۱۵۲۵۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدَّوْرِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السُّلُوْلِيُّ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ سِمَاكٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُمْهِلُ، فَإِذَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْبَلَ، أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کا موذن اذان کہتا پھر انتظار کرتا، جب نبی کریم ﷺ کو تشریف لاتے ہوئے دیکھ لیتا تو اقامت کہنا شروع کر دیتا۔''

فوائد:......موذن کو امام کی آمد کا انتظار کرنا چاہیے اور جب وہ امام کو آتا دیکھ لے اقامت کہنا شروع کر دے۔ یہ عمل مستحب ہے۔

۲۔ امام کو دیکھنے سے قبل اور امام کے مسجد میں داخل ہو جانے کے بعد اقامت شروع کرنا دونوں طریقے درست نہیں، بلکہ موذن امام کو دیکھ لے تو اقامت کہنا شروع کر دے، یہ طریقہ مسنون و مشروع ہے۔

۴۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ رُؤْيَتِهِمْ إِمَامَهُمْ

امام کو دیکھنے سے پہلے لوگوں کا نماز کے لیے کھڑا ہونا منع ہے

۱۵۲۶۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، ثَنَا الْحَجَّاجُ (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ، عَنِ الْحَجَّاجِ ـ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافَ (ح) وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ ـ يَعْنِي ابْنَ حَبِيْبٍ ـ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ

(۱۵۲۵) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب متی یقوم الناس للصلاۃ، حدیث: ٦٠٦ بمعناہ۔ سنن ابی داود: ٥٣٧۔ سنن ترمذی: ٢٠٢۔ سنن ابن ماجہ: ٧١٣۔ مسند احمد: ٥/٨٦، ١٠٤۔

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ. قَالَ: ((إِذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْأَذَانِ، فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي)).

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم مجھے دیکھے بغیر کھڑے نہ ہونا۔ جناب احمد بن سنان کی روایت میں ہے: ''جب مؤذن اقامت کہنی شروع کر دے، تو تم مجھے دیکھے بغیر کھڑے نہ ہوا کرو۔''

۴۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي كَلَامِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْإِقَامَةِ وَ الْحَاجَةُ تَبْدُوْ لِبَعْضِ النَّاسِ

اقامت سے فارغ ہونے کے بعد امام بات چیت کر سکتا ہے جبکہ کسی شخص کو ضرورت پیش آ جائے

۱۵۲۷۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ (ح) وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ، ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَ رَجُلٌ يُنَاجِي رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. وَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ بِرَجُلٍ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ بَعْضُ الْقَوْمِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''نماز کی اقامت کہہ دی گئی اور ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگا، حتیٰ کہ صحابہ کرام سو گئے، پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔'' جناب الدورقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نماز کی اقامت ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں ایک شخص کے ساتھ آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اس وقت کھڑے ہوئے جبکہ کچھ لوگ سو چکے تھے۔''

فوائد :......۱۔ اگر کوئی شخص انفرادی طور پر نماز شروع کرے اور بعد میں آنے والے لوگ اس کی اقتدا میں نماز شروع کر دیں تو اس صورت میں امامت کا اہتمام کرنا جائز ہے اور انہیں نماز باجماعت کا ثواب ملے گا۔

۲۔ امام اور مقتدیوں کے درمیان پردہ وغیرہ حائل ہو تو اس سے نماز باجماعت میں نقص واقع نہیں ہوتا۔

۳۔ دائمی قلیل عمل ایسے کثیر عمل سے بہتر ہے جس میں انقطاع واقع ہو اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جس عمل کو شروع کرتے اس پر دوام اختیار کرتے تھے۔

(۱۵۲۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب متی یقوم الناس اذا رأوا الامام، حدیث: ۶۳۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب متی یقوم الناس للصلاۃ، حدیث: ۶۰۴۔ سنن نسائی: ۷۹۱۔ مسند احمد: ۳۰۴/۳۰۳/۵۔

(۱۵۲۷) صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب طول النجوی، حدیث: ۶۲۹۲۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان نوم الجالس......، حدیث: ۳۷۶۔ سنن نسائی: ۷۹۲۔ مسند احمد: ۱۲۹/۳۔

۴۸..... بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَئِمَّةِ بِالرَّشَادِ

نبی کریم ﷺ کا اماموں کے لیے رشد و ہدایت کی دعا کرنے کا بیان

۱۵۲۸۔ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) وَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوخَالِدٍ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى (ح) وَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ الثَّوْرِيُّ (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى عَنْ مُؤَمَّلٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَ الْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ)) . هٰذَا حَدِيْثُ الْأَشَجِّ . قَالَ أَبُوبَكْرٍ: رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَ أَفْسَدَ الْخَبَرَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''امام (نماز کا) ضامن ہے اور مؤذن (اذان کے درست وقت کا) امانت دار ہے۔ اے اللہ! ائمہ کو رشد و ہدایت اور مؤذنوں کو بخشش نصیب فرما۔'' یہ جناب اشج کی روایت ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت ابن نمیر نے اعمش سے بیان کی ہے اور اس روایت کو خراب کر دیا ہے۔''

۱۵۲۹۔ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ وَ لَا أَرَانِيْ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ، قَالَ: قَالَ.........

أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . وَ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

''امام صاحب نے ابن نمیر کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔''

۱۵۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا مُوْسٰى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ، نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ . وَ رَوٰى خَبَرَ

''امام صاحب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ایک اور سند بیان کی ہے، مگر اس میں جناب اعمش کا ذکر موجود نہیں ہے۔''

(۱۵۲۸) اسناده صحيح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما يجب على المؤذن من تعاهد الوقت، حديث: ۵۱۸۔ سنن ترمذی: ۲۰۷۔ مسند احمد: ۲/۲۸۴۔ مسند الحميدی: ۹۹۹.

(۱۵۲۹) سنن ابی داود: ۵۱۸۔ مسند احمد: ۲/۲۸۲.

(۱۵۳۰) مسند احمد: ۲/۳۷۷۔ وانظر الحديث المتقدم برقم: ۱۵۲۸.

سُهَيْلٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرَا الْأَعْمَشَ فِي الْإِسْنَادِ.

١٥٣١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤَذِّنُوْنَ أُمَنَاءُ، وَ الْأَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ، أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ، وَ سَدِّدِ الْأَئِمَّةَ))، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ. وَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: ((أَرْشَدَ اللّٰهُ الْأَئِمَّةَ، وَ غَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ)). وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موذن امانت دار ہیں اور ائمہ ضامن ہیں۔ اے اللہ! موذنوں کی بخشش فرما اور ائمہ کو راہ راست پر چلا۔'' تین مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ الفاظ جناب علی بن حجر کی روایت کے ہیں اور جناب حسین بن حسن کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اللہ تعالیٰ ائمہ کو رشد و ہدایت سے نوازے اور موذنوں کی مغفرت فرمائے۔ یہ روایت محمد بن ابی صالح نے اپنے والد ابو صالح کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔''

١٥٣٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ عَنْ نَافِعِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ، وَ قَالَ:.........

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ قَالَ: ((وَعَفَا عَنِ الْمُؤَذِّنِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ مِنْ مِأَتَيْنِ مِثْلَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موذن کو معاف فرمائے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جناب اعمش راوی محمد بن ابی صالح جیسے دو سو راویوں سے بڑھ کر حافظے اور اتقان والے ہیں۔''

فوائد:...... ١ـ امام کے ضامن ہونے سے مراد ہے کہ امام مقتدیوں کی نماز مکمل کرانے کا ذمہ دار ہے۔ ضمان کا معنی یہاں نقصان پورا کرنا یا چٹی ادا کرنا نہیں بلکہ یہاں مراد حفاظت و نگرانی ہے۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل عرب

(١٥٣١) اسناده صحيح: مسند احمد: ٢/٤١٩ـ مصنف عبدالرزاق: ١٨٣٩ـ صحيح ابن حبان: ١٦٧٢.

(١٥٣٢) صحيح: مسند احمد: ٦/٦٥ـ صحيح ابن حبان: ١٦٦٩.

ضامن کا معنی نگران کرتے ہیں اور ضمان سے مراد نگرانی ہے۔ سو امام اس لحاظ سے ضامن ہے کہ وہ مقتدیوں کی نماز اور عدد رکعات کا نگران ہے۔

۲۔ مؤذن امین ہے۔ اس بارے میں حافظ ابن اثیر نے النہایۃ میں لکھا ہے کہ قوم کا امین وہ شخص ہے جس پر لوگ اعتماد کرتے ہیں اور جسے امین ومحافظ مقرر کرتے ہیں۔ لہٰذا یہاں معنی یہ ہوگا کہ مؤذن لوگوں کی نماز اور روزے کا امین ومحافظ ہے۔ اور طیبی کہتے ہیں: مؤذن روزوں اور نماز کے اوقات کا امین ومحافظ ہے کہ لوگ نماز، روزہ اور دیگر مؤقتہ وظائف کے لیے اس کی آواز پر اعتماد کرتے ہیں۔ (عون المعبود: ۲/ ٤٠)

۳۔ ان احادیث سے اذان کی فضیلت پر اور مؤذن کے امام سے افضل ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے کیونکہ اس حدیث کی رو سے امین ضامن سے فائق تر ہے۔ اور امام مؤذن سے افضل ہے اس کی تاکید میں یہ قول ہے کہ امامت افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ خلفائے راشدین اور کبار علماء نے فریضہ امامت انجام دیا ہے۔ اذان کی ڈیوٹی انجام نہیں دی۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۳۹۹)

جُمَّاعُ أَبْوَابِ قِيَامِ الْمَأْمُوْمِيْنَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَ مَا فِيْهِ مِنَ السُّنَنِ

مقتدیوں کا امام کے پیچھے کھڑا ہونا اور اس میں وارد سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۴۹..... بَابُ قِيَامِ الْمَأْمُوْمِ الْوَاحِدِ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ.

جب امام کے ساتھ ایک ہی مقتدی ہو اور ان کے ساتھ دوسرا مقتدی موجود نہ ہو تو اس مقتدی کو امام کی دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔

۱۵۳۳۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو -وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ- قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْباً مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَأَتٰى شَنًّا مُعَلَّقاً، فَتَوَضَّأَ وُضُوْءً ا خَفِيْفاً، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ، وَ صَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ، ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ، فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى. هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالْجَبَّارِ. وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: عَنْ كُرَيْبٍ، وَ قَالَ: فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ، وَ قَالَ: فَوَصَفَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری، جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے لیے بیدار ہوئے۔ (پھر) آپ لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس آئے اور ہلکا سا وضو کیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ میں نے بھی اٹھ کر وضو کیا اور سارے کام اسی طرح کیے، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے تھے۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب گھما کر کھڑا کر لیا۔ پھر جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ کر گہری نیند سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ پھر مؤذن آپ کے پاس آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوا، تو آپ (مسجد کی طرف) تشریف

(۱۵۳۳) تقدم تخريجه برقم: ۱۵۲٤.

وُضُوْئَهُ وَجَعلَهُ يُقَلِّلُهُ، وَلَمْ يَقُلْ: وُضُوْءًا خَفِيْفاً.

لے گئے اور نماز پڑھائی۔" یہ عبد الجبار کی حدیث ہے اور جناب مخزومی کی کریب سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: "آپ ﷺ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی اور آپ نے وضو نہیں کیا۔" کہتے ہیں: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کے وضو کی کیفیت بیان کرتے ہوئے اسے کم مقدار شمار کیا اور یہ نہیں کہا: "آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔"

٥٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ يَقُوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ يَنْتَظِرُ مَجِيْءَ غَيْرِهِ فَإِنْ فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَأَرَادَ الرُّكُوْعَ قَبْلَ مَجِيْءِ غَيْرِهِ، تَقَدَّمَ فَقَامَ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ اکیلا مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو کر دوسرے مقتدی کا انتظار کرے گا پھر اگر امام قراءت سے فارغ ہو گیا اور اس نے دوسرے مقتدی کے آنے سے پہلے رکوع کرنے کا ارادہ کر لیا تو مقتدی آگے بڑھ کر امام کی دائیں جانب کھڑا ہو جائے

١٥٣٤ - أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ- وَهُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ- عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ، فَتَتَبَّعْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَجِئْتُ، فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، وَقَالَ: فَأَخَذَنِي، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: "میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک رات بسر کی۔ میں نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ رسول اللہ ﷺ نماز (تہجد) کیسے ادا فرماتے ہیں۔ (نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر آرام کیا) پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ لہٰذا میں بھی آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔" فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔"

فوائد: ......١۔ دو آدمیوں کی جماعت مشروع ہے خواہ وہ کم عمر بچہ ہی ہو اور دو آدمیوں کی جماعت کی صورت میں مقتدی امام کے ساتھ دائیں جانب کھڑا ہوگا۔

٢۔ نماز تہجد با جماعت ادا کرنا جائز ہے۔

(١٥٣٤) تقدم تخريجه برقم: ١٢٧.

۳۔ ایسے امام کی اقتداء جائز ہے جس نے امامت کروانے کی نیت نہ کی ہو۔

۵۱..... بَابُ قِيَامِ الْإِثْنَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ

دو مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے

١٥٣٥ـ أَنَـا أَبُـوْطَـاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ -يَعْنِي الْحَنَفِيَّ- نَا الضِّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ -وَ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ أَبُوْ سَعْدٍ- قَالَ: سَمِعْتُ..........

جَـابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ عَنْ يَسَارِهِ، فَنَهَانِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ، ثُمَّ جَاءَ صَاحِبٌ لِّيْ، فَصَـفَـفْـنَـا خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفاً بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے روکا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر میرا ایک اور ساتھی آ گیا تو ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھائی، آپ ﷺ نے اس کپڑے کے کناروں کو مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔ (یعنی دایاں کنارہ بائیں جانب اور بایاں کنارہ دائیں جانب)

۵۲..... بَابُ تَقَدُّمِ الْإِمَامِ عِنْدَ مَجِيْءِ الثَّالِثِ إِذَا كَانَ مَعَ الْمَأْمُوْمِ الْوَاحِدِ

جب امام ایک ہی مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو تیسرے شخص کے آنے پر امام آگے بڑھ جائے گا

١٥٣٦ـ أَنَـا أَبُـوْطَـاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ -وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ- عَنْ سَعِيْدٍ -وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ هِلَالٍ-..........

عَـنْ عَـمْـرِو بْـنِ سَـعِيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَـلَـى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَا وَ أَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِماً يُصَلِّي عَلَيْهِ إِزَارٌ، فَـذَكَـرَ بَـعْـضَ الْـحَدِيْثِ، وَ قَالَ:

حضرت عمرو بن سعید بیان کرتے ہیں کہ: ''میں اور ابوسلمہ بن عبد الرحمان حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے انہیں ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔'' پھر کچھ حدیث بیان کی اور فرمایا: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے

(١٥٣٥) اسناده ضعيف: شرحبیل بن سعد ضعیف ومختلط راوی ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب الاثنان جماعة، حديث: ٩٧٤ـ مسند احمد: ٣٢٦/٣.

(١٥٣٦) اسناده ضعيف: سعید بن ابی ہلال مختلط راوی ہے۔

أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَصَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا، فَتَوَضَّأَ فَالْتَحَفَ بِإِزَارِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ وَأَتَى آخَرُ، فَقَامَ عَنْ يَسَارِهِ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي، وَ صَلَّيْنَا مَعَهُ، فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ.

ساتھ آئے تو آپ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں نے آپ کے لیے پانی انڈیلا تو آپ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے تہبند میں لپٹ گئے۔ تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا، پھر ایک اور شخص آ گیا اور وہ آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے وتر سمیت تیرہ رکعات ادا کیں۔"

۵۳..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ وَ الْمَرْأَةَ الْوَاحِدَةَ

امام کا ایک آدمی اور ایک عورت کی امامت کرانے کا بیان

۱۵۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَا: ثَنَا حَجَّاجٌ -وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ- قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ- أَنَّ قَزْعَةَ مَوْلَى لِعَبْدِ الْقَيْسِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:.........

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا، وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّيْ مَعَهُ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے ساتھ پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی اور میں نبی کریم ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہوکر آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔"

۵۴..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ وَ الْمَرْأَتَيْنِ

امام کا ایک مرد اور دو عورتوں کی امامت کرانے کا بیان

۱۵۳۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْمُخْتَارِ، يُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ.........

(۱۵۳۷) اسناده حسن: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب موقف الامام اذا کان معه صبی، حدیث: ۸۰۵۔ مسند احمد: ۱/ ۳۰۲.

(۱۵۳۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الجماعة فی النافلة، حدیث: ۶۶۰۔ سنن ابی داؤد: ۶۰۹۔ سنن ابن ماجه: ۹۷۵۔ سنن نسائی: ۸۰۶۔ مسند احمد: ۳/ ۱۹۴.

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ . أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ أُمُّهُ وَ خَالَتُهُ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ أَنَسًا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ أُمَّهُ وَ خَالَتَهُ خَلْفَهُمَا .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ، رسول اللہ ﷺ، ان کی والدہ محترمہ اور خالہ موجود تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو حضرت انس کو اپنی دائیں جانب اور ان کی والدہ محترمہ اور خالہ کو اپنے پیچھے کھڑا کیا۔''

٥٥..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَ الْغُلَامَ غَيْرَ الْمُدْرِكِ وَ الْمَرْأَةَ الْوَاحِدَةَ

امام کا ایک مرد، ایک نابالغ لڑکے اور ایک عورت کی امامت کرانے کا بیان

١٥٣٩۔ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : صَلَّيْتُ أَنَا وَ يَتِيْمٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ صَلَّتْ أُمِّي خَلْفَنَا .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے اور ایک بچے نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی، جبکہ میری والدہ نے ہمارے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔''

١٥٤٠۔ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: بِمِثْلِهِ .

امام صاحب نے جناب عبد الجبار بن علاء کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت جیسی روایت بیان کی ہے۔

فوائد:......ان احادیث میں باجماعت نماز ادا کرنے کے کچھ آداب ہیں۔

۱۔ اگر نماز باجماعت ادا کرتے وقت دو مرد اور ایک عورت ہو تو امام و مقتدی ایک صف میں کھڑے ہوں گے اور اکیلی عورت علیحدہ صف میں کھڑی ہوگی، اگر دو یا دو سے زائد عورتیں ہوں تو ان کی صف بھی مردوں سے علیحدہ ہوگی۔

۲۔ عورتوں کا نفل و فرض نماز کی جماعت میں شامل ہونا جائز ہے۔ البتہ عورتوں کی صف مردوں سے پیچھے ہوگی اور مرد اور عورت ایک صف میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔

(١٥٣٩) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب المرأة وحدها تكون صفا، حديث: ٧٢٧- سنن نسائي: ٨٧٠- مسند احمد: ٣/١١٠- مسند الحميدي: ١١٩٤.

(١٥٤٠) انظر الحديث السابق.

٥٦..... بَابُ إِجَازَةِ صَلاةِ الْمَأْمُوْمِ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا كَانَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَهُمَا

مقتدی کا امام کی دائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ ان دونوں کے پیچھے صفیں (مکمل) بن چکی ہوں

١٥٤١ـ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، وَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ، ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوْا بِلَالاً فَلْيُؤَذِّنْ، وَ مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). فَذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ، وَقَالُوْا فِي الْحَدِيْثِ، وَ أَذَّنَ، وَ أَقَامَ، وَ أَمَرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ: قَالَ: ((جِيْئُوْنِيْ بِإِنْسَانٍ أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ)). فَجَاؤُوْا بِبَرِيْرَةَ وَرَجُلٍ آخَرَ، فَاعْتَمَدَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأُجْلِسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَنَحَّى، فَأَمْسَكَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ. ثُمَّ ذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ الْقَاسِمِ.

حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: بلال سے کہو کہ اذان دے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' پھر راویوں نے مکمل حدیث بیان کی اور یہ الفاظ بیان کیے: ''اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی اور صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نماز پڑھانے کے لیے درخواست کی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا: ''کیا نماز کھڑی ہو گئی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میرے پاس ایک شخص کو لے کر آؤ تاکہ میں اس کا سہارا لے سکوں۔ تو وہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور شخص کو لے آئے۔ آپ نے ان دونوں کا سہارا لیا، پھر نماز کے لیے تشریف لے آئے، آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (آپ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹنا چاہا تو آپ نے انہیں روک لیا، حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔'' پھر انہوں نے باقی حدیث بیان کی اور یہ حدیث قاسم کی ہے۔

(١٥٤١) اسناده صحيح: شمائل ترمذی: ٣٩٦ـ سنن كبرىٰ نسائی: ٧٠٨١ـ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء في صلاة رسول الله ﷺ في مرضه، حديث: ١٢٣٤.

فوائد:......اس حدیث میں دلیل ہے کہ لوگوں کے اصرار پر اور آپ کے صف کے پیچھے امام کی اقتداء پر اضطراب کی وجہ سے آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے امامت کے فرائض انجام دیئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء کرتے اور باقی مقتدی ابوبکر کی اقتداء کرتے رہے۔ یہ آپ کا خاصہ ہے دیگر دو امام ایک ساتھ کھڑے ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

٥٧..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ قَبْلَ تَكْبِيْرِ الْإِمَامِ

امام کے تکبیر کہنے سے پہلے صفیں درست اور برابر کرنے کا بیان

١٥٤٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍ، عَنْ شُعْبَةَ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ -وَ هُوَ الْأَعْمَشُ- عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَبْدِاللهِ بْنِ سَخْبَرَةِ الْأَزْدِيِّ، ....

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَ يَقُوْلُ: ((اسْتَوُوْا وَ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ)). قَالَ أَبُوْمَسْعُوْدٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافاً. هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ. وَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُسَامَةَ وَابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ، قَالَ: يُسَوِّيْ مَنَاكِبَنَا. وَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا.

''حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے (صفیں بناتے وقت) ہمارے کندھوں کو ہاتھ سے درست کرتے اور فرماتے: ''سیدھے ہوجاؤ اور اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل باہم مختلف ہوجائیں گے۔'' حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تم آج شدید اختلاف کا شکار ہو چکے ہو۔'' یہ جناب وکیع کی روایت ہے۔ جناب ابواسامہ اور ابن ابی عدی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''آپ ﷺ ہمارے کندھے برابر کرتے۔'' اور محمد بن جعفر کی روایت میں ہے: ''آپ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے (اور برابر کرتے)''

٥٨..... بَابُ فَضْلِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، وَالْإِخْبَارُ بِأَنَّهَا مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ.

صفوں کو برابر کرنے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ یہ نماز کی تکمیل کا حصہ ہے

١٥٤٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، وَ ثَنَا

(١٥٤٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٢۔ سنن ابی داود: ٦٧٤۔ سنن نسائی: ٨٠٨۔ سنن ابن ماجه: ٩٧٦۔ مسند احمد: ١٢٢/٤۔ مسند الحميدی: ٤٥٦.

الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ- عَنْ شُعْبَةَ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)) . هٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ . وَ قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنْ قَتَادَةَ وَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ إِقَامَةُ الصَّفِ)) .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صفوں کی درستی نماز کی تکمیل میں سے ہے۔“ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔ جناب سلم بن جنادہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ”صفوں کو سیدھا کرنا نماز کی خوبصورتی اور حسن ہے۔“

۵۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوْلٰى اقْتِدَاءً بِفِعْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اللہ تعالیٰ کے حضور فرشتوں کی صف بندی کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی صفوں کو مکمل کرنے کے حکم کا بیان

١٥٤٤ - أَنَا أَبُوطَاهِرٍ ، نَا أَبُوبَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، (ح) وَ ثَنَا الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيسٰى (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، جَمِيعاً عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: ((يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأَوَّلَ ، وَ يَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ)) . هٰذَا حَدِيثُ وَكِيعٍ .

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم اس طرح صفیں نہیں بناؤ گے، جس طرح فرشتے اپنے رب تعالیٰ کے حضور صفیں بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول! فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“ یہ جناب وکیع کی حدیث ہے۔

(١٥٤٣) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب اقامة الصف من تمام الصلاة، حديث: ٧٢٣- صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٣- سنن ابی داود: ٦٦٨- سنن ابن ماجه: ٩٩٣- مسند احمد: ١٧٧/٣.

(١٥٤٤) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامر بالسكون فی الصلاة، حديث: ٤٣٠- سنن ابی داود: ٦٦١- سنن نسائی: ٨١٧- سنن ابن ماجه: ٩٩٢- مسند احمد: ١٠١/٥.

٦٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُحَاذَاةِ بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَ الْأَعْنَاقِ فِي الصَّفِّ .

صف بندی میں کندھوں اور گردنوں کو برابر رکھنے کے حکم کا بیان

١٥٤٥ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ، نَا مُسْلِمٌ -يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ- نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، ثَنَا قَتَادَةُ، ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَ قَارِبُوا بَيْنَهَا، وَ حَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذْفُ)). قَالَ مُسْلِمٌ: يَعْنِي النَّقَدَ الصِّغَارَ. النَّقَدُ الصِّغَارُ: أَوْلَادُ الْغَنَمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور صفوں کو قریب قریب رکھو اور اپنی گردنوں کو برابر رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! بلاشبہ میں دیکھتا ہوں کہ شیطان صفوں میں خالی جگہ سے داخل ہو جاتا ہے گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہو۔'' جناب مسلم بن ابراہیم کہتے ہیں: ''الحذف'' سے مراد بکری کا بچہ ہے۔

فوائد :......١۔ نماز باجماعت کے دوران صفوں کی درستی، انہیں ملانا اور صفوں میں خالی جگہ نہ چھوڑنا لازمی امر ہے لہٰذا نمازیوں پر لازم ہے کہ وہ صفوں کو خوب اچھے طریقے سے ملائیں کہ پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھے ملے ہوں اور یہ کیفیت تمام قیام میں ہونی چاہیے موجودہ صورت حال میں ایک تو صفوں کو ملانا معیوب سمجھا جاتا ہے پھر اگر احادیث مسنونہ سنانے کے بعد مقتدیوں میں تھوڑی سی تبدیلی واقع ہو بھی تو پہلی رکعت ہی میں صف بندی کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے اور وہی صف شکنی اور بے ترتیبی شروع ہو جاتی ہے۔

٢۔ امام یمانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہ احادیث صف شکنی کی وعید پر دلیل ہیں کہ صفوں کو ملانا واجب ہے۔

(سبل السلام: ٢/٣٣٧)

٦١..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يَكُونَ النَّقْصُ وَ الْخَلَلُ فِي الصَّفِّ الْآخِرِ

کمی اور نقص آخری صف میں ہو تو کوئی حرج نہیں

١٥٤٦ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ.........

(١٥٤٥) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٦٦٧۔ سنن نسائی: ٨١٦۔ مسند احمد: ٣/٢٦٠.

(١٥٤٦) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٦٧١۔ سنن نسائی: ٨١٩۔ وانظر الحديث السابق.

عَنْ أَنَسٍ . أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُتَقَدِّمَ ، فَإِنْ كَانَ نَقْصاً فَلْيَكُنْ فِي الْمُؤَخَّرِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگلی صف کو مکمل کرو، اور اگر کمی یا رہ جائے تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔''

١٥٤٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ..........

عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ . قَالَ: ((أَتِمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ وَ الثَّانِيْ ، فَإِنْ كَانَ خَلَلٌ فَلْيَكُنْ فِي الثَّالِثِ)) .

''امام شعبہ کی سند سے یہ الفاظ مروی ہیں: ''پہلی اور دوسری صف مکمل کرلو، پھر اگر کمی ہو تو وہ تیسری صف میں ہونی چاہیے۔''

فوائد :......١۔ ان احادیث میں صف بندی کی ترتیب کی تعلیم دی گئی ہے کہ پہلے اگلی صفیں مکمل کرنی چاہئیں پھر اگر نقص اور کمی رہ جائے تو پچھلی صف میں نقص واقع ہونا چاہیے۔

٢۔ اگلی صفیں نامکمل چھوڑ کر پچھلی صفوں کی صف بندی درست نہیں۔

٦٢..... بَابُ الْأَمْرِ بِسَدِّ الْفُرَجِ فِي الصُّفُوْفِ

صفوں کے درمیان خالی جگہ کو پر کرنے کا بیان

١٥٤٨ ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنِي الضَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِذَا قُمْتُمْ فَعْدِلُوْا صُفُوْفَكُمْ ، وَ سُدُّوْا الْفُرَجَ ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم (نماز کے لیے) کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو برابر کیا کرو، اور خالی جگہوں کو پُر کیا کرو، بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

٦٣..... بَابُ فَضْلِ وَصْلِ الصُّفُوْفِ

صفوں کو ملانے کی فضیلت کا بیان

١٥٤٩ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ..........

(١٥٤٧) انظر الحديث السابق.

(١٥٤٨) صحيح : مسند احمد : ٣/ ١٦٠،٣ ـ مسند عبد بن حميد : ٧٧٦، ٨٧٧ ـ صحيح ابن حبان : ٤٠٣ .

(١٥٤٩) اسناده صحيح : سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث : ٦٦٦ ـ سنن نسائي : ٨٢٠ ـ مسند احمد : ٩٧/٢.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ)).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صف کو ملائے گا، اللہ اسے اپنی رحمت سے ملا دے گا، اور جس نے صف کاٹی اللہ اسے اپنی رحمت سے کاٹ دے گا۔''

٦٤..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ وَ مَلَائِكَتِهِ عَلٰى وَاصِلِ الصُّفُوْفِ

صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور فرشتوں کی بخشش کی دعا کرنے کا بیان

١٥٥٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا الرُّبَيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ)).

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ صفوں کو ملانے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے مغفرت وبخشش کی دعا کرتے ہیں۔''

فوائد:......ا۔ان احادیث میں صفوں کو ملانے کی تاکید ہے اور صف بندی اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل ہے اور یہ فرشتوں کا بھی طرز عمل ہے لہٰذا صف بندی کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

٢۔ صفوں پر کجی اور بے ترتیبی انتہائی مبغوض عمل ہے اور اس پر سخت وعید وارد ہے کہ ایسے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اختلاف پیدا کرتے ہیں اور ان سے وحدت واتحاد ختم کر دیتے ہیں۔لہٰذا باہمی اتحاد ویگانگت کے لیے صف بندی کا اہتمام جزو لاینفک ہے۔

٦٥..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ تَخَوُّفًا لِمُخَالَفَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ بَيْنَ الْقُلُوْبِ

صفوں کو برابر نہ کرنے کے بارے میں سختی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا دلوں میں اختلاف ڈالنے کا بیان

١٥٥١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ يَحْيٰى، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ الْأَيَامِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْسَجَةَ، قَالَ سَمِعْتُ.........

(١٥٥٠) اسنادہ حسن: صحیح ابن حبان: ٢١٦٠۔ مسند احمد: ٦/١٦٠۔ مسند عبد بن حمید: ١٥١٣۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب اقامة الصفوف، حدیث: ٩٩٥.

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَ صُدُوْرَنَا وَ يَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُ صُدُوْرُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ . وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ)) . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ: كُنْتُ نَسِيْتُ: ((زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))، حَتّٰى ذَكَّرَنِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے کندھوں اور سینوں کو اپنے دست مبارک سے برابر کرتے اور فرماتے: ''تمہارے سینے مختلف (آگے پیچھے) نہیں ہونے چاہئیں وگرنہ تمہارے دل بھی مختلف ہوجائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن مجید کو (اپنی آوازوں کے ساتھ) زینت دو۔'' جناب عبدالرحمان بن عوسجہ کہتے ہیں: ''میں یہ الفاظ بھول گیا تھا۔ ''قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو'' حتیٰ کہ ضحاک بن مزاحم نے مجھے یہ الفاظ یاد دلائے۔''

١٥٥٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الْهَمَدَانِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ.........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فَيَمْسَحُ عَلَى عَوَاتِقِنَا وَ صُدُوْرِنَا، وَ يَقُوْلُ: ((لَا تَخْتَلِفْ صُفُوْفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صف بندی کے وقت) ہمارے پاس تشریف لاتے۔ آپ ہمارے کندھوں اور سینوں کو اپنے دست مبارک سے درست کرتے اور فرماتے: ''تمہاری صفیں ٹیڑھی نہیں ہونی چاہییں وگرنہ تمہارے دل بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف یا پہلی صفوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں پہلی صف میں شامل ہونے کی ترغیب ہے اور صف اوّل کے افراد کے لیے

(١٥٥١) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٦٦٤ـ سنن نسائی: ٨١٢ـ سنن ابن ماجه: ٩٩٧ـ مسند احمد: ٣٠٤/٤ـ سنن الدارمی: ١٢٦٤.

(١٥٥٢) مسند احمد: ٢٩٧/٤ـ وانظر الحديث السابق.

فرشتے رحمت و برکت کی دعا کرتے ہیں۔

۲۔ صف اوّل کا ثواب پچھلی صفوں میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے۔ لہٰذا صف اوّل میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

٦٦..... بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَ الْمُبَادَرَةِ إِلَيْهِ

پہلی صف کی فضیلت اور اس میں جگہ لینے کے لیے جلدی کرنے کا بیان

۱۵۵۳۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ . وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ............

أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عُدْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَ قَالَا: ((إِنَّ الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ)).

''جناب ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی تیمار داری کی، تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔ آگے دونوں راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''بلاشبہ پہلی صف فرشتوں کی صف جیسی ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم (اس میں جگہ حاصل کرنے کے لیے) ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔''

٦٧..... بَابُ ذِكْرِ الْاِسْتِهَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کرنے کا بیان

۱۵۵٤۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْيَحْمَدِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، نَا مُعْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ............

(۱۵۵۳) اسنادہ ضعیف: عبداللہ بن ابی بصیر مجہول راوی ہے۔ تقدم تخریجه برقم: ۱٤٧٦.

(۱۵۵٤) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الاستهام في الاذان، حديث: ٦١٥ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٧ـ سنن ترمذی: ٢٢٥ـ سنن نسائی: ٦٧٢ـ وقد تقدم برقم: ١٤٧٥.

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی صف (میں نماز پڑھنے) کا اجر وثواب معلوم ہو جائے تو وہ اس کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کریں۔''

١٥٥٥ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُوْ قُطْنٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي رَافِعٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُوْنَ أَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ جان لیں، یا تم جان لو کہ پہلی صف کا کس قدر اجر وثواب ہے تو پھر صرف قرعہ اندازی ہی سے فیصلہ ہو (کہ کون پہلی صف میں کھڑا ہوگا)۔''

فوائد :......ا۔اس حدیث میں اذان کہنے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان ہے اور اذان کہنا اور پہلی صف میں نماز پڑھنا افضل اعمال میں سے ہے۔

۲۔ امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ اذان کہنا، صف اوّل کا التزام کرنا اور عشاء وفجر کی نماز کے لیے مسجد میں جلدی پہنچنا مستحب عمل ہے۔(نیل الاوطار: ۲/۳۵۵)

٦٨..... بَابُ ذِكْرِ صَلَوَاتِ الرَّبِّ وَ مَلَائِكَتِهِ عَلٰى وَاصِلِي الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ

پہلی صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور فرشتوں کی دعا کا بیان

١٥٥٦ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْسَجَةَ النَّهْمِيِّ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلٰى نَاحِيَةٍ، فَيَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا أَوْ صُدُوْرَنَا وَ يَقُوْلُ: ((لَا تَخْتَلِفُوْا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ)). قَالَ: وَ كَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَ

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صف بندی کے وقت) صف میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک تشریف لاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں اور سینوں کو اپنے دست مبارک سے برابر کرتے اور فرماتے: ''تم باہم مختلف نہ ہو (آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) وگرنہ

(١٥٥٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٩ـ سنن ابن ماجه: ٩٩٨ـ مسند ابى يعلى: ٦٤٧٥.

(١٥٥٦) تقدم تخريجه برقم: ١٥٥١.

مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوَلَ)). وَ حَسِبْتُهُ قَالَ: ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))

تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔ حضرت براء کہتے ہیں: ''اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ پہلی صفوں کو ملانے والوں پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا: ''قرآن مجید کو اپنی خوبصورت آوازوں کے ساتھ زینت دو۔''

٦٩..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ وَ مَلَائِكَتِهِ

اللہ تعالیٰ کا پہلی صفوں پر رحمت نازل کرنا اور اس کے فرشتوں کا پہلی صف والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا

١٥٥٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا أَشْعَثُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ ثَنَا أَبِيْ عَنْ جَدِّي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ.........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي نَاحِيَةَ الصَّفِّ وَ يُسَوِّي بَيْنَ صُدُوْرِ الْقَوْمِ وَ مَنَاكِبِهِمْ، وَيَقُوْلُ: ((لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ)).

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ صف کی ایک جانب تشریف لاتے اور نمازیوں کے سینوں اور کندھوں کو برابر کرتے اور فرماتے: ''تم باہم مختلف نہ ہوا کرو کہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر درود بھیجتے ہیں۔''

٧٠..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَ الثَّانِيْ

نبی کریم ﷺ کا پہلی اور دوسری صف والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا بیان

١٥٥٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا الدَّسْتُوَائِيُّ وَ ثَنَا الْحَسَنُ أَيْضاً، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ، نَا هِشَامٌ وَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.........

(١٥٥٧) تقدم تخريجه برقم: ١٥٥١.

(١٥٥٨) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب اقامة الصفوف، حديث: ٩٩٦۔ مسند احمد: ٤/١٢٦۔ سنن الدارمي: ١٢٦٥۔ سنن نسائي: ٨١٨۔ من طريق اخر منه.

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلاثاً، وَ لِلثَّانِيْ مَرَّةً)).

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لیے تین بار اور دوسری صف والوں کے لیے ایک بار دعائے مغفرت کرتے تھے۔''

فوائد:......ان احادیث کی توضیح حدیث (۱۵۴۶، ۱۵۴۸، ۱۵۵۱) کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۷...... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف سے پیچھے رہنے والوں کے لیے سخت وعید کا بیان

۱۵۵۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَ قَالَ: ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ أَقْوَامٌ مُتَخَلِّفُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتّٰى يَجْعَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي النَّارِ)).

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے رہتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں ڈال دے گا۔''

۱۵۶۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى نَاساً فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: ((مَا يُؤَخِّرُكُمْ؟! لَا يَزَالُ أَقْوَامٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ، تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِيْ وَ لْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مسجد کے پچھلے حصے میں دیکھا۔ آپ نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے مؤخر کردیا ہے؟ کچھ لوگ مستقل پیچھے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے کردے گا۔ تم آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں۔''

فوائد:...... مسجد میں وقت پر پہنچ کر پچھلی صفوں میں بیٹھنا مکروہ فعل ہے، بلکہ اگر انسان جماعت کے قیام سے پہلے پہنچ جائے تو اسے اگلی صفوں میں داخل ہونا چاہیے۔ اگلی صفوں میں نماز ادا کرنا باعث فضیلت بھی ہے۔ پیچھے پیچھے

(۱۵۵۹) "في النار" کے اضافہ کے بغیر یہ روایت صحیح ہے۔(صحيح الترغيب: ٥١٠)۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب صف النساء والتأخر عن الصف الاوّل، حديث: ٦٧٩.

(١٥٦٠) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٨۔ سنن نسائی: ٧٩٦۔ وانظر رقم الحديث: ١٦١٢.

رہنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہی سے محروم ہو جائیں گے۔

٧٢..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ صُفُوْفِ الرِّجَالِ وَ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی بہترین صفوں کا بیان

١٥٦١ - أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ : نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَ سَهْلٌ عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَ شَرُّهَا اٰخِرُهَا، وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا، وَ شَرُّهَا أَوَّلُهَا))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صفیں پہلی ہیں اور بدترین آخری ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں اور بدترین صفیں اگلی ہیں۔''

١٥٦٢ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَخَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ، وَشَرُّهَا الْمُؤَخَّرُ، وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ، وَ شَرُّهَا الْمُقَدَّمُ. يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ، فَاحْفَظْنَ أَبْصَارَكُنَّ)). قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ ضِيْقِ الْإِزَارِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور مردوں کی بہترین صفیں اگلی ہیں اور ان کی بدترین صفیں پچھلی ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں اور ان کی بری صفیں اگلی ہیں اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نظروں کی حفاظت کرنا (تاکہ ان کے ستر پر نظر نہ پڑے)۔ امام سفیان کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابی بکر سے پوچھا: (آپ نے عورتوں کو) یہ حکم کیوں دیا؟ انہوں نے جواب دیا: تنگ اور مختصر تہبند ہونے کی وجہ سے۔''

فوائد :......مردوں کی پہلی صفیں بہترین ہیں کا اطلاق عام صفوں پر ہے کہ ان کی پہلی صفیں ہمیشہ خیر و برکت کا

(١٥٦١) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث : ٤٤٠ ـ سنن ترمذى : ٢٢٤ ـ من طريق عبدالعزيز عن سهيل بهذا الاسناد ـ سنن ابن ماجه : ١٠٠٠ ـ مسند احمد : ٢/ ٤٨٥ ـ من طريق عبدالعزيز عن العلاء.

(١٥٦٢) اسناده صحيح : مسند احمد : ٣/٣ ـ صحيح ابن حبان : ٤٠٢ ـ تقدم طرفه برقم : ١٥٤٨.

باعث اور پچھلی صفیں بدترین ہیں۔ لیکن عورتوں کی صفوں سے مراد وہ اگلی صفیں جہاں وہ مردوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں، البتہ اگر وہ مردوں سے علیحدہ نماز پڑھیں تو ان کی اگلی صفیں بہترین اور پچھلی صفیں بدترین شمار ہوں گی۔ اور خواتین حضرات کی بری صفوں سے مراد یہ ہے کہ ایسی صفیں اجر وثواب کی کمی کا باعث ہیں اور مطلوب شریعت سے بعید تر ہیں۔ نیز مردوں کے ساتھ حاضری کی صورت میں عورتوں کی پچھلی صفوں کو اس لیے افضل قرار دیا گیا ہے کہ اس صورت میں وہ مردوں کے اختلاط اور دیکھنے سے دور رہیں گی اور ان کی حرکات وسکنات اور کلام سننے سے کوئی تعلق خاطر پیدا نہیں ہوگا۔

(شرح النووی: ٢/١٨٣)

٧٣..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ الْمَأْمُومِ فِي مَيْمَنَةِ الصَّفِّ

مقتدی کا پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہونا مستحب ہے

١٥٦٣۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو أَحْمَدَ، نَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، ۔وَ هٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ۔ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ حِينَ انْصَرَفَ: ((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)). وَلَمْ يَقُلْ سَلْمٌ، حِينَ انْصَرَفَ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کی دائیں جانب کھڑے ہونا پسند کرتے۔ میں نے آپ کو نماز سے فارغ ہوکر یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ''رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ'' ''اے میرے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچانا، جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔'' جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''(آپ نے یہ دعا) نماز سے فارغ ہوکر پڑھی۔''

١٥٦٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ..........

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ

''حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی

(١٥٦٣) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب یمین الامام، حدیث: ٧٠٩۔ سنن نسائی: ٨٢٣۔ سنن ابن ماجه: ١٠٠٦۔ مسند احمد: ٤/٣٠٤.

(١٥٦٤) مسند احمد: ٤/٢٩٠۔ وانظر الحدیث السابق.

يُعْجِبُنَا أَنْ نُصَلِّيَ مِمَّا يَلِي يَمِينَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ عَنْ يَمِينِهِ .

دائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا پسند کرتے تھے کیونکہ آپ اپنی دائیں جانب سلام پہلے پھیرتے تھے۔"

١٥٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَد ، نَا مِسْعَرٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ.........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِينِهِ . وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حِيْنَ انْصَرَفَ: ((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) .

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کی دائیں طرف کھڑے ہونا پسند کرتے۔ میں نے آپ کو نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے سنا: "اے میرے پروردگار! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا، اس دن مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔"

فوائد:......ا۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف منہ پھیرنا مسنون ہے۔

۲۔ سلام پھیرنے کے بعد دائیں اور بائیں دونوں جانب سے مقتدیوں کی طرف پھرنا جائز و مباح ہے۔ اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی مقتدیوں کی طرف منہ پھیرنے کے بعد زیادہ تر نظر اپنے دائیں جانب ہوتی تھی۔

۷۴..... بَابُ فَضْلِ تَلْيِيْنِ الْمَنَاكِبِ فِي الْقِيَامِ فِي الصُّفُوْفِ

صفوں میں کھڑے ہوتے وقت کندھوں کو نرم رکھنے کی فضیلت کا بیان

١٥٦٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَمِّي عَمَّارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((خِيَرُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو نماز میں اپنے کندھوں کو نرم رکھتا ہے۔"

فوائد:......صف بندی میں نرمی اختیار کرنا اور اپنے کندھوں وغیرہ کو دوسرے نمازیوں کے لیے نرم کرنا کہ اگر وہ صف بندی کے لیے دائیں بائیں ہونے کا اشارہ کریں تو مطیع ہو جانا اور صف بندی سے تناؤ آنے کی صورت میں کچھ سمٹ کر کشادگی پیدا کرنا مستحب فعل ہے اور ان اوصاف کے حامل لوگ اخلاق و عادات میں بہترین ہیں۔

(١٥٦٥) تقدم تخريجه برقم: ١٥٦٣.

(١٥٦٦) اسناده حسن۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٦٧٢۔ صحيح ابن حبان: ١٧٥٣.

٧٥..... بَابُ طَرْدِ الْمُصْطَفِّيْنَ بَيْنَ السَّوَارِيْ عَنْهَا .

ستونوں کے درمیان صفیں بنانے والوں کو وہاں سے ہٹانے کا بیان

١٥٦٧۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ، عَنْ هَارُوْنَ أَبِيْ مُسْلِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قُرَّةَ ، قَالَ: كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ ، وَ نُطْرَدُ عَنْهَا طَرْداً .

''حضرت قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کے لیے (صفیں بنانے سے) منع کیا جاتا تھا اور ہمیں وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔''

٧٦..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِصْطِفَافِ بَيْنَ السَّوَارِيْ

ستونوں کے درمیان صفیں بنانا منع ہے

١٥٦٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِيءٍ.........

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَزَحَمْنَا إِلَى السَّوَارِيْ ، فَقَالَ: كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''جناب عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ ہجوم کی وجہ سے ہم ستونوں تک پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اس کام سے بچتے تھے۔''

فوائد :......ا۔احادیث دلیل ہیں کہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ابوبکر بن عربی نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ یہ صورت صفوں کے انقطاع کا باعث ہے۔

۲۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اہل علم کی ایک جماعت نے ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ خیال کیا ہے اور احمد و اسحاق کا یہی موقف ہے۔(عون المعبود : ۲/۱۵۹)

٧٧..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

مقتدی کا صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا منع ہے

وَ الْبَيَانُ أَنَّ صَلَاتَهُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ غَيْرُ جَائِزَةٍ ، يَجِبُ عَلَيْهِ اسْتِقْبَالُهَا ، وَ أَنَّ قَوْلَهُ لَا صَلَاةَ لَهُ ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الْاِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهِ عَنِ الْكَمَالِ .

(١٥٦٧) اسناده حسن: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الصلاة بين السواری، حدیث: ١٠٠٢۔ مستدرك حاكم: ٢١٨/١۔ صحیح ابن حبان: ٢٢١٦.

(١٥٦٨) اسناده صحیح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الصفوف بين السواری، حدیث: ٦٧٣۔ سنن ترمذی: ٢٢٩۔ سنن نسائی: ٨٢٢۔ مسند احمد: ١٣١/٣.

اور اس بات کا بیان کہ صف کے پیچھے اس کی تنہا نماز جائز نہیں ہے۔ اس پر اس نماز کو دہرانا واجب ہے۔ آپ کا یہ فرمان ''اس کی نماز نہیں ہوئی'' یہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ عرب کسی چیز کی تکمیل میں نقص رہ جانے سے اس چیز ہی کی نفی کر دیتے ہیں۔

١٥٦٩۔ أَنَـا أَبُـوطَاهِـرٍ، نَـا أَبُـوبَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي جَدِّيْ عَبْدُاللهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَـلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، وَ كَانَ أَحَدَ الْوَفْدِ، قَالَ: صَـلَّيْنَا خَلْفَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ، فَرَاٰى رَجُلاً فَرْداً يُصَلِّيْ خَـلْفَ الصَّفِّ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: ((اِسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ، فَـلَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ)).

''حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو کہ وفد کے رکن تھے، فرماتے ہیں: ہم نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل کی تو ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ اس شخص کے پاس کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ اس نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ پھر آپ نے اسے کہا: ''اپنی نماز دوبارہ پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔''

١٥٧٠۔ قَـالَ أَبُـوْبَكْرٍ: وَ فِيْ أَخْبَارِ وَابِصَةَ بْـنِ مَـعْبَدٍ رَاٰى رَجُلاً صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْـدَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةِ. وَ احْتَجَّ بَـعْضُ أَصْحَابِنَا وَ بَعْضُ مَنْ قَالَ بِمَذْهَبِ الْعِرَاقِيِّيْنَ فِيْ إِجَازَةِ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ خَلْفَ الـصَّفِّ وَحْدَهُ بِمَا هُوَ بَعِيْدُ الشِّبْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، احْتَجُّوْا بِخَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صَـلّٰى وَ امْرَأَةٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ الْمَرْأَةُ خَلْفَ ذٰلِكَ، فَـقَـالُـوْا: إِذَا جَـازَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَقُوْمَ

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت وابصہ بن معبد کی روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ ہمارے بعض اصحاب محدثین اور اہل عراق کے مذہب کے پیروکار بعض فقہاء نے صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز کے درست ہونے کے بارے میں ایک ایسی دلیل کو اپنی حجت بنایا ہے جس کا اس مسئلہ سے دور کا تعلق اور مشابہت بھی نہیں ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک کی اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ انہوں نے اور ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے حضرت

(١٥٦٩) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الصلاة بين السواری، حديث: ١٠٠٣، ٨٧١۔ مسند احمد: ٤/٢٢٠۔ وقد تقدم برقم: ٥٩٣.

(١٥٧٠) صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي وحده خلف الصف، حديث: ٦٨٢۔ سنن ترمذی: ٢٣١۔ سنن ابن ماجه: ١٠٠٤۔ مسند الحميدی: ٨٨٤۔ مسند احمد: ٤/٢٢٨.

خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهَا، جَازَ صَلَاةُ الْمُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ! وَ هٰذَا الْاِحْتِجَاجُ عِنْدِي غَلَطٌ، لِأَنَّ سُنَّةَ الْمَرْأَةِ أَنْ تَقُوْمَ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا امْرَأَةٌ أُخْرٰى، وَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهَا أَنْ تَقُوْمَ بِحِذَاءِ الْإِمَامِ، وَ لَا فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ، وَ الْمَأْمُوْمُ مِنَ الرِّجَالِ إِنْ كَانَ وَاحِداً، فَسُنَّتُهُ أَنْ يَقُوْمَ عَنْ يَمِيْنِ إِمَامِهِ، وَ إِنْ كَانُوْا جَمَاعَةً قَامُوْا فِي صَفٍّ خَلْفَ الْإِمَامِ، حَتّٰى يَكْمُلَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ، وَ لَمْ يُجْزِ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَ الْمَأْمُوْمُ وَاحِدٌ وَ لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَوْ فَعَلَهُ فَاعِلٌ، فَقَامَ خَلْفَ إِمَامٍ وَ مَأْمُوْمٍ قَد قَامَ عَنْ يَمِيْنِهِ، خِلَافَ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِنْ كَانُوْا قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي إِيْجَابِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ . وَ الْمَرْأَةُ إِذَا قَامَتْ خَلْفَ الصَّفِّ وَ لَا امْرَأَةٌ مَعَهَا وَ لَا نِسْوَةٌ فَاعِلَةٌ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَ مَا هُوَ سُنَّتُهَا فِي الْقِيَامِ . وَ الرَّجُلُ إِذَا قَامَ فِي الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَاعِلٌ مَا لَيْسَ مِنْ سُنَّتِهِ، إِذْ سُنَّتُهُ أَنْ يَدْخُلَ الصَّفَّ فَيَصْطَفَّ مَعَ الْمَأْمُوْمِيْنَ . فَكَيْفَ يَكُوْنُ أَنْ يُشْبِهَ مَا زُجِرَ الْمَأْمُوْمُ عَنْهُ مِمَّا هُوَ خِلَافُ سُنَّتِهِ فِي الْقِيَامِ، بِفِعْلِ امْرَأَةٍ فَعَلَتْ مَا أُمِرَتْ بِهِ، مِمَّا هُوَ سُنَّتُهَا فِي الْقِيَامِ خَلْفَ الصَّفِّ

انس کو اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا اور عورت کو اپنے پیچھے کھڑا کرلیا۔'' لہٰذا یہ حضرات کہتے ہیں: ''جب عورت کے لیے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جائز ہے، تو پھر اکیلے مرد نمازی کی صف کے پیچھے نماز بھی جائز ہے۔ میرے نزدیک یہ استدلال غلط ہے۔ کیونکہ عورت جب اکیلی ہو، اس کے ساتھ دوسری کوئی عورت موجود نہ ہو، تو عورت کی نماز کا طریقہ ہی یہ ہے کہ وہ صف کے پیچھے اکیلی کھڑی ہو۔ اس کے لیے امام کے ساتھ کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔ اور نہ مردوں کے ساتھ ان کی صف میں شامل ہونا درست ہے۔ جبکہ اکیلے مرد مقتدی کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ وہ امام کی دائیں جانب کھڑا ہوگا اور اگر وہ زیادہ تعداد میں ہوں، تو امام کے پیچھے صف میں کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ پہلی صف مکمل ہوجائے اور اکیلے مقتدی کا امام کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی شخص نے یہ کام کیا اور وہ اکیلا ہی امام کے پیچھے کھڑا ہوگیا، جبکہ ایک مقتدی امام کی دائیں جانب کھڑا ہوچکا تھا، تو اس کا یہ کام خلاف سنت ہوگا۔ اگرچہ نماز کو دہرانے کے وجوب میں ان کا اختلاف ہے۔ جبکہ عورت اگر صف کے پیچھے اکیلی کھڑی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت یا عورتوں کی جماعت نہ ہو، تو اس نے وہ کام کیا ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور قیام کا اس کا طریقہ ہے۔ اور جب مرد صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہوتا ہے تو اس نے اپنے طریقہ نماز کی خلاف ورزی کی ہے۔ کیونکہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ صف میں داخل ہوکر مقتدیوں کے ساتھ صف بنائے۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ مرد کا وہ فعل جس سے اسے منع کیا گیا ہے اور وہ اس کے طریقۂ نماز کے بھی خلاف ہے، وہ عورت

وَحْدَهَا ؟ ! فَالْمُشَبِّهُ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ بِالْمَأْمُوْرِ بِهِ مُغَفَّلٌ بَيِّنَ الْغَفْلَةِ ، مُشَبِّهٌ بَيْنَ فِعْلَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ ، إِذْ هُوَ مُشَبِّهٌ مَنْهِيًّا عَنْهُ بِمَأْمُوْرٍ بِهِ . فَتَدَبَّرُوْا ، هٰذِهِ اللَّفْظَةُ يَبِنِ لَكُمْ بِتَوْفِيْقِ خَالِقِنَا حُجَّةُ مَا ذَكَرْنَا . وَ زَعَمَ مُخَالِفُوْنَا مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ قَامَتْ فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ حَيْثُ أُمِرَ الرَّجُلُ أَن يَقُوْمَ ، أَفْسَدَتْ صَلَاةَ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهَا وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهَا وَ الْمُصَلّٰى خَلْفَهَا ، وَ الرَّجُلُ مَأْمُوْرٌ عِنْدَهُمْ أَن يَقُوْمَ فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ ، فَكَيْفَ يُشْبِهُ فِعْلُ إِمْرَأَةٍ لَوْ فَعَلَتْ أَفْسَدَتْ صَلَاةَ ثَلَاثَةٍ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ، بِفِعْلِ مَنْ هُوَ مَأْمُوْرٌ بِفِعْلِهِ ، إِذَا فَعَلَهُ لَا يُفْسِدُ فِعْلُهُ صَلَاةَ أَحَدٍ؟ !

کے اس فعل کے مشابہ ہو جائے، جس کا عورت کو حکم دیا گیا ہے اور اکیلے ہونے کی صورت میں صف کے پیچھے کھڑے ہونے میں اس کی سنت اور طریقہ بھی ہے؟! اس لیے ممنوع فعل کو مامور بہ کے ساتھ مشابہت دینے والے واضح غفلت کا شکار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے دو متضاد فعلوں میں تشبیہ دی ہے۔ ایک ممنوع کام کو مامور بہ کام کے مشابہ قرار دے دیا ہے۔ پس تم ان الفاظ میں غور وفکر کرو۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تم پر ہماری دلیل واضح ہو جائے گی۔ اس مسئلہ میں ہمارے مخالف اہل عراق کا موقف یہ ہے کہ اگر عورت مردوں کے ساتھ صف میں کھڑی ہوگئی، جہاں مردوں کو کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو وہ عورت اپنے دائیں، بائیں اور اپنے پیچھے نماز پڑھنے والے مردوں کی نماز فاسد بنادے گی۔ حالانکہ ان کے نزدیک مرد کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ صف میں مردوں کے ساتھ کھڑا ہو۔ اس لیے اس مرد کا یہ فعل عورت کے فعل سے کیسے مشابہ ہوسکتا ہے کہ اگر وہ (یہ ممنوع) کام کرے تو تین آدمیوں کی نماز فاسد کردے۔ لیکن اگر مرد وہی ممنوع کام کرے تو کسی ایک کی بھی نماز فاسد نہ ہو؟!"

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز نہیں ہوتی اور نخعی، حسن بن صالح، احمد، اسحاق، حماد، ابن ابی لیلی اور وکیع کا بھی یہی مذہب ہے۔ (عون المعبود : ۲/ ۲۰۳)

۲۔ بعض روایات میں ہے کہ اکیلا شخص اگلی صف سے نمازی کھینچ لے۔ لیکن اس معنی کی تمام روایات ضعیف ہیں۔ لہٰذا نہ تو آگے سے نمازی کھینچنا جائز ہے اور نہ اکیلے شخص کی نماز ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک اکیلا ہے وہ رکعات شمار نہ کرے اور اگر کوئی دورانِ نماز نمازی آ جائے تو ٹھیک ورنہ سلام کے بعد نئے سرے سے نماز کا آغاز کرے۔ یہ موقف کہ اس کی وہ رکعت نہیں ہوتی۔ یہ موقف درست نہیں ہے کیونکہ قرآن نے ایک مطلق قانون بنایا ہے کہ "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا" کہ اللہ انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ (البقرہ) اب اگر اگلی صفیں مکمل ہیں اور یہ نمازی اکیلا پیچھے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ اور کوئی نمازی شامل نہیں ہوتا اور

اگلی صفیں بھی مکمل ہیں تو اس میں اس نمازی کا کیا قصور ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز بھی ادا کرے اور پھر بھی اس کی نماز، نماز ہی شمار نہ ہو۔ یہ بات بعید از عقل ہے۔

٧٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ رُكُوْعِ الْمَأْمُوْمِ قَبْلَ اتِّصَالِهِ بِالصَّفِّ، وَ دَبِيْبِهِ رَاكِعًا حَتّٰى يَتَّصِلَ بِالصَّفِّ فِيْ رُكُوْعِهِ

صف میں پہنچنے سے پہلے مقتدی کو رکوع کرنے اور رکوع ہی کی حالت میں آہستہ آہستہ چل کر صف میں پہنچنے کی رخصت کا بیان

١٥٧١۔ أَنَـا أَبُـوْطَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْبَـكْـرٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْـمِـنْبَـرِ يَـقُـوْلُ لِلنَّاسِ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْـمَـسْـجِـدَ وَ النَّاسُ رُكُوْعٌ، فَلْيَرْكَعْ حِيْنَ يَـدْخُـلُ، ثُـمَّ لِيَدُبَّ رَاكِعاً حَتّٰى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ، فَإِنَّ ذٰلِكَ السُّنَّةُ. قَالَ عَطَاءٌ: وَ قَدْ رَأَيْتُهُ هُوَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

”جناب عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اس حال میں مسجد میں داخل ہو کہ لوگ رکوع میں ہوں تو وہ داخل ہوتے ہی رکوع میں چلا جائے پھر رکوع ہی کی حالت میں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صف میں شامل ہو جائے، بلاشبہ یہ سنت ہے۔ جناب عطاء فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت عبداللہ کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

٧٩..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ أُولِي الْأَحْلَامِ وَ النُّهٰى أَحَقُّ بِالصَّفِّ الْأَوَّلِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِأَن يَّلُوْهُ

اس بات کا بیان کہ عقل و تمیز والے افراد پہلی صف میں کھڑے ہونے کا زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی افراد کو اپنے قریب کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا۔

١٥٧٢۔ أَنَـا أَبُـوْطَـاهِـرٍ، نَـا أَبُوْبَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدُنِ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَـنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(١٥٧١) صحیح: مستدرك حاكم: ١/٢١٤۔ سنن کبری از بیهقی: ٣/١٠٦۔ معجم اوسط طبرانی: ٧٠١٢.

(١٥٧٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٢۔ سنن ابی داود: ٦٧٥۔ سنن ترمذی: ٢٢٨۔ مسند احمد: ١/٤٥٧۔ سنن الدارمی: ١٢٦٧.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِيَلِنِىْ مِنْكُمْ أُوْلُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوْا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، وَإِيَّاكُمْ وَهِيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے اہل دانش اور عقل مند لوگ میرے نزدیک کھڑے ہوں، پھر وہ جو (عقل وتمیز میں) ان کے قریب ہوں۔ پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں۔ اور تم آپس میں اختلاف نہ کرو، وگرنہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے اور تم بازاروں کے شور وغل سے (مسجدوں میں) پرہیز کرو۔''

٨٠..... بَابُ إِبَاحَةِ تَأْخِيْرِ الْأَحْدَاثِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ إِنْ قَامُوْا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ حَضَرَ بَعْضُ أُوْلِي الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى. وَلْيَقُوْمَ مَنْ أَمَرَ النَّبِيُّ بِأَنْ يَلِيَهُ فِي الْمُقَدَّمِ، وَيُؤَخِّرَ عَنِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى.

اگر پہلی صف میں نوعمر کھڑے ہو جائیں۔ پھر بعد میں کوئی صاحب عقل وتمیز والے آئیں تو بچوں کو ہٹا کر انہیں پچھلی صف میں کھڑا کرنا جائز ہے اور اگلی صف میں وہ کھڑا ہو جسے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے اور عقل وتمیز سے عاری نوعمر کو پچھلی صف میں کھڑا کیا جائے۔

١٥٧٣ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مَقْدَمٍ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ السُّدُوْسِيُّ، ثَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ. قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ قَائِمٌ أُصَلِّيْ فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً، فَنَحَّانِيْ وَقَامَ مَقَامِيْ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِيْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: يَا فَتًى لَا يَسُؤْكَ اللّٰهُ، إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: هَلَكَ أَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ

''حضرت قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں پہلی صف میں کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہا تھا، جب ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچ لیا۔ مجھے ہٹا کر وہ خود اس جگہ کھڑا ہو گیا۔ فرماتے ہیں: ''اللہ کی قسم! (غصے کی وجہ سے) میں اپنی نماز سمجھ نہ سکا (کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں)۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: ''اے نوجوان! اللہ تمہارا بھلا کرے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ ہم امام کے قریب کھڑے ہوں۔ پھر وہ قبلہ رخ ہوئے اور فرمایا:

(١٥٧٣) اسناده حسن: سنن نسائي، كتاب الامامة، باب من يلي الامام ثم الذي يليه، حديث: ٨٠٩ـ مسند احمد: ٥/١٤٠ـ مسند عبد بن حميد: ١٧٧ـ مستدرك حاكم: ١/٢١٤.

الْكَعْبَةِ ثَلاثاً، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰى، وَلٰكِنْ اٰسٰى عَلٰى مَنْ أَضَلُّوْا، قَالَ، قُلْتُ: مَنْ تَعْنِيْ بِهٰذَا؟ قَالَ: الْأُمَرَاءُ.

''ربِ کعبہ کی قسم! حکمران ہلاک ہوگئے، تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ان پر افسوس نہیں لیکن افسوس تو ان لوگوں پر ہے جو (دوسروں کو) گمراہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس سے آپ کی مراد کون لوگ ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میری مراد امراء (حکمران) ہیں۔''

٨١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ شَقِّ أُوْلِي الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى لِلصُّفُوْفِ إِذَا كَانُوْا قَدِ اصْطَفُّوْا عِنْدَ حُضُوْرِهِمْ لِيَقُوْمُوْا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

اہل دانش اور عقل وتمیز والے اشخاص کو صفوں کو چیر کر پہلی صف میں کھڑے ہونا جائز ہے جبکہ لوگ ان کے آنے پر صفیں بنا چکے ہوں

١٥٧٤۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْمَنْصُوْرِ السُّلَمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ مُحَمَّدٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ إِسْمَاعِيْلُ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ النَّاسَ، وَأَنْ يَؤُمَّهُمْ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. وَهٰذَا اللَّفْظُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ لَفْظُ حَدِيْثِ إِسْمَاعِيْلَ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ (آپ کی عدم موجودگی میں) نماز کا وقت ہوگیا تو مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے لوگوں کی امامت کرنے کی درخواست کی۔ (انہوں نے نماز شروع کردی) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپ کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ اگلی صف میں کھڑے ہوگئے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ یہ الفاظ جناب اسماعیل کی روایت کے ہیں۔

فوائد :......١۔ امام کے قریب سمجھ دار اور عالم فاضل لوگوں کا کھڑے ہونا مستحب ہے اور انہیں تاکید ہے کہ یہ مسجد میں جلد پہنچ کر امام کے قریب جگہ حاصل کریں۔

٢۔ امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ ان احادیث میں وضاحت ہے کہ اہل علم وفضل کا اگلی صف میں کھڑے ہونا

(١٥٧٤) تقدم تخريجه برقم: ٨٥٣.

مشروع ہے۔ تا کہ وہ امام سے طریقہ نماز سیکھیں اور ان سے دیگر لوگ نماز سیکھیں۔ کیونکہ اہل علم وفضل طریقہ نماز اور اس کی تبلیغ سے بہتر عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔(نیل الاوطار: ٥/ ١٦٠)

٣۔ اگر جماعت کے قیام سے قبل کوئی بزرگ عالم وفاضل آ جائے تو وہ امام کے قریب سے کم عمر افراد کو پیچھے کر کے خود کھڑا ہو سکتا ہے۔

٨٢..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْإِمَامِ وَ النَّهْيِ عَنْ مُخَالَفَتِهِمْ إِيَّاهُ

مقتدیوں کو امام کی اقتداء کرنے کے حکم اور امام کی مخالفت کرنے کی ممانعت کا بیان

١٥٧٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى فَكَبَّرَ، فَكَبِّرُوْا۔ وَ إِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوْا، وَ لَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ، وَ إِذَا سَجَدَ، فَاسْجُدُوْا۔ وَ لَا تَبْتَدِرُوْا قَبْلَهُ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً امام اس لیے (بنایا گیا) ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ لہٰذا جب وہ نماز پڑھانے کے لیے تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور اس سے اختلاف نہ کرو (اس سے مختلف کام نہ کرو) جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم اس سے پہلے جلدی نہ کرو۔''

٨٣..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِالتَّكْبِيْرِ وَ الرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ

تکبیر، رکوع اور سجدے میں مقتدی کا امام سے پہل کرنا منع ہے

١٥٧٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنِيْ عِيْسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(١٥٧٥) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النھی عن مبادرۃ الامام، حدیث: ٤١٥۔ سنن ابی داود: ٦٠٢۔ سنن نسائی: ٩٢٢۔ سنن ابن ماجہ: ٨٤٦، ٩٦٠۔ وقد تقدم برقم: ٥٧٠۔

(١٥٧٦) صحیح مسلم، حوالہ سابق، حدیث: ٤١٥۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب النھی ان یسبق الامام بالرکوع، حدیث: ٩٦٠۔ سنن کبریٰ نسائی: ١١٩٠٥۔ وانظر الحدیث السابق.

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلَ: ((لَا تُبَادِرُوْا الْإِمَامَ، إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ، فَكَبِّرُوْا، وَ إِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوْا، وَ إِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ، فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ، وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ، وَلَا تُبَادِرُوْا الْإِمَامَ الرُّكُوْعَ وَ السُّجُوْدَ)).

ہمیں سکھاتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: ''امام سے (کسی بھی کام میں) پہل اور جلدی نہ کرو۔ جب امام تکبیر کہہ لے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ) پڑھے تو تم آمین کہو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہو اور تم رکوع و سجود میں امام سے جلدی نہ کرو۔''

۸۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ إِنَّمَا يُكَبِّرُ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ التَّكْبِيْرِ

اس بات کا بیان کہ مقتدی تکبیر اس وقت کہے گا جب امام تکبیر کہہ کر فارغ ہو جائے گا

لَا يَكُوْنُ مُكَبِّرًا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَ يُتِمَّ الرَّاءَ الَّتِيْ هِيَ اٰخِرُ التَّكْبِيْرِ، وَ الْفَرْقُ بَيْنَ قَوْلِهِ ((إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا)) وَ بَيْنَ قَوْلِهِ ((وَ إِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَ إِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا))، إِذِ اسْمُ الْمُكَبِّرِ لَا يَقَعُ عَلَى الْإِمَامِ مَا لَمْ يُتِمَّ التَّكْبِيْرَ، وَ اسْمُ الرَّاكِعِ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوٰى رَاكِعًا، وَ كَذٰلِكَ اسْمُ السَّاجِدِ يَقَعُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوٰى جَالِسًا.

کیونکہ امام اس وقت تک مکبر نہیں ہوگا جب تک وہ تکبیر کے آخر میں موجود راء کی ادائیگی سے فارغ نہ ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ''جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو'' اور اس فرمان: ''جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو'' میں فرق یہ ہے کہ امام کو تکبیر سے فارغ ہونے اور تکبیر کی مکمل ادائیگی تک مکبر (تکبیر کہنے والا) نہیں کہا جا سکتا جبکہ اسے راکع اس وقت کہا جا سکتا ہے جب وہ رکوع میں چلا جائے (اور ابھی رکوع مکمل نہ ہوا ہو) اسی طرح اسے ساجد (سجدہ کرنے والا) بھی اس وقت کہہ سکتے ہیں جب وہ سجدے میں چلا جائے (خواہ ابھی سجدہ مکمل نہ ہوا ہو۔)

۱۵۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ. فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام اللہ اکبر کہہ لے، تو تم اللہ اکبر کہو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ

(۱۵۷۷) وانظر رقم الحديث: ۱۵۴۸، ۱۵۶۲.

فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. الْحَمْدُ کہو۔''

فوائد :......نماز میں تکبیر کہنے، قیام وقعود اور رکوع وسجود میں امام کی اتباع واجب ہے اور مقتدی تمام امور امام کے بعد انجام دے۔ چنانچہ تکبیر تحریمہ اس وقت کہے جب امام تکبیر کہنے سے فارغ ہو چکا ہو، لیکن اگر اس نے امام کے فارغ ہونے سے پہلے تکبیر کہی تو اس کی نماز کا آغاز ہی نہیں ہوگا۔ مقتدی امام کے رکوع میں داخل ہونے کے بعد رکوع میں داخل ہو پھر اگر وہ امام کے ساتھ یا پہلے رکوع میں چلا جائے تو وہ گناہ گار ہوگا لیکن اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، یہی معاملہ سجدے کا ہے اور مقتدی امام کے سلام پھیرنے سے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرے لیکن اگر اس نے امام سے قبل سلام پھیرا تو اس کی نماز باطل ہوگی اور اگر وہ امام کے ساتھ سلام پھیرے اس سے پہلے یا بعد میں نہیں، تو وہ گناہ گار ہوگا اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (شرح النووی: ۱۴۹/۲)

۸۵..... بَابُ سُكُوْتِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ

تکبیر افتتاح کے بعد اور قراءت سے پہلے امام کے خاموش رہنے کا بیان

۱۵۷۸۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا سَعِيْدٌ، ثَنَا قَتَادَةُ.........

عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَ عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا، فَحَدَّثَ سَمُرَةُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ، سَكْتَةٌ إِذَا كَبَّرَ، وَ سَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ عِنْدَ رُكُوْعِهِ.

''جناب حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے آپس میں مذاکرہ کیا تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد رکھے ہیں؛ ایک سکتہ اس وقت جب آپ تکبیر کہہ لیتے اور دوسرا سکتہ اس وقت کرتے جب آپ رکوع سے پہلے قراءت سے فارغ ہوتے۔''

۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اسْمَ السَّاكِتِ قَدْ يَقَعُ عَلَى النَّاطِقِ سِرًّا

اس بات کا بیان کہ کبھی آہستہ بولنے والے پر بھی ساکت وخاموش کا اطلاق ہوجاتا ہے

إِذَا كَانَ سَاكِتاً عَنِ الْجَهْرِ بِالْقَوْلِ: إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ دَاعِيًا خَفِيًّا فِي سَكْتِهِ عَنِ الْجَهْرِ بَيْنَ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلَى وَ بَيْنَ الْقِرَاءَةِ.

(۱۵۷۸) اسناده ضعيف. حسن بصری مدلس ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ جزء القراءة للبخاری: ۲۷۷۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب السكتة عند الافتتاح، حديث: ۷۷۹۔ سنن ترمذی: ۲۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۸۴۴۔ مسند احمد: ۷/۵.

جبکہ وہ بلند آواز سے کلام نہ کر رہا ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ تکبیر اولیٰ اور قراءت کے درمیانی سکتہ میں جہری نمازوں میں آہستہ اور خفیہ طور سے دعا پڑھا کرتے تھے۔

١٥٧٩ ـ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَ الْقِرَاءَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ أَرَأَيْتَ سِكَاتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَ الْقِرَاءَةِ أَخْبِرْنِيْ مَا هُوَ؟ قَالَ: ((أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطِيْئَتِيْ، كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ أَنْقِنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَ الْبَرَدِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز میں تکبیر (اولیٰ) کہہ لیتے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش ہوجاتے۔ میں نے آپ سے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے بتائیں کہ تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ کا خاموشی اختیار کرنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ ....۔ ''اے میرے اللہ! میرے گناہوں اور میرے درمیان ایسی ہی دوری کردے جیسی تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اسی طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک ہوجاتا ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھودے۔''

فوائد:......١۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح پڑھنا مشروع ہے۔

٢۔ فاضل شخص سے اس کے کسی دائمی معمول کے بارے میں پوچھنا جائز ہے اور عالم و فاضل کو بھی احسن انداز سے سائل کی تشفی کرنی چاہیے۔

٣۔ حدیث میں مذکور دعائے استفتاح کا اہتمام کرنا مسنون و مستحب عمل ہے۔

٨٧..... بَابُ تَطْوِيْلِ الْإِمَامِ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَوَاتِ لِيَتَلَاحَقَ الْمَأْمُوْمُوْنَ

مقتدیوں کو نماز میں شریک کرنے کے لیے امام کا نمازوں کی پہلی رکعت کو لمبا کرنے کا بیان

١٥٨٠ ـ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا أَبُوكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُوخَالِدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

(١٥٧٩) تقدم تخريجه برقم: ٤٦٥.

أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنَ الْفَجْرِ وَ الظُّهْرِ، فَكُنَّا نَرٰى أَنَّهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِيَتَأَدَّى النَّاسُ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر اور نماز ظہر کی پہلی رکعت کو طویل کیا کرتے تھے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ یہ کام اس لیے کرتے تھے تا کہ لوگ (نماز میں) شریک ہوجائیں۔''

فوائد:...... فجر، ظہر، عصر اور دیگر فرض نماز میں پہلی رکعت کو باقی رکعات سے لمبا کرنا مستحب عمل ہے اور اس میں حکمت یہ ہے پیچھے رہ جانے والے نمازی بھی پہلی رکعت میں شامل ہوجائیں۔ لہٰذا ائمہ کو اس سنت کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور امامت میں نبی ﷺ کی سیرت کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

٨٨..... بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَ إِنْ جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَالزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَزِيْدَ الْمَأْمُوْمُ عَلٰى قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

امام کے پیچھے قراءت کرنے کا بیان اگرچہ امام جہری قراءت کر رہا ہو۔ جب امام جہری قراءت کر رہا ہو تو مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ سے زائد قراءت کرنا منع ہے

١٥٨١۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ نَا إِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، (ح) وَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، نَا مُحَمَّدٌ (ح) وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ، نَا أَبِيْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَزِيْدُ ۔ وَ هُوَ ابْنُ هَارُوْنَ۔، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ۔ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ يَسْكُنُ إِيْلِيَاءَ........

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّيْ لَأَ رَاكُمْ تَقْرَؤُوْنَ وَرَآءَ إِمَامِكُمْ؟)) قَالَ، قُلْنَا: أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا. قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ کے لیے قراءت کرنا بھاری اور مشکل ہوگیا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: یقیناً میرا خیال ہے کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ کہتے ہیں: ہم نے جواب دیا: جی ہاں،

(١٥٨٠) صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الظهر، حديث: ٨٠٠۔ مصنف عبدالرزاق: ٢٦٧٥۔ صحيح ابن حبان: ١٨٥٢۔ وقد تقدم برقم: ٥٠٣.

(١٥٨١) جزء القراءة للبخارى: ٦٤۔ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب من ترك القراءة فى صلاته بفاتحة الكتاب، حديث: ٨٢٣۔ سنن ترمذى: ٢٠٠۔ مسند احمد: ٣١٣/٥.

بِـأُمِّ الْـكِتَـابِ ، فَإِنَّهُ لا صَلاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَـا)) . هٰـذَا حَـدِيْــثُ ابْـنِ عُلَيَّةَ وَعَبْدِ الْأَعْلٰى .

اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول (ہم تیزی سے قراءت کرتے ہیں) آپ نے فرمایا: ''تو تم ام الکتاب کے سوا قراءت نہ کیا کرو کیونکہ جو شخص سورۂ فاتحہ کی قراءت نہیں کرتا اس کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔'' یہ حدیث ابن علیہ اور عبد الاعلیٰ کی ہے۔

۸۹..... بَابُ تَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِ عِنْدَ فِرَاغِ الْإِمَامِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيْهَا الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَ إِنْ نَسِيَ إِمَامٌ وَ جَهِلَ وَ لَمْ يُؤَمِّنْ

جس نماز میں امام جہری قراءت کر رہا ہو، اس میں امام کے سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد مقتدی آمین کہے گا، اگرچہ امام بھولنے یا جہالت کی وجہ سے آمین نہ کہے۔

١٥٨٢ ـ أَنَـا أَبُـوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ.........

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ ﷺ ، قَـالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُـعَـلِّمُنَا ، يَقُوْلُ : ((إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَـكَبِّرُوْا ، وَ إِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّالِّيْنَ ، فَقُوْلُوْا : اٰمِيْنَ)) .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں (نماز کی) تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے: ''جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ (غَيْـرِ الْـمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) پڑھے تو تم آمین کہو۔''

۹۰..... بَابُ فَضْلُ تَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِ

جب امام آمین کہے تو مقتدی کے آمین کہنے کی فضیلت کا بیان

إِذَا أَمَّـنَ إِمَـامُـهُ رِجَـاءَ مَغْفِرَةٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَـلٰى أَنَّ عَلَى الْإِمَامِ الْجَهْرَ بِالتَّأْمِيْنِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ لِيَسْمَعَ الْمَأْمُوْمُ تَأْمِيْنَهُ ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَّأْمُرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُوْمَ بِالتَّأْمِيْنِ إِذَا أَمَّنَ إِمَامُهُ ، وَ لَا سَبِيْلَ لَهُ إِلٰى مَعْرِفَةِ تَأْمِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا أَخْفَى الْإِمَامُ التَّأْمِيْنَ .

جب مومن کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو مومن کے لیے گزشتہ گناہوں کی بخشش کی امید کا بیان، اس دلیل کے ساتھ کہ جہری قراءت کرنے والے امام کو آمین بھی بلند آواز سے کہنا ضروری ہے تاکہ مقتدی اس کی آمین سن سکیں، کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ امام کے آمین کہنے پر مقتدیوں کو بھی آمین کہنے کا حکم دیں جبکہ امام کے مخفی آمین کہنے کی وجہ سے مقتدی کے لیے امام کی آمین سننا ممکن ہی نہ ہو۔

(١٥٨٢) تقدم تخريجه برقم: ١٥٧٦.

۱۵۸۳۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَنَّ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوْا، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ لہٰذا جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

۹۱..... بَابُ ذِكْرِ إِجَابَةِ الرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ الْمُؤَمِّنَ عِنْدَ فَرَاغِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کی دعا قبول ہونے کا بیان

۱۵۸٤۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عُرُوْبَةَ، (ح) وَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: صَلّٰى بِنَا أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ: فَلَمَّا انْفَتَلَ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا، فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، وَ عَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: ((فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوْا، وَ إِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ: فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ، يُحِبْكُمُ اللّٰهُ)). قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ بَابِ تَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِ عِنْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ إِنْ لَّمْ يُؤَمِّنْ إِمَامُهُ جَهْلاً أَوْ نِسْيَانًا.

''جناب حطان بن عبد اللہ الرقاشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو ہمیں ہماری سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ آپ نے فرمایا: ''جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) پڑھے تو تم آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث کا تعلق مقتدی کے امام کے سورۂ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد آمین کہنے سے ہے۔ اگرچہ امام جہالت یا بھول جانے کی وجہ

(۱۵۸۳) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب جهر الامام بالتأمين، حديث: ۷۸۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين، حديث: ٤١٠۔ سنن ابی داود: ۹۳٦۔ سنن ترمذی: ۲۵۰۔ سنن نسائی: ۹۲۹۔ سنن ابن ماجه: ۸۵۲۔ مسند احمد: ۲۳۳/۲۔ وقدم تقدم: ۵٦۹، ۵۷۵۔

(۱۵۸٤) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد فى الصلاة، حديث: ٤٠٤۔ سنن ابی داود: ۹۷۲، ۹۷۳۔ سنن نسائی: ۸۳۱۔ سنن ابن ماجه: ۸٤۷، ۹۰۱۔ مسند احمد: ۳۹۳/٤۔

سے آمین نہ کہے۔"

۹۲..... بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُودِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى تَأْمِيْنِهِمْ

یہودیوں کا مومنوں سے آمین کہنے کی وجہ سے حسد کرنے کا بیان

۱۵۸۵ـ أَنَـا أَبُـوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، نَا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ- عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَـالَـتْ: دَخَلَ يَهُوْدِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ عَـلَيْكَ)) . قَـالَتْ عَائِشَةُ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ ، فَعَرَفْتُ كَرَاهِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ ، فَسَكَتُّ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَـرُ فَـقَـالَ: السَّـامُ عَـلَيْكَ . فَـقَـالَ: ((وَعَـلَيْكَ)) . فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَعَرَفْتُ كَـرَاهِيَةَ الـنَّبِـيِّ صَـلَّـى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ لِـذٰلِكَ . ثُـمَّ دَخَـلَ الثَّـالِثُ ، فَقَالَ: السَّامُ عَـلَيْكَ . فَـلَـمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ: وَ عَلَيْكَ السَّـامُ ، وَ غَـضَـبُ الـلّٰـهِ وَلَعْنَتُـهُ إِخْوَانَ الْـقِـرَدَ ةِ وَ الْخَنَازِيْرِ ، أَتُحَيُّوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِـمَا لَمْ يُحَيِّهِ اللّٰهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْـفُـحْشَ وَ التَّفَحُّشَ ، قَالُوْا قَوْلًا ، فَرَدَدْنَا عَـلَيْهِـمْ ، إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ حَسَدٌ ، وَ إِنَّهُمْ لَا يَـحْسُـدُوْنَا عَلٰى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُوْنَا عَلَى السَّلَامِ وَ عَلٰى اٰمِيْنَ)) .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا: "اَلسَّـامُ عَلَيْكَ" (آپ کو موت آجائے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا: "وَعَـلَيْكَ" (اور تمہیں بھی موت آجائے۔) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے بولنے کا ارادہ کیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندگی کو بھانپتے ہوئے خاموشی اختیار کی۔ پھر ایک اور یہودی آیا اور اس نے بھی آکر کہا: "آپ پر موت طاری ہو" آپ نے جواباً کہا: "اور تم پر بھی۔" میں نے پھر کلام کرنے کا ارادہ کیا مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی جان لی (اس لیے خاموش رہی)۔ پھر تیسرا آیا تو اس نے بھی کہا: "آپ پر موت واقع ہو" مجھ سے (اس بار) صبر نہ ہوسکا تو میں نے جواب دیا: "اور تم پر موت واقع ہو۔ خنازیر اور بندروں کے بھائیوں پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو۔ کیا تم اللہ کے رسول کو اس طریقے سے سلام کرتے ہو جس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کرنا نہیں سکھایا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بدکلامی اور عملاً فحش گوئی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ ان یہودیوں نے ایک بات کی تھی تو ہم نے بھی انہیں جواب دے دیا تھا۔ بلاشبہ یہودی بہت حاسد قوم ہے اور وہ جس قدر ہمارے (آپس

(۱۵۸۵) تقدم تخریجه برقم: ۵۷٤.

میں) سلام کرنے اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں، اس قدر ہماری کسی اور چیز پر حسد نہیں کرتے۔''

فوائد:......ا۔ وَإِذَ قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ۔ یہ الفاظ دلیل ہیں کہ امام اور مقتدی کو ایک ساتھ آمین کہنی چاہیے، امام کے بعد آمین نہ کہے۔ (شرح النووی: ۲/۱۴۱)

۲۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر، امام، مقتدی اور منفرد کے لیے آمین کہنا مستحب ہے۔ اور امام ومقتدی کو ایک ساتھ آمین کہنا چاہیے۔ (شرح النووی: ۲/۱۴۰)

۹۳..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّأْمِيْنِ، فَلَمْ يُعْطِهِ أَحَداً مِنَ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَهُ، خَلَا هَارُوْنَ حِيْنَ دَعَا مُوْسٰى فَأَمَّنَ هَارُوْنُ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ.

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو آمین کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ آپ سے پہلے کسی نبی کو یہ خصوصیت عطا نہیں فرمائی۔ صرف حضرت ہارون علیہ السلام کو عطا کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تھی۔ بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو

۱۵۸۶۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَيْضاً، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ عَنْ زَرْبِيٍّ مَوْلٰى لِآلِ الْمُهَلَّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْساً، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَعْطَانِيْ خِصَالاً ثَلَاثَةً)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: وَ مَا هٰذِهِ الْخِصَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَعْطَانِيْ صَلَاةً فِي الصُّفُوْفِ، وَ أَعْطَانِي التَّحِيَّةَ، إِنَّهَا لَتَحِيَّةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ أَعْطَانِي التَّأْمِيْنَ، وَ لَمْ يُعْطِهِ أَحَداً مِنَ النَّبِيِّيْنَ قَبْلُ، إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ أَعْطَى هَارُوْنَ يَدْعُوْ مُوْسٰى وَ يُؤَمِّنُ هَارُوْنُ)).

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصوصی چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے صفیں بنا کر نماز پڑھنی عطا کی ہے اور مجھے سلام سے نوازا ہے اور بلاشبہ وہ اہل جنت کا تحفہ اور سلام ہوگا اور مجھے آمین عطا کی ہے۔ مجھ سے پہلے کسی نبی کو یہ عطا نہیں ہوئی۔ سوائے حضرت ہارون علیہ السلام کے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آمین عطا کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔

(۱۵۸۶) اسناده ضعیف: زربی راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة: ۵۰۳۴.

۹۴..... بَابُ السُّنَّةِ فِيْ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَ ةِ، وَ اسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَ ةِ جَهْرًا بَيْنَ الْمُخَافَتَةِ وَ بَيْنَ الْجَهْرِ الرَّفِيعِ

امام کے جہری قراءت کرنے میں سنت کا بیان۔ بہت زیادہ بلند آواز اور بالکل پست آواز کے درمیان آواز سے قراءت کرنا مستحب ہے

۱۵۸۷۔ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾. (الاسراء: ١١٠) قَالَ: نَزَلَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ جَهَرَ بِالْقُرْاٰنِ، وَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ، وَ قَالَا: فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ إِذَا سَمِعُوْا، سَبُّوا الْقُرْاٰنَ، وَمَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ، فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ، فَيَسُبُّوْنَ الْقُرْاٰنَ، ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوْنَ، ﴿وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾. قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ "كِتَابِ الْإِيْمَانِ"

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں فرماتے ہیں ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ (الاسراء: ۱۱۵) ''اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں، نہ بالکل پست آواز سے۔'' ''یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتے۔'' جناب الدورقی کی روایت میں ہے: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے وقت اپنی آواز بلند کرتے۔'' لہٰذا جب مشرکین قرآن کی تلاوت سنتے تو قرآن مجید کو گالیاں دیتے، اس کے نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو سبّ و شتم کرتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ ''اپنی قراءت کو بلند آواز سے نہ کریں۔'' کہ مشرکین اسے سن کر قرآن مجید کو گالیاں دیں۔ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ اور نہ اتنی پست آواز میں قراءت کریں کہ آپ کے صحابہ کرام سن نہ سکیں۔ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيْلًا﴾ اور ان دونوں کے درمیانی راہ اختیار

(۱۵۸۷) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة بنی اسراء یل، باب ﴿ ولا تجهر بصلاتك...... ﴾، حدیث: ۴۷۲۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التوسط فی القراء ة فی الصلاة ......، حدیث: ٤٤٦۔ سنن ترمذی: ۳۱٤٥۔ سنن نسائی: ۱۰۱۲۔ مسند ۱/۲۳، ۲۱٥۔

أَنَّ الْإِسْمَ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ أَجْزَاءِ الشَّيْءِ ذِي الْأَجْزَاءِ وَالشُّعَبِ . قَدْ اَوْقَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ فِيْهَا فَقَطْ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَرَادَ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا . وَ لَيْسَ الصَّلَاةُ كُلَّهَا ، الْقِرَاءَةُ فِيْهَا فَقَطْ .

کریں۔ جناب الدورقی کی روایت میں ہے آپ اپنے صحابہ سے اتنی پست آواز نہ رکھو کہ آپ انہیں قراءت سنا نہ سکیں۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت اس جنس کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں ''کتاب الایمان'' میں بیان کر چکا ہوں کہ کبھی اسم کا اطلاق مختلف اجزاء اور شاخوں والی چیز کے کسی ایک جزء یا شاخ پر بھی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے، اس روایت میں، نماز کا اطلاق صرف قراءت پر کیا ہے ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ اپنی قراءت کو بلند نہ کریں۔'' اس میں صلاۃ سے مراد صرف قراءت ہے پوری نماز مراد نہیں ہے۔

فوائد:......۱۔ جہری نماز میں قراءت کو درمیانی آواز سے پڑھنا مشروع ہے۔

۲۔ جس جگہ تلاوت قرآن سے توہین قرآن کا خطرہ ہو وہاں قرآن کو آہستہ آواز سے پڑھنا چاہیے کہ قرآن کی آواز سامعین تک ہی پہنچے۔

۹۵..... بَابُ ذِكْرِ مُخَافَتَةِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ، وَ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْآيِ أَحْيَاناً فِيْمَا يُخَافِتُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز ظہر اور عصر میں امام کا پوشیدہ آواز سے قراءت کرنے کا بیان کبھی کبھار سری نماز میں آیت کا کچھ حصہ بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے۔

۱۵۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، نَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

أَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ، وَ رُبَّمَا أَسْمَعَنَا الْآيَةَ أَحْيَاناً، وَ يُطِيْلُ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، وَ فِيْ خَبَرِ خَبَّابٍ:

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر میں (سری۔مخفی) قراءت کرتے تھے اور بعض اوقات ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے۔ آپ پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے ہونٹ

(۱۵۸۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب القراءۃ فی العصر، حدیث: ۷۶۲۔ سنن نسائی: ۹۷۷۔ سنن ابن [illegible] احمد: ۵/۲۹۵.

كُنَّا نَعْرِفُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ، دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يُخَافِتُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ. خَرَّجْتُ خَبَرَهُمَا فِيْ "كِتَابِ الصَّلَاةِ" فِيْ "أَبْوَابِ الْقِرَاءَةِ"

مبارک ہلاتے تھے۔'' اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کو آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے جانتے تھے۔'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ظہر اور عصر کی نمازوں میں مخفی قراءت کرتے تھے۔ میں نے دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما کی روایات کو کتاب الصلاۃ کے ابواب القراءۃ میں بیان کیا ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں سرّی تلاوت کرتے تھے اور نماز عصر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ لہٰذا نماز ظہر و نماز عصر میں سری قراءت مشروع ہے۔ البتہ کبھی کبھار کسی آیت کو بلند آواز سے پڑھنا مباح ہے۔

٩٦..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا

١٥٨٩ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ..........

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ.

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔''

٩٧..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

نمازِ عشاء میں امام کا جہری قراءت کرنا

١٥٩٠ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ مِسْعَرٍ، سَمِعَا عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ..........

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ بِالتِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ فِيْ عِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ ﷺ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں سورۂ والتین والزیتون کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر اور

(١٥٨٩) تقدم تخريجه برقم: ٥١٤.

(١٥٩٠) تقدم تخريجه برقم: ٥٢٢.

خوبصورت قراءت کسی کی نہیں سنی۔"

۹۸..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

نمازِ فجر میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا

۱۵۹۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ، فَسَمِعَ قُطْبَةَ يَقُوْلُ، وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَلَاقَةَ، وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ.........

قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ. سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَةِ ﴿قٓ﴾. فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ وَ قَالَ مَرَّةً: ﴿بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ﴾. وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾.

"حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز صبح میں سورۂ ق کی قراءت کرتے ہوئے سنا۔ (وہ کہتے ہیں) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ یہ آیت تلاوت کررہے تھے: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ "اور کھجور کے بلند و بالا درخت پیدا کیے جن کے شگوفے تہ بہ تہ ہیں۔" اور ایک مرتبہ یہ الفاظ روایت کیے: (بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ) جناب عبدالجبار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے آپ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ﴿وَالنَّخْلُ بَاسِقَاتٍ﴾"

۹۹..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَجْهَرُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، وَ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ، لَا فِيْ جَمِيْعِ الرَّكْعَاتِ كُلِّهَا

یہ تفسیر کرنے والی روایت کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کرتے تھے۔ آپ ان کی تمام رکعات میں بلند آواز سے قراءت نہیں کرتے تھے

مِنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ مُسْنَداً، وَ لَا أَخَالُ، وَ إِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ إِذْ لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْقِبْلَةِ فِيْ صِحَّةِ مَتْنِهِ، وَ إِنْ لَّمْ يَثْبُتِ الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ الَّذِيْ نَذْكُرُهُ.

اگر اس سلسلے میں مروی حدیث مسند ثابت ہو، اور میرا خیال نہیں کہ یہ ثابت ہو۔ میں اس حدیث کو اس کتاب میں صرف اس لیے بیان کررہا ہوں، کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس حدیث کے متن کی صحت میں اتفاق ہے اگرچہ سند کے لحاظ سے یہ

(۱۵۹۱) تقدم تخریجہ برقم: ۵۲۷.

ثابت نہیں ہے جسے ہم ابھی بیان کرتے ہیں۔

١٥٩٢۔ أَنَـا أَبُـوْطَـاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَان، نَا عَمْرُو بْنُ الرُّبَيِّعِ بْنِ طَارِقٍ، نَا عِكْرَمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنِيْ..........

أَنَـسُ بْـنُ مَـالِكٍ، قَـالَ: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ: ((بَيْنَا أَنَا بَيْنَ الـرُّكْـنِ وَ الْـمَـقَامِ، إِذْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَحَداً يُكَلِّمُهُ))، فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ بِطُوْلِهِ، وَقَـالَ: ((ثُـمَّ نُـوْدِيَ أَنَّ لَكَ بِـكُـلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، قَالَ فَهَبَطْتُ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ عَـنْ كَبَـدِ الـسَّـمَاءِ، نَزَلَ جِبْرِيْلُ فِيْ صَفٍّ مِـنَ الْـمَلَائِـكَةِ، فَـصَلّٰى بِهِ، وَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ، فَصَفُّوْا خَـلْـفَـهُ، فَائْتَمَّ بِجِبْرِيْلَ، وَ ائْتَمَّ أَصْحَابُ الـنَّـبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَـصَـلّٰـى بِهِـمْ أَرْبَعاً يُخَافِتُ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ تَـرَكَهُـمْ، حَتّٰـى تَـصُوْبَتِ الشَّمْسُ وَ هِيَ بَيْـضَـاءُ نَـقِيَّةٌ، نَـزَلَ جِبْرِيْلُ، فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَـعـاً يُخَافِتُ فِيهِنَّ الْقِرَاءَةُ، فَائْتَمَّ النَّبِيُّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيْلَ، وَائْتَمَّ أَصْـحَـابُ الـنَّـبِـيِّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِـالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَرَكَهُمْ حَتّٰـى إِذَا غَـابَـتِ الشَّمْسُ، نَزَلَ جِبْرِيْلُ، فَـصَـلّٰـى بِهِمْ ثَلَا ثاً يَجْهَرُ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَ يُـخَـافِـتُ فِـيْ وَاحِـدَةٍ، ائْتَمَّ النَّبِيُّ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس اثناء میں کہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان (سورہا) تھا جب میں نے کسی کو بات کرتے ہوئے سنا۔“ پھر معراج والی مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: ”پھر اعلان کیا گیا: بے شک آپ کو ہر نماز کے بدلے دس گنا ثواب ملے گا۔ فرمایا: پھر میں نیچے اتر آیا۔ پھر جب سورج آسمان کے درمیان سے ڈھل گیا تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک صف کے ساتھ نازل ہوئے، اور آپ کو نماز پڑھائی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے جبرائیل کی اقتداء کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے انہیں چار رکعات نماز پڑھائی اور آہستہ آواز سے قراءت کی، پھر صحابہ کو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ سورج جھک گیا مگر ابھی وہ روشن اور سفید تھا (زرد نہیں ہوا تھا)۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں چار رکعات پڑھائیں جن میں پوشیدہ قراءت کی۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کی اقتدا کی اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی اقتدا کی۔ پھر انہیں سورج غروب ہونے تک چھوڑ دیا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں تین رکعات پڑھائیں، پہلی دو رکعتوں میں جہری قراءت کی اور تیسری رکعت میں پوشیدہ قراءت کی۔ نبی کریم ﷺ

(١٥٩٢) اسناده ضعيف: سنن الدارقطني: ١/٩٧ باختصار۔ مراسيل ابي داود: ١٢۔ من طريق سعيد عن قتادة عن الحسن مرسلاً.

بِجِبْرِيْلَ، وَ ائْتَمَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَجْهَرُ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَيُخَافِتُ فِي اثْنَتَيْنِ، ائْتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيْلَ، وَ ائْتَمَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَبَاتُوْا حَتّٰى أَصْبَحُوْا، نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ يُطِيْلُ فِيْهِنَّ الْقِرَاءَةَ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ الْبَصْرِيُّوْنَ عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ، أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ قِصَّةَ الْمِعْرَاجِ، وَ قَالُوْا فِيْ اٰخِرِهٖ: قَالَ الْحَسَنُ: فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ، نَزَلَ جِبْرِيْلُ إِلٰى اٰخِرِهٖ، فَجَعَلَ الْخَبَرَ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِي إِمَامَةِ جِبْرِيْلَ مُرْسَلاً عَنِ الْحَسَنِ، وَ عِكْرِمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَدْرَجَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِيْ خَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه. وَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّ أَهْلَ الْقِبْلَةِ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ كُلَّ مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ مِنَ الْجَهْرِ وَ الْمُخَافَتَةِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فَكَمَا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ.

نے جبرائیل علیہ السلام اور صحابہ کرام نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ پھر جب شفق غائب ہوگئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں چار رکعات پڑھائیں۔ دو رکعات میں جہری اور دو رکعات میں سری قراءت کی۔ نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء کی اور نبی کریم کے صحابہ کرام نے نبی ﷺ کی اقتداء کی۔ پھر لوگ سوگئے حتیٰ کہ صبح ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں دو رکعات پڑھائیں اور ان میں طویل قراءت کی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بصری راویوں نے یہ حدیث سعید سے اور انہوں نے حضرت قتادہ کے واسطے سے حضرت انس کے استاد مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے واقعہ معراج میں بیان کی ہے، روایت کے آخر میں وہ کہتے ہیں: ''امام حسن بصری فرماتے ہیں:'' پھر جب سورج ڈھل گیا تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے ...... آخر تک۔ اس طرح انہوں نے اس مقام سے آگے کی روایت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسل بیان کی ہے۔ اور عکرمہ بن ابراہیم نے یہ قصہ حضرت انس بن مالک کی حدیث میں درج کردیا ہے۔ حالانکہ یہ واقعات حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی صورت میں محفوظ اور ثابت نہیں ہے۔ مگر تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ نماز میں جہری اور سری قراءت کا جو تذکرہ اس حدیث میں آیا ہے وہ اسی طرح درست ہے جیسے اس حدیث میں مذکور ہوا ہے۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز مغرب اور نماز عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا مشروع ہے، اور آخری دو رکعت میں سری تلاوت مسنون ہے۔

۲۔ نماز مغرب میں قصار مفصل سورتوں کی تلاوت مستحب ہے لیکن کبھی کبھی کسی طویل سورت کی تلاوت بھی مشروع ہے۔ اسی طرح نماز عشاء میں اوساط مفصل سورتوں کی تلاوت مسنون ہے لیکن کبھی کبھار کسی چھوٹی سورت کی

تلاوت بھی مباح ہے۔

۱۰۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِمُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُوْمَ بِالرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ

امام کو مقتدی سے پہلے رکوع وسجود کرنے کا حکم کا بیان

۱۵۹۳۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدَةَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهِ، قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَ الزَّكَاةِ. فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَ كَذَا ؟ أَمَا تَدْرُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلَاتِكُمْ ؟ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا، فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَ عَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، وَ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوْا، وَ إِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّالِّيْنَ﴾، فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، وَ إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَ ارْكَعُوْا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَإِذَا كَبَّرَ وَ سَجَدَ، فَاسْجُدُوْا، فَإِنَّ الْإِمَامَ

''جناب حطان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، جب وہ اپنی نماز کے آخر میں بیٹھے تو ایک شخص نے کہا: ''نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ ملائی گئی ہے (قرآن مجید میں ان کا تذکرہ ایک ساتھ ہوا ہے)۔ پھر جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: یہ کلمات کس شخص نے کہے ہیں؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہیں اپنی نماز میں کون سے کلمات کہنے ہیں؟ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو ہمیں سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں درست اور سیدھی کیا کرو، اور تم میں سے ایک شخص کو امامت کرانی چاہیے، پھر جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ پڑھے تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا اور جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے برابر ہوجائے گا (تمہارا دیر سے رکوع میں جانا اور بعد میں

(١٥٩٣) تقدم تخريجه برقم: ١٥٨٤.

يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ)). زَادَ بُنْدَارٌ، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ أَنَّ الْإِمَامَ يَسْبِقُكُمْ إِلَى الرُّكُوْعِ، فَيَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، فَتَرْفَعُوْنَ أَنْتُمْ رُؤُوْسَكُمْ مِنَ الرُّكُوْعِ بَعْدَ رَفْعِهِ فَتَمْكُثُوْنَ فِي الرُّكُوْعِ، فَهٰذِهِ الْمَكْثَةُ فِي الرُّكُوْعِ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ الرَّأْسَ مِنَ الرُّكُوْعِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ الَّتِي سَبَقَكُمْ بِهَا الْإِمَامُ إِلَى الرُّكُوْعِ وَكَذٰلِكَ السُّجُوْدُ.

اٹھنا)۔ جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، بلاشبہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سجدے سے سر اٹھاتا ہے۔ جناب بندار کی روایت میں اضافہ ہے: ''تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہوجائے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''آپ کی مراد یہ ہے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے، تم پر سبقت لے جاتا ہے اور تم رکوع سے اپنے سر اس کے سر اٹھانے کے بعد اٹھاتے ہو، اس طرح تم رکوع میں (اس کے بعد بھی کچھ دیر) ٹھہرتے ہو۔ اس طرح امام کے رکوع سے سر اٹھا لینے کے بعد رکوع میں ٹھہرنا یہ اس سبقت کے بدلے میں ہوجائے گا، جو امام مقتدیوں سے رکوع وسجود میں کرتا ہے۔''

۱۰۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُوْمَ بِالرُّكُوْعِ، وَالْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْإِمَامَ مَا سَبَقَ الْمَأْمُوْمَ مِنَ الرُّكُوْعِ، أَدْرَكَهُ الْمَأْمُوْمُ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

مقتدی کا امام سے پہلے رکوع میں جانا منع ہے۔ اور اس بات کا بیان کہ امام مقتدی سے رکوع میں جانے میں جو سبقت کرتا ہے، مقتدی وہ سبقت امام کے سر اٹھانے کے بعد پالے گا۔ (یعنی اس کے رکوع کی مقدار امام کے رکوع کی مقدار کے برابر ہوجائے گی)

١٥٩٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، (ح) وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، (ح) وَثَنَا أَيْضاً سَعِيْدٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ـ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالْجَبَّارِ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ.........

عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنِّي قَدْ بَدَنْتُ، فَلَا تُبَادِرُوْنِي

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ میرا بدن بھاری ہوگیا

(١٥٩٤) اسناده حسن: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يؤمر به المأموم من اتباع الامام، حديث: ٦١٩ـ سنن ابن ماجه: ٩٦٣ـ مسند احمد: ٤/٩٢ـ مسند الحميدي: ٦٠٣ـ سنن الدارمي: ١٣١٥.

بِـالـرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ فَإِنَّكُمْ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِـهِ إِذَا رَكَعْتُ، تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَ مَهْـمَـا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدتُّ، تُدْرِكُوْنِي بِـهِ إِذَا رَفَـعْـتُ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَذْكُرِ الْمَخْزُوْمِيُّ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى، ((وَ مَهْمَا أَسْبِـقْـكُـمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُّ)) إِلَى آخِرِهِ. وَ قَـالَ يَـحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: ((إِنِّيْ قَدْ بَدَنْتُ أَوْ بَدَّنْتُ)).

ہے، لہٰذا تم مجھ سے پہلے رکوع و سجود نہ کیا کرو۔ کیونکہ میں رکوع کرتے وقت تم پر جتنی بھی سبقت کروں گا وہ تم میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے اور جب میں سجدہ کرتے ہوئے تم سے جتنی بھی سبقت کروں گا تم وہ میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب مخزومی نے یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''میں سجدہ کرتے وقت تم سے جتنی بھی سبقت کروں گا۔'' اور جناب یحییٰ بن حکیم کی روایت میں ہے: ''بلاشبہ میں بھاری جسم والا ہوگیا ہوں یا میں کمزور اور عمر رسیدہ ہوگیا ہوں۔''

١٠٢..... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْهِ الْمَأْمُوْمُ مُدْرِكًا لِلرَّكْعَةِ إِذَا رَكَعَ إِمَامُهُ قَبْلُ

اس وقت کا بیان جس میں مقتدی رکعت کو پانے والا شمار ہوگا، جبکہ اس کے امام نے اس سے پہلے رکوع کر لیا ہو

١٥٩٥۔ أَنَـا أَبُـوْطَـاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ......

عَـنْ أَبِـيْ هُـرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيْمَ الْإِمَامُ صُلْبَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز کو پالیا، امام کی اپنی کمر کو سیدھا کرنے سے پہلے۔''

١٠٣..... بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَبْلَ الْمَأْمُوْمِ

امام کا مقتدی سے پہلے رکوع سے سر اٹھانا

قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ، فِي خَبَرِ أَبِي مُوْسٰى: ((فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ))، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ)).

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جناب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:'' پس بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے

(١٥٩٥) صحيح بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الصلاة ركعة، حديث: ٥٨٠۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة، حديث: ٦٠٧۔ سنن ابي داود: ١١٢١۔ سنن ترمذی: ٥٢٤۔ سنن نسائی: ٥٥٤۔ سنن ابن ماجه: ١١٢٢۔

(١٥٩٦) تقدم برقم: ١٥٩٣۔

فرمایا: ''(تمہارا تاخیر سے رکوع کرنا اور تاخیر سے سر اٹھانا) وہ برابر ہو جائے گا۔''

فوائد: ......۱۔ ان احادیث میں امام کی اتباع کی تاکید ہے کہ نماز کے ہر رکن میں امام کے پیچھے چلا جائے۔ امام سے مسابقت اور امام کے ساتھ چلنے کی ممانعت ہے۔ چونکہ ان چیزوں کا جاننا صحت نماز کی بنیادی شرائط ہیں اس لیے ان کا جاننا ہر نمازی کے لیے ضروری ہے۔

۲۔ امام جس رکن میں مقتدی سے جتنی جلدی جاتا ہے، مقتدیوں کے اس رکن میں اتنی تاخیر سے منتقل ہونے سے سبقت کا ازالہ ہو جاتا ہے لہٰذا قیام وقعود، رکوع وسجود اور سلام پھیرنے میں امام کی اقتدا ملحوظ رکھی جائے۔

۱۰۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْمِيدِ الْمَأْمُومِ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَ رِجَاءُ مَغْفِرَةِ ذُنُوبِهِ إِذَا وَافَقَ تَحْمِيدُهُ تَحْمِيدَ الْمَلَائِكَةِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد مقتدی کا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے اور اسے اپنے گناہوں کی بخشش کی امید رکھنے کا بیان جبکہ اس کی حمد وثناء فرشتوں کی حمد وثنا کے موافق ہو جائے۔

۱۵۹۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ......... أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَطَاعَنِيْ، فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَ مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَ مَنْ عَصَى الْأَمِيْرَ، فَقَدْ عَصَانِيْ، إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا، فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ، غُفِرَ لَهُ مَا مَضٰى مِنْ ذَنْبِهِ. وَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَ لَا كِسْرٰى بَعْدُ، وَ يَهْلِكُ قَيْصَرُ وَ لَا قَيْصَرَ مِنْ بَعْدِهِ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میری اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی تو اس نے بلاشبہ میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے یقیناً میری نافرمانی کی۔ بے شک امام ڈھال ہے، لہٰذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اور جب وہ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہو۔ جب اہل زمین کا قول آسمان والوں کے قول کے موافق ہو جائے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہلاک

(۱۵۹۷) مسند احمد: ۲/ ٤٦٧ مطولاً۔ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء، حدیث: ۱۸۳۵ بالشطر الاوّل.

ہوگا، تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا، اور قیصر (روم کا بادشاہ) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔''

فوائد:......ا۔ خلیفۃ المسلمین کی اتباع لازم اور شرعی امور میں نافرمانی حرام ہے۔

۲۔ نماز میں امام کی اتباع لازم ہے اور اگر امام کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے۔ یہ مسئلہ بعد میں منسوخ ہوگیا تھا جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ امام کا بلند آواز سے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا مشروع ہے۔

۱۰۵..... بَابُ مُبَادِرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُوْمَ بِالسُّجُوْدِ، وَ ثُبُوْتِ الْمَأْمُوْمِ قَائِماً وَ تَرْكِهِ الْإِنْحِنَاءَ لِلسُّجُوْدِ حَتّٰى يَسْجُدَ إِمَامُهُ

سجدہ کرتے وقت امام کا مقتدی سے پہلے سجدے میں جانا اور مقتدی کا کھڑے رہنا، اور اس وقت تک سجدے کے لیے نہ جھکنا جب تک امام سجدے میں نہ چلا جائے

۱۵۹۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ نَزَلْ قِيَاماً حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھا لیتے تھے، تو ہم اس وقت تک کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم آپ کو سجدے کی حالت میں دیکھ لیتے۔''

۱۵۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ صَالِحٍ -وَ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ- عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ أَحَدُنَا ظَهْرَهُ، حَتّٰى نَرٰى

''حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، آپ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی کمر جھکاتا نہیں تھا حتیٰ کہ ہم دیکھ لیتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکمل طور پر سجدے کی حالت

(۱۵۹۸) صحيح على شرط مسلم.

(۱۵۹۹) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب متابعة الامام والعمل بعده، حديث: ٤٧٥۔ مسند احمد: ٤/٣٠٦، ٣٠٧۔ مسند الحميدي: ٥٦٧ الروايات مطولة ومختصرة.

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِ اسْتَوٰى سَاجِدًا. میں چلے گئے ہیں۔''

فوائد :......۱۔ابن جوزی نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے کہ جب تک امام کسی رکن میں مکمل منتقل نہ ہو جائے اس وقت تک مقتدی کو اس رکن میں جانے کا آغاز نہیں کرنا چاہیے۔

۲۔ علماء کا یہی موقف ہے کہ مقتدیوں کو امام کی اتباع کرنی چاہیے اور وہ اس کے رکوع میں جانے کے بعد رکوع میں جائیں اور اس کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رکوع سے سر اٹھائیں۔ (تحفۃ الاحوذی: ۱/۳۱۲)

۱۰۶..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِرَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُوْدِ

سجدے سے امام سے پہلے سر اٹھانے پر مقتدی کے لیے سخت وعید کا بیان

۱۶۰۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَبُو الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((أَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد ﷺ یا ابو القاسم علیہ السلام نے فرمایا: ''وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔''

فوائد :......۱۔امام سے سبقت کرنا اور رکوع وسجود وغیرہ میں اس سے پہل کرنا حرام ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔

۲۔ اس حدیث میں امام کی اتباع کی تاکید کی گئی ہے اور تمام نماز میں اس کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔لہٰذا تمام نماز میں امام کے پیچھے چلنا مقتدیوں پر لازم ہے۔

۱۰۷..... بَابُ ذِكْرِ إِدْرَاكِ الْمَأْمُوْمِ مَا فَاتَهُ مِنْ سُجُوْدِ الْإِمَامِ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ

اس بات کا بیان کہ امام کے سجدے کا جو حصہ مقتدی سے فوت ہو جائے گا، مقتدی اسے امام کے سر اٹھانے کے بعد پا لے گا

۱۶۰۱۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، فِيْ خَبَرِ أَبِيْ مُوْسٰى: ((فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ، وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ)). وَ فِيْ خَبَرِ

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''بے شک امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو یہ اس کے برابر ہو جائے گا۔ (یعنی

(۱۶۰۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اثم من رفع رأسه قبل الامام، حدیث: ۶۹۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود، حدیث: ۴۲۷۔ سنن ترمذی: ۵۸۲۔ سنن نسائی: ۸۲۹۔ سنن ابن ماجه: ۹۶۱۔ مسند احمد: ۲/۲۶۰.

(۱۶۰۱) تقدم برقم: ۱۵۹۳۔ وحدیث معاویة رضی الله عنها۔ تقدم برقم: ۱۵۹۴.

مُعَاوِيَةَ: ((وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ)).

تمہارا دیر سے سجدہ کرنا اور دیر سے سر اٹھانا، اس سے تمہارا اور امام کا سجدہ برابر ہو جائے گا) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''میں جس قدر بھی تم سے پہلے سجدے میں جاؤں گا تم وہ مقدار میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے۔''

۱۰۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِالْقِيَامِ وَ الْقُعُوْدِ

قیام اور قعود (بیٹھنے) میں مقتدی کا امام سے جلدی کرنا منع ہے

۱۶۰۲۔ أَنَـا أَبُـوطَـاهِرٍ، أَنَا أَبُوبَكْرٍ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ..........

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ وَ أَقْبَلَ إِلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّـاسُ إِنِّـيْ إِمَـامُـكُـمْ، فَـلَا تَسْبِقُوْنِي بِـالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ. وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْقُعُوْدِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي. وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ. لَوْ رَأَيْتُمْ مَـا رَأَيْـتُ لَـضَـحِـكْتُـمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْـرًا))، قَـالَ: فَـقُـلْـنَـا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رَأَيْتَ؟ قَالَ: ((رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ)).

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں لہٰذا تم مجھ سے پہلے رکوع اور سجود نہ کیا کرو۔ قیام، قعود اور نماز سے فارغ ہوتے وقت مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔ بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم وہ دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کی، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے۔''

فوائد:......مکرر ۱۵۷۵۔ ۱۵۹۸۔

۱۰۹..... بَابُ افْتِتَاحِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا مِنْ غَيْرِ سَكْتٍ قَبْلَهَا

جہری قراءت والی نماز میں امام دوسری رکعت میں بغیر سکتے کے قراءت شروع کرے گا

۱۶۰۳۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُوْبَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ نَصْرِ الْمُعَارِكِ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ

(۱۶۰۲) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود، حدیث: ۴۲۶۔ مسند احمد: ۳/ ۱۰۲۔

حَسَّان، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، نَا أَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، نَا......

أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَمْ يَسْكُتْ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو آپ الحمد للہ رب العالمین سے قراءت شروع کر دیتے اور سکتہ نہیں کرتے تھے۔''

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دعائے استفتاح نماز کی اوّل رکعت میں مشروع ہے باقی رکعات میں رکعت کا آغاز سورہ فاتحہ کی تلاوت سے کیا جائے گا۔

۱۱۰...... بَابُ تَخْفِيْفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِتْمَامِ

امام کا ہلکی اور مکمل نماز پڑھانا

۱۶۰۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ............

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِيْ تَمَامٍ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ ہلکی، مگر مکمل نماز پڑھانے والے تھے۔''

فوائد: ...... ہلکی نماز سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ نماز میں اطمینان اور تعدیل ارکان نہ ہو۔ جو حضرات نماز میں جلد بازی کے عادی ہو جاتے ہیں انہیں مسنون قراءت بھی لمبی محسوس ہوتی ہے اور سنت عدم واقفیت کی بنا پر طویل قراءت پر انقباض اور پریشانی کا شکار نظر آتے ہیں۔

۱۱۱...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَطْوِيْلِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مُخَافَةَ تَنْفِيْرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ وَ فُتُوْنِهِمْ

مقتدیوں کے متنفر ہونے اور ان کے فتنے میں مبتلا ہونے کے ڈر سے امام کا لمبی نماز پڑھانا منع ہے

۱۶۰۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ، نَا قَيْسٌ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو، وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ.........

(۱۶۰۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة، حدیث: ۵۹۹ تعلیقاً۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۳۳۔

(۱۶۰۴) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة، حدیث: ۴۶۹/۱۸۹۔ سنن ترمذی: ۲۳۷۔ سنن نسائی: ۸۲۵۔ مسند احمد: ۳/۱۷۰۔ سنن الدارمی: ۱۲۶۰۔

(۱۶۰۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب تخفیف الامام فی القیام، حدیث: ۷۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة، حدیث: ۴۶۶۔ سنن ابن ماجه: ۹۸۴۔ مسند احمد: ۴/۱۱۸۔ مسند الحمیدی: ۴۵۳۔

عَــنْ أَبِــيْ مَسْـعُـوْدٍ، قَــالَ: أَتَــى رَجُــلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَـقَـالَ: إِنِّيْ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُـلَانٍ، مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْـتُ الـنَّبِـيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَـضَـبـاً فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُـمْ لَـمُـنَفِّرِيْنَ، فَأَيُّكُمْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَـلْيَتَـجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَ الْكَبِيْرَ وَ ذَا الْحَاجَةِ)) . هٰذَا حَدِيْثُ بَنْدَارٌ.

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کی: بے شک میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہتا ہوں، کیونکہ وہ ہمیں بڑی طویل نماز پڑھاتا ہے، تو میں نے اس دن سے زیادہ نبی کریم ﷺ کو وعظ و نصیحت میں ناراض ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو امامت کرائے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں کمزور، عمر رسیدہ اور حاجت مند افراد (بھی) ہوتے ہیں۔'' یہ بندار کی حدیث ہے۔

۱۱۲..... بَابُ قَدْرِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ تَطْوِيْلاً

امام کی قراءت کی اس مقدار کا بیان جو طویل شمار نہیں ہوگی

۱۶۰۶۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، (ح) وَ ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ خَالِهِ وَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ.........

عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِـعُـمَرَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَ يَؤُمُّنَا ﴿بِالصَّافَّاتِ﴾.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں (امامت کراتے وقت) ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے تھے اور آپ ہمیں سورۂ صافات کی قراءت کرکے امامت کراتے تھے۔''

۱۶۰۷۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّارُ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ.........

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كَانَ أَبِيْ قَدْ تَرَكَ

''جناب ابراہیم التیمی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی نے

(۱۶۰۶) اسناده حسن: سنن نسائی، كتاب الامامة، باب الرخصة للامام فى التطويل، حديث: ۸۲۷۔ مسند احمد: ۲/۲۵۶۔ صحیح ابن حبان: ۱۸۱۴۔

(۱۶۰۷) اسناده صحیح۔

الصَّلَاةَ مَعَنَا قُلْتُ: مَا لَكَ لَا تُصَلِّي مَعَنَا؟ قَالَ: إِنَّكُمْ تُخَفِّفُوْنَ الصَّلَاةَ، قُلْتُ: فَأَيْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِيكُمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ؟)) قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا ثَلَاثَةَ أَضْعَافِ مَا تُصَلُّوْنَ.

ہمارے ساتھ نماز پڑھنی چھوڑ دی تو میں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا: بے شک تم بہت ہلکی نماز پڑھتے ہو (اس لیے میں تمہارے ساتھ نماز نہیں پڑھتا)۔ میں نے عرض کی: نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کدھر گیا کہ بلاشبہ تم میں کمزور، عمر رسیدہ، اور ضرورت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔ (اس لیے ہلکی نماز پڑھایا کرو) انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ پھر انہوں نے ہمیں تمہاری نماز سے تین گنا زائد طویل نماز پڑھائی۔“

١١٣..... بَابُ تَقْدِيْرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ بِضُعَفَاءِ الْمَأْمُوْمِيْنَ وَكِبَارِهِمْ وَذَوِي الْحَوَائِجِ مِنْهُمْ

امام کا کمزور، عمر رسیدہ اور ضرورت مند مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز پڑھانے کا بیان

١٦٠٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، ثَنَا سَلَمَةُ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ..........

عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ فَقَالَ: كَانَ آخِرُ مَا عَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَنِيْ عَلَى الطَّائِفِ، فَقَالَ: ((يَا عُثْمَانُ تَجَوَّزْ فِي الصَّلَاةِ، وَاقْدُرِ النَّاسَ بِأَضْعَفِهِمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ، وَذَا الْحَاجَةِ)).

”جناب مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف کا امیر بنا کر بھیجتے وقت آخری وصیت یہ کی کہ ”اے عثمان! نماز مختصر اور ہلکی پڑھانا اور (امامت کراتے وقت) کمزور لوگوں کا خیال رکھنا کیونکہ نمازیوں میں عمر رسیدہ، کمزور، بیمار اور حاجت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔

فوائد :......١۔ ان احادیث کا مفہوم واضح ہے کہ ان میں امام کو نماز میں اس قدر تخفیف کا حکم ہے کہ تخفیف سے نماز کے ارکان وسنن میں خلل واقع نہ ہو۔ البتہ اکیلا شخص ارکان میں اتنی طوالت کر سکتا ہے جتنی طوالت مناسب ہو۔ مثلاً

(١٦٠٨) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب من ام اقوما فليخفف، حديث: ٩٨٧۔ مسند احمد: ٢١/٤۔ مسند الحميدى: ٩٠٥۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفيف الصلاة، حديث: ٤٦٨ من طريق اخر عنه.

قیام، رکوع، سجود، تشہد اور دو سجدوں کے درمیانی جلسہ میں طوالت کی جا سکتی ہے۔ (شرح النووی: ۲/۲۱۶)

۲۔ فرض نمازوں میں اتنی طوالت کہ مقتدیوں پر گراں گزرے اور ان کی مشقت کا باعث ہو مکروہ ہے۔ بلکہ نماز باجماعت ہلکے پھلکے انداز میں مشروع ہے۔

۱۱۴..... بَابُ تَخْفِيْفِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَ ةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِبَعْضِ الْمَأْمُوْمِيْنَ

کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا قراءت مختصر کر دینے کا بیان

۱۶۰۹۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، ثَنَا جَعْفَرٌ، يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيَّ، ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الـصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ، فَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ، أَوِ الْخَفِيْفَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز کے دوران) ماں کے ساتھ موجود بچے کے رونے کی آواز سنتے تو آپ ﷺ چھوٹی یا ہلکی سورت کی قراءت کر لیتے۔''

۱۱۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَخْفِيْفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِبَعْضِ الْمَأْمُوْمِيْنَ بَعْدَ مَا قَدْ نَوٰى إِطَالَتَهَا.

کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا مختصر نماز پڑھانا جبکہ وہ پہلے لمبی نماز پڑھانے کی نیت کر چکا ہو

۱۶۱۰۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنِّيْ لَأَدْخُلُ فِي الـصَّلَا ةِ، فَـأُرِيْـدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الـصَّبِيِّ، فَـأَتَجَوَّزُ فِيْ صَلَا تِيْ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ)).

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتا ہوں تو میرا ارادہ طویل نماز پڑھانے کا ہوتا ہے، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو تکلیف ہوتی ہے۔''

(۱۶۰۹) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة: ۴۷۰۔ مسند احمد: ۳/۱۵۳.

(۱۶۱۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من اخف الصلاة عند بکاء الصبی، حدیث: ۷۱۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة، حدیث: ۱۹۲/ ۴۷۰۔ سنن ابن ماجه: ۹۸۹۔ مسند احمد: ۳/۱۰۹.

فوائد :......۱۔ مقتدیوں کے ساتھ نرمی کرنا اور ان کے مصالح کا خیال رکھنا مشروع ہے اور انہیں مشقت میں ڈالنا جائز نہیں۔

۲۔ عورتوں کا مردوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

۳۔ بچوں کو مسجد میں لے جانا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۲/ ۲۱۸)

۴۔ کسی عارضے کی وجہ سے نماز میں تخفیف کرنا مباح ہے۔

۵۔ نماز کے دوران غیر اختیاری طور پر کسی خیال کا آنا نماز کے لیے نقصان دہ نہیں تاہم اس کی بنا پر نماز سے توجہ ہٹا لینا درست نہیں۔ (شہباز حسن)

۱۱۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ خُرُوْجِ الْمَأْمُوْمِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا إِذَا طَوَّلَ الصَّلَاةَ

جب امام طویل نماز پڑھائے تو مقتدی کو دنیاوی امور میں سے کوئی حاجت پیش آنے پر نماز سے نکل جانے کی رخصت ہے

١٦١١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ، فَأَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ مُعَاذٌ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَتَنَحّٰى رَجُلٌ، وَصَلّٰى نَاحِيَةً، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوْا: مَالَكَ يَا فُلَانُ، نَافَقْتَ؟ قَالَ: مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ. قَالَ: فَذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنَّ

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنے قبیلے میں واپس جا کر انہیں جماعت کراتے تھے۔ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی، پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر اپنی قوم کو نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کردی۔ تو ایک شخص جماعت سے الگ ہوگیا اور وہ ایک کونے میں نماز ادا کرکے چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا ہے۔ کیا تم منافق ہوگئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں منافق نہیں ہوا اور میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو صورت حال سے آگاہ کروں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور

(١٦١١) تقدم تخريجه برقم: ١٥٢١.

مُعَاذاً يُصَلِّي مَعَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَ إِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ، ثُمَّ جَاءَ يَؤُمُّنَا، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، وَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَيْدِيْنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ: إِقْرَأْ بِسُوْرَةِ كَذَا وَ سُوْرَةِ كَذَا))، فَقُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ﴾، وَ ﴿السَّمَاءِ وَ الطَّارِقِ﴾ فَقَالَ: هُوَ نَحْوُ هٰذَا.

عرض کی: اے اللہ کے رسول! بے شک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس جا کر ہمیں امامت کراتے ہیں اور گزشتہ رات آپ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی۔ پھر وہ آئے تو ہمیں امامت کرائی اور سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کردی اور بے شک ہم اونٹوں کے ذریعے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں اور (دن بھر) اپنے ہاتھوں سے محنت کرتے ہیں (اس لیے رات تک بہت زیادہ تھک جاتے ہیں) پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم فتنہ باز ہو؟ فلاں فلاں سورت پڑھا کرو۔'' ہم نے عمرو سے پوچھا: حضرت ابو زبیر فرماتے ہیں کہ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) اور (وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ) پڑھا کرو۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں انہی جیسی سورتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

فوائد:......۱۔ نماز کو بے جا طول دینا اور مقتدیوں کی تکلیف کا باعث بننا مکروہ فعل ہے۔

۲۔ اگر مقتدی امام کی طوالت سے آزردہ ہے تو وہ نماز چھوڑ کر علیحدہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

۳۔ امام وحاکم سے مظلوم کا شکایت کرنا اور اپنی مظلومیت سنانا جائز ومباح ہے اور یہ ممنوع غیبت سے مستثنیٰ ہے۔

۴۔ امام وحاکم کا کسی شخص کی غلطی پر اسے ڈانٹنا اور سختی کرنا درست ہے۔

۱۱۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِائْتِمَامِ أَهْلِ الصُّفُوْفِ الْأَوَاخِرِ بِأَهْلِ الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ.

پچھلی صفوں والوں کو اگلی صفوں والوں کی اقتدا کرنے کے حکم کا بیان

۱۶۱۲۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ أَبِي الْأَشْهَبِ السَّعْدِيِّ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ، نَا أَبُوْ نَضْرَةَ..........

(۱۶۱۱) تقدم تخریجه برقم: ۵۲۱.

(۱۶۱۲) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ۴۳۸۔ سنن ابی داود: ۶۸۰۔ سنن نسائی: ۷۹۶، ۷۹۷۔ سنن ابن ماجه: ۹۷۸۔ مسند احمد: ۳/۱۹۔ وقد تقدم: ۱۵۶۰.

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا، فَقَالَ: ((تَقَدَّمُوْا، وَائْتَمُّوْا بِيْ، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَزَالُ الْقَوْمُ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ)). هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ. وَقَالَ: ابْنُ مَعْمَرٍ: عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو صفوں میں پیچھے پیچھے رہتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم آگے بڑھ کر میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں اور کچھ لوگ مسلسل پیچھے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو پیچھے کردیتا ہے۔ یہ جناب وکیع کی حدیث ہے۔''

فوائد:......مکرر ۱۵۶۰۔

۱۱۸...... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِ بِالصَّلَاةِ جَالِساً إِذَا صَلّٰى إِمَامُهُ جَالِسًا

مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھائے

۱۶۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ: ((إِنَّ الْإِمَامَ أَمِيْنٌ أَوْ أَمِيْرٌ، فَإِنْ صَلّٰى قَاعِداً، فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَإِنْ صَلّٰى قَائِماً فَصَلُّوْا قِيَامًا)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک امام امانت دار ہے یا امیر ہے، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، اور اگر وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو۔''

۱۱۹...... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالْجُلُوْسِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَاةَ قَائِمًا إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ مقتدی نے نماز کی ابتداء کھڑے ہوکر کی ہو

۱۶۱۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ..........

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا. أَنَّ النَّاسَ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا، فَصَلُّوْا قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ بیمار تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور انہوں نے کھڑے ہوکر نماز

(۱۶۱۳) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ایجاب التکبیر وافتتاح الصلاۃ، حدیث: ۷۳۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ائتمام المأموم بالامام، حدیث: ۴۱۴۔ مسند الحمیدی: ۹۵۸۔ مسند ابی یعلی: ۶۳۲۶۔ صحیح ابن حبان: ۲۱۰۷۔

(۱۶۱۴) صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب اذا عاد مریضا فحضرت الصلاۃ، حدیث: ۵۶۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ائتمام المأموم بالامام، حدیث: ۴۱۲۔ سنن ابی داود: ۶۰۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۲۷۔ مسند احمد: ۶/۵۱۔

اجْـلِسُـوْا، وَ قَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَ إِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوْا قِيَامًا وَ إِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوْا، وَ إِذَا سَجَدَ، فَاسْجُدُوْا، وَ إِذَا رَفَعَ، فَارْفَعُوْا)).

شروع کر دی۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ (نماز سے فارغ ہوکر) آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، لہٰذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، اور جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب وہ اپنا سر اٹھالے تو تم بھی اپنے سر اٹھالو۔''

۱۲۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ قَائِماً خَلْفَ الْإِمَامِ قَاعِدًا

بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے مقتدی کا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا منع ہے

۱٦۱۵۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ وَّ وَكِيْعٌ۔ وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِيْنَةِ، فَصَرَعَهُ عَلٰى جُذْمِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَأَتَيْنَاهُ نَعُوْدُهُ، فَوَجَدْنَاهُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا يُسَبِّحُ جَالِسًا، فَقُمْنَا خَلْفَهُ، وَ أَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: ((إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا، فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا، فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَلَا تَفْعَلُوْا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا)).

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ کو کھجور کے تنے پر گرادیا۔ جس سے آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی تو ہم آپ ﷺ کی تیمارداری کے لیے آئے تو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں آپ کو بیٹھ کر نفل پڑھتے ہوئے پایا۔ لہٰذا ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے ہمیں (بیٹھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب امام کھڑے ہوکر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھا کرو، اور تم اس طرح نہ کیا کرو جس طرح پارسی اپنے بادشاہوں اور رؤسا کے ساتھ کرتے ہیں۔''

(۱٦۱۵) اسنادہ صحیح علی شرط مسلم: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الامام یصلی من قعود، حدیث: ٦۰۲۔ الادب المفرد للبخاری: ۹٦۰۔ سنن ابن ماجہ: ۳٤۸۵۔ مسند احمد: ۳/ ۳۰۰۔

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ تَأَوَّلَهَا بَعْضُ الْعُلَمَاءِ نَاسِخَةً لِّأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُوْمَ بِالصَّلَاةِ جَالِساً إِذَا صَلَّى إِمَامُهُ جَالِسًا

ان روایات کا بیان جنہیں بعض علماء نے تاویل کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی ناسخ قرار دیا ہے جس میں آپ نے مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو

۱۶۱۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، (ح) وَ ثَنَا سَلْمٌ أَيْضًا، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، جَاءَهُ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ، وَمَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ يَبْكِيْ، فَلَا يَسْتَطِيْعُ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ. قَالَ: ((مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ((فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ)). قَالَتْ: فَأَرْسَلْنَا إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ. فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ مَكَانَكَ. قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ إِلٰى جَنْبِ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس مرض میں بیمار ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع کرنے آئے تو آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ نہایت نرم دل اور بہت جلد رو دینے والے شخص ہیں، وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے لگ جائیں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ اس لیے اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں تو بہتر ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے تین بار یہ حکم دیا۔ پھر فرمایا: بلاشبہ تم حضرت یوسف (علیہ السلام) کے قصہ والی عورتوں جیسی ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ''لہٰذا ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا (وہ تشریف لائے) اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (اس دوران میں) نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو دو آدمیوں کا سہارا لے کر تشریف لائے جبکہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے

(۱۶۱۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الرجل یأتم بالامام ......، حدیث: ۷۱۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استخلاف الامام، حدیث: ۴۱۸۔ سنن ابی داود: ۱۲۳۲۔ سنن نسائی: ۸۳۴۔ مسند احمد: ۲۲۴/۶۔

أَبِی بَكْرٍ رضي الله عنه ، فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِأَبِی بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ . هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ وَ قَالَ فِی حَدِيْثِ أَبِی مُعَاوِيَةَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا، وَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه قَائِمًا . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه: قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ الْمَرِيْضُ جَالِسًا ، صَلّٰى مَنْ خَلْفَهٗ قِيَامًا إِذَا قَدَرُوْا عَلَى الْقِيَامِ ، وَ قَالُوْا: خَبَرُ الْأَسْوَدِ وَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها نَاسِخٌ لِلْأَخْبَارِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا فِی أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهٗ بِالْجُلُوْسِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا . قَالُوْا: لِأَنَّ تِلْكَ الْأَخْبَارَ عِنْدَ سُقُوْطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَرَسِ ، وَ هٰذَا الْخَبَرُ فِی مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ: قَالُوْا: وَ الْفِعْلُ الْاٰخَرُ نَاسِخٌ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهٖ وَ قَوْلِهٖ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ إِنَّ الَّذِیْ عِنْدِیْ فِیْ ذٰلِكَ ۔وَاللّٰهِ أَسْأَلُ الْعِصْمَةَ وَالتَّوْفِيْقَ۔ أَنَّهٗ لَوْ صَحَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامُ فِی الْمَرَضِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ لَكَانَ الْأَمْرُ عَلٰى مَا قَالَتْ هٰذِهِ الْفِرْقَةُ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ ، وَ لٰكِنْ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَنَا ذٰلِكَ ، لِأَنَّ الرُّوَاةَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِیْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ عَلٰى فِرَقٍ ثَلَاثٍ .

لگے، اس پر نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو، لہٰذا نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اس طرح حضرت ابوبکر نبی کریم ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ یہ حدیث جناب وکیع کی ہے اور جناب ابو معاویہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محدثین کے ایک گروہ کا یہ کہنا ہے کہ جب بیمار امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے قیام کی طاقت رکھنے والے مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے۔ وہ کہتے ہیں: جناب اسود اور عروہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث ان احادیث کی ناسخ ہے جنہیں ہم نے گزشتہ اوراق میں ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جبکہ ان کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو۔ وہ فرماتے ہیں: ''چونکہ گزشتہ احادیث اس وقت کی ہیں، جب نبی کریم ﷺ گھوڑے سے گر گئے تھے (اور موچ آنے کی وجہ سے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی) اور اس حدیث میں مذکور واقعہ آپ کی اس بیماری کے وقت کا ہے جس بیماری میں آپ وفات پا گئے تھے۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ آپ کا آخری عمل آپ کے سابقہ قول و فعل کے لیے ناسخ ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ سے غلطی سے بچاؤ اور درست راہ کی توفیق کا سوال کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں میرے نزدیک درست ہے کہ اگر یہ بات صحیح ثابت ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ اپنی آخری بیماری میں خود ہی امام تھے تو پھر مسئلہ اسی طرح ہو گا جس طرح

یہ اہل حدیث گروہ کہتا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ بات ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ اس نماز کے متعلق راویوں کا اختلاف ہے اور ان کے تین گروہ بن گئے ہیں۔ (جو درج ذیل ہیں)۔

١٦١٧ـ فَفِيْ خَبَرِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. وَ خَبَرُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ الْإِمَامَ. وَ قَدْ رُوِيَ بِمِثْلِ هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ.

"جناب عروہ اور اسود کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہی امام تھے اور اسی قسم کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے (بطور امام) کھڑے تھے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے کھڑے تھے۔

١٦١٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بِذَالِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ.

امام صاحب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی سند بیان کی ہے۔

١٦١٩ـ وَ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَ مَسْرُوْقِ بْنِ الْأَجْدَعِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلّٰى بِالنَّاسِ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّفِّ.

"جناب مسروق بن اجدع، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی اور رسول اللہ ﷺ صف میں شامل تھے۔"

١٦٢٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا بَكْرُ بْنُ عِيْسٰى صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلّٰى بِالنَّاسِ، وَ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

(١٦١٧) انظر الحديث السابق: ١٦١٤.   (١٦١٨) اسناده صحيح على شرط مسلم.

(١٦١٩) اسناده صحيح: انظر الحديث الآتي برقم: ١٦٢١.

(١٦٢٠) اسناده صحيح: سنن ترمذي، كتاب الصلاة، باب (١٥١) منه، حديث: ٣٦٢ـ سنن نسائي: ٧٨٧ـ مسند احمد: ١٥٩/٦.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ.

نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے صف میں تھے۔“

١٦٢١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمحبَّرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ.........

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى بِالنَّاسِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَلَمْ يَصِحَّ الْخَبَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامُ فِي الْمَرَضِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ كَانَ هُوَ فِيْهَا قَاعِدًا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَ الْقَوْمُ قِيَامٌ، لِأَنَّ فِيْ خَبَرِ مَسْرُوْقٍ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ الْإِمَامُ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَأْمُوْمٌ، وَ هٰذَا ضِدُّ خَبَرِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ، وَخَبَرُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ. عَلِيَّ أَنَّ شُعْبَةَ بْنَ الْحَجَّاجِ قَدْ بَيَّنَ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُوْلُ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِيْ بَكْرٍ. وَ إِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ

”جناب عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے صف میں موجود تھے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چنانچہ یہ روایت درست نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی آخری بیماری میں ادا کی گئی نماز میں امام تھے، اور آپ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے تھے۔ کیونکہ جناب مسروق اور عبید اللہ کی حضرت عائشہ سے روایت کردہ احادیث میں مذکور ہے کہ امام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم ﷺ مقتدی تھے اور یہ روایت جناب عروہ اور اسود کی حضرت عائشہ سے مروی روایات کے خلاف ہے۔ اس بنا پر کہ امام شعبہ بن حجاج نے اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں بیان کر دیا ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: ”ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے امام تھے۔ جبکہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے امام تھے جب وہ حدیث جس سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جن کا خیال ہے کہ آپ ﷺ کا یہ فعل اس وقت کا ہے جب آپ گھوڑے سے گر گئے تھے، اور آپ ﷺ کا یہ حکم کہ ائمہ کی اقتداء کی جائے اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں، یہ منسوخ

(١٦٢١) اسناده صحيح على شرط البخاري۔ سنن نسائي، كتاب الامامة، باب الائتمام بمن يأتم الامام، حديث: ٧٩٨۔ مسند احمد: ٢٤٩/٦۔ صحيح ابن حبان: ٢١١٤۔ تقدم طرفه برقم: ٢٥٧.

بِـهِ احْتَـجَّ مَـنْ زَعَـمَ أَنَّ فِعْلَهُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ سَـقْـطَتِـهِ مِـنَ الْفَرَسِ، وَ أَمْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْأَئِمَّةِ وَ قُعُوْدِهِمْ فِـي الـصَّلَا ةِ إِذَا صَـلَّـى إِمَـامُهُمْ قَـاعِداً مَـنْسُـوْخٌ، غَيْـرُ صَحِيْحٍ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، فَغَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَن يَّدَّعِيَ نَسْخَ مَا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْأَخْبَارِ الْـمُتَـوَاتِرَةِ بِالْأَسَانِيْدِ الصِّحَاحِ مِنْ فِعْلِهِ وَ أَمْـرِهِ بِـخَـبَـرٍ مُـخْتَلَفٍ فِيْهِ، عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ هٰذَا الْـفِـعْـلِ الَّـذِيْ ادَّعَتْهُ هٰذِهِ الْفِرْقَةُ فِيْ خَبَرِ عَـائِشَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّهُ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ عَنْهَا، وَ أَعْلَمَ أَنَّهُ فِعْلُ فَارِسَ وَ الرُّوْمِ بِعُظَمَائِهَا، يَقُوْمُوْنَ وَ مُلُوْكُهُمْ قُعُوْدٌ، وَ قَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْـخَبَرَ فِيْ مَوْضِعِهِ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَن يُّؤْمَرَ بِـمَـا قَـدْ صَـحَّ عَـنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ مِـنَ الـزَّجْـرِ عَنْهَا اسْتِنَاناً بِفَارِسَ وَالـرُّوْمِ، مِنْ غَيْرِ أَن يَّصِحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ بِهِ وَ إِبَاحَتُهُ بَعْدَ الزَّجْرِ عَـنْـهُ. وَ لَا خِلَافَ بَيْـنَ أَهْـلِ الْـمَـعْـرِفَةِ بِـالْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبِيَّ قَدْ صَلّٰى قَاعِدًا، وَ أَمَرَ الْـقَوْمَ بِالْقُعُوْدِ، وَ هُمْ قَادِرُوْنَ عَلَى الْقِيَامِ لَوْ سَاعَدَهُمُ الْقَضَاءُ، وَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْإِمَامِ وَالْقُعُوْدِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِداً، وَ

ہے۔ جبکہ یہ بات نقل کے اعتبار سے صحیح ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا کسی عالم دین کے لیے ایک مختلف فیہ حدیث کے ساتھ آپ کے کسی ایسے فعل اور حکم کو منسوخ قرار دینا درست نہیں، جو آپ سے صحیح اور متواتر اسانید کے ساتھ ثابت ہو۔ کیونکہ محدثین کے اس گروہ نے جو دعویٰ کیا ہے اس فعل سے نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں منع کیا ہے اور ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ روایت مختلف فیہ ہے اور آپ نے بیان کیا ہے کہ یہ کام ایرانی اور رومی اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں کہ جب ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں تو یہ (ان کی تعظیم کے لیے) کھڑے رہتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو اس کے مقام پر بیان کر چکے ہیں۔ لہٰذا جس کام سے رسول اللہ ﷺ منع کر چکے ہوں۔ ایرانیوں اور رومیوں کی اتباع کرتے ہوئے اس کام کا حکم دینا کس طرح درست ہوسکتا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ کے منع کرنے کے بعد یہ بات بھی صحیح ثابت نہ ہو کہ آپ نے اس کام کا حکم دیا ہو اور اسے جائز قرار دیا ہو۔ احادیث کی معرفت رکھنے والے علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی ہے، اور لوگوں کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ وہ قیام کی قدرت رکھتے ہوں اور ان کے لیے بیٹھ کر نماز کی ادائیگی ممکن ہو۔ یقیناً نبی اکرم ﷺ نے مقتدیوں کو امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کو نماز میں کھڑے ہونے سے منع کیا ہے۔ اس حکم کے منسوخ ہونے میں علماء نے اختلاف کیا ہے لیکن نقل کے اعتبار سے نبی کریم سے ایسی کوئی روایت ثابت نہیں ہے جو نبی کریم ﷺ سے ثابت

زَجَرَ عَنِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِداً وَ اخْتَلَفُوْا فِيْ نَسْخِ ذٰلِكَ، وَ لَمْ يَثْبُتْ خَبَرٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ بِنَسْخِ مَا قَدْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِهِ وَ أَمْرِهِ، فَمَا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى صِحَّتِهِ يَقِيْنٌ، وَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ لَمْ يَصِحَّ فِيْهِ خَبَرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَكٌّ، وَ غَيْرُ جَائِزٍ تَرْكُ الْيَقِيْنِ بِالشَّكِّ، وَ إِنَّمَا يَجُوْزُ تَرْكُ الْيَقِيْنِ بِالْيَقِيْنِ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ غَيْرُ مُنْعِمِ الرُّوْيَةِ: كَيْفَ يَجُوْزُ أَنَّ يُصَلِّيَ قَاعِداً مَنْ يَقْدِرُ عَلَى الْقِيَامِ؟ قِيْلَ لَهُ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ يَجُوْزُ ذٰلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ بِأَوْلَى الْأَشْيَاءِ أَنْ يَجُوْزَ بِهِ، وَ هِيَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِاتِّبَاعِهَا وَوَعَدَ الْهُدٰى عَلَى اتِّبَاعِهَا، فَأَخْبَرَ أَنَّ طَاعَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَتُهُ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ قَوْلُهُ: كَيْفَ يَجُوْزُ لَمَّا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ بِهِ، وَ ثَبَتَ فِعْلُهُ لَهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُوْلاً إِلَيْهِ، بِالْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ جَهْلٌ مِنْ قَائِلِهِ، وَ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ جَمِيْعِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ قَاعِداً إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِداً، وَ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ أَيْضاً أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آپ کے فعل اور حکم کو منسوخ کرے۔ جسے ہم نے بیان کیا ہے۔ لہٰذا جو چیز آپ سے صحیح ثابت ہے اور اہل علم کا اس کی صحت پر اتفاق ہے وہ چیز یقینی ہے، اور جس چیز میں علمائے کرام کا اختلاف ہے اور اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے بھی کوئی چیز ثابت نہیں تو وہ چیز مشکوک ہے اور مشکوک چیز کے ساتھ یقینی اور پختہ چیز کو ترک کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یقینی چیز کو یقینی چیز کے ساتھ ہی ترک کیا جاتا ہے۔ اگر (احکام دین میں) گہرا غور وفکر کرنے والا کوئی شخص یہ کہے کہ قیام کی قدرت رکھنے والے شخص کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟ اسے جواب دیا جائے گا کہ اگر اللہ چاہے تو اس کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ بہترین چیز کے ساتھ نماز پڑھ لے جبکہ یہ تو نبی ﷺ کی سنت ہے جس کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی اتباع پر ہدایت نصیب کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ بتایا ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت درحقیقت اللہ عزوجل ہی کی اطاعت ہے اور سائل کا یہ کہنا: (بیٹھ کر مقتدی کا نماز پڑھنا) کیسے جائز ہوسکتا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ سے عادل راویوں کی متواتر اسانید سے صحیح ثابت ہے آپ نے (کھڑے ہوکر، بیٹھے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا) حکم دیا ہے اور آپ کے فعل سے بھی ثابت ہے۔ یہ قائل کی لاعلمی ہے، کیونکہ تمام ماہرین علم حدیث کے نزدیک نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جبکہ امام بیٹھ کر نماز پڑھائے اور ان کے نزدیک یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سمیت بیٹھ کر نماز ادا کی ہے، جبکہ صحابہ کرام یا ان میں سے کوئی ایک بھی بیمار نہیں تھا۔ (سب بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر تھے)۔ ایک گروہ

وَسَلَّمَ صَلّٰى قَاعِداً بِقُعُوْدِ أَصْحَابِهِ، لا مَرَضَ بِهِمْ وَلا بِأَحَدٍ مِنْهُمْ، وَادَّعٰى قَوْمٌ نَسْخَ ذٰلِكَ فَلَمْ تَثْبُتْ دَعْوَاهُمْ بِخَبَرٍ صَحِيْحٍ لا مُعَارِضَ لَهُ، فَلا يَجُوْزُ تَرْكُ مَا قَدْ صَحَّ مِنْ أَمْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِعْلِهِ فِيْ وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ إِلَّا بِخَبَرٍ صَحِيْحٍ عَنْهُ يَنْسَخُ أَمْرَهُ ذٰلِكَ وَ فِعْلَهُ، وَوُجُوْدُ نَسْخِ ذٰلِكَ بِخَبَرٍ صَحِيْحٍ مَعْدُوْمٌ، وَفِيْ عَدَمِ وُجُوْدِ ذٰلِكَ بُطْلَانُ مَا ادَّعَتْ، فَجَازَتِ الصَّلَاةُ قَاعِداً، إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِداً اقْتِدَاءً بِهِ عَلٰى أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَ فِعْلِهِ، وَ اللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ .

نے اس کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔لیکن ان کا یہ دعویٰ کسی ایسی صحیح روایت سے ثابت نہیں جس روایت کی کوئی معارض ومخالف روایت موجود نہ ہو۔ لہٰذا جو چیز رسول اللہ ﷺ کے حکم اور آپ کے فعل سے صحیح ثابت ہو اس کی مخالفت کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک آپ کے حکم اور فعل کو منسوخ کرنے والی کوئی صحیح روایت موجود نہ ہو اور اس حکم کو منسوخ کرنے والی صحیح روایت معدوم ہے۔ ایسی روایت کا دستیاب نہ ہونا، اہل محدثین کے اس گروہ کے دعویٰ کو باطل کرتا ہے۔ لہٰذا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدیوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کے حکم اور فعل کے مطابق امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ واللہ الموفق للصواب (اللہ تعالیٰ ہی درست راہ کی توفیق بخشتا ہے۔)‘‘

فوائد:......ان احادیث کی توضیح حدیث:۴۸۶ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۱۲۲..... بَابُ إِدْرَاكِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ سَاجِداً وَ الْأَمْرِ بِالْإِقْتِدَاءِ بِهِ فِي السُّجُوْدِ، وَ أَن لَّا يَعْتَدَّ بِهِ إِذِ الْمُدْرِكُ لِلسَّجْدَةِ إِنَّمَا يَكُوْنُ بِإِدْرَاكِ الرُّكُوْعِ قَبْلَهَا

مقتدی امام کو سجدے کی حالت میں پائے تو اسے امام کی اقتداء میں سجدے کی حالت میں شامل ہونے کے حکم کا بیان اور وہ اس سجدے کو شمار نہ کرے کیونکہ سجدے کو پانے والا وہی ہوگا جو اس سے پہلے رکوع بھی پاچکا ہے (ورنہ اکیلے سجدے سے رکعت پوری نہیں ہوگی)

۱۶۲۲۔ اَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، وَ ثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي الْعِتَابِ وَ ابْنِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جِئْتُمْ وَ نَحْنُ سُجُوْدٌ، فَاسْجُدُوْا، وَ لا تَعُدُّوْهَا شَيْئاً، وَ مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم (نماز کے لیے) آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے میں شامل ہو جاؤ اور اسے کچھ بھی شمار نہ کرو اور جس شخص نے رکعت (رکوع وسجدے سمیت)

(۱۶۲۲) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الرجل یدرك الامام ساجدا، حدیث: ۸۹۳۔ مستدرك حاکم: ۲۱۶/۱.

مِـنْ هٰـذَا الْـإِسْـنَـادِ، فَإِنِّيْ كُنْتُ لَا أَعْرِفُ يَـحْيَى بْنَ أَبِيْ سُلَيْمَانَ بِعَدَالَةٍ وَ لَا جَرْحٍ. قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ: نَظَرْتُ فَإِذَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَـنِـي هَـاشِـمٍ قَـدْ رَوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ هٰذَا أَخْبَاراً ذَوَاتَ عَدَدٍ. قَالَ أَبُوْ بَـكْـرٍ: وَ هٰـذِهِ اللَّفْظَةُ: فَـلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئاً مِـنَ الْـجِنْسِ الَّذِيْ بَيَّنْتُ فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ كُتُبِـنَـا أَنَّ الْـعَرَبَ تَنْفِي الْإِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِـنَـقْـصِـهٖ عَـنِ الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ، وَ النَّبِيُّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ -إِنْ صَحَّ عَنْهُ الْخَبَرُ- أَرَادَ بِقَوْلِهٖ: ((فَـلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئاً)) أَيْ: لَا تَـعُـدُّوْهَا سَجْدَةً تُجْزِئُ مِنْ فَرْضِ الـصَّلَاةِ، لَمْ يُرِدْ لَا تَعُدُّوْهَا شَيْئاً لَا فَرْضاً وَ لَا تَطَوُّعاً.

پالی تو اس نے نماز پالی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس سند کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے کیونکہ مجھے یحیٰی بن ابی سلیمان کے بارے میں جرح وتعدیل کا علم نہیں (کہ یہ راوی ضعیف ہے یا ثقہ؟) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے غوروفکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے مولیٰ ابوسعید، انہی یحیٰی بن ابی سلیمان سے متعدد روایات بیان کرتا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ الفاظ کہ اسے کچھ بھی شمار نہ کرو'' یہ اسی جنس سے تعلق رکھتے ہیں جسے میں اپنی کتب میں کئی جگہ بیان کر چکا ہوں کہ عرب کسی چیز کے نام کی نفی اس کے نامکمل اور ناقص ہونے کی بنا پر بھی کر دیتے ہیں۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اگر یہ حدیث آپ سے صحیح ثابت ہو) کا ارادہ ان الفاظ سے یہ ہے کہ تم اسے ایسا سجدہ شمار نہ کرو جو فرض (رکعت) سے کفایت کر جائے۔ آپ کی مراد یہ نہیں کہ تم اسے فرض یا نفل کچھ بھی شمار نہ کرو (بلکہ یہ سجدہ نفل شمار ہوگا)۔

۱۲۳..... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ الْوَاحِدَةِ بِإِمَامَيْنِ

ایک نماز کو دو اماموں کے ساتھ ادا کرنے کی رخصت واجازت ہے

أَحَـدُهُـمَـا بَعْدَ الْاٰخَرِ مِنْ غَيْرِ حَدَثِ الْأَوَّلِ، إِذَا تَرَكَ الْأَوَّلُ الْإِمَامَةَ بَعْدَ مَا قَدْ دَخَلَ فِيْهَا، فَيَتَقَدَّمُ الثَّانِيْ فَيُتِمُّ الصَّلَاةَ مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ كَانَ انْتَهٰى إِلَيْهِ الْأَوَّلُ، وَ إِجَازَةِ صَلَاةِ الْمُصَلِّيْ يَكُوْنُ إِمَاماً فِـيْ بَعْضِ الصَّلَاةِ مَأْمُوْماً فِيْ بَعْضِهَا، وَ إِجَازَةِ ائْتِمَامِ الْمَرْءِ بِإِمَامٍ قَدْ تَقَدَّمَ افْتِتَاحَ الْمَأْمُوْمِ الصَّلَاةَ قَبْلَ إِمَامِهٖ.

ان میں سے دوسرا امام پہلے امام کا وضو ٹوٹے بغیر نماز پڑھاتا ہے۔ جب پہلا امام نماز شروع کرنے کے بعد امامت چھوڑ دے تو دوسرا امام آگے بڑھ کر اسی جگہ سے نماز مکمل کرے گا جہاں سے پہلے امام نے چھوڑی تھی۔ اور نمازی کے لیے کچھ نماز بطور امام اور کچھ نماز بطور مقتدی ادا کرنا جائز ہے اور مقتدی کو ایسے امام کی اقتداء کرنا بھی جائز ہے کہ جس امام سے پہلے مقتدی (کسی دوسرے امام کی اقتدا میں) نماز شروع کر چکا ہو۔

۱۶۲۳ ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، وَ

ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، وَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، وَ جَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ وَ كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ، الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ أَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ، حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ، وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟)) فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کے پاس ان کی صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ (آپ ﷺ کو وہاں دیر ہوگئی) اور نماز کا وقت ہوگیا۔ مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کردی۔ اسی دوران میں کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ آپ صفوں کو چیرتے ہوئے (آگے بڑھے) حتیٰ کہ پہلی صف میں کھڑے ہوگئے۔ اس پر لوگوں نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کے لیے) تالیاں بجائیں مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ پھر جب لوگوں نے اور زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا، اپنی جگہ کھڑا رہے (اور نماز جاری رکھو) مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر (کہ آپ کی موجودگی میں لوگوں کی امامت کراتے رہیں) اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس کی حمد بیان کی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر صف میں برابر ہوکر کھڑے ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں حکم

(١٦٢٣) تقدم برقم: ٨٥٣، ١٥١٧.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَالِيْ رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتَفَتَ إِلَيْهِ، وَ إِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ)). هٰذَا حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا سُبِّحَ بِهِ، فَجَائِزٌ لَهُ أَنْ يَلْتَفِتَ إِلَى الْمُسَبِّحِ لِيَعْلَمَ الْمُصَلِّي الَّذِي نَابَ الْمُسَبِّحُ، فَيَفْعَلُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ.

دے دیا تھا تو تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہ رہے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن ابی قحافہ (ابوبکر) کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے امامت کرائے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں بکثرت تالیاں بجاتے دیکھا ہے۔ جس شخص کو نماز میں کوئی چیز محسوس ہو (کہ امام سے غلطی ہوگئی ہے) تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو امام اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا اور بلاشبہ تالی بجانا (اور امام کو غلطی پر متنبہ کرنا) عورتوں کے لیے خاص ہے۔'' یہ حدیث یونس بن عبدالاعلی کی روایت ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس مسئلے کی دلیل ہے کہ جب امام کو سبحان اللہ کہہ کر متوجہ کیا جائے تو امام کے لیے سبحان اللہ کہنے والے کی طرف متوجہ ہونا جائز ہے تاکہ وہ جان سکے کہ سبحان اللہ کہنے والے نے کیا غلطی پائی ہے، چنانچہ اس کے مطابق اپنا فریضہ ادا کر سکے۔''

فوائد:......۱۔ نماز کو اول وقت پر جلدی پڑھنا مشروع ہے، جب نماز کا وقت ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے تو صحابہ کرام نے آپ کے انتظار کی خاطر نماز لیٹ نہ کی۔

۲۔ نماز میں التفات سے اس وقت تک نماز باطل نہیں ہوتی جب تک نماز اپنا تمام بدن قبلہ کی دوسری طرف نہ پھیر لے۔

۳۔ تصفیق (تالی بجانا، دائیں ہتھیلی کا بائیں ہاتھ کی پشت پر مارنا) نماز میں غلطی پر تنبیہ کے لیے عورتوں کا وصف ہے۔

۴۔ نمازی کا کسی عارضہ کی وجہ سے جائے نماز سے آگے پیچھے ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ یہ عمل کثیر نہ ہو۔

۵۔ نماز میں کسی نعمت کے حدوث کی صورت میں ہاتھ بلند کر کے اللہ کی حمد وثنا کرنا مباح ہے۔

۶۔ دو اماموں کے پیچھے نماز پڑھنا کہ ایک کے بعد اصل امام امامت کے فرائض انجام دے۔ یہ صورت جائز ہے۔

۷۔ ایسے امام کی اقتداء جائز ہے جو شروع نماز میں شامل نہ ہوا ہو۔

۸۔ نماز میں کوئی معاملہ پیش آنے کی صورت میں مرد حضرات کا سبحان اللہ کہنا مسنون ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۴۳۰)

۱۲۴..... بَابُ اسْتِخْلَافِ الْأَمَامِ الْأَعْظَمِ فِي الْمَرَضِ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ لِيَتَوَلَّى الْإِمَامَةَ بِالنَّاسِ

امام اعظم کا بیماری کی وجہ سے اپنی رعایا میں سے کسی کو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کرنا تا کہ وہ لوگوں کی امامت کا فریضہ سنبھال سکے

١٦٢٤ـ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيُّ، وَ أَبُوْ طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ احْزَمَ الطَّائِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، نَا سَلَمَةُ بْنُ نَبِيْطٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ نَبِيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ..........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوْا بِلَالاً فَلْيُؤَذِّنْ، وَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاءُ)) قُلْنَا نَعَمْ قَالَ ((مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّ أَبِيْ رَجُلٌ اَسِيْفٌ، فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَهُ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟))، قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوْا بِلَالاً فَلْيُؤَذِّنْ، وَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبِيْ رَجُلٌ أَسِيْفٌ، فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَهُ. ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: ((مُرُوْا بِلَالًا، فَلْيُؤَذِّنْ، وَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). قَالَتْ

''حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ پھر آپ کو ہوش آیا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان کہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر آپ کو ہوش آیا تو دریافت کیا: کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ اذان کہے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہو گئے پھر آپ کو ہوش آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: بے شک میرے ابا جان بڑے نرم دل انسان ہیں (وہ آپ کی عدم موجودگی برداشت نہیں کر سکیں گے) اس لیے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علاوہ کسی کو حکم دے دیں تو بہتر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا تو آپ نے پوچھا: کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ ہم نے بتایا کہ جی ہاں وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: بلاشبہ میرے والد گرامی نرم دل ہیں (وہ آپ کی جدائی میں

(١٦٢٤) تقدم برقم: ١٥٤١.

عَـائِشَةُ : إِنَّ أَبِـي رَجُلٌ أَسِيْفٌ ، فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتِ يُوْسُفَ، مُـرُوْا بِلَالاً فَلْيُؤَذِّنْ، وَ مُـرُوْا أَبَـا بَكْـرٍ فَلْيُصَـلِّ بِـالـنَّـاسِ))، ثُمَّ أُغْمِي عَلَيْهِ، فَـأَمَـرُوْا بِلَالًا ، فَـأَذَّنَ وَ أَقَامَ، وَ أَمَرُوْا أَبَا بَـكْـرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أُقِيْـمَـتِ الـصَّلَاةُ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ جِيْـئُـوْنِـي بِـإِنْسَـانٍ أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ، فَجَاؤُوْا بِبَـرِيْـرَةَ وَ رَجُلٌ آخَرَ ، فَاعْتَمَدَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأُجْلِسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَنَحّٰى فَأَمْسَكَهُ، حَتّٰى فَـرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ . هٰذَا حَدِيْثُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ .

رونے لگیں گے) اس لیے اگر آپ ان کے علاوہ کسی آدمی کو حکم دیں تو بہتر ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم یوسف علیہ السلام کے قصہ والی عورتوں جیسی ہو۔ بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ بے ہوش ہوگئے۔ لوگوں نے حضرت بلال سے اذان کہنے کی التجا کی تو انہوں نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لوگوں کو نماز پڑھانے کی درخواست کی (تو انہوں نے نماز شروع کردی) پھر آپ ﷺ کو ہوش آیا تو پوچھا: کیا نماز کھڑی ہوگئی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک آدمی لاؤ جس کا میں سہارا لے سکوں۔ تو وہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور آدمی کو بلا لائے۔ چنانچہ آپ ان دونوں کا سہارا لے کر نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے انہیں روک لیا، حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوگئے۔ یہ قاسم بن محمد کی حدیث ہے۔“

۱۲۵..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْغَيْبَةِ عَنْ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ هُوَ إِمَامُهُ عِنْدَ الْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ .

بوقت ضرورت امام کا اپنی مسجد میں حاضر نہ ہونے کی بنا پر اپنا نائب مقرر کرنا

١٦٢٥ ـ قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ فِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْـدٍ وَ خُـرُوْجِهِ إِلَى بَنِيْ عَمْرٍو لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، قَالَ لِبِلَالٍ: ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَ لَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے جانے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”جب نماز کا وقت ہو جائے اور میں واپس نہ آسکوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

(١٦٢٥) تقدم برقم: ١٦٢٣.

سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔"

فوائد :......١۔ بیماری یا کسی دوسرے عارضے کی وجہ سے امام کا امامت کے لیے اپنا نائب مقرر کرنا جائز ومباح ہے۔ اور نیابت کے لیے کسی صالح، متقی انسان کا انتخاب کیا جائے۔

٢۔ نائب کی امامت کے دوران اگر اصل امام آ جائے تو نائب کا پیچھے ہٹنا یا اصل امام کا اس کے پہلو میں بیٹھنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

١٢٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْتِدَاءِ بِالْمُصَلِّي الَّذِي يَنْوِي الصَّلَاةَ مُنْفَرِدًا، وَلَا يَنْوِي إِمَامَةَ الْمُقْتَدِي بِهِ

ایسے نمازی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جو اکیلے نماز پڑھنے کی نیت سے نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی نیت مقتدی کی امامت کرانا نہ ہو

١٦٢٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ۔ وَ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ لَنَا حَصِيْرٌ نَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَ يَتَحَجَّرُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ، فَتَتَبَّعَ لَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ فَعَلِمَ بِهِمْ، فَقَالَ: ((اكْلُفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا. وَ كَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَ إِنْ قَلَّ، وَ كَانَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَثْبَتَهَا)). هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ. وَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَسَمِعَ بِهِ نَاسٌ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، وَ زَادَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((إِنِّي

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہماری ایک بڑی چٹائی تھی جسے ہم دن کے وقت بچھا لیتے تھے اور رات کے وقت رسول اللہ ﷺ اسے سمیٹ کر اس پر نماز ادا فرماتے۔ پھر کچھ مسلمانوں نے آپ ﷺ کی اس نماز کا پتہ لگالیا اور وہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ آپ کو بھی اس کا علم ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اتنے عمل کی ذمہ داری اٹھاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دیتے ہوئے) نہیں تھکے گا حتیٰ کہ تم ہی (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے اور آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو اور آپ جب کوئی (نفل) نماز ادا فرماتے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرتے۔" یہ جناب عبدالجبار کی روایت ہے اور

(١٦٢٦) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب صلاة الليل، حديث: ٧٣٠. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم، حديث: ٧٨٢۔ سنن ابی داود: ١٣٦٨۔ سنن نسائی: ٧٦٣۔ سنن ابن ماجه: ٩٤٢۔ مسند احمد: ٦/٤٠۔ مسند الحميدی: ١٨٣.

خَشِيْتُ أَنْ أُؤْمَرَ فِيكُمْ بِأَمْرٍ لا تُطِيقُوْنَهُ)) .

جناب سعید بن عبد الرحمان کی روایت میں ہے: ''کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کی اس نماز کی خبر سنی تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔'' اور یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں ڈرتا ہوں کہ مجھے تمہارے بارے میں کوئی ایسا حکم نہ دے دیا جائے جس کی تم طاقت نہ رکھو۔''

١٦٢٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْداً، ثَنَا أَنَسٌ (ح) وَ ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ أَيْضاً، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نَا حُمَيْدٌ.........

عَنْ أَنَسٍ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حُجَرِهِ، فَجَاءَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِمَكَانِهِمْ تَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَصَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَعَادَ ذٰلِكَ مِرَاراً، فَلَمَّا أَصْبَحُوْا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّيْنَا بِصَلَاتِكَ اللَّيْلَةَ وَ نَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَبْسُطَ قَالَ: ((عَمْداً فَعَلْتُ ذٰلِكَ)) .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کسی حجرے میں (نفل) نماز ادا فرمائی تو کچھ مسلمانوں کو (آپ ﷺ کی نماز کا علم ہوگیا) تو وہ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ جب نبی علیہ السلام کو ان کی موجودگی کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی نماز مختصر کردی، پھر آپ گھر تشریف لے گئے۔ تو آپ ﷺ نے نماز ادا کی جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے (تو لوگ ابھی موجود تھے) لہٰذا آپ ﷺ نے یہ عمل کئی بار کیا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہے، اور ہم اسے وسیع پیمانے پر ادا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ کام عمداً کیا ہے (تاکہ تم پر یہ نماز فرض نہ کردی جائے)۔

فوائد:......١۔ اگر فاضل شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے بعد میں آنے والے لوگ باجماعت نماز کا اہتمام کر سکتے ہیں۔

٢۔ نماز باجماعت کے لیے شروع ہی میں نیت کرنا لازم نہیں بلکہ اگر دورانِ نماز جماعت کی صورت بن جائے تو اسی

(١٦٢٧) اسناده صحيح: مسند احمد: ٣/١٩٩ـ١٠٢ـ مسند عبد بن حميد: ١٤٠٩.

دوران نماز با جماعت کی نیت کر کے نماز کا آغاز کرنا مشروع ہے۔

۳۔ امام اور مقتدیوں کے درمیان پردہ یا دیوار کی اوٹ ہو تو بھی اتباع جائز ہے۔

۱۲۷..... بَابُ افْتِتَاحِ غَيْرِ الطَّاهِرِ الصَّلَاةَ نَاوِياً الْإِمَامَةَ، وَ ذِكْرُهُ أَنَّهُ غَيْرُ طَاهِرٍ بَعْدَ الْإِفْتِتَاحِ، وَ تَرْكِهِ الْإِسْتِخْلَافَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِيَنْتَظِرَ الْمَأْمُوْمُوْنَ رُجُوْعَهُ بَعْدَ الطَّهَارَةِ فَيَؤُمُّهُمْ

ناپاک شخص کا امامت کی نیت سے نماز شروع کرنا اور نماز شروع کرنے کے بعد اسے یاد آنا کہ وہ ناپاک ہے اس وقت اس کا کسی کو اپنا نائب نہ بنانا تاکہ مقتدی اس کی واپسی کا انتظار کریں اور وہ طہارت کے بعد انہیں امامت کرائے

۱۶۲۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَ عُدِلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَاماً، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا، وَ قَالَ: ((مَكَانَكُمْ)). ثُمَّ دَخَلَ، فَاغْتَسَلَ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَنْ مَكَانَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کھڑی ہوگئی اور صفیں برابر ہوگئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، پھر جب آپ اپنی جائے نماز میں کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا کہ آپ جنبی ہیں۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ پھر آپ گھر تشریف لے گئے، غسل کیا، پھر تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حماد بن سلمہ اپنی سند سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کر دی تھی، پھر (یاد آنے پر) انہیں اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو، پھر آپ گھر چلے گئے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔“

۱۶۲۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، ح وَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَيْضاً، ثَنَا عَفَّانُ، (ح) وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ،

(۱۶۲۸) صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب اذا ذکر فی المسجد انه جنب، حدیث: ۲۷۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب متی یقوم الناس للصلاۃ، حدیث: ۶۰۵۔ سنن ابی داود: ۲۳۵۔ سنن نسائی: ۸۱۰۔ مسند احمد: ۲/۵۱۸۔

قَالُوْا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

زَادَ الدَّوْرَقِيُّ : فَلَمَّا سَلَّمَ أَوْ قَالَ : فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا)) .

''جناب الدورقی نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: ''پھر جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا یا فرمایا: پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی تو فرمایا: ''یقیناً میں بھی ایک انسان ہی ہوں (اس لیے بھول گیا) اور میں جنابت کی حالت میں تھا (اس لیے یاد آنے پر غسل کیا اور پھر نماز پڑھائی)۔

فوائد:......اگر امام یا مقتدی کو مسجد میں پہنچنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ حالت جنابت سے ہے، تو اسے فوراً مسجد سے نکل کر غسل کرنا چاہیے، پھر نماز میں شامل ہونا چاہیے اس صورت میں تیمّم کرنا جائز نہیں۔

۲۔ اگر امام کو مسجد میں آنے کے بعد یاد آئے کہ وہ جنبی ہے، تو اسے اپنا نائب مقرر نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ مقتدیوں کو امام کا انتظار کرنا چاہیے، تاوقتیکہ امام غسل سے فارغ ہو جائے۔

۱۲۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ خُصُوْصِيَّةِ الْإِمَامِ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ خِلَافَ الْخَبَرِ غَيْرِ الثَّابِتِ الْمَرْوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ خَانَهُمْ إِذَا خَصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ .

مقتدیوں کے علاوہ امام کا صرف اپنے لیے دعا کرنا درست ہے اس ضعیف حدیث کے برخلاف جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جب امام مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا کرے تو اس نے ان کی خیانت کی ہے۔''

۱۶۳۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، وَجَمَاعَةٌ، قَالُوْا : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً . فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : بِأَبِيْ وَأُمِّيْ مَا تَقُوْلُ فِيْ سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ؟

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کی تکبیر کہتے تو کچھ دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان اپنی خاموشی میں کیا دعا

(۱۶۲۹) اسناده صحیح: سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فی الجنب یصلی بالقوم، حدیث: ۲۳۳ مختصراً۔ مسند احمد: ۴۱/۵.

(۱۶۳۰) تقدم تخریجه برقم: ۱۵۷۹.

قَالَ: ((أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَ الْمَاءِ وَ الْبَرَدِ)).

پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ ...... ''اے میرے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے میری خطاؤں سے اسی طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔''

١٦٣١ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِي افْتِتَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، وَ هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے نماز شروع کرنے کے بارے میں مروی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی باب کے متعلق ہے اور یہ باب بڑا طویل ہے، میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ امام نماز میں خاص اپنے لیے دعائیں کرسکتا ہے اور امام کا خاص اپنے لیے دعا کرنا ممنوع فعل نہیں۔ اس کی بقیہ تفصیل حدیث ۴۶۰ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۲۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ قَدْ جُمِعَ فِيْهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ فُرَادٰى إِذَا صُلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً مَرَّةً

جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو، اس میں نماز باجماعت ادا کرنے کی رخصت کا بیان۔ ان لوگوں کے دعویٰ کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جب مسجد میں ایک مرتبہ جماعت ہو جائے تو (بعد میں آنے والے) اکیلے اکیلے نماز پڑھیں گے

١٦٣٢ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا عَبْدَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكَلَاعِيَّ ـ عَنْ سَعِيْدٍ ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، قَالَ : أَنْبَأَنَا سَعِيْدٌ ، نَا سُلَيْمَانُ النَّاجِيُّ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ....

(١٦٣١) تقدم برقم: ٤٦٢.

عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَ قَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَیُّکُمْ یَتَّجِرُ عَلٰی هٰذَا؟)) قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰی مَعَهُ . هٰذَا حَدِیْثُ هَارُوْنَ بْنِ إِسْحَاقَ غَیْرَ أَنَّهُ قَالَ : عَنْ سُلَیْمَانَ النَّاجِیِّ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس وقت (مسجد میں) آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون اجر وثواب کے لیے اس پر صدقہ کرے گا؟ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس شخص کے ساتھ نماز پڑھی۔ یہ ہارون بن اسحاق کی روایت ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جس مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو چکا ہو وہاں دوبارہ جماعت کرانا جائز ہے۔ اور یہ نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے صدقہ ہے کیونکہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک نماز اور نماز باجماعت ادا کرنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ مفترض (فرض ادا کرنے والے) کے پیچھے متنفل (نفل ادا کرنے والے) کی نماز جائز ہے اور فرض اور نفل پڑھنے والے مل کر جماعت کا اہتمام کر سکتے ہیں۔

۱۳۰...... بَابُ إِبَاحَةِ ائْتِمَامِ الْمُصَلِّیْ فَرِیْضَةً بِالْمُصَلِّیْ نَافِلَةً، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْعِرَاقِیِّیْنَ أَنَّهُ غَیْرُ جَائِزٍ أَنْ یَّأْتَمَّ الْمُصَلِّیْ فَرِیْضَةً بِالْمُصَلِّیْ نَافِلَةً

فرض نماز پڑھنے والا مقتدی، نفل نماز پڑھانے والے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرسکتا ہے ان عراقی علماء کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ فرض نماز پڑھنے والے کے لیے نفل نماز پڑھنے والے کی اقتدا کرنا جائز نہیں ہے

١٦٣٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ ، ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا یَحْیٰی ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مُقْسِمٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ یَرْجِعُ ، فَیَؤُمُّ قَوْمَهُ ، فَیُصَلِّیْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ .

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے، پھر واپس جا کر اپنی قوم کو امامت کراتے اور انہیں وہی نماز پڑھاتے۔''

١٦٣٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ، نَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ الْحَارِثِیُّ، نَا خَالِدٌ ۔یَعْنِی ابْنَ

(١٦٣٢) اسنادہ صحیح۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی الجمع فی المسجد مرتین، حدیث: ٥٧٤۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الجماعۃ فی مسجد قد صلی فیه مرۃ، حدیث: ٢٢٠۔ مسند احمد: ٥/٣۔ سنن الدارمی: ١٣٦٨.

(١٦٣٣) اسنادہ حسن صحیح۔ مسند احمد: ٣٠٢/٣۔ وقد تقدم برقم: ٥٢١.

الْحَارِثِ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُقْسِمٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَرَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَصَلّٰى بِهِمْ وَصَلّٰى خَلْفَهُ فَتًى مِنْ قَوْمِهِ، فَلَمَّا طَالَ عَلَى الْفَتٰى، صَلّٰى وَخَرَجَ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَعِيْرِهِ وَانْطَلَقُوْا، فَلَمَّا صَلّٰى مُعَاذٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا لَنِفَاقٌ لَأُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخْبَرَهُ مُعَاذٌ بِالَّذِيْ صَنَعَ الْفَتٰى، فَقَالَ الْفَتٰى: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُطِيْلُ الْمَكْثَ عِنْدَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ وَقَالَ لِلْفَتٰى: كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِيْ إِذَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوْذُ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَأَنِّيْ لَا أَدْرِيْ مَا دَنْدَنَتُكَ وَدَنْدَنَةُ مُعَاذٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّيْ وَمُعَاذٌ حَوْلَ هَاتَيْنِ)). أَوْ نَحْوَ ذِيْ قَالَ: قَالَ الْفَتٰى: وَلٰكِنْ سَيَعْلَمُ مُعَاذٌ إِذَا قَدِمَ الْقَوْمُ وَقَدْ خَبَرُوْا أَنَّ الْعَدُوَّ وَقَدَّدَنَا قَالَ: فَقَدِمُوْا،

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے، پھر واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو نماز (عشاء) پڑھاتے تھے۔ ایک دن جب وہ واپس آ گئے تو انہیں نماز پڑھائی اور ان کے پیچھے ان کی قوم کے ایک نوجوان نے بھی نماز پڑھنی شروع کی۔ جب اس نوجوان پر (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی) قراءت لمبی ہوگئی تو وہ (اکیلے) نماز پڑھ کر چلا گیا۔ اس نے اپنے اونٹ کی لگام پکڑی اور چل دیا۔ جب حضرت معاذ نے نماز مکمل کر لی تو انہیں یہ بات بتائی گئی۔ انہوں نے فرمایا: بلاشبہ یہ تو نفاق ہے، میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤں گا۔ لہٰذا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوجوان کا قصہ بتایا تو اس نوجوان نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! معاذ رضی اللہ عنہ بڑی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہرتے ہیں پھر واپس جا کر ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تو فتنہ باز ہے؟ اور اس نوجوان سے پوچھا: اے بھتیجے! تم نماز کیسے پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں فاتحۃ الکتاب پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت معاذ کے گنگنانے کو نہیں جانتا (کہ آپ کون سی دعائیں مانگتے ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں اور معاذ بھی انہی دو کے اردگرد گنگناتے ہیں (جنت کے حصول کی دعائیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں)۔ یا اسی قسم کا جواب دیا۔ اس

(١٦٣٤) صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب امامة من صلى بقوم وقد صلى تلك الصلاة، حديث: ٥٩٩۔ وانظر الحديث السابق.

قَالَ : فَاسْتَشْهَدَ الْفَتٰى ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لِمُعَاذٍ : ((مَا فَعَلَ خَصْمِيْ وَ خَصْمُكَ))؟ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ وَ كَذَبْتُ ، اسْتُشْهِدَ .

نوجوان نے کہا: اور لیکن معاذ عنقریب جان لے گا (کہ میں منافق ہوں یا سچا مومن) جب قوم (میدان کارزار میں) آئے گی اور وہ جان چکے ہیں کہ دشمن قریب آ چکا ہے۔ پھر جب قوم میدان میں اتری تو نوجوان نے شہادت پائی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد حضرت معاذ سے پوچھا: میرے اور تمہارے مخالف کا کیا بنا؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! اس نے اللہ تعالیٰ کو اپنی بات سچ کر دکھائی، وہ شہید ہو گیا ہے، جبکہ میری بات غلط نکلی (جو میں نے اسے منافق کہا تھا)۔"

۱۳۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْضَةً لَا تَطَوُّعاً كَمَا ادَّعٰى بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ

اس بات کا بیان کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ فرض نماز پڑھتے تھے، نفل نہیں، جیسا کہ بعض عراقی علماء کا دعویٰ ہے

۱۶۳۵۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُقْسِمٍ..........

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ، كَانَ مُعَاذٌ رضی اللہ عنہ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ أَمْلَيْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِتَمَامِهَا ، بَيَّنْتُ فِيْهَا أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَنَّهُ صَلّٰى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ تَطَوُّعاً وَ صَلَّوْا خَلْفَهُ فَرِيْضَةً لَهُمْ ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعاً وَ لَهُمْ فَرِيْضَةً .

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے، پھر واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ مسئلہ مکمل لکھوا چکا ہوں۔ میں اس مسئلہ میں نبی کریم ﷺ کی احادیث نمازِ خوف کے بارے میں بیان کر چکا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گروہ کو نفل نماز پڑھائی جبکہ انہوں نے آپ کے پیچھے فرض نماز ادا کی۔ اس طرح وہ نماز نبی کریم ﷺ کے لیے نفل تھی اور ان کے لیے فرض تھی۔"

فوائد :......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۵۲۱ کے تحت بیان ہوئی ہے نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز ہو جاتی ہے اور متنفل کا فرض ادا کرنے والوں کا امام بننا جائز ہے۔

(١٦٣٥) انظر الحديث السابق.

۱۳۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ مُنْفَرِداً عِنْدَ تَأْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً .

امام نماز با جماعت مؤخر کرے تو تنہا نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

١٦٣٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، أَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ عَلْقَمَةُ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: فَقُوْمُوْا، فَصَلُّوْا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِأَيْدِيْنَا وَ أَقَامَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ الْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَ لَا إِقَامَةٍ، فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ يُشَبِّكُ أَصَابِعَهُ، وَ جَعَلَهَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، فَلَمَّا صَلَّى، قَالَ: كَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ أُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ، يَخْنُقُوْنَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتٰى، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَ لْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ مَعَهُمْ سُبْحَةً))

جناب اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور علقمہ، حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے پوچھا: کیا تمہارے پیچھے ان (امراء) لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم اٹھو اور نماز پڑھ لو (کیونکہ نماز کا وقت ہو چکا ہے) تو ہم نے اٹھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہونا چاہا تو انہوں نے ہمارے ہاتھ پکڑ کر ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی۔ جب انہوں نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈال کر دونوں ٹانگوں کے درمیان رکھ لیا۔ پھر جب نماز ادا کر لی تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: یقیناً عنقریب ایسے حکمران ہوں گے جو نمازوں کو اس وقت تک مؤخر اور تنگ کریں گے، جس قدر مرنے والا شخص گلے میں سانس اٹکنے کے بعد زندہ رہتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص ان حالات کو پائے تو وہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے پھر ان حکمرانوں کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لے۔

۱۳۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ أَدَاءِ الْفَرْضِ مُنْفَرِداً عِنْدَ تَأْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

جب امام نماز با جماعت کو مؤخر کر دے تو اکیلے فرض نماز پڑھ لینے کے بعد دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

(١٦٣٦) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب الندب الى وضع الايدى على الركب، حديث: ٥٢٤ـ سنن ابى داود: ٨٢٨، ٦١٣ـ سنن نسائى: ٧٢٠ـ مسند احمد: ٤٢٦/١.

وَ الْبَيَانِ أَنَّ الأُوْلٰى تَكُوْنُ فَرْضاً مُنْفَرِداً وَالثَّانِيَةَ نَافِلَةً فِيْ جَمَاعَةٍ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلاَةَ جَمَاعَةً هِيَ الْفَرِيْضَةُ لاَ الصَّلاَةُ مُنْفَرِداً، وَ الزَّجْرُ عَنْ تَرْكِ الصَّلاَةِ نَافِلَةً خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً وَ إِنْ أَخَّرَ الصَّلاَةَ عَنْ وَقْتِهَا .

اور اس بات کا بیان کہ پہلی تنہا ادا کی گئی نماز فرض ہوگی اور جماعت کے ساتھ ادا کی گئی دوسری نماز نفل ہوگی۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ ادا کی گئی نماز فرض ہوگی نہ کہ وہ جو اکیلے پڑھی گئی اور فرض نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے بطورِ نفل نماز ترک کرنے کی ممانعت کا بیان اگر چہ وہ تاخیر سے نماز پڑھائے۔"

١٦٣٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالاَ: ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ح وَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالاَ: نَا أَيُّوْبُ، (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ نَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ- أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ.........

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، قَالَ: أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلاَةَ، فَأَتَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ صُنْعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِيْ، وَ قَالَ: إِنِّيْ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ رضي الله عنه كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، وَ قَالَ: إِنِّيْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِيْ، فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ، وَ قَالَ: ((صَلِّ الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكَتْكَ مَعَهُمْ، فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ: إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلاَ أُصَلِّيْ)). هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ، وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: فَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ .

"جناب ابو العالیہ ابراء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن زیاد نے نماز مؤخر کردی، تو میرے پاس حضرت عبد اللہ بن صامت تشریف لائے۔ میں نے انہیں کرسی دی تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میں نے انہیں ابن زیاد کی کارستانی بیان کی۔ انہوں نے اپنے ہونٹ چبائے پھر اپنا ہاتھ میری ران پر مارا اور فرمایا۔ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے، تو انہوں نے میری ران پر اسی طرح مارا تھا، جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے اور فرمایا تھا: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سوال کیا تھا، جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے، تو آپ نے میری ران پر ایسے ہی مارا تھا جیسے میں نے تمہاری ران پر مارا ہے، اور آپ نے فرمایا تھا: "نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔" پھر اگر ان حکمرانوں کے ساتھ تم نماز (با جماعت) پالو تو پڑھ لو اور یہ نہ کہنا: بے شک میں تو نماز پڑھ چکا ہوں اس لیے اب میں نہیں

(١٦٣٧) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة تاخير الصلاة عن وقتها، حديث: ٢٤٢/ ٦٤٨ـ سنن ابی داود: ٤٣١ـ سنن ترمذی: ١٧٦ـ سنن نسائی: ٧٧٩ـ سنن ابن ماجه: ١٢٥٦ـ مسند احمد: ٥/١٤٧.

پڑھتا۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے اور جناب یحییٰ بن حکیم کی روایت میں ہے: ''انہوں نے اپنے دونوں ہونٹ چبائے۔''

فوائد :......ا۔ اس حدیث میں اول وقت پر نماز پڑھنے کی ترغیب ہے اور اگر امام اول وقت سے نماز موخر کرے تو مقتدی کے لیے اول وقت پر تنہا نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پھر وہ امام کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرے، اس سے اول وقت اور جماعت دونوں فضیلتیں حاصل ہو جائیں گی۔

۲۔ انسان ایک نماز دو مرتبہ پڑھے تو اس کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل شمار ہوگی۔ (شرح النووی: ۵/ ۱۴۷)

۱۳۴..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مُنْفَرِداً

نماز صبح اکیلے ادا کرنے کے بعد جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا بیان

فَتَكُوْنُ الصَّلَاةُ جَمَاعَةً لِلْمَأْمُوْمِ نَافِلَةً وَ صَلَاةُ الْمُنْفَرِدِ قَبْلَهَا فَرِيْضَةً . وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، نَهْيٌ خَاصٌ لَا نَهْيٌ عَامٌّ .

مقتدی کی جماعت کے ساتھ ادا کی گئی نماز نفل ہوگی اور اس سے پہلے تنہا ادا کی گئی نماز فرض ہوگی اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی کہ ''صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں'' سے خاص نہی مراد ہے، یہ نہی عام نہیں

۱۶۳۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُنِيْعٍ، قَالَا: ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنِيْعٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا هِشَّامُ بْنُ حَسَّانٍ، وَ شُعْبَةُ وَشَرِيْكٌ ح وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، وَ قَالَ هُشَيْمٌ: وَ هٰذَا حَدِيْثُهُ، قَالَ: ثَنَا جَابِرُ بْنُ......... يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، يَعْنِي مَسْجِدَ مِنًى، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ وَ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، فَقَالَ:

''حضرت یزید بن اسود عامری بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حج میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ تو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ منیٰ کی مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو اچانک آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں کے پیچھے دو آدمی بیٹھے تھے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے حکم دیا کہ ان دونوں کو

(۱۶۳۸) تقدم تخريجه برقم: ۱۲۷۹.

عَلَیَّ بِهِمَا: فَأُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا))؟ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا، ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ، فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ. وَ قَالَ بُنْدَارٌ: فَأَتَيْتُمَا الْإِمَامَ وَ لَمْ يُصَلِّ. وَ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ثُمَّ جِئْتُمْ وَ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ. وَ زَادَ الصَّنْعَانِيُّ: وَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ بِيَدِهِ، وَ يَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَ أَطْيَبُ رِيْحاً مِنَ الْمِسْكِ.

میرے پاس لاؤ۔ پس ان دونوں کو لایا گیا تو (خوف کی وجہ سے) ان کے شانوں کا گوشت پھڑک رہا تھا۔ آپ نے پوچھا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ دونوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے محلے میں نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: تو تم ایسے نہ کیا کرو، جب تم اپنے محلے (کی مسجد) میں نماز پڑھ لو پھر تم جماعت والی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیا کرو بے شک وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ''پھر تم اس امام کے پاس آؤ جس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو۔'' اور جناب وکیع کی روایت میں ہے: ''پھر تم اس حال میں آؤ کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں۔'' اور جناب صنعانی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''اور لوگ آپ ﷺ کے دست مبارک کو پکڑ کر اسے اپنے چہروں پر لگا رہے تھے تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ پاکیزہ خوشبو و مہک والا تھا۔''

فوائد:......مکرر ۱۲۷۹۔

۱۳۵...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً نَافِلَةً بَعْدَ الصَّلَاةِ مُنْفَرِداً فَرِيْضَةً

تنہا فرض نماز پڑھ لینے کے بعد جماعت کے ساتھ بطور نفل نماز نہ پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۱۶۳۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ. ۔وَ هٰذَا حُدِيْثُ يَحْيٰى۔ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ.........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِيْ قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟)) فَقَالَ لَهُ:

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں کے درمیان ہوگے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر

(۱۶۳۸) تقدم تخريجه برقم: ۱۲۷۹.

(۱۶۳۹) صحيح: مسند احمد: ۱۶۷/۵۔ وقد تقدم برقم: ۱۶۲۷.

((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِذَا أَدْرَكْتَهُمْ، لَمْ يُصَلُّوْا، فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَلَا تَقُلْ: إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّيْ)). لَمْ يَقُلْ بُنْدَارٌ: ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا)).

کر کے ادا کریں گے؟ پھر آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم نماز وقت پر پڑھ لینا۔ پھر تم انہیں اس حال میں پاؤ کہ انہوں نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور یہ نہ کہو: میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہٰذا میں (ان کے ساتھ نماز) نہیں پڑھتا۔'' جناب بندار نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔''

۱۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ الْأُوْلَى الَّتِيْ يُصَلِّيْهَا الْمَرْءُ فِيْ وَقْتِهَا تَكُوْنُ فَرِيْضَةً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پہلی نماز جسے نمازی اس کے وقت پر پڑھے گا وہ فرض ہوگی

وَالثَّانِيَةَ الَّتِيْ يُصَلِّيْهَا جَمَاعَةً مَعَ الْإِمَامِ تَكُوْنُ تَطَوُّعاً ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الثَّانِيَةَ تَكُوْنُ فَرِيْضَةً وَ الْأُوْلَى نَافِلَةً، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَخَّرَ الْعَصْرَ فَعَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ يَنْتَفِلُ مَعَ الْإِمَامِ، وَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ))، نَهْيٌ خَاصٌّ لَا نَهْيٌ عَامٌّ.

اور دوسری نماز نفل ہوگی جسے وہ امام کے ساتھ باجماعت پڑھے گا۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف، جن کا خیال ہے کہ دوسری نماز فرض ہوگی اور پہلی نفل شمار ہوگی۔ اس دلیل کے ساتھ کہ جب امام عصر کی نماز مؤخر کر دے تو آدمی کو چاہیے کہ وہ عصر کی نماز اس وقت پر پڑھ لے۔ پھر امام کے ساتھ بطور نفل ادا کر لے۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک ''عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں'' اس سے خاص نہی مراد ہے، عام نہیں۔

۱۶۴۰۔ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ. قَالَا: ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَاصِمٌ، وَ قَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ أَقْوَاماً يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا، فَإِنْ

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید کہ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت کے بعد پڑھیں گے۔ لہٰذا اگر تم ان

(۱۶۴۰) اسناده صحيح: سنن نسائي، كتاب الامامة، باب الصلاة مع ائمة الجور، حديث: ۷۸۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۵۵۔ مسند احمد: ۱/۳۷۹۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۶۳۶.

أَدْرَكْتُمُوْهُمْ، فَصَلُّوْا فِي بُيُوْتِكُمْ لِلْوَقْتِ الَّذِيْ تَعْرِفُوْنَ، ثُمَّ صَلُّوْا مَعَهُمْ وَ اجْعَلُوْهَا سُبْحَةً.

لوگوں کو پالو تو تم اپنے گھروں میں معروف وقت پر نماز پڑھ لینا، پھر ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لینا اور اسے نفل بنالینا۔"

فوائد :......اگر امام قصداً نماز میں تاخیر کرے تو انفرادی طور پر اول وقت پر نماز پڑھنا مستحب ہے پھر نماز باجماعت مل جائے تو اس میں شامل ہونے سے انکار نہ کیا جائے۔ بلکہ جماعت میں شامل ہونے سے جماعت کا ثواب بھی ملے گا اور جماعت کے ساتھ پڑھی گئی اس کی نماز نفل شمار ہوگی۔

۱۳۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ عَلٰى نِيَّةِ الْفَرْضِ

فرض نماز کی نیت سے نماز کو دوبارہ پڑھنا منع ہے

۱٦٤۱ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، نَا عِيْسٰى، عَنْ حُسَيْنٍ، (ح) وَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَ هُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْبَلَاطِ، وَ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: أَلَا تُصَلِّيْ؟ قَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ، قُلْتُ: أَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ؟ قَالَ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تُصَلُّوْا صَلَاةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ)). هٰذَا حَدِيْثُ عِيْسٰى

"حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا جبکہ وہ بلاط مقام پر تشریف فرما تھے، اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ایک دن میں ایک ہی نماز دوبارہ مت پڑھو۔" یہ جناب عیسیٰ کی روایت ہے۔

فوائد :......استذکار میں احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا اتفاق ہے کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص فرض نماز ادا کرے، پھر فرض کی ادائیگی کے بعد اسی نماز کو دوبارہ فرض نماز کی نیت سے ادا کرے، بہرحال جو شخص نبی ﷺ کی اقتدا میں جماعت کے ساتھ دوسری نماز بطور نفل ادا کرے۔ تو یہ ایک دن میں ایک نماز کو دو مرتبہ دہرانا نہیں، کیونکہ اس کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل ہے۔ یہ نماز کا اعادہ نہیں ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۱۹٤)

(۱٦٤۱) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب اذا صلى فى جماعة ثم ادرك جماعة، حديث: ۵۷۹ـ سنن نسائی: ۸٦۱ـ مسند احمد: ۲/۱۹ـ صحیح ابن حبان: ۲۳۸۹.

۱۳۸..... بَابُ الْمُدْرِكِ وِتْرًا مِنْ صَلٰوةِ الْإِمَامِ، وَ جُلُوْسِهِ فِي الْوِتْرِ مِنْ صَلَاتِهِ اقْتِدَاءً بِالْإِمَامِ

جس شخص کو امام کی نماز سے وتر (ایک یا تین) رکعت ملے تو وہ اپنے امام کی اقتداء میں وتر رکعت میں (تشہد) بیٹھے گا

۱۶۴۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ.......... الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ: عَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَعَدَلْتُ مَعَهُ، فَأَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّزُ، فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ كَفَّهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ، فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ، فَأَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوْا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَصَلّٰى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَأَكْثَرُوا التَّسْبِيْحَ، لِأَنَّهُمْ

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں فجر سے پہلے رسول اللہ ﷺ راستے سے ہٹ گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی تھا لہٰذا میں بھی راستے سے ہٹ گیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور قضائے حاجت کی۔ (آپ ﷺ فارغ ہوئے) تو میں نے آپ ﷺ کے ہاتھوں پر برتن سے پانی انڈیلا۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے، پھر اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر اپنے بازوؤں سے کپڑا ہٹانا چاہا تو آپ ﷺ کے جبے کی آستینیں تنگ ہوگئیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ جبے کے اندر داخل کر کے جبے کے نیچے سے نکال لیے اور انہیں کہنیوں تک دھولیا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر آپ (اونٹنی پر) سوار ہوگئے۔ پھر ہم چلتے ہوئے لوگوں کے پاس پہنچے تو ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، انہوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا ہوا تھا اور وہ انہیں نماز فجر کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہوگئے اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے دوسری رکعت پڑھی۔ پھر حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے سلام پھیر دیا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کرنے لگے۔ اس پر مسلمان سخت

(۱۶۴۲) سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، حدیث: ۱۴۹۔ سنن نسائی: ۸۲۔ وقد تقدم برقم: ۱۵۱۵.

سَبَقُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَهُمْ أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ)).

گھبرا گئے اور بکثرت تسبیحات پڑھنے لگے۔ کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلے نماز پڑھ لی تھی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو انہیں فرمایا: تم نے بہت اچھا کام کیا ہے، یا تم نے درست کام کیا ہے (کہ نماز کو اس کے وقت پر باجماعت ادا کرلیا ہے)۔''

فوائد :......ا۔ نماز باجماعت کھڑی ہو تو بعد میں آنے والے مقتدی اسی حالت کو اختیار کریں گے، جس حالت میں امام ہے خواہ نماز نفل ہو یا فرض، پھر جو امام کے ساتھ نماز پالیں وہ ان کی اول نماز ہوگی اور بقیہ نماز سلام پھیرنے کے بعد ادا کریں گے۔

۲۔ نماز وتر کی جماعت قائم ہو تو بعد میں آنے والے مقتدی اسی حالت کو شامل ہوں گے جس حالت میں امام ہے، وہ اپنے طور پر شروع سے نماز کا آغاز نہ کریں، یہ صورت مستحب ہے۔

۱۳۹..... بَابُ أَمَامَةِ الْمُسَافِرِ الْمُقِيْمِيْنَ، وَ إِتْمَامِ الْمُقِيْمِيْنَ صَلَاتَهُمْ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، وَ إِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ لِأَنَّ هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ لَا يَخْتَلِفُ الْعُلَمَاءُ فِيْهَا

مسافر شخص کا مقیم لوگوں کو امامت کرانا اور امام کے فارغ ہونے کے بعد مقیم افراد کا اپنی نماز کو مکمل کرنا۔ اگر اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو۔ کیونکہ علی بن زید بن جدعان کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے اور میں نے یہ روایت اس کتاب میں صرف اس لیے بیان کردی ہے کیونکہ اس مسئلہ میں علمائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۱٦٤٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، (ح) وَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ.........

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: قَامَ شَابٌّ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ، فَسَأَلَهُ عَنْ صَلَاةِ السَّفَرِ. فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْفَتَى يَسْأَلُنِيْ عَنْ أَمْرٍ، وَ

''جناب ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہوا، اس نے ان کی سواری کی لگام پکڑ لی اور ان سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا تو وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس نوجوان نے مجھ سے

(١٦٤٣) اسناده ضعيف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب متى يتم المسافر، حديث: ١٢٢٩۔ سنن ترمذی: ٥٤٥۔ مسند احمد: ٤/٤٣١.

إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوْهُ جَمِيعاً، غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَدِيْنَةَ. زَادَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ: وَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَ قَالَا: أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ لَيْلَةً يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لِأَهْلِ مَكَّةَ: ((صَلُّوْا أَرْبَعاً فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ))، وَ غَزَوْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَ حَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ حَجَّاتٍ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَ صَلَّاهَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ سَبْعَ سِنِيْنَ مِنْ إِمَارَتِهِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَجِّ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ صَلَّاهَا بَعْدَهَا أَرْبَعاً. زَادَ أَحْمَدُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَيَّنْتُ لَكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. وَ لَفْظُ الْحَدِيْثِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ.

ایک مسئلہ پوچھا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ میں تم سب کو بیان کردوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہے تو آپ ﷺ مدینہ منورہ واپس آنے تک صرف دو دو رکعات ہی پڑھتے تھے۔ جناب زیاد بن ایوب کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ حج بھی کیا تو آپ صرف دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔'' جناب احمد بن عبدہ اور زیاد بن ایوب دونوں کی روایت میں ہے: ''فتح مکہ کے زمانہ میں آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ راتیں قیام پذیر رہے، آپ ﷺ دو دو رکعات ہی پڑھتے رہے، پھر آپ اہلِ مکہ سے فرماتے: ''تم چار رکعتیں (پوری) ادا کرلو کیونکہ ہم مسافر لوگ ہیں اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی جنگ میں شرکت کی اور ان کے ساتھ حج بھی کیا ہے، وہ بھی واپس آنے تک دو دو رکعتیں ہی ادا کرتے تھے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی حج کیے ہیں، وہ بھی دو رکعات ہی ادا کرتے تھے حتیٰ کہ واپس آ جاتے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی خلافت کے ابتدائی سات سالوں میں حج کے دوران دو رکعات ہی پڑھتے رہے حتیٰ کہ واپس مدینہ آ جاتے۔ پھر (ان سات سالوں) کے بعد انہوں نے (مکمل نماز) چار رکعات پڑھنی شروع کردیں۔'' جناب احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''پھر پوچھا: کیا میں نے تمہیں مسئلہ بیان کردیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔'' اس روایت کے الفاظ جناب احمد بن عبدہ کی روایت کے ہیں۔

۱۴۰..... بَابُ الْمَسْبُوْقِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ، وَ الْأَمْرِ بِاقْتِدَائِهِ بِالْإِمَامِ فِيْمَا يُدْرِكُ، وَ إِتْمَامِهِ مَا سَبَقَ بِهِ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

جس شخص کی کچھ نماز (امام کے ساتھ) فوت ہو جائے وہ باقی نماز میں امام کی اقتدا کرے اور امام کے فارغ ہونے پر فوت شدہ نماز کو مکمل کر لے گا

١٦٤٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ.........

أَبِيْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةً، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا، إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ، وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَ مَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا)).

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک شوروغل سنا تو آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے نماز کے لیے جلدی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم مجھے دیکھ لینے سے پہلے کھڑے نہ ہوا کرو اور تم سکون و اطمینان اختیار کیا کرو، پھر تمہیں جتنی نماز مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے چھوٹ جائے اسے مکمل کر لو۔''

فوائد:......مکرر ۱۰۶۴۔

۱۴۱..... بَابُ الْمَسْبُوْقِ بِوِتْرٍ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَلَيْهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی وتر رکعات امام کے ساتھ فوت ہو جائیں اس پر سجدہ سہو کرنا لازمی نہیں ہے

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، عَلٰى مَذْهَبِهِمْ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ تَكُوْنُ سَجْدَتَا الْعَمَدِ، لَا سَجْدَتَا السَّهْوِ، إِذِ الْمَأْمُوْمُ إِنَّمَا يَتَعَمَّدُ الْجُلُوْسَ فِي الْوِتْرِ مِنْ صَلَاتِهِ اقْتِدَاءً بِإِمَامِهِ إِذْ كَانَ لِلْإِمَامِ شَفْعٌ وَ لَهُ وِتْرٌ، وَ تَكُوْنُ سَجْدَتَا السَّهْوِ عَلٰى أَصْلِهِمْ لِمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ فِعْلُهُ، لَا لِمَا يَسْهُوْ فَيَفْعَلُ مَا لَيْسَ لَهُ فِعْلُهُ عَلَى الْعَمَدِ.

(١٦٤٤) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلاة، ٦٣٥ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار، حديث ٦٠٣ـ وقد تقدم برقم: ١٥٣٦.

ان لوگوں کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ اسے سہو کے دو سجدے کرنے پڑیں گے۔ اس مسئلہ میں ان کے مذہب کی رو سے یہ دو سجدے عمداً ہوں گے سہواً نہیں ہوں گے۔ کیونکہ جب امام کی دوسری رکعت ہوگی اور اس کی پہلی ہوگی تو یہ شخص عمداً امام کی اقتداء میں پہلی رکعت میں تشہد بیٹھے گا۔ اس طرح ان کے موقف کے مطابق سہو کے دو سجدے نمازی پر کسی وجوبی عمل کی ادائیگی پر لازم آئیں گے نہ کہ بھول کر کوئی ایسا کام کرنے پر واجب ہوں گے جسے نمازی کے لیے عمداً کرنا جائز نہ ہو۔

١٦٤٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَبُوْ بِشْرِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ الدَّوْرَقِيُّ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، وَ قَالَ أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ............

الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا قَدْ شَهِدْتُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّا كُنَّا مَعَهُ فِيْ سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَ جَانِبَيْ عِمَامَتِهِ، وَ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، قَالَ: وَ صَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مَعَ رَعِيَّتِهِ. وَ شَهِدْتُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِيْ سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَاحْتُبِسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَامُوْا الصَّلَاةَ وَ قَدَّمُوْا ابْنَ عَوْفٍ، فَصَلّٰى بِهِمْ بَعْضَ الصَّلَاةِ، وَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ. فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضٰى مَا سَبَقَ بِهِ. هٰذَا حَدِيْثُ

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو چیزوں کو دیکھنے کے بعد ان کے بارے میں کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ ہم ایک سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو وضو کیا، اور اپنی پیشانی اور اپنے عمامہ کے دونوں اطراف کا مسح کیا اور اپنے دونوں موزوں کا بھی مسح کیا۔ (دوسری بات یہ ہے کہ) امام کا اپنی رعایا کے ساتھ کسی آدمی کے پیچھے نماز ادا کرنا (جائز ہے)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو نماز کا وقت ہوگیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (قضائے حاجت سے فارغ ہوکر) ان تک نہ پہنچ سکے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نماز کھڑی کی اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھادیا، لہٰذا انہوں نے ابھی کچھ نماز ہی پڑھائی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے بقیہ نماز ادا کی، پھر جب حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرلیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(١٦٤٥) رجاله ثقات: سنن نسائي، كتاب الطهارة، باب كيف المسح على العمامة، حديث: ١٠٩ـ وقد تقدم برقم: ١٦٤١.

الـدَّوْرَقِـيِّ، وَ قَـالَ أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْـبٍ الثَّـقَـفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ، وَ قَالَ: فَبَرَزَ لِـحَـاجَةٍ، فَـدَعَـا بِـمَـاءٍ، فَأَتَيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ أَوْ سَـطِـيْـحَةٍ وَ عَـلَيْـهِ جُبَّةٌ شَـامِيَةٌ ضَـيِّـقَةُ الْـكُـمَّـيْـنِ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلَ الْجُبَّةِ، فَتَـوَضَّـأَ وَ مَسَـحَ عَـلَـى خُفَّيْـهِ، وَ مَسَحَ بِـنَـاصِيَتِـهِ وَجَانِبَيِ الْعِمَامَةِ، ثُمَّ أَبْطَأَ عَلَى الْـقَـوْمِ فَـأَقَامُوْا الصَّلَاةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنْ صَحَّ هٰذَا الْخَبَرُ يَعْنِي قَوْلَهُ (حَدَّثَنِي عَمْرُو بْـنُ وَهْـبٍ، فَـإِنَّ حَـمَّادَ بْنَ زَيْدٍ رَوَاهُ عَنْ أَيُّـوْبَ، عَـنِ ابْـنِ سِيْرِيْنَ)، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُـلٌ يُـكَـنّـى أَبَا عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ.

کھڑے ہو کر فوت شدہ نماز مکمل کر لی۔" یہ جناب الدورقی کی روایت ہے۔ جبکہ جناب ابوبشر کی روایت میں ہے: "تو نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے پانی منگوایا تو میں ایک برتن یا مشکیزے میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے تنگ آستینوں والا ایک جبہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے جبے کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکال کر وضو کیا اور اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا اور اپنی پیشانی اور عمامہ کے دونوں جانب مسح کیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کے پاس دیر سے تشریف لائے تو انہوں نے نماز کھڑی کر دی۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر یہ حدیث اس سند سے ثابت ہو یعنی ابوبشر کی سند میں ابن سیرین کہتے ہیں: حدثنی عمرو بن وهب (کہ مجھے عمرو بن وہب نے بیان کیا۔ اس طرح انہوں نے اپنے سماع کی صراحت کر دی ہے) لیکن حماد بن زید کی سند میں ہے، ابن سیرین کہتے ہیں: حدثنی رجل یکنی ابا عبد الله عن عمرو بن وهب۔ (یعنی اس سند میں ابن سیرین اور عمرو بن وہب کے درمیان ابوعبداللہ نامی مجہول شخص کا واسطہ ہے۔)"

١٦٤٦ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأَيْلِيُّ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُـعَـاوِيَةَ بْـنِ عَـاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، لَفْظًا، قَالَ: ثَنَا سَلَامٌ أَبُوْ الْمُنْذِرِ الْقَارِئُ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيْـمَتِ الصَّلَاةُ فَـأْتُـوْهَـا وَ عَلَيْكُمُ السَّـكِيْنَةُ وَ الْوِقَارُ، فَصَلُّوْا مَا أَدْرَكْتُمْ، وَ

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم نماز کے لیے اس حالت میں آؤ کہ تم پر سکون اور وقار ہو۔ پھر جو نماز پالو وہ پڑھ

(١٦٤٦) مسند احمد: ٤٨٩/٢۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب لا یسعی الی الصلاة، حدیث: ٦٣٦۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتیان الصلاة بوقار، حدیث: ٦٠٢۔ من طریق اخر عند ابی هریرة رضی الله عنه.

أَتِمُّوْا مَا فَاتَكُمْ)) . لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے مکمل کر لو۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۵۴۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۴۲...... بَابُ تَلْقِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا تَعَايَا أَوْ تَرَكَ شَيْئاً مِنَ الْقُرْاٰنِ

جب امام قراءت قرآن کے دوران اٹک جائے یا کوئی آیت چھوڑ دے تو اسے یاد دہانی کرانے کا بیان

۱٦٤٧ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَّ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ أَبْزٰى ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَـنْ أُبَـيِّ بْـنِ كَـعْبٍ ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَتَـرَكَ اٰيَةً ، وَفِـي الْقَوْمِ أُبَيُّ بْنُ كَـعْبٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ اٰيَةَ كَذَا وَ كَـذَا ، أَوْ نُسِـخَـتْ . قَالَ: ((نَسِيْتُهَا)) . هٰـذَا حَـدِيْـثُ بُنْدَارٍ . وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْـزٰى ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أُبَيٍّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ الـلّٰهِ وَفِي الْقَوْمِ أُبَيٌّ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْـتَ اٰيَةَ كَذَا وَ كَذَا أَوْ نُسِيْتَهَا؟ قَالَ: لَا ، بَلْ نَسِيْتُهَا .

"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو (دوران قراء ت) ایک آیت چھوڑ دی اور لوگوں میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ (نماز کے بعد) انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں فلاں آیت بھول گئے ہیں یا وہ منسوخ ہوگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ بھول گیا تھا۔" یہ جناب بندار کی روایت ہے اور جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے:" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران قراء ت کرتے ہوئے) قرآن مجید کی ایک آیت بھول گئے، جبکہ نمازیوں میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ فلاں فلاں آیت بھول گئے ہیں یا آپ کو بھلا دی گئی ہے (منسوخ کر دی گئی ہے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں (منسوخ نہیں ہوئی) بلکہ میں اسے بھول گیا تھا۔"

۱٦٤٨ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَـمْـرِو بْـنِ تَـمَامٍ الْمِصْرِيُّ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَا : ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ الْكَاهِلِيِّ..........

(۱٦٤٧) اسناده صحيح: عبدالله بن احمد في الزيادات على المسند : ٥/١٢٣.

(۱٦٤٨) حسن: جزء القراءة للبخاري: ١٩٤ـ سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الفتح على الامام في الصلاة: حديث : ٩٠٧ـ عبدالله بن احمد في الزيادات: ٤/٧٤.

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ يَزِيْدَ الْأُسَيْدِيِّ، وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَسَدِيُّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَ رُبَّمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ: ((فَهَلَّا أَذْكَرْتُمُوْنِيْهَا؟)) زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، فَقَالَ: كُنْتُ أَرَاهَا نُسِخَتْ.

''حضرت مسور بن یزید الاسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں قراءت کرتے ہوئے سنا تو آپ نے کچھ آیات کی تلاوت چھوڑ دی۔ تو ایک شخص نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے یہ آیات چھوڑ دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم نے مجھے یاد کیوں نہ کرادیا؟ جناب محمد بن یحییٰ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''اس صحابی نے جواب دیا کہ میرے خیال میں وہ آیات منسوخ ہوگئی تھیں۔ (اس لیے میں نے آپ کو یاد نہ دلایا۔)''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ قراءت بھولنے کی صورت میں امام کو آیت یاد دلانا اور لقمہ دینا مشروع ہے۔

۲۔ جہری نماز میں قراءت بھولنے کی صورت میں مذکورہ آیت یاد دلانا اور دیگر ارکان میں بھولنے کی صورت میں مردوں کا سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کا تالی پیٹنا جائز ہے۔ (عون المعبود: ۳/ ۱۳۷)

۱۴۳...... بَابُ وَضْعِ الْإِمَامِ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ

امام کا اپنے جوتے اپنی بائیں جانب رکھنا

۱۶۴۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ.

''حضرت عبداللہ بن سائب کہتے ہیں: میں فتح مکہ والے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے صبح کی نماز ادا کی تو اپنے جوتے اتار دیئے اور انہیں اپنی بائیں جانب رکھ لیا۔''

فوائد:......مکرر ۱۶۴۹

❁❁❁❁

(۱۶٤۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۱۵.

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْعُذْرِ الَّذِيْ يَجُوْزُ فِيْهِ تَرْكُ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةَ

جس عذر کی بنا پر نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے، ان ابواب کا مجموعہ

۱۴۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَرِيْضِ فِيْ تَرْكِ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةَ

بیمار آدمی کے لیے نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

١٦٥٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، (ح) وَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَمَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ، لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَ هُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ، فَنَكَصَ أَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَ ظَنَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ . وَ قَالَ أَنَسٌ: وَ هَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يَفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحاً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ، وَ

"حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران میں کہ مسلمان سوموار والے دن نمازِ فجر ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھ رہے تھے، تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھا کر انہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ایک دلکش مسکراہٹ پھیل گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صف میں کھڑے ہونے کے لیے اپنی ایڑھیوں کے بل پیچھے ہٹے، انہیں خیال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اور مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کی وجہ سے اپنی نمازوں کو توڑنے کا قصد کرلیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی نماز مکمل کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ میں واپس تشریف لے گئے اور اپنے اور ان کے درمیان پردہ لٹکا لیا۔ پھر رسول اللہ اسی روز

(١٦٥٠) تقدم برقم: ٨٦٧. ١٦٥٠/١ـ تقدم تخريجه برقم: ١٤٨٨.

أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُمْ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ . هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَزِيْزٍ، وَ هُوَ أَحْسَنُهُمْ سِيَاقاً لِلْحَدِيْثِ، وَ أَتَمُّهُمْ حَدِيْثاً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَبْدِالْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ: لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاثاً، خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ، حَدَّثَنَاهُ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى الْقَزَّازُ، نَا عَبْدُالْوَارِثِ .

وفات پا گئے۔ یہ روایت جناب محمد بن عزیز کی ہے اور انہوں نے باقی راویوں کی نسبت بہترین سیاق سے اور مکمل حدیث بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جناب عبد الوارث بن سعید کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ تین روز تک ہمارے پاس (نماز کے لیے) تشریف نہیں لائے۔“ میں نے یہ روایت کتاب الکبیر میں بیان کر دی ہے۔“

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۴۸۸ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۴۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ حُضُوْرِ الْعَشَاءِ

رات کا کھانا موجود ہونے کی صورت میں نماز با جماعت ترک کرنے کی رخصت کا بیان

١٦٥١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالُوْا: ثَنَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ......

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوْا بِالْعَشَاءِ)). هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدُ الْجَبَّارِ. وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَحْمَدُ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَ قَالَ أَحْمَدُ: عَنْ أَنَسٍ .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔“ یہ روایت جناب عبدالجبار کی ہے۔“

فوائد:......مکرر ۹۳۴۔

۱۴۶...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ حَاقِناً .

جب آدمی پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو تو اسے نماز با جماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

١٦٥٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ......

(١٦٥١) تقدم برقم: ٩٣٤.

(١٦٥٢) تقدم برقم: ٩٣٣.

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْأَرْقَمِ كَانَ يُسَافِرُ، فَيَصْحَبُهُ قَوْمٌ يَقْتَدُوْنَ بِهِ، قَالَ: وَ كَانَ يُؤَذِّنُ لِأَصْحَابِهِ وَ يَؤُمُّهُمْ. قَالَ: فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ يَوْماً، ثُمَّ قَالَ: يَؤُمُّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ وَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ)).

''حضرت عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ارقم سفر کرتے تھے تو لوگ ان کے ساتھ ہوتے اور ان کی اقتداء کرتے۔ اور وہ اپنے ساتھیوں کے لیے اذان دیتے اور ان کی امامت بھی کرتے۔ فرماتے ہیں: ایک دن نماز کے لیے اذان ہوگئی تو انہوں نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جماعت کرادے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کرنا چاہتا ہو اور نماز کھڑی ہوجائے تو اسے چاہیے کہ پہلے قضائے حاجت کرے۔''

فوائد:......مکرر ۹۳۲۔

۱۴۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْعُمْيَانِ الْجَمَاعَةَ فِي الْأَمْطَارِ وَ السُّيُوْلِ.

نابینا افراد کو بارشوں اور سیلابوں میں نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے

۱۶۵۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ.........

مَحْمُوْدَ بْنَ الرُّبَيِّعِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً مِنَ الْأَنْصَارِ۔ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ، وَ إِنِّيْ أُصَلِّيْ بِقَوْمِيْ، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ، سَالَ الْوَادِيْ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُوْلَ

''جناب محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عتبان بن مالک جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور جنگ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کرنے والے انصار میں سے ایک ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ پس جب بارشوں کا موسم آتا ہے تو میرے اور ان کے درمیان واقع وادی بہنے لگتی ہے۔ تو میں ان کی مسجد میں جاکر انہیں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ اس لیے میری خواہش ہے کہ اے اللہ کے رسول! آپ تشریف لائیں اور

(۱۶۵۳) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب المساجد فی البیوت، حدیث: ۴۲۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة لعذر، حدیث: ۳۳/۲۶۳۔ سنن نسائی: ۷۸۹۔

اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِي، فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ. فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَأَجْلَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ. قَالَ: فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُوْ عَدَدٍ. فَقَالَ: ((أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ؟)) فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)). قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، إِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيْحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)). قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الزُّهْرِيَّ-

میرے گھر میں نماز ادا کریں تا کہ میں اس جگہ کو میں اپنی نماز گاہ بنالوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب (تمہاری یہ خواہش پوری) کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”تو دوسرے دن سورج چڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت چاہی تو میں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی (آپ کو خوش آمدید کہا) تو آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے بغیر گھر میں داخل ہوئے پھر پوچھا: تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوکر صف بنالی تو آپ ﷺ نے دو رکعات ادا کر کے سلام پھیرا۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کو آپ کے لیے خزیر (گوشت اور آٹے سے تیار کردہ خاص قسم کا کھانا) کے لیے آپ کو بٹھا لیا، فرماتے ہیں: (اس دوران) محلے کے لوگ مسلسل آتے رہے حتیٰ کہ ہمارے گھر میں لوگوں کی کافی تعداد جمع ہوگئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: مالک بن دخیشن کہاں ہے؟ ایک شخص نے جواب دیا: ”وہ تو منافق آدمی ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا (اس لیے آپ ﷺ کی آمد پر حاضر نہیں ہوا)۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں ایسا مت کہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کا اقرار کرتا ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم تو اس کی تعلق داری اور سچی دوستی و محبت منافقوں ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے

فَسَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ هُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ .

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آگ پر اس شخص کو حرام کر دیا جو خالص اللہ کی رضا کے لیے ''لا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا اقرار کرتا ہے۔ امام محمد زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو کہ بنی سالم کے ایک سردار ہیں، حضرت محمود بن ربیع کی حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کی تصدیق کی۔''

١٦٥٤۔ وَفِي خَبَرِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ . وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ تَقَعُ عَلَى مَنْ فِيْ بَصَرِهِ سُوْءٌ، وَإِنْ كَانَ يُبْصِرُ بَصَرَ سُوْءٍ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ قَدْ صَارَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُ . لَسْتُ أَشُكُّ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ صَارَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَعْمٰى لَمْ يَكُنْ يُبْصِرُ، فَأَمَّا وَقْتَ سُؤَالِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنَّمَا سَأَلَ، إِلٰى أَنْ أَيْقَنْتُ فِيْ لَفْظِ هٰذَا الْخَبَرِ . حَدَّثَنَا بِخَبَرِ مَعْمَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرُّبَيِّعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنِّيْ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ، وَإِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ، وَصَلَّيْتَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَفْعَلُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ)). وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ .

''جناب معمر کی امام زہری سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''بے شک میری نظر کمزور ہوگئی ہے۔'' یہ الفاظ اس شخص پر بولے جاتے ہیں جس کی بینائی میں نقص و کمزوری ہو اگرچہ اسے تھوڑا سا دکھائی بھی دیتا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مکمل نابینا ہو چکے ہوں اور انہیں کچھ دکھائی نہ دیتا ہو۔ مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ بعد میں مکمل بینائی سے محروم ہو گئے تھے، وہ بالکل دیکھ نہیں سکتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کیا تھا تو اس وقت ان کی بینائی میں کچھ نقص تھا (مکمل نابینا نہ تھے) حتیٰ کہ مجھے اس روایت کے الفاظ سے یقین ہوگیا (کہ واقعی وہ سوال کے وقت مکمل نابینا نہ تھے)۔ جناب معمر کی روایت میں الفاظ ہیں۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: بلاشبہ میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور سیلاب میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ (اس لیے) میری خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر کسی جگہ نماز ادا کریں جسے میں اپنے لیے جائے نماز بنالوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں (تمہاری یہ خواہش

(١٦٥٤) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا زار الامام قوما فامهم، حدیث: ٦٨٦۔ صحیح مسلم، حوالہ سابق: ٣٣/٢٦٣۔ سنن نسائی: ١٣٢٨۔ مسند احمد: ٤٤٩/٥۔ وانظر الحدیث السابق.

پوری) کروں گا ان شاء اللہ۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:......ا۔ نابینا شخص کا امام بننا جائز ہے اور نابینا کی امامت سے نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔

۲۔ بارش کی صورت میں گھر پر نماز پڑھنا جائز ہے اور گھر میں نماز کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر کی جاسکتی ہے۔ نیز کسی صالح شخص سے گھر پر نماز کے لیے جگہ مختص کرانا جائز ہے۔

۳۔ نماز چاشت کا باجماعت اہتمام کرنا جائز ہے۔

۴۔ رضائے الٰہی سے کلمہ توحید کا اقرار کرنے والا جنتی ہے۔ خواہ اس کا میل جول منافقین کے ساتھ بھی ہو، اور محض ظن سے کسی کو منافق کہنا درست نہیں۔ تاہم یہ روایت منافقین کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے جواز کی دلیل نہیں ہے۔

۱۴۸..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَالْبَارِدَةِ

سفر میں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا جائز ہے اور بارش اور ٹھنڈ والی رات میں گھروں میں نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى لَوْ حُمِلَ الْخَبَرُ عَلَى ظَاهِرِهِ كَانَ شُهُوْدُ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَالْبَارِدَةِ مَعْصِيَةً، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ذکر کے ساتھ۔ اگر اس مختصر روایت کو اس کے ظاہر پر محمول کیا جائے تو بارش اور سردی والی رات جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا معصیت و نافرمانی ہوگی، کیونکہ ایسی حالت میں نبی کریم ﷺ نے گھروں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

١٦٥٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ: نَا أَيُّوْبُ، وَ قَالَ زِيَادٌ: قَالَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، (ح) وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، (ح) نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ نَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مَسْعَدَةَ ـ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيٰى أَيْضاً، وَ نَا أَبُوْ يَحْيٰى ـ يَعْنِي عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عُثْمَانَ ـ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ..........

(١٦٥٥) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة، حديث: ٦٣٢ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الصلاة في الرحال في المطر، حديث: ٦٩٧ـ سنن ابی داود: ١٠٦٢ـ سنن نسائی: ٦٥٥ـ سنن ابن ماجه: ٩٣٧ـ مسند احمد: ٢/٥٣.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادٰى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ: صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ، ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَ الْبَارِدَةِ فِي السَّفَرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ (فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَ الْبَارِدَةِ)، تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ أَحَدُهُمَا: أَنْ تَكُوْنَ اللَّيْلَةُ مَطِيْرَةً وَ بَارِدَةً جَمِيْعاً، وَ تَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ اللَّيْلَةَ الْمَطِيْرَةَ وَ اللَّيْلَةَ الْبَارِدَةَ أَيْضاً وَ إِنْ لَمْ تَجْتَمِعِ الْعِلَّتَانِ جَمِيْعاً فِيْ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ. وَ خَبَرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ دَالٌّ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ أَحَدَ الْمَعْنَيَيْنِ، كَانَتِ اللَّيْلَةُ مَطِيْرَةً، أَوْ كَانَتْ بَارِدَةً.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز کے لیے اذان دی پھر یہ کلمات پکارے: ''صَلُّوا فِيْ رِحَالِكُمْ'' اپنے ٹھکانوں اور گھروں میں نماز ادا کرو۔'' پھر انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں بارش اور سردی والی رات ایسا ہی کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس لفظ ''بارش اور سردی والی رات'' کے دو معنی ہیں: ایک یہ کہ اس سے مراد ایسی رات ہو جس میں بارش اور سردی دونوں ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی مراد بارش والی رات اور سردی والی رات (الگ الگ) ہو۔ اگر چہ دونوں علتیں ایک ہی رات میں جمع نہ ہوں اور جناب حماد بن زید کی روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی مراد کوئی ایک معنی ہے۔ بارش والی رات یا سردی والی رات۔''

۱۴۹..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَ إِنْ لَّمْ تَكُنْ بَارِدَةً وَ لَا مَطِيْرَةً بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِي الْبَابِ قَبْلُ

دوران سفر اندھیری رات میں نماز با جماعت چھوڑنا جائز ہے۔ اگر چہ رات ٹھنڈی اور بارش والی نہ ہو۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے بیان کے ساتھ۔

١٦٥٦۔ وَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَتْ لَيْلَةٌ ظَلْمَاءُ أَوْ لَيْلَةٌ مَطِيْرَةٌ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ نَادٰى

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں ہوتے اور رات اندھیری یا بارش والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کا مؤذن اذان دیتا یا منادی پکارتا۔

(١٦٥٦) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ٢٠٨١۔ من طريق ابي يعلى۔ وانظر الحديث السابق.

مُنَادِيْهِ: أَنْ صَلُّوْا فِي رِحَالِكُمْ. ''نماز اپنے اپنے ٹھکانوں اور خیموں میں پڑھ لو۔''

فوائد:......۱۔ دوران سفر رات کے وقت بارش ہونے اور سخت سردی کی صورت میں نماز باجماعت میں تخفیف مباح ہے اور نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔ نیز یہ شرعی عذر میں سے ایک عذر ہے جس کی وجہ سے نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے۔

۳۔ رات کے وقت سخت اندھیرا یا بارش ہو تو نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے اور ان صورتوں میں مؤذن اذان میں حی علی الصلاة، حی علی الفلاح کی جگہ صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ کہے گا۔

۱۵۰...... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ الْقَلِيْلِ غَيْرَ الْمُؤْذِيْ بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ قَبْلُ

سفر کے دوران نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے ساتھ، تھوڑی اور غیر تکلیف دہ بارش میں نماز گھروں اور ٹھکانوں پر پڑھنے کا حکم

۱۶۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، وَ قَالَ مُؤَمِّلٌ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.........

عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ: قَالَ: خَرَجْتُ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اسْتَفْتَحْتُ، فَقَالَ أَبِي: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: أَبُوْ مَلِيْحٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَ أَصَابَتْنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلْ أَسْفَلُ نِعَالِنَا، فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ صَلُّوْا فِي رِحَالِكُمْ.

''جناب ابوملیح بیان کرتے ہیں کہ میں ایک اندھیری رات میں عشاء کی نماز کے لیے گھر سے نکلا۔ پھر جب میں واپس آیا تو میں نے دروازہ کھلوانے کے لیے دستک دی تو میرے والد گرامی نے پوچھا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ابوملیح ہوں۔ (اس پر ان کے والد گرامی نے) فرمایا: میں نے حدیبیہ والے دن اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس حال میں دیکھا کہ ہم پر بارش ہوئی جس سے ہمارے جوتوں کے تلوے بھی نہ بھیگے تو رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اعلان کر دیا کہ تم نماز اپنے ٹھکانوں اور خیموں میں ادا کرلو۔''

(۱۶۵۷) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الجمعة فى اليوم المطير، حديث: ۱۰۵۷۔ سنن ابن ماجه: ۹۳۷۔ مسند احمد: ۵/۷۴۔ سنن نسائی: ۸۵۵۔

۱۵۱..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ وَ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيْرِ فِي السَّفَرِ مِثْلَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُ قَبْلُ

گزشتہ روایت جیسی روایت کے ساتھ دورانِ سفر بارش والے دن نماز باجماعت ترک کرنے اور ٹھکانوں پر نماز پڑھنے کی رخصت واباحت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ النَّهَارِ فِيْ إِبَاحَةِ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَطَرِ كَحُكْمِ اللَّيْلِ سَوَاءٌ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ بارش میں نماز باجماعت ترک کرنے کے جواز کا حکم رات اور دن کے لیے برابر ہے۔

۱۶۵۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، (ح) وَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا أَبُوْ بَحْرٍ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عُرْوَةَ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى، عَنْ سَعِيْدٍ وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ)). هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَ قَالَ عَلِيُّ خَشْرَمٍ مَرَّةً أُخْرٰى: أَبُوْ الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ.

''حضرت ابوملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حنین والے دن نبی کریم ﷺ کی معیت میں ہم پر بارش برسی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نماز ٹھکانوں اور خیموں میں ادا کی جائے گی۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر تھوڑی بارش ہو تب بھی نماز باجماعت میں تخفیف ہے اور نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

۱۵۲..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰى لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ

ٹھکانوں اور خیموں میں نماز پڑھنے کے متعلق نبی کریم ﷺ کے حکم کے بارے میں، میں نے جو مختصر روایت بیان کی تھی، اس کی تفصیلی روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَمْرُ إِبَاحَةٍ لَا أَمْرُ عَزْمٍ، يَكُوْنُ مُتَعَدِّيْهِ عَاصِياً إِنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً فِي الْمَطَرِ

(۱۶۵۸) انظر الحديث السابق.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا حکم جواز کے لیے ہے، وجوب کے لیے نہیں کہ اگر کوئی نمازی بارش میں نماز باجماعت میں حاضر ہوتا ہے تو وہ گناہگار ہوگا

١٦٥٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، نَا زُهَيْرٌ، وَ ثَنَا أَبُوْكُرَيْبٍ، نَا سِنَانٌ يَعْنِي ابْنَ مُطَاهِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَمُطِرْنَا فَقَالَ: ((لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهِ)) .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہم پر بارش ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص چاہے وہ اپنے خیمے میں نماز پڑھ لے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ١٦٥٥ کے تحت بیان ہوتی ہے۔

١٥٣..... بَابُ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدَ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِيْ مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ إِبَاحَةٍ لَّهُ لَا حَتْمٌ.

اندھیری اور بارش والی رات میں نماز کے لیے مسجد میں آنے کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس قسم کی رات میں خیموں میں نماز پڑھنے کا حکم اباحت و جواز کے لیے ہے، واجب نہیں ہے۔

١٦٦٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نَا فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: وَ اللّٰهِ لَوْ جِئْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ، فَأَتَيْتُهُ، فَذَكَرَ حَدِيْثاً طَوِيْلاً فِيْ قِصَّةِ الْعَرَاجِيْنَ، قَالَ: ثُمَّ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ بَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فَرَأٰى قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ، فَقَالَ: ((مَا السُّرٰى يَا قَتَادَةُ؟)) فَقَالَ: عَلِمْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَّ شَاهِدَ

''حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے تو میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! اگر میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (حصول علم کے لیے) حاضر جاؤں تو بہت بہتر ہوگا۔ لہٰذا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔'' پھر انہوں نے عراجین کھجور کی شاخوں کے قصے کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا: ''پھر اس رات بادل خوب امنڈ کر آیا (اور خوب بارش برسی)۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو بجلی چمکی، جس سے آپ ﷺ

(١٦٦٠) صحيح: الصحيحة: ٣٠٣٦ـ مسند احمد: ٦٥/٣، ٤٥١/٥ـ وانظر ما تقدم برقم: ٨٨١.

الصَّلَاةِ اللَّيْلَةَ قَلِيلٌ ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْهَدَهَا . قَالَ : ((فَإِذَا صَلَّيْتَ فَاثْبُتْ حَتّٰى أَمُرَ بِكَ)) ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَعْطَاهُ الْعُرْجُوْنَ : فَقَالَ : خُذْ هٰذَا فَسَيُضِيْءُ لَكَ أَمَامَكَ عَشْراً وَ خَلْفَكَ عَشْراً ، فَإِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ فَرَأَيْتَ سَوَاداً فِيْ زَاوِيَةِ الْبَيْتِ ، فَاضْرِبْهُ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ ، فَإِنَّهُ الشَّيْطَانُ)) قَالَ: فَفَعَلَ ، فَنَحْنُ نُحِبُّ هٰذِهِ الْعَرَاجِيْنَ لِذٰلِكَ .

نے حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو پوچھا: ''اے قتادہ! ایسی رات میں کیسے چل کر آئے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم تھا کہ آج رات نمازی کم ہوں گے اس لیے میں نے پسند کیا کہ میں نماز جماعت کے ساتھ ادا کروں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ لو تو ٹھہرے رہنا حتیٰ کہ میں تمہیں جانے کی اجازت دے دوں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو کھجور کی ایک شاخ عنایت کی۔ اور فرمایا: ''یہ شاخ لے لو، تمہارے آگے اور پیچھے دس دس (ہاتھ) روشن کر دے گی۔ پھر جب تم اپنے گھر داخل ہو جاؤ اور گھر کے ایک کونے میں سایہ دیکھو تو گفتگو کرنے سے پہلے اسے مارنا کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ تو انہوں نے ایسے ہی کیا۔ اس لیے ہم بھی ان شاخوں کو پسند کرتے ہیں۔''

۱۵۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِاٰكِلِ الثَّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کو نماز باجماعت میں شریک ہونا منع ہے

۱۶۶۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثَّوْمَ ، فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ)). وَ قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ وَ قَالَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا: ''جس شخص نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا ہو تو وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے۔'' جناب عبیداللہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اس پودے سے کھایا ہو وہ مسجدوں کے قریب ہرگز

(۱۶۶۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ما جاء فی الثوم النیء، حدیث: ۸۵۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نهی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۱۔ سنن ابی داود: ۳۸۲۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۱۶۔ مسند احمد: ۱۳/۲۔ سنن الدارمی: ۲۰۵۳.

الشَّجَرَةِ، فَـلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ)).

نہ جائے۔"

١٦٦٢ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْخَزَّازُ، نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَـنْ عَبَّـادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَكَـلَ مِـنْ هٰـذِهِ الْبَـقْلَةِ فَـلَا يُؤْذِيْنَا بِهَا فِيْ مَسْجِدِنَا هٰذَا)).

"حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس سبزی میں سے کھالے تو وہ ہمیں ہماری اس مسجد میں اس (کی بو) کے ساتھ اذیت نہ دے۔"

فوائد :......١۔ کچا پیاز اور لہسن کھا کر نماز باجماعت میں شامل ہونا اور مساجد میں داخل ہونا ممنوع ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں اور فرشتوں کو ایذا اٹھانا پڑتی ہے۔

٢۔ اگر مسجد خالی ہو تب بھی لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے۔ کیونکہ مساجد میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ اس بدبو سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

١٥٥..... بَابُ تَوْقِيْتِ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِاٰكِلِ الثُّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کے لیے نماز باجماعت میں شرکت کی ممانعت کی تعیین وتحدید کا بیان

١٦٦٣ ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ..........

عَـنْ حُـذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ، جَـاءَ يَـوْمَ الْقِيَامَةِ وَ تَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَمَنْ أَكَـلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيْثَةِ، فَـلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا)).

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے قبلہ رخ تھوکا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوگا اور جس شخص نے اس بدبودار سبزی میں سے کھایا ہو تو وہ تین دن تک ہماری مسجد کے قریب مت آئے۔"

فوائد :......مصنف نے اس حدیث سے لفظ "ثَلَاثًا" سے یہ استدلال کیا ہے کہ پیاز کھانے کے بعد تین دن تک مساجد میں داخلہ ممنوع ہے۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں، کیونکہ پیاز کھانے کے بعد تین دن تک پیاز کی بو باقی نہیں رہتی لہٰذا اتنی لمبی پابندی بے سود ہے پھر ممکن اور قرین قیاس یہ ہے کہ "ثَلَاثًا" سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین بار دہرایا کیونکہ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ بات سمجھانے کی خاطر آپ ﷺ مکرر کلمات کہتے تھے۔

(١٦٦٢) حديث صحيح. (١٦٦٣) تقدم تخريجه برقم: ٩٢٥، ١٣١٤.

۱۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِأَكْلِ الثُّوْمِ
لہسن کھانے والے شخص کے لیے مساجد میں آنا منع ہے

١٦٦٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ: وَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ أَنَّ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ ثَوْماً أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَ لْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ)).

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (کچا) لہسن یا پیاز کھایا ہو تو وہ ہم سے الگ رہے یا وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۶۶۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۵۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِأَكْلِ الْكُرَّاثِ
گندنا کھانے والے شخص کے لیے جماعت میں شریک ہونا منع ہے

١٦٦٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ: الثَّوْمِ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسَانُ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اس پودے لہسن سے کھایا ہو'' پھر بعد میں فرمایا: ''اور پیاز اور گندنا کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد کے قریب بالکل نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

فوائد:......گندنا ایک بدبودار سبزی ہے جس کی بعض قسمیں لہسن اور بعض پیاز سے ملتی جلتی ہیں۔ اس قسم کی بدبو یا ان سے سخت بدبو رکھنے والی اشیاء کا بھی یہی حکم ہے جیسے سگریٹ وغیرہ۔

(١٦٦٤) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب ما جاء في الثوم النيء، حديث: ٨٥٥۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب نهى من اكل ثوما او بصلا، حديث: ٥٦٤۔ سنن ابى داود: ٣٨٢٢۔ سنن كبرىٰ نسائى: ٦٦٥١، مسند احمد: ٣/٤٠٠.

(١٦٦٥) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب ما جاء في الثوم النيء، حديث: ٨٥٤۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب نهى من اكل ثوما او بصلا، حديث: ٥٦٤/٧٤۔ سنن ترمذى: ١٨٠٦۔ سنن نسائى: ٧٠٨۔ مسند احمد: ٣/٢٨٠ وانظر الحديث السابق.

۱۵۸۔۔۔۔ بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْىَ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِاٰكِلِهِنَّ نَيِّئاً غَيْرَ مَطْبُوْخٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پیاز ولہسن وغیرہ کھانے والے کو مساجد میں آنے کی ممانعت اس وقت ہے جب اس نے انہیں پکائے بغیر کچا ہی کھایا ہو

۱۶۶۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ..........

عَنْ مَعْدَانَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ مَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ، هٰذَا الثَّوْمَ، وَ هٰذَا الْبَصَلَ، وَ قَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ يُوْجَدُ رِيْحُهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهٖ فَيَخْرُجُ بِهٖ إِلَى الْبَقِيْعِ، وَ مَنْ كَانَ اٰكِلُهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبَخاً.

''جناب معدان سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب فرمایا، پھر کہا: لوگو! بے شک تم ان دو پودوں سے کھاتے ہو اور میرے نزدیک یہ دونوں بدبو دار ہیں، ایک لہسن ہے اور دوسرا پیاز۔ اور میں ایک آدمی کو دیکھا کرتا تھا کہ اس کے منہ سے (ان کی) بدبو محسوس کی جاتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا۔ (لہٰذا) جو شخص انہیں کھانا چاہے تو وہ ان کو پکا کر ان کی بو ختم کرلے۔''

۱۵۹۔۔۔۔ بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْىَ عَنْ ذٰلِكَ لِتَأَذِّى النَّاسِ بِرِيْحِهٖ لَا تَحْرِيْمًا لِّأَكْلِهٖ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لہسن اور پیاز کھانے کی ممانعت ان کی بو کی وجہ سے ہے، ان کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں

۱۶۶۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا سَعِيْدُنِ الْجَرِيْرِيُّ، (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ، نَا سَعِيْدُ نِ الْجَرِيْرِيُّ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا فِيْ تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثَّوْمِ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلاً شَدِيْداً، قَالَ: وَ نَاسٌ جِيَاعٌ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہم آگے نہیں بڑھے تھے کہ خیبر فتح ہوگیا تو ہم لہسن کے کھیت میں پہنچے، فرماتے ہیں: لوگ سخت بھوکے تھے۔ اس لیے ہم نے لہسن خوب جی بھر کر کھایا۔ پھر ہم مسجد میں آگئے۔ رسول اللہ ﷺ

(۱۶۶۶) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نهی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۷۔ سنن نسائی: ۷۰۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۱۴۔ مسند احمد: ۲۶/۱۔

(۱۶۶۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۵۔ مسند احمد: ۱۲/۳۔

الرِّيْحَ، فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِيْ مَسْجِدِنَا)). فَقَالَ النَّاسُ: حُرِّمَتْ، حُرِّمَتْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ لِيْ تَحْرِيْمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ، وَ لٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيْحَهَا)). هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ هَاشِمٍ، وَ زَادَ أَبُوْ مُوْسٰى فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهِ: ((وَ إِنَّهُ يَأْتِيْنِيْ مِنْ أَنَا جِيْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَأَكْرَهُ أَن يَّشُمُّوْا رِيْحَهَا)).

نے بومحسوس کی تو فرمایا: جس شخص نے اس بدبودار پودے سے کھایا ہوتو وہ ہماری مسجد کے قریب مت آئے۔" اس پر لوگوں نے کہنا شروع کردیا: لہسن حرام ہوگیا۔ لہسن حرام ہوگیا۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جس چیز کو اللہ نے حلال قرار دیا ہو اسے حرام قرار دینے کا مجھے کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک پودہ ہے جس کی بو مجھے پسند نہیں ہے۔" یہ ابوہاشم کی روایت ہے۔ اور ابوموسیٰ نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: "اور صورتِ حال یہ ہے کہ میرے فرشتوں میں سے ایک سرگوشی کرنے والا آتا ہے۔ لہٰذا میں ناپسند کرتا ہوں کہ انہیں اس کی بدبو محسوس ہو۔"

١٦٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لِتَأَذِّي الْمَلَائِكَةِ بِرِيْحِهٖ إِذِ النَّاسُ يَتَأَذَّوْنَ بِهٖ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لہسن اور پیاز کی ممانعت اس لیے ہے کہ فرشتے ان کی بو سے تکلیف محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی بو سے لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

١٦٦٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نَا يَزِيْدُ -وَ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ- التَّسْتَرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَ الْكُرَّاثِ، قَالَ وَ لَمْ يَكُنْ بِبَلَدِنَا يَوْمَئِذٍ الثَّوْمُ، فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسَانُ)).

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع کیا۔ فرماتے ہیں: ان دنوں ہمارے علاقے میں لہسن نہیں ہوتا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اس پودے سے کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔ کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔"

فوائد:......١۔ پیاز اور لہسن پکانے سے ان کی بدبو زائل ہوجاتی ہے اور پکا کر ان کے استعمال سے مساجد میں

(١٦٦٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي من اكل ثوما او بصلا، حديث: ٥٦٤/٧٢۔ سنن ابن ماجه: ٣٣٦٥۔ سنن كبرى نسائی: ٦٦٥٣۔ مسند احمد: ٢٧٤/٣۔ مسند الحميدی: ١٢٩٩۔

داخل ہونے پر پابندی نہیں ہے۔

۲۔ کچا پیاز اور کچا لہسن حرام نہیں، لیکن ان کے استعمال کے بعد مساجد میں داخل ہونے پر پابندی ہے۔ کیونکہ اس سے انسانوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

١٦١..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ لِآكِلِ الثَّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ إِلَى أَنْ يَذْهَبَ رِيحُهُ

جس شخص نے لہسن، پیاز اور گندنا کھایا ہو، اسے ان کی بوختم ہونے تک مسجد میں آنا منع ہے۔

١٦٦٩ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، أَنَّ أَبَا النَّجِيْبِ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ.......... أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الثَّوْمُ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ، وَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَأَشَدُّ ذٰلِكَ كُلِّهِ الثَّوْمُ، أَفَتُحَرِّمُهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوْهُ، وَمَنْ أَكَلَهُ مِنْكُمْ، فَلَا يَقْرَبْ هٰذَا الْمَسْجِدَ حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهُ مِنْهُ)).

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں لہسن، پیاز اور گندنے کا تذکرہ ہوا اور عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! ان سب میں لہسن سخت بو والا ہے، کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے کھالو، اور جس شخص نے اسے کھایا ہو وہ اس کی بوختم ہونے تک ہماری اس مسجد میں نہ آئے۔''

فوائد :......١۔ کچا پیاز اور کچا لہسن کھانے کے بعد مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے تاوقتیکہ اس کی بد بو ختم نہ ہو اور جب ان کی بد بو ختم ہو جائے تو مسجد میں حاضر ہونا جائز ہے۔

۲۔ کچا پیاز اور لہسن کھا کر چونکہ مسجد میں آنے پر پابندی ہے اس لیے مسجد کی حدود میں بیٹھ کر کچا پیاز اور لہسن وغیرہ کھانا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے۔

١٦٢..... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرْكِ أَكْلِ الثَّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ مَطْبُوْخاً

پکا ہوا لہسن، پیاز اور گندنا نہ کھانے میں رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت کا بیان

١٦٧٠ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ حَدَّثَهُ..........

(١٦٦٩) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي من اكل ثوما او بصلا، حديث: ٥٦٦۔ سنن ابی داود، كتاب الاطعمة، باب فی اكل الثوم، حديث: ٣٨٢٣۔ وقد تقدم برقم: ١٦٦٧.

(١٦٧٠) صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب اباحة اكل الثوم، حديث: ٢٠٥٣۔ سنن كبرىٰ نسائی: ٦٥٩٦۔ مسند احمد: ٤١٥/٥۔٤١٦۔ من طريق جابر بن سمرة عن ابی ايوب الانصاری رضی الله عنه.

عَـنْ أَبِیْ أَیُّوْبَ الْأَنْصَارِیِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَ إِلَیْهِ بِطَعَامٍ مِـنْ خَضْرَةٍ فِیْهِ بَصَلٌ أَوْ كُرَّاثٌ، فَلَمْ یَرَ فِیْهِ أَثَـرَ رَسُـوْلِ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَـأَبَى أَنْ یَّأْكُلَهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مَنَعَكَ أَن تَأْكُلَ؟)) فَـقَالَ: لَمْ أَرَ أَثَرَكَ فِیْهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ((أَسْتَـحْـیِ مِـنْ مَلَائِـكَةِ الـلّٰـهِ، وَلَیْسَ بِمُحَرَّمٍ)).

''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک سبزی کا سالن بھیجا گیا جس میں پیاز یا گندنا ڈالا گیا تھا۔ پس حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کے کھانے کے آثار نہ دیکھے تو (خود بھی) اسے کھانے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہیں یہ کھانا کھانے سے کس چیز نے روکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ کے کھانے کے آثار دکھائی نہیں دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(میں نے تو اس لیے نہیں کھایا کیونکہ) میں اللہ کے فرشتوں سے حیا محسوس کرتا ہوں (کہ کہیں انہیں بو محسوس نہ ہو) اور یہ حرام نہیں ہے۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث صریح نص ہیں کہ پیاز اور لہسن حلال ہیں اور نبی ﷺ پر بھی پیاز اور لہسن حرام نہیں تھے۔

۲۔ مسجد و دینی مجلس میں داخلے کے وقت کچے لہسن اور پیاز کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ ان کی بدبو تکلیف کا باعث ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کچے پیاز اور لہسن سے مستقل گریز کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ فرشتوں سے ہم کلام ہوتے تھے۔

۱۶۳..... بَابُ الدَّلِیْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ بِتَرْكِ أُكُلِهِنَّ لِمُنَاجَاةِ الْمَلَائِكَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کی لہسن و پیاز نہ کھانے کی خصوصیت فرشتوں سے ہم کلامی کی وجہ سے ہے

۱۶۷۱۔ أَنَا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ، نَـا أَبُوْ قُدَامَةَ وَ زِیَادُ بْنُ یَحْیٰى، قَالَا: ثَنَا سُفْیَانُ، قَالَ أَبُوْقُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِی عُبَیْدُاللّٰهِ، وَ قَالَ زِیَادٌ: عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی یَزِیْدَ، عَنْ أَبِیْهِ.........

عَـنْ أُمِّ أَیُّـوْبَ، قَـالَـتْ: نَـزَلَ عَـلَیْـنَـا النَّبِیُّ ﷺ، فَتَـكَـلَّـفْنَا لَهُ طَعَاماً فِیْهِ بَعْضُ

''حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے گھر مہمان ٹھہرے تو ہم نے آپ ﷺ کے لیے

(۱۶۷۱) حسن: سنن ترمذی، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی الرخصة فی اکل الثوم مطبوخا، حدیث: ۱۸۱۰۔ سنن ابن ماجه: ۳۳۶٤۔ مسند احمد: ٦/٤٣٣۔ مسند الحمیدی: ۳۳۹۔ سنن الدارمی: ۲۰٦۰۔

الْبُقُوْلِ، فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((كُلُوْا فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِي . وَ قَالَ أَبُوْ قُدَامَةَ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ، نَزَلَتْ عَلَيْهَا فَحَدَّثَتْنِي، قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا

خصوصی کھانا تیار کیا جس میں کچھ سبزیاں بھی شامل تھیں، جب وہ کھانا آپ ﷺ کو پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم کھالو کیونکہ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں، بلاشبہ مجھے خدشہ ہے کہ میں اپنے ساتھی (جبرائیل) کو تکلیف دوں گا۔" جناب ابوقدامہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ٹھہرا تو انہوں نے مجھے بیان کیا، وہ فرماتی ہیں: آپ (رسول اللہ ﷺ) ہمارے مہمان بنے۔"

۱۶۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ أُكُلِهِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ

بوقت ضرورت اور حاجت، لہسن اور پیاز کھانے کی رخصت ہے

١٦٧٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ.........

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَكَلْتُ ثَوْماً، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ بِرَكْعَةٍ، فَلَمَّا صَلّٰى قُمْتُ أَقْضِيْ، فَوَجَدَ رِيْحَ الثَّوْمِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ هٰذِهِ الْبَقْلَةَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا)). فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ، أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ عُذْراً، نَاوِلْنِيْ يَدَكَ، فَوَجَدْتُهُ سَهْلاً، فَنَاوَلَنِيْ يَدَهُ، فَأَدْخَلْتُهَا مِنْ كُمِّيْ إِلٰى صَدْرِيْ فَوَجَدَهُ مَعْصُوْباً: فَقَالَ: ((إِنَّ لَكَ عُذْراً)).

"حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لہسن کھایا، پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ایک رکعت ادا کر چکے تھے۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کرلی تو میں نے کھڑے ہو کر نماز مکمل کرنا شروع کر دی، پس آپ نے لہسن کی بو محسوس کی تو فرمایا: "جس شخص نے یہ سبزی کھائی ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے حتیٰ کہ اس کی بو ختم ہو جائے۔ جب میں نے نماز مکمل کی تو میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ (لہسن کھانے میں) میرا عذر ہے۔ آپ مجھے اپنا دست مبارک دیجیے، آپ اس بات کو آسان پائیں گے، تو آپ ﷺ نے مجھے اپنا دست مبارک تھما دیا۔ پس میں نے آپ ﷺ کا دست مبارک اپنی آستین سے داخل کر کے اپنے سینے تک لگایا تو آپ ﷺ کو معلوم ہوا

(١٦٧٢) اسناده صحيح: مسند احمد (٤/٢٥٢ـ صحيح ابن حبان: ٢٠٩٢.

کہ (میرا پیٹ بھوک کی وجہ سے) بندھا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک (اس حالتِ مجبوری میں تیرے لیے لہسن کھانے میں) عذر ہے۔''

فوائد :...... کسی مرض کے لیے بطور دوا کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں داخل ہونا جائز ہے اور ایسے شخص پر مسجد میں داخل ہونے کی پابندی نہیں ہے۔

۱٦٥...... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ فِي الْجَمَاعَةِ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ

دن کے وقت نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

١٦٧٣ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ..........

مَحْمُوْدَ بْنَ الرُّبَيِّعِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ، قَالَ: قَالَ لِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِكَ؟)) قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

''حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ دوسرے دن سورج بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اجازت چاہی تو میں نے آپ کو اجازت دی (اور خوش آمدید کہا) تو آپ ﷺ بیٹھے بغیر گھر میں تشریف لے گئے اور پوچھا: ''تم اپنے گھر میں مجھ سے کس جگہ نماز پڑھوانا پسند کرتے ہو؟ کہتے ہیں: میں نے گھر کے کونے کی طرف آپ کو اشارہ کیا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوکر صف بندی کی تو آپ نے دو رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔''

فوائد:...... مکرر ۱۲۳۱۔

(١٦٧٣) تقدم تخريجه برقم: ١٦٥٣.

١٦٢..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ

رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں رات کے وقت نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ خیال کرتے ہیں

١٦٧٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدٍ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَا وَ أَبُوْ سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِماً يُصَلِّي، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالسُّقْيَا أَوْ بِالْقَاحَةِ قَالَ: أَلَا رَجُلٌ يَنْطَلِقُ إِلٰى حَوْضِ الْأَيَايَةِ فَيَمْدُرَهُ وَيَنْزِعُ فِيْهِ، وَ يَنْزِعُ لَنَا فِي أَسْقِيَتِنَا حَتّٰى نَأْتِيَهُ، فَقُلْتُ: أَنَا رَجُلٌ، وَ قَالَ جَابِرُ بْنُ صَخْرٍ: أَنَا رَجُلٌ، فَخَرَجْنَا عَلٰى أَرْجُلِنَا حَتّٰى أَتَيْنَاهَا أَصِيْلاً. فَمَدَرْنَا الْحَوْضَ وَ نَزَعْنَا فِيْهِ، ثُمَّ وَضَعْنَا رُؤُوْسَنَا حَتّٰى أَبْهَارَّ اللَّيْلُ، أَقْبَلَ رَجُلٌ، حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْحَوْضِ، فَجَعَلَتْ نَاقَتُهُ تُنَازِعُهُ عَلَى الْحَوْضِ، وَ جَعَلَ يُنَازِعُهَا زِمَامَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنَانِ ثُمَّ أَشْرَعُ؟ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: نَعَمْ بِأَبِيْنَا أَنْتَ وَ أُمِّنَا، فَأَرْخٰى لَهَا، فَشَرِبَتْ حَتّٰى

''حضرت عمرو بن ابی سعید بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ بن عبد الرحمان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے انہیں کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں واپس آئے حتیٰ کہ جب ہم سقیا یا قاحہ مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون مرد ہے جو ایایہ حوض پر پہنچ کر پسپائی کرکے اس کے سوراخ بند کرے اور اس سے پانی کھینچے، اور ہمارے آنے سے پہلے ہمارے مشکیزوں میں پانی بھر دے۔ تو میں نے عرض کی: یہ کام کرنے کے لیے میں حاضر ہوں اور حضرت جابر بن صخر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا آدمی ہوں (جو یہ خدمت بجالانے کے لیے تیار ہے)۔ لہٰذا ہم پیدل چلتے ہوئے شام کے وقت حوض پر پہنچ گئے۔ ہم نے پسپائی کرکے حوض کے رخنے بند کیے اور اس سے پانی نکالا۔ پھر ہم لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی تو ایک شخص آیا اور حوض پر کھڑا ہوگیا، اس کی اونٹنی اسے کھینچ کر حوض کی طرف لے جانے کی کوشش کرتی جبکہ وہ اس کی لگام کھینچ کر اسے روکنے کی کوشش کرتا پھر اس نے کہا: کیا تم دونوں اجازت دیتے ہو کہ میں پانی پلالوں؟ ناگہاں وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(١٦٧٤) اسناده ضعيف: تقدم تخريجه برقم: ١٥٣٦.

ثَمَلَتْ، ثُمَّ قَالَ لَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ : فَدَنَا حَتّٰی أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِیْ بِالْعَرَجِ ، فَخَرَجَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ، فَصَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءً افْتَوَضَّأَ، فَالْتَحَفَ بِإِزَارِهٖ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَجَعَلَنِیْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، ثُمَّ أَتَاهُ اٰخَرُ، فَقَامَ عَنْ يَسَارِهٖ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ، وَ صَلَّيْنَا مَعَهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَخْبَارُ ابْنِ عَبَّاسٍ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةَ، فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ بِاللَّيْلِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

تھے۔ تو ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! تو آپ ﷺ نے اونٹنی کی لگام ڈھیلی کر دی تو اس نے خوب سیر ہوکر پانی پیا۔'' پھر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے ہمیں بتایا: ''پھر آپ ﷺ (مدینہ منورہ) کے قریب ہو گئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے عرج کے علاقے میں بطحاء مقام پر اونٹنی کو بٹھایا، پھر آپ ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ (واپس تشریف لائے) تو میں نے آپ کے لیے پانی انڈیلا اور آپ نے وضو کیا پھر آپ اپنی چادر میں لپٹ گئے (اور نماز شروع کر دی) میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر ایک اور آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ لہٰذا آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ وتر سمیت تیرہ رکعات ادا کیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایات: ''میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری تو نبی کریم ﷺ رات کے وقت نماز کے لیے کھڑے ہو گئے'' اسی مسئلے کے متعلق ہیں۔''

۱۶۷..... بَابُ الْوِتْرِ جَمَاعَةً فِیْ غَيْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں وتر باجماعت ادا کرنے کا بیان

۱۶۷۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِیُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، (ح) وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ.........

(۱۶۷۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا قام الرجل عن یسار الامام، حدیث: ۶۹۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائه بالليل، حدیث: ۱۸۲ / ۷۶۳۔ سنن ابی داود: ۱۳۶۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۶۳۔ سنن نسائی: ۱۶۲۱۔ شمائل ترمذی: ۲۶۵.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: ((أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادِ، وَ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ أَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا، فَنَامَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ، وَ أَخَذَ بِأُذُنِيَ الْيُمْنٰى، فَفَتَلَهَا، وَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. هٰذَا حَدِيْثُ الرَّبِيْعِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری، تو میں تکیے کی چوڑائی کے رخ لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والے تکیے کی لمبائی کے رخ لیٹ گئے۔ لہٰذا آپ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی یا آدھی رات سے کچھ کم یا کچھ زیادہ وقت ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوگئے۔ آپ ﷺ نے بیٹھ کر اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھوں سے ملا پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی۔ پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اس سے (پانی لے کر) اپنا بہترین وضو کیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر نماز پڑھنی شروع کردی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''تو میں بھی آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر مسلا۔ اور آپ نے دو رکعات ادا کیں۔ پھر دو ہلکی سی رکعات پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا کی۔'' یہ ربیع کی حدیث ہے:

فوائد :......۱۔ اکیلے مقتدی کا مقام امام کے دائیں جانب ہے اور اگر مقتدی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو تو اسے گھما کر دائیں جانب لایا جائے گا۔ اور عمل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ بچے کی نماز صحیح ہے اور امام کے ساتھ اس کا مقام بالغ شخص کی طرح ہے۔

۳۔ نوافل باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٤٣)

۴۔ رمضان کی طرح غیر رمضان میں رات کے نوافل اور وتر کا باجماعت اہتمام کرنا جائز ہے۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

عورتوں کے نماز باجماعت ادا کرنے کے ابواب کا مجموعہ

١٦٨..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْأَةِ النِّسَاءَ فِي الْفَرِيضَةِ

عورت کا فرض نمازوں میں عورتوں کو جماعت کرانا

١٦٧٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جَمِيْعٍ، عَنْ لَيْلٰى بِنْتِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْهَا، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ..........

عَنْ أُمِّ وَرْقَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: ((انْطَلِقُوْا بِنَا نَزُوْرُ الشَّهِيْدَةَ)). وَأَذِنَ لَهَا أَنْ تُؤَذَّنَ لَهَا، وَأَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا فِي الْفَرِيْضَةِ وَكَانَتْ قَدْ جَمَعَتِ الْقُرْاٰنَ.

''حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''ہمارے ساتھ چلو ہم شہید خاتون کی زیارت کریں۔'' اور آپ ﷺ نے انہیں اجازت دی تھی کہ ان کے لیے اذان کہی جائے اور وہ اپنے گھر والوں (عورتوں، بچوں) کی فرض نماز میں امامت کرائیں اور وہ قرآن مجید کی حافظہ تھیں۔''

فوائد :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کا امامت کرانا اور عورتوں کا باجماعت نماز کا اہتمام کرنا نبی ﷺ کے حکم سے ثابت ہے اور عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے فرائض اور تراویح میں عورتوں کی امامت کرائی ہے۔

(عون المعبود: ٢/ ١١٣)

١٦٩..... بَابُ الْإِذْنِ لِلنِّسَاءِ فِيْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ

عورتوں کو مساجد میں آنے کی اجازت ہے

١٦٧٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، (ح) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَّسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

(١٦٧٦) اسناده حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب امامة النساء، حدیث: ٥٩٢ـ مسند احمد: ٦/٤٠٥.

(١٦٧٧) صحیح بخاری، کتاب النكاح، باب استئذان المرأة زوجها فی الخروج......، حدیث: ٥٢٣٨ـ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء الی المساجد، حدیث: ٤٤٢ـ سنن ابن ماجه: ١٦ـ مسند احمد: ٢/٦ـ مسند الحمیدی: ٦١٢.

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمْ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا)). قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ سُفْيَانُ: نَرٰى أَنَّهُ بِاللَّيْلِ. وَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي بِاللَّيْلِ. وَقَالَ سَعِيدٌ: قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ نَافِعٌ بِاللَّيْلِ. وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ سُفْيَانُ، رَجُلٌ فَحَدَّثَنَاهُ عَنْ نَافِعٍ إِنَّمَا هُوَ بِاللَّيْلِ.

''حضرت سالم اپنے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے نہ روکے۔'' جناب علی بن خشرم کہتے ہیں: سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اجازت رات کے وقت (مساجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے کے بارے میں) ہے۔ جناب عبد الجبار، سعید اور یحییٰ بن حکیم امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ایک شخص نے امام نافع سے یہ بیان کیا ہے کہ یہ حکم رات کے وقت ہے۔''

۱۷۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ الْخُرُوجَ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ

عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں کی طرف جانے سے روکنا منع ہے

۱۶۷۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ بِاللَّيْلِ)).

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم اپنی عورتوں کو رات کے وقت مساجد میں حاضر ہونے سے مت روکو۔''

۱۷۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِخُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ تَفِلَاتٍ

عورتوں کو مساجد میں سادگی کے ساتھ جانے کے حکم کا بیان

۱۶۷۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، (ح) وَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ

(۱۶۷۸) سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، حدیث: ۵۶۶۔ مسند احمد: ۲/۴۵۔ صحیح بخاری: ۵۰۰۔ صحیح مسلم: ۴۴۲ وانظر السابق.

(۱۶۷۹) سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، حدیث: ۵۶۵۔ مسند احمد: ۲/۴۳۸۔ مسند الحمیدی: ۹۷۸۔ مسند ابی یعلی ۵۹۱۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۲۱۱.

تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ، وَلْيَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ)).

آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں (میں حاضر ہونے) سے نہ روکو۔ اور انہیں چاہیے کہ جب وہ (مساجد کی طرف) نکلیں تو سادگی کے ساتھ (بغیر زیب وزینت کے) نکلیں۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ گھر کے نگران کے لیے جائز نہیں کہ عورتوں کو مساجد میں جانے اور مساجد میں جا کر نماز پڑھنے سے روکے۔ البتہ مساجد میں داخل ہونے کے لیے عورتوں پر کچھ حقوق لازم ہیں، جن کی پابندی کرنا ضروری ہے بصورت دیگر عورتوں کو مساجد سے روکا جا سکتا ہے۔ مستورات مساجد میں حاضری کے وقت درج ذیل امور کا لحاظ رکھیں:

۱۔ خوشبو اور عطریات کا استعمال نہ کریں۔

۲۔ باپردہ ہو کر نکلیں۔

۳۔ شوخ بھڑکیلا لباس نہ پہنیں، جو فتنہ کا سبب ہو۔

۴۔ پازیبوں کی جھنکار ظاہر نہ کریں اور بناؤ سنگھار کا اہتمام نہ کریں۔

۱۷۲...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ شُهُوْدِ الْمَرْأَةِ الْمَسْجِدَ مُتَعَطِّرَةً

عورت کے لیے خوشبو لگا کر مسجد میں آنا منع ہے۔

١٦٨٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ.........

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ، فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا)). وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ، وَ قَالَ: إِنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں حاضر ہو تو وہ خوشبو مت لگائے۔'' جناب بکیر کی روایت میں ہے: ''حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ فرمان) سنا۔''

(١٦٨٠) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد، حديث: ٤٤٣۔ سنن نسائي: ٥٢٦٢۔ مسند احمد: ٦/٣٦٣.

۱۷۳..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَعَطُّرِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخُرُوجِ لِيُوجَدَ رِيحُهَا وَ تَسْمِيَةِ فَاعِلِهَا زَانِيَةً

عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا تا کہ اس خوشبو کو محسوس کیا جائے، اس بارے میں سخت وعید کا بیان اور ایسی عورت کو زانیہ کا نام دیئے جانے کا بیان

وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الزَّانِيْ قَدْ يَقَعُ عَلَى مَنْ يَّفْعَلُ فِعْلاً لَا يُوْجِبُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ جَلْداً وَ لَا رَجْماً، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّشْبِيهَ الَّذِي يُوجِبُ ذٰلِكَ الْفِعْلَ إِنَّمَا يَكُونُ إِذَا اشْتَبَهَتِ الْعِلَّتَانِ لَا لِاجْتِمَاعِ الْاِسْمِ، إِذِ الْمُتَعَطِّرَةُ الَّتِي تَخْرُجُ لِيُوجَدَ رِيحُهَا قَدْ سَمَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَانِيَةً، وَ هٰذَا الْفِعْلُ لَا يُوْجِبُ جَلْداً وَ لَا رَجْماً، وَ لَوْ كَانَ التَّشْبِيهُ بِكَوْنِ الْاِسْمِ عَلَى الْاِسْمِ، لَكَانَتِ الزَّانِيَةُ بِالتَّعَطُّرِ يَجِبُ عَلَيْهَا مَا يَجِبُ عَلَى الزَّانِيَةِ بِالْفَرْجِ، وَ لٰكِنْ لَمَّا كَانَتِ الْعِلَّةُ الْمُوْجِبَةُ لِلْحَدِّ فِي الزِّنَا الْوَطْءِ بِالْفَرْجِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُّحْكَمَ لِمَنْ يَّقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ زَانٍ وَّ زَانِيَةٍ بِغَيْرِ جِمَاعٍ بِالْفَرْجِ فِي الْفَرْجِ بِجَلْدٍ وَّ لَا رَجْمٍ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی زانی اس شخص کو بھی کہہ دیا جاتا ہے جس نے ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہوتا ہے کہ اس فعل پر کوڑے یا رجم کی سزا واجب نہیں ہوتی۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ وہ تشبیہ جس سے یہ فعل واجب ہوتا ہے وہ اس وقت ہوگی جب دونوں علتیں مشابہ ہوں۔ فقط اسم کے جمع ہونے سے فعل واجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ لوگوں کو خوشبو محسوس کرانے کے ارادے سے معطر ہو کر نکلنے والی عورت کو رسول اللہ ﷺ نے زانیہ قرار دیا ہے حالانکہ یہ فعل کوڑے یا رجم کی سزا کو واجب نہیں کرتا۔ اور اگر نام کی نام پر تشبیہ مراد ہوتی تو خوشبو لگا کر زانیہ قرار پانے والی عورت پر وہی سزا واجب ہوتی جو شرم گاہ سے زنا کرنے والی عورت پر واجب ہوتی ہے۔ لیکن جب زنا کی حد (کوڑے یا رجم) کو واجب کرنے والی علت شرم گاہ کے ساتھ زنا قرار پائی تو پھر شرم گاہ کے ساتھ زنا کیے بغیر صرف نام کے زانی مرد یا زانی عورت کے بارے میں کوڑوں یا رجم کرنے کا حکم لگانا جائز نہیں ہے۔

۱۶۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمَّارَةَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ.........

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ، فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيحَهَا، فَهِيَ زَانِيَةٌ، وَ كُلُّ

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو عورت بھی خوشبو لگاتی ہے پھر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو کو محسوس

(۱۶۸۱) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب فی طیب المرأۃ للخروج، حدیث: ۴۱۷۳۔ سنن ترمذی: ۲۷۸۶۔ سنن نسائی: ۵۲۱۹۔ مسند احمد: ۳۹۴/۴۔

عَيْنٍ زَانِيَةٌ)).

کریں تو وہ زانیہ ہے اور (اسے دیکھنے والی) ہر آنکھ زانیہ ہے۔"

فوائد :......۱۔عورتوں کا گھر سے نکلتے وقت خوشبو وعطریات استعمال کرنا حرام ہے۔خواہ خروج کا مقصد مسجد میں نماز پڑھنا ہو یا کوئی اور مقصد۔

۲۔ خوشبو لگا کر اجنبی مردوں کے قریب سے گزرنے والی عورت زانیہ ہے اگر چہ اس زنا اور حقیقی زنا میں تفاوت ہے۔ لیکن چونکہ یہ عمل مردوں کی شہوات برانگیختہ کرنے اور انہیں برائی پر ابھارنے کا سبب ہے، اس لیے اس فعل بد کو زنا سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۷۴...... بَابُ إِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمُتَطَيِّبَةِ لِلْخُرُوْجِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاتِهَا إِنْ صَلَّتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

خوشبو لگا کر مسجد جانے والی عورت پر غسل کرنا واجب ہے اور اگر وہ غسل کرنے سے پہلے نماز پڑھتی ہے تو وہ قبول نہیں ہوگی

١٦٨٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُالْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْمِصْرِيُّ، نَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ -يَعْنِي الْبَيْرُوْتِيَّ- ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي..........

مُوْسَى بْنُ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرَّتْ بِأَبِيْ هُرَيْرَةَ امْرَأَةٌ وَ رِيْحُهَا تَعْصِفُ، فَقَالَ لَهَا: إِلَى أَيْنَ تُرِيْدِيْنَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ؟ قَالَتْ: إِلَى الْمَسْجِدِ. قَالَ: تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ: قَالَ: فَارْجِعِيْ فَاغْتَسِلِيْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنِ امْرَأَةٍ صَلَاةً خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ رِيْحُهَا تَعْصِفُ حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ.

"جناب موسیٰ بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس حال میں گزری کہ اس کی خوشبو خوب مہک رہی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: اے جبار کی باندی! کہاں جارہی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ مسجد کی طرف جارہی ہوں۔ انہوں نے پوچھا: "کیا خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت (ابوہریرہ) نے فرمایا: تو پھر واپس لوٹ جاؤ اور غسل کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: "اللہ تعالیٰ اس عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جو مسجد کی طرف اس حال میں نکلتی ہے کہ اس کی خوشبو خوب مہک رہی ہو۔ حتیٰ کہ وہ واپس جا کر غسل کر لے۔"

(١٦٨٢) حسن: مسند ابی یعلی: ٦٣٨٥ـ سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب فی طیب المرأة للخروج، حدیث: ٤١٧٤ـ

١٧٥..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا عَلَى صَلَاتِهَا فِي الْمَسْجِدِ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

عورت کی مسجد میں نماز سے اس کی اپنے گھر میں نماز بہتر ہے اگر اس سلسلے میں مروی حدیث ثابت ہو

فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ السَّائِبَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ، وَلَا أَقِفُ عَلَى سَمَاعِ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ هٰذَا الْخَبَرَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَاهَلْ سَمِعَ قَتَادَةُ خَبَرَهُ مِنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ أَمْ لَا. بَلْ كَأَنِّي لَا أَشُكُّ أَنَّ قَتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، لِأَنَّهُ أَدْخَلَ فِي بَعْضِ أَخْبَارِ أَبِي الْأَحْوَصِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي الْأَحْوَصِ مُوَرِّقًا، وَهٰذَا الْخَبَرُ نَفْسُهُ أَدْخَلَ هَمَّامٌ وَّسَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ بَيْنَهُمَا مُوَرِّقًا.

کیونکہ مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سائب کے بارے میں جرح اور تعدیل کا علم نہیں ہے اور نہ مجھے حبیب بن ابی ثابت کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کے سماع کے بارے میں علم ہے اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ کیا قتادہ نے اپنی روایت مورق کے واسطے سے ابوالاحوص سے سنی ہے یا نہیں؟ بلکہ مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ قتادہ نے یہ روایت ابوالاحوص سے نہیں سنی کیونکہ اس نے ابوالاحوص کی بعض روایات میں اپنے اور ابوالاحوص کے درمیان مورق کو داخل کر دیا ہے اور اس روایت میں بھی جناب ہمام اور سعید بن بشیر نے قتادہ اور ابوالاحوص کے درمیان مورق کو داخل کر دیا ہے۔

١٦٨٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ)).

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کی بہترین مساجد ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔''

١٦٨٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَزِيْدَ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِي حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ، وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ)). فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ:

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی عورتوں کو مساجد میں آنے سے منع نہ کرو اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

(١٦٨٣) حسن: مسند احمد: ٢٩٧/٦ـ مستدرك حاكم: ٢٠٩/١ـ سنن كبرىٰ بيهقى: ١٣١/٣.

(١٦٨٤) صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى خروج النساء الى المسجد، حديث: ٥٦٧ـ مسند احمد: ٧٦/٢.

بَلٰی، وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَسْمَعُنِی أُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تَقُوْلُ مَا تَقُوْلُ؟! جَمِیْعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا.

أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ، وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ، ثَنَا الْعَوَّامُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهٖ.

بیٹے (بلال) نے کہا: ''کیوں نہیں، اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور منع کریں گے۔'' اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''تم سن رہے ہو کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کر رہا ہوں اور تم آگے سے یہ کٹ حجتی کر رہے ہو؟'' دونوں راویوں کے الفاظ ایک ہی ہیں۔''

١٦٨٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰی، نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ، وَ أَقْرَبَ مَا تَكُوْنُ مِنْ وَجْهِ رَبِّهَا وَ هِیَ فِیْ قَعْرِ بَیْتِهَا)).

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک عورت چھپانے کی چیز ہے۔ لہٰذا جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے گھورتا ہے (اور لوگوں کو خوب مزین کر کے دکھاتا ہے) اور عورت اپنے رب کی رضا اور خوشنودی کے قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔''

١٦٨٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِی یُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وَ إِنَّهَا إِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ، وَ إِنَّهَا لَا تَكُوْنُ إِلٰی وَجْهِ اللّٰهِ أَقْرَبَ مِنْهَا فِیْ قَعْرِ بَیْتِهَا))، أَوْ كَمَا قَالَ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پردہ ہے اور بے شک جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور بلاشبہ وہ اپنے رب کی رضا کے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔'' یا جیسا آپ نے فرمایا۔''

١٦٨٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ۔یَعْنِی الدِّمَشْقِیَّ۔ ثَنَا سَعْدُ بْنُ بَشِیْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ.........

(١٦٨٥) اسناده صحیح: سنن ترمذی، كتاب الرضاع، باب (١٨). حدیث: ١١٧٣۔ صحیح ابن حبان: ٥٥٦٩.

(١٦٨٦) انظر الحدیث السابق. (١٦٨٧) انظر الحدیث السابق: ١٦٨٥.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ . وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، وَ إِنَّمَا قُلْتُ: (وَلَا هَلْ سَمِعَ قَتَادَةُ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ) ، لِرِوَايَةِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، لِأَنَّهُ أَسْقَطَ مُوَرِّقًا مِنَ الْإِسْنَادِ . وَهَمَّامٌ وَ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ أَدْخَلَا فِي الْإِسْنَادِ مُوَرِّقاً ، وَ إِنَّمَا شَكَكْتُ أَيْضاً فِيْ صِحَتِهٖ ، لِأَنِّيْ لَا أَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ قَتَادَةَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُوَرِّقٍ .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔" امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں بلاشبہ میں نے کہا تھا: "اور مجھے یہ بھی علم نہیں کہ کیا قتادہ نے یہ حدیث ابوالاحوص سے سنی ہے یا نہیں؟" میں نے یہ بات سلیمان تیمی کی اس روایت کی بنا پر کی تھی جس کو قتادہ ابوالاحوص سے بیان کرتے ہیں لیکن سند سے مورق کا واسطہ گرا دیتے ہیں جبکہ ہمام اور سعید بن بشیر نے سند میں (قتادہ اور ابوالاحوص کے درمیان) مورق کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے میں اس لیے بھی شک ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے یہ حدیث مورق سے سنی ہے یا نہیں؟

١٧٦..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا، إِنْ كَانَ قَتَادَةُ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُوَرِّقٍ

عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اگر قتادہ نے یہ روایت مورق سے سنی ہو

١٦٨٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَعْظَمُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا)) .

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "عورت کی اپنے اندرونی کمرے میں نماز زیادہ اجر و ثواب والی ہے، اس کی اپنے حجرے (بیرونی کمرے، برآمدے) میں پڑھی گئی نماز سے۔"

فوائد: ......١۔ عورتوں کا مساجد کے بجائے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ اور گھر میں وہ جتنی باپردہ اور محفوظ جگہ پر نماز پڑھیں گی۔ اتنا اجر و ثواب زیادہ ہے۔

٢۔ عورت کا گھر میں رہنا اس کی عزت و ناموس کے لیے بہتر ہے۔ کیونکہ عورت پردہ دار چیز ہے۔ اور اس کے باہر نکلنے سے فتنہ وفساد برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لیے نماز کے لیے بھی مسجد میں نہ جانا افضل ہے اور دیگر کاموں

(١٦٨٨) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب التشديد فى ذلك، حديث: ٥٧٠.

کے لیے نکلنے کے لیے تو بلا اولی احتراز کرنا چاہیے۔

۳۔ عورتوں کے لیے حصول رضائے الٰہی کا بہترین ذریعہ گھر کے محفوظ حصے میں رہنا ہے۔

۱۱۷..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ حُجْرَتِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ دَارِهَا

عورت کی اپنے حجرے میں ادا کی گئی نماز اس کے گھر (صحن) میں ادا کی گئی نماز سے بہتر ہے

وَصَلَاتِهَا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْدِلُ أَلْفَ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهَا مِنَ الْمَسَاجِدِ. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ))، أَرَادَ بِهِ صَلَاةَ الرِّجَالِ دُوْنَ صَلَاةِ النِّسَاءِ.

اور اس کی قوم کی مسجد میں پڑھی گئی نماز مسجد نبوی ﷺ میں پڑھی گئی نماز سے بہتر ہے اگر چہ مسجد نبوی میں ادا کی گئی نماز دیگر مساجد میں ادا کی گئی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ''میری اس مسجد میں ادا کی گئی نماز دیگر مساجد میں ادا کی گئی ہزار نمازوں سے افضل ہے'' اس سے آپ کی مراد مردوں کی نماز ہے، عورتوں کی نماز مراد نہیں ہے۔

١٦٨٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ.........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهِ امْرَأَةِ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ. فَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِيَ، وَصَلَاتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ

''حضرت عبد اللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی جو کہ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں، ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کرنا پسند کرتی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کرنا پسند کرتی ہو، حالانکہ تمہاری اپنے چھوٹے کمرے میں نماز، تمہاری اپنے بڑے کمرے (یا باہر والے کمرے) میں ادا کی گئی نماز سے بہتر ہے۔ اور تمہاری اپنے بڑے کمرے میں نماز تمہاری اپنے صحن میں نماز سے بہتر ہے اور تمہاری اپنے صحن

(١٦٨٩) حديث حسن: مسند احمد: ٦/ ٣٧١ـ صحيح ابن حبان: ٢٢١٤.

مِـنْ صَلَاتِكِ فِـيْ مَسْجِدِيْ)) . فَأَمَرَتْ ، فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصٰى شَيْءٍ مِّنْ م بَيْتِهَا وَ أَظْلَـمِهِ، فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ .

میں نماز تمہاری اپنی قوم کی مسجد میں نماز سے بہتر ہے اور تمہاری اپنی قوم کی مسجد میں نماز کی ادائیگی میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے لہٰذا ان کے حکم پر ان کے لیے ان کے گھر کے آخری اور اندھیرے حصے میں مسجد بنادی گئی تو وہ اس مسجد میں نماز پڑھتی تھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جاملیں۔ (فوت ہوگئیں)۔''

فوائد: ......۱۔ عورت کا گھر کے انتہائی خفیہ حصے میں نماز پڑھنا افضل اور زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

۲۔ عورت کے لیے گھر کے کسی بھی گوشے میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اگرچہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار نماز کے برابر ہے۔ لیکن عورت کا گھر پر نماز پڑھنا اس سے زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔ اس لیے عورتوں کو گھر پر نماز پڑھنی چاہیے۔

۱۷۸..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ مَخْدَعِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا

عورت کا اپنے کمرے کی بجائے اپنی چھوٹی کوٹھری میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے

۱۶۹۰۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَالَ: ((صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ مَخْدَعِهَا أَفْـضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا ، وَ صَلَاتُهَا فِـيْ بَيْتِهَـا أَفْـضَـلُ مِـنْ صَلَاتِهَـا فِـيْ حُجْرَتِهَا)) .

''حضرت عبد اللہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت کا اپنی کوٹھری میں نماز ادا کرنا، اس کے اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل و بہتر ہے۔ اور اس کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اس کے اپنے بیرونی کمرے (یا برآمدے) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔''

فوائد: ......عورتوں کا گھر کے خفیہ اور محفوظ گوشے میں نماز پڑھنا گھر کے بیرونی حصے (صحن) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

۱۷۹..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ أَشَدِّ مَكَانٍ مِّنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً .

عورت کا اپنے گھر میں سخت اندھیری جگہ پر نماز پڑھنا زیادہ پسندیدہ ہے

۱۶۹۱۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

(۱۶۹۰) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذلک، حدیث: ۵۷۰۔ وقد تقدم برقم: ۱۶۸۸۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّيْهَا الْمَرْأَةُ إِلَى اللّٰهِ فِيْ أَشَدِّ مَكَانٍ فِيقِ بَيْتِهَا ظُلْمَةً)) .

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کی محبوب ترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر کے شدید اندھیرے والے حصے میں پڑھتی ہے۔''

١٦٩٢ـ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَفِي الْقَلْبِ مِنْهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ . قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ أَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّيْهَا الْمَرْأَةُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ تُصَلِّيَ فِيْ أَشَدِّ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً)) . حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو عورت کی وہ نماز سب سے زیادہ محبوب ہے جو وہ اپنے گھر کے سخت اندھیرے والے حصے میں ادا کرتی ہے۔''

١٨٠..... بَابُ فَضْلِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرَةِ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُقَدَّمَةِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صُفُوْفَهُنَّ إِذَا كَانَتْ مُتَبَاعِدَةً عَنْ صُفُوْفِ الرِّجَالِ كَانَتْ أَفْضَلَ

عورتوں کی پچھلی صفوں کی اگلی صفوں پر فضیلت اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عورتوں کی صفیں مردوں کی صفوں سے دور ہوں گی تو وہ افضل و بہتر ہوگا

١٦٩٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صفیں اگلی ہیں اور ان کی بدترین صفیں پچھلی ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں اور ان کی بدترین صفیں اگلی ہیں۔''

فوائد:......مکرر ١٤٥١۔

(١٦٩١) اسناده ضعيف : ابراہیم الہجری راوی میں کلام ہے۔ الضعيفه : ٤٤٥٣ـ مجمع الزوائد : ٢/٣٥.

(١٦٩٢) حسن.

(١٦٩٣) تقدم تخريجه برقم: ١٥٦١.

۱۸۱..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِخَفْضِ أَبْصَارِهِنَّ إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ إِذَا خِفْنَ رُؤْيَةَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ أَمَامَهُنَّ

عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے جبکہ وہ مردوں کے ساتھ نماز باجماعت ادا کر رہی ہوں اور انہیں مردوں کے ستر پر نظر پڑنے کا ڈر ہو جبکہ مرد اُن کے آگے (اگلی صف میں) سجدہ کر رہے ہوں گے

١٦٩٤ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي الضِّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاحْفَظُوْا أَبْصَارَكُنَّ)). قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ ضِيْقِ الْأُزُرِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نظروں کی حفاظت کرو۔'' امام ابوسفیان کہتے ہیں: ''میں نے عبداللہ بن ابی بکر سے پوچھا: (آپ نے) یہ حکم کس لیے دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تہ بند اور چادروں کے تنگ اور چھوٹے ہونے کی وجہ سے۔''

اَنَـا اَبُـو طَـاهِـرٍ، نَـا اَبُوْبَكْرٍ، نَاهُ اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ، اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ، بِـمِثْلِـهٖ، وَقَـالَ: ((فَاحْفَظُوا اَبْصَارَكُمْ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ)) فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

امام صاحب اپنے استاد ابویحییٰ محمد بن عبد الرحیم کی سند سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مردوں کے ستر سے اپنی نظروں کی حفاظت کرو۔''

۱۸۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ النِّسَاءِ رُؤُوْسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ، إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ قَبْلَ اسْتِوَاءِ الرِّجَالِ جُلُوْسًا، إِذَا ضَاقَتْ أُزُرُهُمْ، فَخِيْفَ اَنْ يَّرَى النِّسَاءُ عَوْرَاتِهِمْ

عورتیں جب مردوں کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کر رہی ہوں تو مردوں کے سیدھے بیٹھ جانے سے پہلے انہیں اپنے سر سجدے سے اٹھانا منع ہے جبکہ مردوں کے تہ بند تنگ اور چھوٹے ہوں اور یہ خدشہ ہو کہ عورتوں کی نظر ان کے ستر پر پڑے گی۔

١٦٩٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا بِشْرٌ ـيَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِـ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ـوَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَـ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ..........

(١٦٩٤) تقدم تخريجه برقم: ١٥٦٢.

(١٦٩٥) تقدم تخريجه برقم: ٧٦٣.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّ النِّسَاءُ يُؤْمَرْنَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يَرْفَعْنَ رُءُوسَهُنَّ حَتَّى يَأْخُذَ الرِّجَالُ مَقَاعِدَهُمْ مِنْ قَبَاحَةِ الثِّيَابِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيرِ)) فِي أَبْوَابِ اللِّبَاسِ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں (مردوں کے) کپڑوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے عورتوں کو نماز میں حکم دیا جاتا تھا کہ وہ مردوں کے ٹھیک طرح سے بیٹھنے تک اپنے سر (سجدے سے) نہ اٹھائیں۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ثوری رحمہ اللہ کی ابوحازم سے روایت کو میں نے کتاب الکبیر میں ''نماز میں لباس کے ابواب'' میں بیان کر چکا ہوں۔''

فوائد: ......١۔ عورتیں مردوں کے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد سر اٹھائیں اس کی علت یہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسموں پر معمولی چادر ہوتی تھی اور سجدہ کی حالت میں شرمگاہوں کے کھلنے کا خطرہ رہتا تھا۔ اس خطرہ کے پیش نظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو تاکید کی کہ مردوں کے سجدہ سے اٹھ جانے کے بعد وہ سجدہ سے اٹھیں۔

٢۔ عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے ہوتی ہیں اس لحاظ سے بھی ارکان نماز میں عورتیں مردوں کے پیچھے چلیں گی اور عورتیں مردوں کے ارکان نماز پر عمل کرنے کے بعد کچھ وقفہ سے یہ اعمال انجام دیں گی۔

١٨٣..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قِيَامِ الْمَأْمُومِ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ، إِذَا أَرَادَ النَّظَرَ، إِلَيْهِنَّ أَوْ إِلَى بَعْضِهِنَّ، وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا نَظَرَ إِلَى خَلْفِهِ مِنَ النِّسَاءِ لَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ صَلَاتَهُ

مقتدی کے پچھلی صف میں کھڑے ہونے پر سخت وعید کا بیان جبکہ مردوں کے پیچھے عورتیں نماز پڑھ رہی ہوں اور مقتدی کا ارادہ انہیں یا کسی عورت کو دیکھنا ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب مقتدی اپنے پیچھے کھڑی عورتوں میں سے کسی کو دیکھ لے تو اس کا یہ فعل اس کی نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

١٦٩٦۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا نُوحٌ -يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ الْحُدَّانِيَّ- ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَتْ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے خوبصورت ترین لوگوں میں سے ایک حسین و جمیل عورت نماز پڑھا کرتی تھی تو کچھ لوگ اگلی صفوں میں نماز

(١٦٩٦) اسناده صحيح: سنن ترمذی، کتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الحجر، حديث: ٣١٢٢۔ سنن نسائی: ٨٧١۔ سنن ابن ماجه: ١٠٤٦۔ مسند احمد: ١/ ٣٠٥.

الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا، وَ يَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخِّرِ، فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبِطِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيْ شَأْنِهَا: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ﴾ . (الحجر: ٢٤)

پڑھتے تاکہ اس پر نظر نہ پڑے اور کچھ لوگ پیچھے رہتے تاکہ پچھلی صفوں میں کھڑے ہوں۔ پھر جب وہ رکوع کرتے تو اپنی بغل کے نیچے سے دیکھ لیتے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ﴾ ''اور یقیناً ہمیں ان کا علم ہے جو تم میں آگے بڑھنے والے ہیں اور ان کا بھی علم ہے جو پیچھے رہنے والے ہیں۔''

١٦٩٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى، نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ الْحَدَانِيُّ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى. وَ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ، نَا نُوْحٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ بِنَحْوِهِ.

''امام صاحب اپنے استاد ابوموسیٰ کی سند سے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔''

١٨٣..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ الْمَسَاجِدَ كَانَ إِذَا كُنَّ لَا يُخَافُ فَسَادُهُنَّ فِي الْخُرُوْجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَ ظَنٌّ لَا بِيَقِيْنٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے روکنے کی ممانعت اس وقت ہے جب ان کے مساجد کی طرف جانے میں فساد کا ڈر نہ ہو

١٦٩٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا حَمَّادُ ـ يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ ـ وَ ثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى، وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ..........

عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: لَوْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ بَعْدَهُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ، كَمَا

''حضرت عمرہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر رسول اللہ ﷺ وہ چیزیں دیکھ لیتے جو عورتوں نے آپ ﷺ کے بعد زیب و زینت اور بناؤ

(١٦٩٧) انظر الحديث السابق.

(١٦٩٨) صحيح بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قيام الامام العالم، حديث: ٨٦٩ـ صحيح مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد، حديث: ٤٤٥ـ سنن ابی داود: ٥٦٩ـ مسند احمد: ٦/٩١.

مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ ، فَقُلْتُ : مَا هٰذِهِ؟ أَوَ مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ؟ قَالَتْ نَعَمْ . هٰذَا حَدِیْثُ عَبْدُ الْجَبَّارِ . وَ قَالَ أَحْمَدُ فِیْ حَدِیْثِهٖ: قُلْتُ لِعَمْرَةَ: وَمُنِعَ نِسَاءُ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ؟ .

سنگھار اختیار کرلیا ہے تو آپ ﷺ انہیں مسجدوں میں آنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ حضرت عمرہ کہتی ہیں: میں نے کہا: یہ کیا بات ہے؟ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یہ جناب عبد الجبار کی حدیث ہے اور جناب احمد کی روایت میں ہے: ”میں نے حضرت عمرہ سے پوچھا: ”کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟“

۱۸۵..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ أَحْدَاثِ نِسَاءِ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ الَّذِیْ مِنْ أَجْلِهٖ مُنِعْنَ الْمَسَاجِدَ

بنی اسرائیل کی عورتوں کے کچھ فتنوں کا بیان جن کی وجہ سے انہیں مساجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا

۱۶۹۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّیَّانِ الْاِیَادِیُّ، ثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدُّنْیَا ، فَقَالَ: ((إِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَاتَّقُوْهَا وَ اتَّقُوْا النِّسَاءَ)) . ثُمَّ ذَكَرَ نِسْوَةً ثَلَاثاً مِنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ امْرَأَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ تُعْرَفَانِ، وَ امْرَأَةً قَصِیْرَةً لَا تُعْرَفُ، فَاتَّخَذَتْ رِجْلَیْنِ مِنْ خَشَبٍ، وَ صَاغَتْ خَاتَماً فَحَشَّتْهُ مِنْ أَطْیَبِ الطِّیْبِ الْمِسْكِ، وَ جَعَلَتْ لَهُ غُلْفاً، فَإِذَا مَرَّتِ الْمَسْجِدَ أَوْ بِالْمَلَأِ قَالَتْ بِهٖ، فَفَتَحَتْهُ، فَفَاحَ رِیْحُهُ. قَالَ الْمُسْتَمِرُّ: بِخِنْصِرِهِ الْیُسْرٰی، فَأَشْخَصَهَا دُوْنَ أَصَابِعِهِ الثَّلَاثَةِ شَیْئاً، وَ قَبَضَ الثَّلَاثَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا کا تذکرہ کیا تو فرمایا: بلاشبہ دنیا سرسبز و دلکش اور شیریں ولذیذ ہے لہٰذا اس (کے فتنوں) سے بچو اور عورتوں (کے فتنے) سے بچ کر رہنا۔“ پھر آپ نے بنی اسرائیل کی تین عورتوں کا ذکر کیا، دو عورتیں دراز قد تھیں (اس لیے) مشہور و معروف تھیں اور ایک عورت پست قد تھی جو معروف نہ تھی تو اس نے (شہرت حاصل کرنے کے لیے) لکڑی کی دو (اونچی ایڑھی والی) جوتیاں بنوائیں اور ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے بہترین خوشبو کستوری سے بھردیا اور اس کا ایک غلاف بھی بنوایا۔ لہٰذا جب وہ مسجد میں جاتی یا کسی مجلس کے پاس سے گزرتی تو اس غلاف کو ہٹادیتی جس سے خوشبو کھل جاتی اور ہر طرف اس کی مہک پھیل جاتی۔“ جناب مستمر فرماتے ہیں: ”وہ

(۱۶۹۹) صحیح مسلم، کتاب الالفاظ من الادب، حدیث: ۲۲۵۲۔ و کتاب الذکر والدعاء، باب اکثر اهل الجنة الفقراء، حدیث: ۲۷۴۲ مختصراً۔ سنن نسائی: ۵۲۶۶ مختصراً۔ مسند احمد: ۴۳/۳.

اپنی چھنگلی انگلی کے ساتھ خوشبو بکھیرتی تھی۔ انہوں نے تین انگلیوں کو بند کر کے چھنگلی انگلی کو تھوڑا سا جھکا کر دکھایا کہ اس طرح کرتی تھی۔“

فوائد :......ا۔ عورتوں کا مساجد میں جانے کے لیے زیب و زینت کو ترک کرنا عطریات کا عدم استعمال لازم ہے بنی اسرائیل کی عورتوں پر عبادت گاہوں میں داخلے پر پابندی کی یہی علت تھی۔

۲۔ عورتوں کا مساجد کی طرف روانہ ہوتے وقت زیب و زیبائش کرنا اور عطریات استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۔ اگر عورتیں زیب و زینت اور عطریات کا استعمال معمول بنالیں اور انہیں ڈھٹائی سے ترک نہ کریں تو ان کے مساجد میں داخلے پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔

١٧٠٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمَّارَةَ وَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ إِذَا رَأَى النِّسَاءَ، قَالَ: أَخِّرُوْهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللّٰهُ . وَ قَالَ: إِنَّهُنَّ مَعَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ يَصْفُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ، كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْبَسُ الْقَالِبَ، فَتَطَالَ لِخَلِيْلِهَا فَسَلَّطَتْ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ، وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِنَّ الْمَسَاجِدُ، وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا رَاٰهُنَّ قَالَ: أَخِّرُوْهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللّٰهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْخَبَرُ مَوْقُوْفٌ غَيْرُ مُسْنَدٍ.

”جناب عبد الرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب عورتوں کو دیکھتے تو فرماتے: ”انہیں پیچھے رکھو جہاں اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام و مرتبہ رکھا ہے اور فرماتے: ”یہ عورتیں بنی اسرائیل کے مردوں کے ساتھ (نماز میں) صفیں بناتی تھیں۔ ایک عورت (لمبی ہونے کے لیے) سانچہ پہن لیتی تاکہ اپنے آشنا کے لیے اونچی ہو سکے، (اس جرم کی سزا میں) ان پر حیض مسلط کر دیا گیا اور ان پر مساجد میں آنا حرام قرار دے دیا گیا۔ اور حضرت عبد اللہ جب انہیں دیکھتے تو فرماتے: ”انہیں اسی جگہ مؤخر رکھو جہاں انہیں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت موقوف ہے مسند نہیں ہے۔“

١٨٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِمَامَةِ الْمَمَالِيْكِ الْأَحْرَارَ إِذَا كَانَ الْمَمَالِيْكُ أَقْرَأَ مِنَ الْأَحْرَارِ

غلام شخص کا آزاد لوگوں کو امامت کرانا درست ہے جبکہ غلام آزاد لوگوں سے زیادہ بڑا قاری اور عالم دین ہو

١٧٠١ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، أَخْبَرَنَا الْجَرِيْرِيُّ،

(١٧٠٠) اسناده صحيح موقوف.

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ أَمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ وَخَبَرِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَ خَبَرِ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْعَبِيْدَ إِذَا كَانُوْا أَقْرَأَ مِنَ الْأَحْرَارِ كَانُوْا أَحَقَّ بِالْإِمَامَةِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَثْنِ فِي الْخَبَرِ حُرًّا دُوْنَ مَمْلُوْكٍ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تین افراد جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرائے، اور ان میں امامت کا زیادہ حق داران میں سے بڑا قاری اور عالم دین ہے۔'' ''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اور قتادہ کی حضرت ابوسعید سے روایت اور حضرت اوس کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ غلام جب آزاد لوگوں سے زیادہ قرآن مجید جانتے ہوں تو وہ امامت کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں آزاد شخص کو غلام سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ (بلکہ سب کا حکم ایک ہی ہے)۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۵۰۸ کے تحت بیان ہوتی ہے۔

۱۸۷..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْأَسْفَارِ

سفر میں نماز باجماعت کا بیان

۱۷۰۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ-، نَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ..........

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَكْثَرَ مَا كُنَّا وَ اٰمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت حارثہ بن وہب خزاعی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعت نماز باجماعت پڑھائی حالانکہ ہماری تعداد بھی بہت زیادہ تھی اور ہم خوب امن و امان کی حالت میں تھے (دشمن کا خوف بالکل نہ تھا)۔''

فوائد:......دوران سفر میں نماز باجماعت کا التزام کرنا لازم ہے، البتہ سفر میں نماز قصر کرنا مستحب فعل ہے۔

(۱۷۰۱) تقدم تخریجه برقم: ۱۵۰۸.

(۱۷۰۲) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب الصلاة بمنی، حدیث: ۱۰۸۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب قصر الصلاة بمنی، حدیث: ۶۹۶۔ سنن ابی داود: ۱۹۶۵۔ سنن ترمذی: ۸۸۲۔ سنن نسائی: ۱۴۴۶۔ مسند احمد: ۴/۳۰۶.

١٨٨..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

نماز کا وقت گزرنے کے بعد اسے باجماعت ادا کرنے کا بیان

١٧٠٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى -يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ- وَعُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ- قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.......... بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِهَوْىٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى كُفِيْنَا، وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾ (الاحزاب: ٢٥) فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، كَأَحْسَنِ مَا كَانَ يُصَلِّيْهَا، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ كَذٰلِكَ، قَبْلَ أَنْ تُنَزَّلَ صَلَاةُ الْخَوْفِ ﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾. (البقرة: ٢٢٩) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ إِمَامَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لَيْلَةَ نَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فِيْمَا مَضٰى مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَ هُوَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق والے دن ہمیں نماز سے روک دیا گیا حتیٰ کہ جب مغرب کے بعد رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو ہماری کفایت کی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾ (احزاب: ٢٥) ''اور (اس) لڑائی میں اللہ مومنوں کو کافی ہوگیا اور اللہ طاقتور اور غلبے والا ہے۔'' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے اقامت کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی، اپنے بہترین طریقے کے مطابق جیسا کہ آپ ادا کیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے عصر کی اقامت کہی تو آپ نے اسی انداز سے عصر کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اقامت پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب بھی اسی طریقے سے ادا کی۔ پھر اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نمازِ عشاء ادا کی اور یہ واقعہ نماز خوف کے متعلق حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے یعنی ﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ ''پیدل چلتے ہوئے یا سوار ہوکر نماز ادا کرلو۔'' اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں اسی کتاب کے گزشتہ اوراق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج طلوع ہونے کے بعد نماز فجر کی امامت کروانے کے بارے میں روایت بیان کرچکا ہوں، جس رات (دورانِ سفر آپ سمیت) تمام صحابہ کرام طلوع آفتاب تک سوئے رہ گئے

(١٧٠٣) تقدم تخريجه برقم: ٩٩٦.

تھے۔اس حدیث کا تعلق بھی اس باب سے بھی ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ چھوٹی ہوئی نمازوں کو باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔اور اگر کئی نمازیں چھوٹ جائیں تو انہیں بالترتیب باجماعت ادا کرنا مباح ہے۔

١٨٩..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے باجماعت ادا کرنا

١٧٠٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكٍ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ، وَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ، قَالَ: فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ جَمِيْعًا، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ جَمِيْعًا. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک والے سال نکلے تو (دورانِ سفر) رسول اللہ ﷺ نماز ظہر اور عصر اور نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا فرماتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں: ''آپ نے ایک دن نماز کو مؤخر کر دیا، پھر آپ خیمے سے باہر تشریف لائے تو نماز ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا فرمایا۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے، پھر آپ باہر آئے اور نمازِ مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا فرمایا۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:...... مکرر ۹۶۶۔

١٩٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرِيْضَةِ وَ التَّطَوُّعِ بِالْكَلَامِ أَوِ الْخُرُوْجِ

فرض اور نفل نماز کے درمیان بات چیت یا جگہ تبدیل کر کے فرق کرنے کے حکم کا بیان

١٧٠٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِيْ نَافِعُ بْنُ

''جناب عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے حضرت

(١٧٠٤) تقدم تخريجه برقم: ٩٦٨.

(١٧٠٥) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حديث: ٨٨٣ـ سنن ابى داود: ١١٢٩ـ مسند احمد: ٤/٩٥.

جُبَيْرٍ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، أَسْأَلُهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ أُصَلِّيْ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ. وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَمَرَ بِذٰلِكَ أَلَّا تُوْصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ هٰذَا ثِقَةٌ، وَ الْآخَرُ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ تَكَلَّمَ أَصْحَابُنَا فِي حَدِيْثِهِ لِسُوْءِ حِفْظِهِ، قَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْهُمَا جَمِيْعاً.

سائب بن یزید کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ''ہاں، میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محراب میں جمعہ ادا کیا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے کھڑے ہوکر نماز پڑھنی شروع کر دی، انہوں نے مجھے بلانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا۔ لہٰذا میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ''جب تم نمازِ جمعہ پڑھ لو تو گفتگو کرنے یا وہاں سے نکلنے سے پہلے اس کے ساتھ کوئی دوسری نماز نہ ملاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ جناب ابن رافع اور عبدالرحمان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں: ''اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز کو نہ ملایا جائے حتیٰ کہ تم گفتگو کرلو یا وہاں سے نکل جاؤ۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''عمر بن عطاء بن ابی الخوار ثقہ راوی ہے۔ جبکہ دوسرے عمر بن عطاء کے بارے میں ہمارے اصحابِ محدثین نے اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے اس کی احادیث میں جرح کی ہے اور جناب ابن جریج نے ان دونوں سے روایات بیان کی ہیں۔''

فوائد :......فرض نماز کے بعد موکدہ سنتیں یا نوافل ادا کرنے کے لیے فرض نماز کی جگہ تبدیل کرنا یا نوافل کے اہتمام سے قبل کسی سے ہم کلام ہونا مستحب فعل ہے۔ اور نوافل کا گھر پر اہتمام کرنا افضل ہے بصورت دیگر مسجد میں نوافل کے لیے کسی اور جگہ کا انتخاب بہتر ہے۔ تاکہ سجدہ کی جگہیں زیادہ ہو جائیں اور فرض و نفل میں انفصال پیدا ہو۔

(شرح النووی: ٦/ ١٦٩ - ١٧٠)

١٩١..... بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ وَ الذِّكْرِ عِنْدَ قَضَاءِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

امام کے نماز ختم کرنے پر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' اور ذکر الٰہی بلند آواز سے کرنے کا بیان

١٧٠٦ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا عَمْرٌو - وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ - أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ مَعْبَدٍ.......

(١٧٠٦) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب الذكر بعد الصلاة، حديث: ٨٤٢ - صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب الذكر بعد الصلاة، حديث: ٥٨٣ - سنن ابى داود: ١٠٠٢ - سنن نسائى: ١٣٣٦ - مسند احمد: ١/ ٢٢٢ - مسند الحميدى: ٤٨٠.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کو اللہ اکبر کی آواز سے پہچانتا تھا۔''

۱۷۰۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ أَخْبَرَهُ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرض نماز سے فارغ ہونے پر بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں موجود تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جب لوگ نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے ذکر کرتے تو میں اس سے (نماز کی تکمیل اور اختتام کو) پہچان لیتا۔''

فوائد:......۱۔ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد با آواز بلند تکبیر کہنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ صغرسنی کی وجہ سے بچوں کا بعض اوقات نماز با جماعت میں شامل نہ ہونا قابل مواخذہ نہیں۔

۱۹۲...... بَابُ نِيَّةِ الْمُصَلِّيْ بِالسَّلَامِ مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهٖ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهٖ

نمازی جب اپنی دائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت دائیں طرف والے (نمازیوں) کو سلام کرنے کی ہو اور جب اپنی بائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت اپنے بائیں جانب والوں کو سلام کرنے کی ہو۔

۱۷۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَارَ أَحَدُنَا إِلٰى أَخِيْهِ بِيَدِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم سے ایک شخص اپنی دائیں اور بائیں جانب (سلام پھیرتے وقت) اپنے بھائی کی

(۱۷۰۷) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاة، حدیث: ۸۴۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الذکر بعد الصلاة، حدیث: ۱۲۲۔ ۵۸۳۔ سنن ابی داود: ۱۰۰۳۔ مسند احمد: ۱/۳۶۷۔

(۱۷۰۸) تقدم تخریجه برقم: ۷۳۳۔

شِمَالِهِ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَفْعَلُ هٰذَا كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟! إِنَّمَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ، أَوْ أَلَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ، أَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا۔ وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ۔ ثُمَّ سَلَّمَ عَلٰى أَخِيْهِ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهِ.

طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھالی تو فرمایا: ”کیا بات ہے کہ تم میں سے ایک شخص اس طرح اشارہ کرتا ہے گویا کہ وہ سرکش گھوڑے کی دمیں ہوں؟ یقیناً تم میں سے کسی شخص کو صرف اتنا ہی کافی ہے، یا (کہا کہ) کیا تم میں سے کسی شخص کو اتنا کافی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کرے اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی دائیں ران پر رکھا اور انگلی کے ساتھ اشارہ کیا پھر وہ اپنی دائیں اور بائیں جانب والے کو سلام کہے۔“

فوائد:......مکرر ۷۳۳۔

۱۹۳..... بَابُ سَلَامِ الْمَأْمُوْمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ سَلَامِ الْإِمَامِ

امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کو نماز سے سلام پھیرنا چاہیے۔

۱۷۰۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ.........

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ فِيْ وَجْهِهِ، فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ يَقُوْلُ: كُنْتُ أُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ، فَكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ

”امام ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خوب یاد رکھا ہے اور انہیں وہ کلی بھی یاد ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر کے کنویں سے ڈول میں پانی لے کر ان کے منہ پر کی تھی۔ لہٰذا حضرت محمود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔“ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا اور جب بارشیں نازل ہوتیں تو میرے اور میری قوم کے درمیان ایک وادی (سیلابی پانی کی وجہ سے) حائل ہو جاتی۔ اس لیے میرے لیے

(۱۷۰۹) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب صلاة النوافل جماعة، حدیث: ۱۱۸۵، ۱۱۸۶۔ سنن ابن ماجه: ۷۵۴۔ من طریق ابراهیم بن سعد بهذا الاسناد۔ وتقدم برقم: ۱۶۵۳.

الْأَمْطَارُ . قَالَ : فَشَقَّ عَلَيَّ أَنْ أَجْتَازَهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّيْ قَدْ أَنْكَرْتُ مِنْ بَصَرِيْ ، وَ إِنَّ الْوَادِيَ الَّذِيْ يَحُوْلُ بَيْنِيْ ، وَ بَيْنَ قَوْمِيْ يَسِيْلُ إِذَا جَاءَ تِ الْأَمْطَارُ ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ أَجْتَازَهُ ، فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِيْنِيْ ، فَتُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِيْ مُصَلًّى أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((سَأَفْعَلُ)) . فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ فِيْ بَيْتِكَ؟)) فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ . فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ، وَ سَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ .

بڑا مشکل ہو جاتا کہ میں اسے عبور کر کے ان کی مسجد میں پہنچتا۔ اس لیے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”بلاشبہ میری نظر کمزور ہو چکی ہے اور جب بارش آتی ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان وادی بہنے لگتی ہے اور میرے لیے اسے عبور کرنا مشکل ہو جاتا ہے لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ تشریف لائیں اور میرے گھر میں میری نمازگاہ میں نماز ادا کریں جسے میں نماز گاہ بنا سکوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب میں تمہاری خواہش پوری کردوں گا۔“ چنانچہ اگلے دن سورج بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے (گھر میں داخلے کی) مجھ سے اجازت چاہی تو میں نے اجازت دے دی۔ آپ ﷺ نے بیٹھے بغیر فرمایا: ”تم اپنے گھر میں کس جگہ پر مجھ سے نماز پڑھانا پسند کرتے ہو؟ تو میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں آپ ﷺ سے نماز پڑھانا پسند کرتا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی تو ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے صف بندی کی۔ لہٰذا آپ ﷺ نے دو رکعتیں ادا کیں، پھر سلام پھیر دیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے سلام کے بعد سلام پھیر دیا۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ امام کے دونوں جانب سلام پھیرنے کے بعد مقتدی سلام پھیرنے کا آغاز کریں، سلام پھیرنے کا یہ طریقہ مشروع ہے۔ بقیہ فوائد حدیث ۱۶۵۳ کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

۱۹۴...... بَابُ رَدِّ الْمَأْمُوْمِ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

جب نماز کے اختتام پر امام سلام پھیرے گا تو مقتدی کو امام کے سلام کا جواب دینا چاہیے

۱۷۱۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْبَصْرِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ أَبُوْ بِشْرٍ صَاحِبُ اللُّؤْلُؤِ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَسْفَاطِيُّ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنِيْ

عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ الْقَاسِمِ، نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَلِّمَ عَلٰى أَيْمَانِنَا وَ أَنْ يَّرُدَّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ: وَ أَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ. زَادَ إِبْرَاهِيْمُ، قَالَ هَمَّامٌ: يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنی دائیں جانب والوں کو سلام کریں اور ہم ایک دوسرے کے سلام کا جواب دیں۔'' جناب محمد بن یزید کی روایت میں ہے: ''ہم ایک دوسرے کو سلام کہیں۔'' جناب ابراہیم کی روایت میں اضافہ ہے: ''جناب ہمام کہتے ہیں: یعنی نماز میں (سلام پھیرتے وقت سلام کہیں)۔''

١٧١١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ،.........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَرُدَّ عَلٰى أَئِمَّتِنَا السَّلَامَ، وَ أَنْ نَتَحَابَّ، وَ أَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: ﴿وَ إِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا﴾ وَ فِيْ خَبَرِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ يَمِيْنِهِ، وَ عَلٰى مَنْ عَنْ شِمَالِهِ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْإِمَامَ يُسَلِّمُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا عَلٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ مِنَ النَّاسِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ عَلٰى مَنْ عَنْ شِمَالِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ. وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا حُيِّيْتُمْ

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے اماموں کے سلام کا جواب دیں، باہمی محبت و الفت کریں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا﴾ (سورۂ نساء: ٨٦) ''اور جب تمہیں سلام کہا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا وہی لوٹا دو۔'' اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ''پھر اپنی دائیں جانب والوں اور اپنی بائیں جانب والوں کو سلام کہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام جب نماز کے اختتام پر جب اپنی دائیں طرف سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے لوگوں کو سلام کہے گا اور جب اپنی بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے لوگوں کو سلام کہے گا۔'' اور اللہ تعالیٰ نے مسلمان شخص کے

(١٧١٠) اسناده ضعيف: حسن بصری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرد على الامام، حديث: ١٠٠١۔ سنن ابن ماجه: ٩٢٢.

(١٧١١) اسناده ضعيف: انظر الحديث السابق.

بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾، فَوَاجِبٌ عَلَى الْمَأْمُومِ رَدُّ السَّلَامِ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا الْإِمَامِ سَلَّمَ عَلَى الْمَأْمُومِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ .

سلام کا جواب دینے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ ''اور جب تمہیں سلام کہا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا وہی لوٹا دو۔'' چنانچہ مقتدی کو امام کے سلام کا جواب دینا واجب ہے کیونکہ امام نے نماز کے اختتام پر سلام پھیرتے وقت مقتدیوں ہی کو سلام کہا ہے۔''

١٩٥..... بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوُجِهِهِ يُمْنَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَ يُسْرَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ، وَ فِيْهِ دَلِيْلٌ أَيْضاً أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَ الْمَأْمُوْمِيْنَ الَّذِيْنَ عَنْ يَّسَارِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّسَارِهِ

جب امام اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اسی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا اور اس میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ جب امام اپنی دائیں جانب سلام پھیرے گا (تو اپنی دائیں جانب والے مقتدیوں کو سلام کہے گا) اور جب بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے مقتدیوں کو سلام کہے گا

١٧١٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، نَا مَصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ.......... سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ عَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ. فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ يُسْمَعْ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ . فَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ: أَكُلُّ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: لَا . قَالَ فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: لَا . قَالَ فَهٰذَا فِي النِّصْفِ الَّذِيْ لَمْ يُسْمَعْ .

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔ تو جناب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی صورت میں نہیں سنی گئی۔'' تو جناب اسماعیل بن محمد کہتے ہیں: ''کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: دو تہائی سنی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں تو پوچھا: آدھی سن لی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ اس پر جناب اسماعیل نے فرمایا: ''تو یہ حدیث اس آدھی تعداد میں سے ہے جو نہیں سنی گئی۔''

(١٧١٢) تقدم تخريجه برقم: ٧٢٧.

فوائد :......ا۔سلام پھیرتے وقت اس قدر پھرنا چاہیے کہ دائیں جانب والوں کو امام کا دایاں رخسار اور بائیں جانب والوں کو امام کا بایاں رخسار دکھائی دے اور مقتدیوں کو بھی دونوں جانب سلام پھیرتے وقت یہی طریقہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

۱۹۶..... بَابُ انْحِرَافِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا

امام کا ایسی نماز کے بعد اٹھ جانا جس کے بعد نفل نماز نہیں ہوتی

۱۷۱۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا جَابِرُ بْنُ...... يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پیچھے دو آدمی دیکھے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد :......فرض نماز کے متصل بعد امام کا گھر چلے جانا جائز ہے۔ خواہ فرض نماز کے بعد مسنون نماز ہو یا نہ ہو اور گھر پر نوافل ادا کرنا افضل ہیں، نیز نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصلی پر کافی دیر بیٹھے رہنا بھی ثابت ہے۔

۱۹۷..... بَابُ تَخْيِيْرِ الْإِمَامِ فِي الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ أَنْ يَّنْصَرِفَ يُمْنَةً أَوْ يَنْصَرِفَ يُسْرَةً

امام کو اختیار ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہو کر دائیں طرف یا بائیں طرف پھیرے

۱۷۱۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ، (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، نَا عِيْسٰى، (ح) وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، (ح) وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، جَمِيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، (ح) وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، (ح) وَثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ، وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: ....

(۱۷۱۳) تقدم تخریجہ برقم: ۱۲۷۹، ۱۶۳۸۔

(۱۷۱۴) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الانفتال والانصراف عن الیمین والشمال، حدیث: ۸۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز الانصراف من الصلاۃ، حدیث: ۷۰۷۔ سنن ابی داود: ۱۰۴۲۔ سنن نسائی: ۱۳۶۱۔ سنن ابن ماجہ: ۹۳۰۔ مسند احمد: ۱/۳۸۳۔ مسند الحمیدی: ۱۲۷۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءاً لَا يُرٰى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِينِهِ، أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''تم میں سے کوئی شخص شیطان کے لیے اپنے نفس سے حصہ مقرر نہ کرے کہ وہ صرف دائیں طرف ہی پھرنے کو اپنے لیے صحیح اور ضروری سمجھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اپنی بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فوائد:......ا۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی جانب پھرنا مسنون ہے اور مقتدیوں کی جانب رخ کرتے وقت دائیں اور بائیں دونوں جانب سے پھرنا جائز ومباح ہے۔

۲۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ صرف دائیں جانب ہی سے مڑنا مشروع ہے، درست نہیں۔

۱۹۸..... بَابُ إِبَاحَةِ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوَجْهِهِ بَعْدَ السَّلَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُقَابِلُهُ مَنْ قَدْ فَاتَهُ بَعْضُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فَيَكُوْنُ مُقَابِلَ الْإِمَامِ إِذَا قَامَ يَقْضِيْ

سلام پھیرنے کے بعد امام کا لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا جائز ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی ایسا شخص نہ ہو جس کی کچھ نماز امام کے ساتھ فوت ہوگئی ہو۔ لہٰذا جب وہ کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کرے گا تو وہ امام کے سامنے ہوگا

۱۷۱۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ''ایک روز ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو ہماری طرف اپنا چہرہ مبارک کر کے متوجہ ہوئے۔''

فوائد:......سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کی جانب چہرہ کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۹۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

امام سے پہلے سلام پھیرنا منع ہے

۱۷۱۶۔ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ..........

(۱۷۱۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود، حدیث: ۴۲۶۔ سنن نسائی: ۸۳۔ وقد تقدم برقم: ۱۶۰۲.

(۱۷۱۶) تقدم تخریجه برقم: ۱۶۰۲، ۱۷۱۵.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، أَقْبَلَ إِلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْقُعُوْدِ، وَلَا بِالْانْصِرَافِ، وَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفِي، وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)). قَالَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ. هٰذَا حَدِيْثُ هَارُوْنَ. لَمْ يَقُلْ عَلِيٌّ: وَلَا بِالْقُعُوْدِ، قَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں تو تم مجھ سے پہلے رکوع کیا کرو نہ سجدہ۔ تم قیام، قعود اور نماز سے فارغ ہونے میں مجھ پر سبقت نہ کیا کرو اور بلاشبہ میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم وہ چیز دیکھ لو جو میں نے دیکھی ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ رونے لگو۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے۔'' یہ جناب ہارون کی روایت ہے۔ اور جناب علی بن مسہر کی روایت میں ''قعود'' کے الفاظ نہیں ہیں اور یہ الفاظ موجود ہیں: ''بے شک میں تمہیں اپنے سامنے اور اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

فوائد:......

۱۔ ارکان نماز میں امام کی اقتداء لازم ہے اور امام سے پہل کرنے کی سخت وعید ہے، لہٰذا نماز میں امام کی اتباع ملحوظ رکھی جائے۔

۲۔ غفلت اور سستی کے شکار مقتدیوں کو وعظ ونصیحت کرنا اور امام کی مخالفت اور ارکان نماز سے مسابقت پر انہیں تنبیہ کرنا جائز ہے۔

۲۰۰..... بَابُ نُهُوْضِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا سَاعَةً يُسَلِّمُ مِنْ غَيْرِ لَبْثٍ، إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلْفَهُ نِسَاءٌ

امام کا ایسی نماز سے فارغ ہونے کے بعد انتظار کیے بغیر اٹھ کر چلے جانا جس نماز کے بعد نفل نماز پڑھی جاتی ہے جبکہ امام کے پیچھے عورتیں نہ ہوں۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوْخٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

فُرُّوْخٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِي إِتْمَامٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ سَاعَةَ يُسَلِّمُ يَقُوْمُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ، فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَثَبَ مَكَانَهُ كَأَنَّهُ يَقُوْمُ عَنْ رَضْفٍ . لَمْ يَذْكُرْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ ہلکی مگر مکمل نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں ادا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے ہی اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازیں ادا کیں تو وہ جب سلام پھیرتے تو اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑے ہوجاتے گویا کہ وہ گرم پتھر سے اٹھے ہوں۔ جناب علی بن عبد الرحمان نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے ہلکی اور مختصر نماز پڑھاتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث غریب ہے، اسے عبداللہ بن فروخ کے سوا کوئی راوی بیان نہیں کرتا۔''

۲۰۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقُوْمُ سَاعَةَ يُسَلِّمُ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ، وَ اسْتِحْبَابِ ثُبُوْتِ الْإِمَامِ جَالِساً إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ لِيَرْجِعَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَهُمُ الرِّجَالُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سلام پھیرتے ہی اٹھ جاتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ امام کا اس وقت بیٹھے رہنا مستحب ہے جب اس کے پیچھے عورتیں ہوں تاکہ وہ مردوں کے ملنے سے پہلے واپس لوٹ جائیں۔

۱۷۱۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ.........

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا : أَنَّ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

(۱۷۱۷) اسنادہ ضعیف : عبداللہ بن فروخ راوی ضعیف ہے تاہم اگلی روایت اس کا شاہد ہے۔ مستدرك حاکم: ۲۱٦/۱۔ معجم کبیر طبرانی کما فی مجمع الزوائد: ٦/۱٤٦۔۱٤٧.

(۱۷۱۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، حدیث: ۸٦٦۔ سنن ابی داود: ۱۰٤۰۔ سنن نسائی: ۱۳۳٤۔ سنن ابن ماجه: ۹۳۲۔ مسند احمد: ٦/۳۱٦.

النِّسَاءَ كُنَّ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ، وَ ثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ مَنْ صَلَّى خَلْفَهُ مِنَ الرِّجَالِ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ .

ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں جب عورتیں فرض نماز سے سلام پھیرتیں تو اٹھ جاتیں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے والے مرد بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو مرد بھی اٹھ جاتے۔“

۲۰۲..... بَابُ تَخْفِيفِ ثُبُوتِ الْإِمَامِ بَعْدَ السَّلَامِ لِيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ، وَ تَرْكِ تَطْوِيلِهِ الْجُلُوسَ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرنے کے بعد امام کا کچھ دیر بیٹھے رہنا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے واپس چلی جائیں اور امام کا سلام پھیرنے کے بعد دیر تک نہ بیٹھنے کا بیان

۱۷۱۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَ قَالَ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَتْنِي هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ..........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيراً حَتّٰى يَقُومَ . قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَنَرَىٰ ذٰلِكَ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذَاكَ لِيَذْهَبَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ . قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ :لَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو آپ تھوڑی سی دیر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہو جاتے۔“ امام زہری کہتے ہیں: ”ہمارے خیال میں آپ ﷺ یہ کام اس لیے کرتے تھے تاکہ عورتیں کسی مرد کے نکلنے سے پہلے چلی جائیں۔“ واللہ اعلم۔ جناب یحیٰی بن حکیم کی روایت میں ہے: ”آپ ﷺ بہت تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے۔“

فوائد:......۱۔ اگر عورتیں نماز باجماعت میں حاضر ہوں تو نماز سے سلام پھیرنے کے بعد امام اور مقتدی کچھ دیر رکے رہیں تاکہ عورتیں مسجد سے نکل جائیں اور مردوں و عورتوں کا اختلاط نہ ہو۔

۲۔ اگر عورتیں نماز باجماعت میں شامل ہوں تو جتنی دیر میں مرد مسجد میں ٹھہرے ہوں، عورتوں کو جلدی وہاں سے نکل جانا چاہیے اور ارادی وغیر ارادی طور پر مسجد میں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ مرد وزن کے عدم اختلاط کا یہ عمدہ حل ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۱۹) انظر الحديث السابق.

كِتَابُ الْجُمُعَةِ الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ

مسند کے اختصار سے مختصر کتاب الجمعۃ کا بیان اسی شرط کے مطابق جو ہم نے کتاب کے شروع میں بیان کی ہے

١..... بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فرضیت کا ذکر

وَ الْبَيَانِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَهَا عَلٰى مَنْ قَبْلَنَا مِنَ الْأُمَمِ وَ اخْتَلَفُوْا فِيْهَا فَهَدَى اللّٰهُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ لَهَا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾ (الجمعة: ٨) وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الْفَرْضَ بِشَرِيْطَةٍ، وَ قَدْ يَجِبُ ذٰلِكَ الْفَرْضُ بِغَيْرِ تِلْكَ الشَّرِيْطَةِ، لِأَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَمَرَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَ قَدْ لَا يَقْدِرُ الْحُرُّ الْمُسْلِمُ عَلَى الْمَشْيِ عَلَى الْقَدَمِ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى الرُّكُوْبِ، وَ إِتْيَانِ الْجُمُعَةِ رَاكِباً، وَ هُوَ مَالِكٌ لِمَا يَرْكَبُ مِنَ الدَّوَابِّ، وَ الْفَرْضُ لَا يَزُوْلُ عَنْهُ إِذَا قَدَرَ عَلٰى إِتْيَانِ الْجُمُعَةِ رَاكِباً، وَ إِنْ كَانَ عَاجِزاً عَنْ إِتْيَانِهَا مَاشِياً.

اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلی امتوں پر بھی جمعہ فرض قرار دیا تھا اور انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدی ﷺ کو (اس دن کی) ہدایت دی، یہ امت لوگوں کی راہنمائی کے لیے نکالی گئی بہترین امت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾ (الجمعة: ٩) ''اے ایمان والو! جب اذان دی جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن، تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت کرنا چھوڑ دو۔'' اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی کوئی فرض کسی شرط کے ساتھ واجب قرار دیتے ہیں اور کبھی وہ فرض اس شرط کے بغیر بھی واجب ہوتا

ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جمعہ کے لیے دوڑ کر آنے کا حکم دیا ہے اور کبھی مسلمان آزاد شخص پیدل چلنے کے قابل نہیں ہوتا مگر وہ سوار ہو کر (جمعہ کے لیے) آنے پر قادر ہوتا ہے اور اس کے پاس سواری کا جانور بھی موجود ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں جبکہ وہ سوار ہو کر جمعہ کے لیے آنے کی قدرت رکھتا ہوا، اس سے یہ فرض ساقط نہیں ہوگا اگرچہ وہ پیدل چل کر آنے سے عاجز ہو۔

١٧٢٠ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا، سُفْيَانُ، نَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَ عَنِ ابْنِ طَاوُوْسٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ح) وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَ عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (ح) وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ، وَ نَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَ أُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ، -يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ- النَّاسُ لَنَا تَبَعٌ فِيْهِ، الْيَهُوْدُ غَداً، وَ النَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ. هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ وَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: وَ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ. وَ قَالَ مَرَّةً: ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمِ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ. وَ فِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ هٰذَا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم سب سے آخر میں آنے والی امت ہیں اور ہم قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، تاہم انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب عطا ہوئی۔ پھر یہ دن جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا تھا، انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت دے دی یعنی جمعہ کے دن کی۔ لوگ اس بارے میں ہمارے پیروکار ہیں یہودی کل (ہفتے کو) اور عیسائی اتوار کو عبادت کریں گے۔'' یہ جناب مخزومی کی حدیث ہے۔ اور جناب عبد الجبار کی روایت میں ہے: ''اور یہ دن جس میں انہوں نے اختلاف کیا تھا۔'' اور ایک مرتبہ کہا: ''پھر یہ دن جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا تھا، انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا۔ جناب معمر کی ہمام بن منبہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت اسی باب سے ہے۔''

(١٧٢٠) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، حدیث: ٨٧٦۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة، حديث: ٨٥٥۔ سنن نسائی: ٣/٨٥۔ مسند احمد: ٢/٢٤٣، ٢٤٩۔ مسند الحمیدی: ٩٥٤، ٩٥٥۔

يَـوْمُهُمُ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ .
خَبَـرُ مَـعْـمَـرٍ عَـنْ هَـمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

فوائد :......ا۔ ﴿نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ کا مفہوم علماء بیان کرتے ہیں کہ امت مسلمہ زمان و وجود کے اعتبار سے آخری اور فضیلت اور دخولِ جنت کے لحاظ سے اول و سابق ہے اور یہ امت تمام امم سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔

۲۔ هٰـذَا الْيَـوْمُ الَّـذِيْ كَتَبَـهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ. یہ الفاظ جمعہ کے فرض ہونے کی دلیل اور اس میں اس امت کی فضیلت کا بیان ہے۔(شرح النووی: ٦/ ١٤٢)

۲..... **بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْبَالِغِيْنَ دُوْنَ الْأَطْفَالِ . وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّهُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ الَّذِيْ يَجُوْزُ الْقِيَاسُ عَلَيْهِ، قَدْ بَيَّنْتُهُ فِيْ عَقِبِ الْخَبَرِ**

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ بچوں کے سوا بالغ افراد پر فرض ہے۔ اور یہ مسئلہ اس جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ یہ ان معلل روایات میں سے ہے جن پر قیاس کرنا جائز ہے، میں نے اسے حدیث کے بعد بیان کردیا ہے۔

١٧٢١ ۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنَ أَبَانَ الْمِصْرِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ ، ثَنَّا يَزِيْدُ بْنُ خَـالِـدٍ ـ وَ هُـوَ ابْنُ مَوْهَبٍ ـ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَ عَلٰى كُلِّ مَنْ رَاحَ الْجُمُعَةَ الْغُسْـلُ)) . قَـالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: ((عَـلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ)) . مِنَ الـلَّفْظِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ

''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بالغ شخص کے لیے جمعہ کے لیے جانا ضروری ہے اور جمعہ کے لیے جانے والے شخص پر غسل کرنا واجب ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''ہر بالغ شخص کے لیے جمعہ کے لیے جانا واجب ہے۔'' یہ ان الفاظ میں سے ہیں جن کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جب حکم کسی علت وسبب کی بنیاد پر

(١٧٢١) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب فى الغسل للجمعة، حديث: ٣٤٢۔ سنن نسائى: ١٣٧٢۔ صحيح ابن حبان: ١٢١٧.

فَالتَّمْثِيْلُ وَ التَّشْبِيْهُ بِهِ جَائِزٌ، مَتَى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةً فَالْأَمْرُ وَاجِبٌ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا عَلَّمَ أَنْ عَلَى الْمُحْتَلِمِ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ، لِأَنَّ الْإِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ، فَمَتَى كَانَ الْبُلُوْغُ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنِ احْتِلَامٌ وَ كَانَ الْبُلُوْغُ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ، فَفَرْضُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ بَالِغٍ وَ إِنْ كَانَ بُلُوْغُهُ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ، وَ لَوْ كَانَ عَلَى غَيْرِ أَصْلِنَا وَ كَانَ عَلَى أَصْلِ مَنْ خَالَفَنَا فِي التَّشْبِيْهِ وَ التَّمْثِيْلِ، وَ زَعَمَ أَنَّ الْأَمْرَ لَا يَكُوْنُ لِعِلَّةٍ، وَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا تَعَبُّداً، لَكَانَ مَنْ بَلَغَ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَ هُوَ حُرٌّ عَاقِلٌ فَسَمِعَ الْأَذَانَ لِلْجُمُعَةِ فِي الْمِصْرِ، أَوْ هُوَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ، إِنْ لَّمْ يَكُنِ احْتَلَمَ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْلَمَ أَنَّ رَوَاحَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمُحْتَلِمِ! وَ قَدْ يَعِيْشُ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ السِّنِيْنَ الْكَثِيْرَةَ فَلَا يَحْتَلِمُ أَبَداً، وَ هٰذَا كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَ إِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ فَإِنَّمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْاِسْتِئْذَانِ مَنْ قَدْ بَلَغَ الْحُلُمَ، إِذِ الْحُلُمُ بُلُوْغٌ، وَ لَوْ لَمْ يَجُزِ الْحُكْمُ بِالتَّشْبِيْهِ وَ النَّظِيْرِ كَانَ مَنْ بَلَغَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَّ لَمْ يَحْتَلِمْ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْاِسْتِئْذَانُ، وَ هٰذَا كَخَبَرِ النَّبِيِّ ﷺ:

ہوتو اس کے ساتھ تمثیل وتشبیہ دینا جائز ہوتا ہے۔ جب تک وہ علت باقی ہو وہ حکم واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ ہر محتلم (بالغ) شخص کے لیے جمعہ کے لیے حاضر ہونا واجب ہے اور احتلام سے مراد بالغ ہونا ہے۔ لہٰذا جب کوئی شخص بالغ ہوجائے اور اگر چہ اسے احتلام نہ آئے اور وہ کسی اور علامت سے بالغ ہوجائے تو ایسے ہر بالغ شخص پر جمعہ فرض ہوتا ہے اگر چہ اس کا بالغ ہونا احتلام کے علاوہ کسی اور علامت سے ہی ہو۔ اگر چہ یہ بات ہمارے قاعدے کے خلاف ہے اور تشبیہ وتمثیل میں ہمارے مخالفین کے قاعدے اور اصول کے مطابق ہے۔ اس کا خیال یہ ہے کہ حکم کسی علت کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ حکم صرف تعبد کے لیے ہوتا ہے۔ اگر بات ایسے ہی ہوتو وہ شخص جس کی عمر بیس یا تیس سال ہو اور وہ ابھی بالغ نہ ہوا (اسے احتلام نہ آیا ہو) اور وہ مسلمان عقلمند آزاد شخص ہو وہ شہر میں جمعہ کے لیے اذان سنے یا وہ مسجد کے دروازے پر موجود ہو تو اس کے لیے جمعہ کے لیے حاضر ہونا واجب نہیں ہوگا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ جمعہ کی حاضری صرف محتلم شخص پر واجب ہے۔ حالانکہ ایسے بہت سے لوگ ہیں جنہیں سالہا سال تک احتلام نہیں ہوتا اور یہ حکم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرح ہے: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ''اور جب تم میں سے لڑکے بلوغت کی حد کو پہنچ جائیں تو انہیں چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح اجازت مانگیں جس طرح ان سے پہلے (ان کے بڑے) اجازت مانگتے رہے ہیں۔'' اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان بچوں کو اجازت لینے کا حکم دیا ہے جنہیں احتلام آجائے اور احتلام کا آنا بالغ ہونے کی دلیل ہے اور اگر تشبیہ

((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاثَةٍ))، قَالَ فِي الْخَبَرِ: ((وَ عَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ))، وَ مَنْ لَّمْ يَحْتَلِمْ وَ بَلَغَ مِنَ السِّنِّ مَا يَكُوْنُ إِدْرَاكاً مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ فَالْقَلَمُ عَنْهُ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ: ((حَتّٰى يَحْتَلِمَ)). أَنَّ الْاِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ، فَمَتٰى كَانَ الْبُلُوْغُ وَ إِنْ كَانَ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ، فَالْحُكْمُ عَلَيْهِ، وَ الْقَلَمُ جَارٍ عَلَيْهِ كَمَا يَكُوْنُ بَعْدَ الْاِحْتِلَامِ .

اور نظیر (پر قیاس کرتے ہوئے) حکم لگانا جائز نہ ہوتا تو ایسا شخص جو تیس سال کا ہوجائے اور اسے احتلام نہ آئے تو اس پر اجازت طلب کرنا واجب نہیں ہوگا۔ اور یہ بات نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کی طرح ہے: ''تین قسم کے افراد سے قلم اٹھالی گئی ہے (وہ شریعت کے مکلّف نہیں ہیں) اس روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور بچے سے حتیٰ کہ اسے احتلام آنے لگے۔'' اور جس شخص کو احتلام نہ آئے اور وہ اس عمر کو پہنچ چکا ہو جس میں انسان بغیر احتلام کے بالغ ہوجاتا ہے تو ایسے شخص سے قلم نہیں اٹھایا گیا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا مطلب ''یہاں تک کہ وہ احتلام والا ہوجائے'' یہ ہے کہ احتلام بلوغت کی دلیل ہے۔ اس لیے جب بھی بچہ بالغ ہوجائے گا اگرچہ احتلام آئے بغیر ہی ہو، تو اس پر شرعی احکام لاگو ہوں گے اور اس پر قلم جاری ہوگا جیسا کہ احتلام آنے کے بعد جاری ہوتا ہے۔

فوائد:......۱۔ ہر بالغ مرد پر جمعہ واجب ہے۔

۲۔ مسافر، مریض، غلام اور عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

۳..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ

عورتوں سے جمعہ کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَاطَبَ بِالْأَمْرِ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ عِنْدَ النِّدَاءِ بِهَا فِيْ قَوْلِهٖ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ (الجمعة: ۹) الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ إِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، وَ إِن لَّمْ يَثْبُتْ فَاتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى إِسْقَاطِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ كَافٍ مِّنْ نَّقْلِ خَبَرِ الْخَاصِّ فِيْهِ .

اور اس کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ (الجمعة : ۹) ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے'' میں جمعہ کی اذان کے وقت دوڑنے کا حکم مردوں کو دیا ہے، عورتوں کو نہیں۔ اگر یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ثابت ہوجائے، اور اگر یہ ثابت

نہ ہوتو عورتوں سے جمعہ کی فرضیت کے ساقط ہونے کے لیے علمائے کرام کا اتفاق کافی ہے۔ یہ اتفاق اس بارے میں خصوصی روایت سے کافی ہے۔

١٧٢٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ، نَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنِيْ..........

إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ: أَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهِ لَمَّا جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِيْ بَيْتٍ، فَأَتَانَا عُمَرُ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: أَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُنَّ، فَقُلْنَا مَرْحَباً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَ: اَتُبَايِعْنَ عَلَى أَن لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئاً، وَلَا تَسْرِقْنَ، وَلَا تَزْنِيْنَ؟ قَالَتْ، قُلْنَا: نَعَمْ، فَمَدَدْنَا أَيْدِيَنَا مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ، وَمَدَّ يَدَهُ مِنْ خَارِجٍ. قَالَتْ: وَأَمَرَنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَنُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: مَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِي نُهِيْتُنَّ عَنْهُ؟ قَالَتْ: النِّيَاحَةُ.

"جناب اسماعیل بن عبد الرحمان بن عطیہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے انصاری عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ دروازے پر کھڑے ہوگئے اور سلام کیا، ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ ہم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے پیغام رساں کو خوش آمدید۔ انہوں نے کہا: کیا تم اس شرط پر بیعت کرتی ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ گی، نہ چوری کرو گی نہ زنا کاری میں مبتلا ہوگی؟ وہ فرماتی ہیں، ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ لہٰذا ہم نے گھر کے اندر ہی سے اپنے ہاتھ (بیعت کے لیے) بڑھائے اور انہوں نے باہر سے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ وہ فرماتی ہیں: اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدین کے روز حیض والی کنواری لڑکیوں کو بھی نکالا کریں اور ہمیں جنازوں کی اتباع سے منع کر دیا گیا، اور ہم پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ اسماعیل کہتے ہیں: میں نے انہیں کہا: وہ کون سا معروف کام ہے جس سے تمہیں منع کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: "نوحہ گری سے منع کیا گیا۔"

(١٧٢٢) اسناده ضعيف: اسماعیل بن عبدالرحمٰن مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب خروج النساء فی العيد، حديث: ١١٣٩ ـ مسند احمد: ٨٥/٥.

(١٧٢٣) انظر الحديث السابق.

١٧٢٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُثْمَانَ، بِنَحْوِهِ: وَلَمْ يَقُلْ: لَا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئاً.

''امام صاحب اپنے استاد محمد بن معمر قعنبی سے مذکورہ بالا کی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا۔''

٤..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بِمَدِيْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ جَمَعَ بِهَا أَوَّلاً

مدینہ نبوی ﷺ میں ادا کیے گئے پہلے جمعہ کا بیان اور جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد کا تذکرہ

١٧٢٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، نَا سَلَمَةُ ـيَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، (ح) وَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ الْفَضْلُ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ....

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ قَائِدَ أَبِيّ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَ كُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَسَمِعَ الْأَذَانَ بِهَا صَلّٰى عَلٰى أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ. قَالَ: فَمَكَثَ حِيْنًا عَلٰى ذٰلِكَ لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ لِلْجُمُعَةِ إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَعَجْزٌ بِي حَيْثُ لَا أَسْأَلُهُ، مَا لَهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلّٰى عَلٰى أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا كُنْتُ أَخْرُجُ بِهِ، فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلّٰى عَلٰى أَبِي

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہونے کے بعد ان کا راہنما ہوتا تھا۔ اور جب میں انہیں لے کر جمعہ کے لیے گھر سے نکلتا اور وہ جمعہ کی اذان سنتے تو حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کرتے۔ فرماتے ہیں: تو وہ ایک عرصہ تک اسی طرح جب جمعہ کے لیے اذان سنتے تو حضرت ابوامامہ کے لیے دعا کرتے اور ان کے لیے بخشش طلب کرتے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ کی قسم! یہ تو میری نہایت بے بسی ہے کہ میں ان سے یہ بھی نہ پوچھ سکوں کہ وہ جمعہ کی اذان سن کر حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کیوں کرتے ہیں؟ بیان کرتے ہیں کہ میں پہلے کی طرح جمعہ کے روز انہیں

(١٧٢٤) اسناده حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الجمعة فی القری، حدیث: ١٠٦٩ـ سنن ابن ماجه: ١٠٨٢ـ صحیح ابن حبان: ٦٩٧٤.

أُمَامَةَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ مَالَكَ إِذَا سَمِعْتَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلَّيْتَ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ بِالْمَدِينَةِ فِي هَزْمِ بَنِي بَيَاضَةَ، يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ. قُلْتُ وَ كَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ رَجُلاً. هٰذَا حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ الْفَضْلِ.

لے کر گھر سے نکلا۔ جب انہوں نے جمعہ کی اذان سنی تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور استغفار کیا۔ تو میں نے ان سے عرض کی: اے اباجان! کیا بات ہے کہ آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں، حضرت ابوامامہ کے لیے دعا کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ”اے پیارے بیٹے! (ابوامامہ) وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ میں بیاضہ کی بستی میں جمعہ پڑھایا۔ اس مقام کو نقیع الخضمات کہا جاتا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا، اس دن تمہاری تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: چالیس مرد تھے۔“ یہ جناب سلمہ بن فضل کی حدیث ہے۔

٥..... بَابُ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ الَّتِي جُمِعَتْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّتِي جُمِعَتْ بِالْمَدِينَةِ وَذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِي جُمِعَ بِهِ

مدینہ منورہ میں پڑھے گئے جمعہ کے بعد پڑھے جانے والے جمعہ اور اس کے مقام کا بیان

١٧٢٥۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ -وَ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ- عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمْعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدُ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ادا کیے گئے جمعہ کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے علاقے جواثی میں عبدالقیس کی مسجد میں ادا کیا گیا۔“

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہے کہ بستیوں وغیرہ میں جمعہ کا انعقاد جائز ومباح اور احناف کا اس حدیث ”لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ“ (جمعہ اور تشریق کا اہتمام کسی بڑے شہر میں ہی میں جائز ہے۔) سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حدیث بمجموع الطرق ضعیف ہے، دیکھیے: الضعیف، ٩١٦.

٢۔ نماز جمعہ کو شہر سے مشروط کرنا درست نہیں، کیونکہ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں، پھر احناف کا عمل اپنے اس موقف کے مخالف ہے، اور آج احناف بستیوں اور دیہاتوں میں جمعہ کا انعقاد کرتے ہیں، جو فقہ حنفی کے خلاف ہے۔

(١٧٢٥) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، حدیث: ٨٩٢۔ سنن ابی داود: ١٠٦٨.

۳۔ جمعہ کے لیے حاضرین کی کم از کم تعداد چالیس ہو یہ شرط نہیں، بلکہ اس سے کم اور زیادہ تعداد کا جمعہ کے انعقاد سے کوئی تعلق نہیں۔

٦..... بَابُ ذِكْرِ مَنِّ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾

امت محمد یہ ﷺ جو لوگوں کی ہدایت کے لیے نکالی گئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسان کا بیان

بِهِدَايَتِهِ إِيَّاهُمْ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ ، فَلَهُ الْحَمْدُ كَثِيْراً عَلٰى ذٰلِكَ ، إِذْ قَدْ ضَلَّ عَنْهُ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَهُمْ بَعْدَ فَرْضِ اللّٰهِ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْهِدَايَةَ هِدَايَتَانِ عَلٰى مَا بَيَّنْتُهُ فِيْ كِتَابِ ((أَحْكَامِ الْقُرْاٰنِ)) أَحَدُهُمَا هِدَايَةٌ خَاصٌّ لِاَوْلِيَائِهِ دُوْنَ أَعْدَائِهِ مِنَ الْكُفَّارِ ، وَ هٰذِهِ الْهِدَايَةُ مِنْهَا ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَصَّ بِهَا الْمُؤْمِنِيْنَ دُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى ، وَ الْهِدَايَةُ الثَّانِيَةُ بَيَانٌ لِّلنَّاسِ كُلِّهِمْ وَ هِيَ عَامٌّ لَا خَاصٌّ كَمَا بَيَّنْتُهُ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ .

کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جمعہ کے دن کی ہدایت نصیب فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر (ہم) اس کی بے شمار تعریفیں بیان کرتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں سے پہلے اہلِ کتاب پر اللہ تعالیٰ نے جمعہ فرض کیا تو وہ اس سے گمراہ ہو گئے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہدایت کی دو قسمیں ہیں جیسا کہ میں نے کتاب ''احکام القران'' میں بیان کیا ہے۔ (۱) خاص ہدایت جو اللہ کے اولیاء کو حاصل ہوتی ہے۔ کافروں اور اس کے دشمنوں کو حاصل نہیں ہوتی اور یہ ہدایت (جمعہ کے دن کی ہدایت) اسی قسم میں سے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت صرف مومنوں کو عطا کی ہے اور اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کو محروم رکھا ہے (۲) ہدایت کی دوسری قسم عام ہے۔ جس کا معنی تمام لوگوں کو راہِ حق بتاتا ہے۔ یہ قسم خاص نہیں ہے جیسا کہ میں اس کتاب میں بیان کر چکا ہوں۔

١٧٢٦۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ، (ح) وَ حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ إِسْـمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِـي ذِئْـبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِـي هُـرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَ لَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ خَيْرٍ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن سے بہتر کسی اور دن پر سورج نہ طلوع ہوا ہے نہ غروب۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب فرمائی اور لوگ اس سے بھٹک گئے۔ چنانچہ لوگ اس بارے میں ہمارے پیچھے پیچھے ہیں اور جمعہ کا دن ہمارے لیے ہے۔ یہود کے لیے ہفتہ اور عیسائیوں کے لیے اتوار ہے۔ اس (جمعہ

(١٧٢٦) اسنادہ صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ٩٨٤٠۔ مسند احمد: ٥١٨/٢۔

مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، هَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، وَ ضَلَّ النَّاسُ عَنْهُ، وَ النَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، فَهُوَ لَنَا، وَ الْيَهُوْدُ يَوْمَ السَّبْتِ، وَ النَّصَارٰى يَوْمَ الْأَحَدِ، إِنَّ فِيْهِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ)). فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

کے) دن میں ایک ایسی گھڑی بھی ہے کہ جو مسلمان شخص نماز کی حالت میں اسے پا کر اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتے ہیں۔"

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

جمعة المبارک کی فضیلت کے ابواب کا مجموعہ

۷..... بَابُ فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَأَنَّهَا أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَ فَزْعُ الْخَلْقِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُتَقَصًّى

جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ جمعہ تمام دنوں سے افضل و اعلیٰ دن ہے۔ اس دن جنوں اور انسانوں کے سوا تمام مخلوقات خوف زدہ اور ڈرتی ہیں

اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

۱۷۲۷۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- نَا الْعَلَاءُ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ -يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ الْمَدَنِيَّ- نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ بُنْدَارٌ عَنِ الْعَلَاءِ، وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، ثَنَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ بِيَوْمٍ وَلَا تَغْرُبُ أَفْضَلَ أَوْ أَعْظَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَ مَا مِنْ دَابَّةٍ لَا تَفْزَعُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ: الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ ابْنُ بَزِيْعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: ((عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ))، وَ لَمْ يَشُكُّوْا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورج کسی ایسے دن میں نہ طلوع ہوتا ہے نہ غروب کہ جو دن جمعہ کے دن سے افضل یا اعظم ہو۔ اور جنوں اور انسانوں کے سوا ہر جانور جمعہ کے دن خوفزدہ ہوتا ہے اور ڈرتا ہے۔'' جناب علی بن حجر، ابن بزیع اور محمد بن ولید کی روایت میں ہے: ''کسی افضل دن پر'' اور انہوں نے ''افضل'' یا ''اعظم'' کے الفاظ میں شک نہیں کیا۔ (بلکہ صرف افضل کا لفظ بیان کیا ہے۔)''

(۱۷۲۷) اسناده صحیح: الصحيحة: ۱۵۰۲۔ مسند احمد: ۲/ ۴۵۷۔ سنن کبری نسائی: ۱۱۹۲۰۔ مسند ابی یعلی: ۶۴۶۸۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۵۹۔

٨..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰى لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ تَفْزَعُ الْخَلْقُ لَهَا مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ هِيَ خَوْفُهُمْ مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فِيْهَا اِذِ السَّاعَةُ تَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر جسے میں نے گزشتہ باب میں بیان کیا ہے اور اس دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن مخلوقات کے ڈرنے کی وجہ ان کا یہ خوف ہے کہ اس دن قیامت قائم نہ ہو جائے کیونکہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی

١٧٢٨۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرُّبَيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عُثْمَانَ.........

عَـنْ أَبِـيْ هُـرَيْـرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْـجُـمُـعَةِ، فِيْـهِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَ فِيْـهِ أُدْخِلَ الْـجَـنَّةَ، وَ فِيْـهِ أُخْـرِجَ مِنْهَـا، وَلَا تَقُوْمُ السَّـاعَةُ إِلَّا يَـوْمَ الْـجُـمُعَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: غَـلَـطْـنَـا فِـيْ إِخْرَاجِ الْحَدِيْثِ، لِأَنَّ هٰذَا مُـرْسَـلٌ. مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عُثْمَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِـنْ أَبِـيْ هُـرَيْـرَةَ، أَبُوْهُ أَبُوْ عُثْمَانَ التَّبَانُ رَوٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَخْبَاراً سَمِعَهَا مِنْهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کا دن باقی تمام دنوں کا سردار ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث کو روایت کرنے میں ہم سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ یہ مرسل روایت ہے۔'' جناب موسیٰ بن ابی عثمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نہیں سنیں۔ جبکہ ان کے والد گرامی جناب ابوعثمان تبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی روایات بیان کی ہیں۔''

١٧٢٩۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَصْعَبٍ -يَعْنِي الْقُرْقَسَانِيَّ- ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((خَيْرُ يَـوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُـلِـقَ اٰدَمُ، وَ فِيْـهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَ فِيْـهِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کا دن وہ بہترین دن ہے جس میں سورج طلوع ہوا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن انہیں

(١٧٢٨) اسناده ضعيف: سند میں انقطاع ہے۔ جیسا کہ امام ابن خزیمہ نے کہا ہے۔ مستدرك حاكم: ٢٧٧/١.

(١٧٢٩) صحيح: مسند احمد: ٥٤٠/٢۔ من طريق محمد بن مصعب بهذا الاسناد۔ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، حديث: ٨٥٤۔ سنن نسائي: ١٣٧٤۔ سنن ترمذي: ٤٨٨ من طريق اٰخر عن ابي هريرة رضي الله عنه.

أُخْرِجَ مِنْهَا، وَ فِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ)) . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِي قَوْلِهِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ إِلٰى قَوْلِهِ وَ فِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، أَهُوَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ؟ قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)) مَنْ جَعَلَ هٰذَا الْكَلَامَ رِوَايَةً مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ مَنْ جَعَلَهُ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، وَ الْقَلْبُ إِلٰى رِوَايَةِ مَنْ جَعَلَ هٰذَا الْكَلَامَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبٍ أَمْيَلُ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى حَدَّثَنَا، قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَ فِيْهِ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَ فِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. قَالَ، قُلْتُ لَهُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ حَدَّثَنَاهُ كَعْبٌ. وَ هٰكَذَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ وَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ أَمَّا قَوْلُهُ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)). فَهُوَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں جنت سے نکالا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس روایت کے الفاظ ''اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا'' سے لے کر ''اسی دن قیامت قائم ہوگی'' تک کے الفاظ میں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ کیا یہ الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیے ہیں یا جناب کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیے ہیں؟ میں نے کتاب الکبیر میں یہ روایات بیان کردی ہیں کہ کن راویوں نے یہ کلام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور کن راویوں نے اسے جناب کعب الاحبار کا کلام بنا کر روایت کیا ہے۔ جبکہ میرا دل ان راویوں کی روایت کی طرف زیادہ مائل ہے جنہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جناب کعب رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر بیان کیا ہے۔ کیونکہ ہمیں جناب محمد بن یحییٰ نے اپنی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ''بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہیں جنت میں بسایا گیا اور اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔'' جناب ابوسلمہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کیا آپ نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: (نہیں) بلکہ یہ چیز ہمیں کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ اسی طرح یہ روایت جناب ابان بن یزید عطار اور شیبان بن عبد الرحمان نحوی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ ''جمعہ کا دن وہ بہترین دن ہے جس میں سورج طلوع ہوا ہے۔'' تو اس میں کوئی شک و

شَكَّ وَ لا مِرْيَةَ فِيْهِ، وَ الزِّيَادَةُ الَّتِي بَعْدَهَا: ((فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ))، إِلَى آخِرِهِ. هٰذَا الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ كَعْبٍ.

شبہ نہیں کہ یہ الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیے ہیں اور اس کے بعد والے الفاظ ”اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے“ سے لے کر آخر تک۔ تو ان میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔ کچھ کے نزدیک یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک یہ جناب کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔“

فوائد:......ا۔ ان احادیث میں جمعہ کے دن کی فضیلت اور ان میں رونما ہونے والے عظیم واقعات کا بیان ہے اور روز جمعہ خیر و برکت کا سرچشمہ ہے جس سے فیض یاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

۹..... بَابُ صِفَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ أَهْلِهَا إِذَا بُعِثُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

جب قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے تو جمعہ اور جمعہ ادا کرنے والے افراد کی صفت کا بیان اگر روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے۔

۱۷۳۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ السَّمْنَانِيُّ، ثَنَا أَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا الْهَيْثَمُ، أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ مَعْبَدٍ ـ وَ هُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ ـ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ الْأَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى هَيْئَتِهَا، وَيَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَهْرَاءَ مُنِيْرَةً أَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعُرُوْسِ تَهْدِيْ إِلَى كَرِيْمِهَا، تُضِيءُ لَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ ضَوْئِهَا، أَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ بَيَاضاً، وَ رِيْحُهُمْ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ يَخُوْضُوْنَ فِيْ جِبَالِ الْكَافُوْرِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الثَّقَلَانِ مَا يَطْرُقُوْنَ تَعَجُّباً، حَتّٰى يَدْخُلُوْا

”حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن، دنوں کو ان کی اصلی حالت پر اٹھائے گا۔ اور جمعہ کا دن جگمگاتا ہوا روشن بنا کر اٹھایا جائے گا۔ جمعہ والے لوگ اسے اس طرح گھیرے ہوں گے جیسے دلہن (عزیز و اقارب کے جھرمٹ میں) دولہا کے سپرد کی جاتی ہے۔ جمعہ ان کے لیے روشنی کرے گا اور وہ اس کی روشنی میں چل رہے ہوں گے۔ ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو اور مہک کستوری کی طرح پھیل رہی ہوگی۔ وہ کافور کے پہاڑوں میں داخل ہو

(۱۷۳۰) صحیح: الصحیحۃ: ۷۰۶۔ مستدرك حاكم ۱/ ۲۷۷۔ الفوائد لتمام: ۴۳۷۔ مجمع الزوائد: ۲/ ۱٦٤ بحواله طبرانی.

الْجَنَّةَ، لا يُخَالِطُهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَذِّنُوْنَ الْمُحْتَسِبُوْنَ)). هٰذَا حَدِيْثُ زَكَرِيَّا بْنَ يَحْيٰى.

رہے ہوں گے۔ انہیں جن اور انسان دیکھ رہے ہوں گے (ان کے بلند مقام و مرتبے پر) تعجب و حیرت کی وجہ سے وہ اپنی نظریں نہیں جھکائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے ساتھ کوئی اور شخص شریک نہیں ہوگا، صرف اجر و ثواب کی نیت سے اذانیں دینے والے موذن ان کے ساتھ شریک ہوں گے۔" یہ جناب زکریا بن یحییٰ کی حدیث ہے۔

فوائد :......۱۔ جمعہ کا دن جیسے دنیا میں دیگر ایام سے افضل ہے، روز قیامت بھی باقی دن سے افضل اور پرنور ہوگا۔

۲۔ جمعہ کا اہتمام کرنے والوں کا روز قیامت اکرام کیا جائے گا اور انہیں انعامات سے نوازا جائے گا۔

۳۔ جمعہ ادا کرنے والے قیامت کے اندھیرے سے محفوظ رہیں گے اور انہیں قیامت کے دن کا خوف اور غم نہیں ہوگا۔

۴۔ روز قیامت جمعہ کے حاضرین موج و مستی کریں گے اور اسی خوشی و فرحت کی حالت میں انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

۵۔ طلب ثواب کی نیت سے اذان دینے والے موذن اور جمعہ کا باقاعدہ اہتمام کرنے والے روز قیامت یکساں اجر وثواب کے حامل ہوں گے۔

۱۰...... بَابُ ذِكْرِ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْهَا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

اس گھڑی کا بیان جس میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جمعہ والے دن پیدا کیا تھا

۱۷۳۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيِّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ وَ جَمَاعَةٌ قَالُوْا، ثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ،

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا تو فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتے کے روز پیدا فرمایا۔ اور اس میں پہاڑ اتوار والے دن بنائے۔ اور

(۱۷۳۱) صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب ابتداء الخلق وخلق آدم علیه السلام، حدیث: ۲۷۸۹۔ صحیح ابن حبان: ۶۱۲۸.

وَخَلَقَ الشَّجرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَ خَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَـوْمَ الثُّلاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَ بَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ اٰدَمَ بَـعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ، اٰخِرُ خَلْقٍ فِي اٰخِـرِ سَـاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ.

درخت سوموار والے دن پیدا کیے اور منگل والے دن ناپسندیدہ اشیاء کو پیدا کیا۔ بدھ والے دن نور پیدا کیا۔ اور زمین پر جانور جمعرات والے دن پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ والے دن عصر کے بعد پیدا کیا۔ یہ آخری مخلوق تھی جو جمعہ والے دن آخری گھڑی میں پیدا کی۔ عصر اور رات کے درمیانی حصے میں۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری گھڑی میں ہوئی تھی، جمعہ کے فضائل میں ایک فضیلت بروز جمعہ آدم علیہ السلام کی پیدائش ہے۔

۲۔ جمعہ کے دن قبولیت دعا کی کون سی گھڑی ہے۔ اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ اس بارے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں علماء کے بیالیس مختلف اقوال نقل کیے ہیں۔ جن میں سے راجح ترین قول یہ ہے کہ جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی نماز عصر کے بعد ہے۔ کیونکہ اس کی تائید میں اکثر روایات وارد ہوتی ہیں۔ نیز آئندہ روایت بھی اس موقف کی موید ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۲۵۸)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَـوْمَ الْـجُـمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ سَاعَةً، مِنْهَا سَاعَةٌ يُـوْجَـدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهِمَا اِلَّا اٰتَاهُ اَللّٰهُ اِيَّاهُ، فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ. '' جمعہ کے دن بارہ گھڑیاں ہیں، ان میں سے ایک گھڑی ایسی ہے، جس میں مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا پایا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتے ہیں اور اسے جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو۔''

(صحیح الجامع: ۸۱۹۰، صح...

۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ أَحْسِبُ لَهَا سُمِّيَتِ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً

اس علت وسبب کا بیان جس کی وجہ سے میرے خیال کے مطابق جمعے کو جمعہ کہا جاتا ہے

۱۷۳۲۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مَـعْشَـرٍ، عَـنْ إِبْـرَاهِيْـمَ، عَـنْ عَـلْـقَـمَـةَ، عَـنِ الْـقُـرْثَـعِ الـضَّـبِـيِّ، قَالَ: وَ كَانَ الْقُرْثَعُ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ..........

عَـنْ سَـلْـمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۷۳۲) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب فضل الانصات وترك اللغو یوم الجمعة، حدیث: ۱۴۰۴۔ مسند احمد: ۵/ ۴۴۰۔

((يَا سَلْمَانُ، مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ . قَالَ: ((يَا سَلْمَانُ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قَالَ، قُلْتُ: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ . ((قَالَ: يَا سَلْمَانُ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((يَا سَلْمَانُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ بِهِ جُمِعَ أَبُوْكَ۔ اَوْ أَبُوْكُمْ۔ أَنَا أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرْتُمْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَيَقْعُدَ فَيَنْصِتَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ)).

فرمایا: ''اے سلمان! جمعہ کے دن کی کیا کیفیت و اہمیت ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے سلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! جمعہ کا دن کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بخوبی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! جمعہ کے دن تمہارے باپ یا تم سب کے باپ (آدم کی تخلیق) کو جمع کیا گیا۔ میں تمہیں جمعہ کے دن کی اہمیت وفضیلت بتاتا ہوں۔ جو شخص بھی جمعہ کے دن طہارت و پاکیزگی حاصل کرتا ہے جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے، اپنے گھر سے نکل کر جمعہ کے لیے (مسجد) آجاتا ہے۔ پھر بیٹھ کر خاموش (ہوکر خطبہ سنتا) رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اپنی نماز ادا کرلیتا ہے تو یہ عمل پہلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔''

فوائد:......اس حدیث میں جمعہ کی وجہ تسمیہ کا بیان ہے کہ جمعہ کو جمعہ اس لیے کہتے ہیں اس دن آدم کو جمع کر کے ان کی تخلیق ہوئی تھی اس وجہ سے اس دن کو جمعہ سے موسوم کیا گیا۔

۱۲..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

۱۷۳۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا حُسَيْنٌ -يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ- ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ....

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ

''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تمہارے افضل واعلیٰ دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن فوت

(۱۷۳۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فضل یوم الجمعة و لیلة الجمعة، حدیث: ۱۰۴۷۔ سنن نسائی: ۱۳۷۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۸۵۔ مسند احمد: ۴/۸۔ سنن الدارمی: ۱۵۷۲۔

وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ)). قَالُوْا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)).

کیے گئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن (لوگوں پر) بے ہوشی طاری ہوگی۔ تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہمارا درود آپ ﷺ کو کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ کا جسم مبارک تو بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے اجسام کھائے۔''

فوائد:......۱۔ جمعہ کے دن نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا مستحب فعل ہے۔ (المغنی لابن قدامه: ۲۰۳/٤)

۲۔ جمعہ کے دن نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا مشروع ہے اور آپ ﷺ پر پڑھے گئے درود وسلام آپ ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ (نیل الاوطار: ٥/ ۳۲۱)

۳۔ انبیاء علیہم السلام کے اجساد قبروں میں محفوظ و مامون ہیں اور قبر کی مٹی ان کا کچھ نہیں بگاڑتی، یہ انبیاء علیہم السلام کے لیے خاص اعزاز ہے۔

١٧٣٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَ الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: يَعْنُوْنَ قَدْ بَلِيْتَ.

''امام صاحب اپنے استاد محمد بن رافع کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مطلب یہ تھا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک تو مٹی میں فنا ہو چکا ہوگا۔''

۱۳..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ مَا خُصَّ بِهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ مِنَ الْفَضِيْلَةِ بِأَنْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ سَاعَةً يَسْتَجِيْبُ فِيْهَا دُعَاءَ الْمُصَلِّيْ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُتَقَصًّى

ایک مجمل غیر مفسر، مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ جمعہ کے بعض خصوصی فضائل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں ایک گھڑی رکھی ہے جس میں نمازی کی دعا قبول فرماتا ہے۔

١٧٣٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ، سَمِعْتُ..........

(١٧٣٤) انظر الحديث السابق.

(١٧٣٥) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فى الساعة التى فى يوم الجمعة، حديث: ١٥/٨٥٢ـ مسند احمد: ٤٥٧/٢ـ مصنف عبدالرزاق: ٥٥٧٢ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٢.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے جو مسلمان بندہ اس گھڑی کو اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی مانگتے ہوئے پالے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔''

۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِبَعْضِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا،

گزشتہ مجمل حدیث کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ إِنَّمَا يُسْتَجَابُ فِيْهَا دُعَاءُ الْمُصَلِّيْ دُوْنَ غَيْرِهِ، وَفِيْهِ اخْتِصَارٌ أَيْضًا، لَيْسَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِيْ أَذْكُرُهَا بِمُتَقَصَّاةٍ لِكُلِّهَا.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ جمعہ کے دن میں پائی جانے والی گھڑی میں صرف نمازی کی دعا قبول کی جاتی ہے، دیگر لوگوں کی نہیں اور اس روایت میں بھی اختصار ہے۔ میں اب جو روایت بیان کروں گا وہ بھی مکمل تفصیل بیان نہیں کرتی

۱۷۳۶ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ح وَخَبَرُ...... سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ: لَا يُوَافِقُهَا. قَالَ فِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ: مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَيَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. وَقَالَ فِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ: ((لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ)).

''جناب سعید بن حارث کی روایت میں ہے: ''نہیں موافقت کرتا مومن اس گھڑی کی۔'' جبکہ محمد بن ابراہیم کی روایت میں ہے: ''(نہیں موافقت کرتا اس گھڑی کی) مومن اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتا ہے۔'' جناب سعید بن حارث کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اس گھڑی کی مسلم شخص موافقت کرتا ہے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتے ہیں۔''

۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ قَبْلُ

گزشتہ دو ابواب میں مذکور مجمل روایات کی تفصیل بیان کرنے والی حدیث کا ذکر

وَالْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ دُعَاءَ الْمُصَلِّي الْقَائِمِ يُسْتَجَابُ فِيْ تِلْكَ

(۱۷۳۶) انظر رقم الحدیث: ۱۷۳۸.

السَّاعَةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ دُوْنَ دُعَاءِ غَيْرِ الْمُصَلِّيْ وَ دُوْنَ دُعَاءِ الْمُصَلِّيْ غَيْرَ الْقَائِمِ وَ ذِكْرِ قَصْرِ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اطلاع دی ہے کہ جمعہ والے دن اس مخصوص گھڑی میں نماز کی حالت میں کھڑے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جبکہ غیر نمازی کی دعا اور اس نمازی کی دعا قبول نہیں ہوتی جو حالتِ قیام میں نہ ہو اور جمعہ والے دن قبولیت کی اس گھڑی کے مختصر ہونے کا ذکر۔

١٧٣٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، نَا أَيُّوْبُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ الْقَاسِمِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْراً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) . وَ قَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا وَ يُزَهِّدُهَا . وَ قَالَ : بُنْدَارٌ: ((وَ قَالَ بِيَدِهِ ، قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا يُقَلِّلُهَا)) . لَيْسَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُلَيَّةَ: ((إِيَّاهُ)) .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مسلمان اس گھڑی کو اس حال میں پالیتا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر و بھلائی مانگتا ہے، اللہ اسے وہ عطا کر دیتا ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کے مختصر عرصہ کو بیان کیا۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ''ہم نے کہا کہ آپ ﷺ اس گھڑی کو بہت مختصر بیان کر رہے تھے۔'' جناب ابن علیہ کی روایت میں ''ایّاہ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔''

١٦..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمُعَاتِ لَا فِيْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ

اس بات کا بیان کہ جس گھڑی کا ہم نے تذکرہ کیا ہے وہ تمام جمعہ کے دنوں میں ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ کچھ جمعوں میں ہوتی ہے اور کچھ میں نہیں ہوتی

١٧٣٨ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، نَا مُحَمَّدُ

(١٧٣٧) صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء في الساعة التي في يوم الجمعة، حديث: ٦٤٠٠ ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، حديث: ١٤/٨٥٢ ـ سنن ابن ماجه: ١١٣٧ ـ مسند احمد: ٢/٢٣٠ ـ مسند الحميدي: ٩٨٦.

بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جِئْتُ الطُّوْرَ، فَلَقِيْتُ هُنَاكَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، فَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَ عَنِ التَّوْرَاةِ، فَمَا اخْتَلَفْنَا حَتّٰى مَرَرْتُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ قُلْتُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)). فَقَالَ كَعْبٌ: بَلْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ. فَقُلْتُ: مَا كَذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَرَجَعَ، فَتَلَا، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ مَعَ قِصَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوہِ طور کے علاقے میں آیا تو میں وہاں جناب کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنائیں اور انہوں نے تورات کی روایات بیان کیں۔ تو ہمارے درمیان کسی بات پر اختلاف نہ ہوا حتیٰ کہ میں نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کیا تو میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''ہر جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو بھی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اس گھڑی کو پالیتا ہے تو وہ جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔'' تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بلکہ یہ گھڑی ہر سال میں (ایک مرتبہ ہوتی ہے)۔ تو میں نے کہا: نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نہیں فرمایا لہٰذا وہ واپس گئے اور تورات کی تلاوت کی پھر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ یہ گھڑی ہر جمعہ کے دن میں ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے قصے کے متعلق طویل حدیث بیان کی۔''

۷۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ أَنَّ الدُّعَاءَ بِالْخَيْرِ مُسْتَجَابٌ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ دُوْنَ الدُّعَاءِ بِالْمَأْثَمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس گھڑی میں خیر و بھلائی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ گناہ کی دعا قبول نہیں ہوتی

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابن سیرین کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں (جو اس مسئلہ کی دلیل ہیں): ''نمازی اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتے ہیں۔''

(۱۷۳۸) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الاجابة ایة ساعة هی فی یوم الجمعة، حدیث: ۱۰۴۸۔ سنن ترمذی: ۴۹۱۔ سنن نسائی: ۱۴۳۱۔ مسند احمد: ۴۵۱/۵۔ مسند الحمیدی: ۹۴۴۔

١٨. بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی کے وقت کا بیان

١٧٣٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَّجْلِسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ)). أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا عَمِّيْ، حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيٰى -وَ هُوَ ابْنُ أَخِيْ مَخْرَمَةَ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيْهِ

”حضرت ابو بردہ بن اَبی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے والد گرامی کو جمعہ کی گھڑی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز مکمل ہونے کے درمیانی عرصے میں ہے۔

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

١٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ اَنَّ الدُّعَاءَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ يُسْتَجَابُ فِي الصَّلَاةِ لِإِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس گھڑی میں دعا نماز میں نماز کے انتظار کی وجہ سے قبول ہوگی۔

كَمَا تَأَوَّلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَنَّ مُنْتَظِرَ الصَّلَاةِ فِيْ صَلَاةٍ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الدُّعَاءَ بِالْخَيْرِ فِيْ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ جَائِزٌ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ هِيَ مَا بَيْنَ جُلُوْسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ، وَإِنَّمَا تُقْضَى الصَّلَاةُ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ لَا غَيْرُهَا.

جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے تاویل کی ہے کہ نماز کا انتظار کرنے والا بھی نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس دلیل کے ساتھ کہ فرض نماز میں دعائے خیر کرنا جائز ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے اور نماز مکمل ہونے کے درمیان ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اور اس وقت صرف نمازِ جمعہ

(١٧٣٩) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی يوم الجمعة، حديث: ٨٥٣۔ سنن ابی داود: ١٠٤٩۔

ادا کی جاتی ہے، دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی۔

۱۸۴۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْراً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَ قَالَ بِيَدِهِ عَلٰى رَأْسِهِ قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ فِي الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے، جو مسلمان بھی نماز کی حالت میں کھڑے ہوئے اس گھڑی کو پالیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔" جناب ابن عون کی روایت میں ہے: "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بہت تھوڑا بتا رہے تھے۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کی حالت میں کھڑے ہو کر دعا کرنا جائز ہے۔"

فوائد:...... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۷۳۱ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۰..... بَابُ ذِكْرِ إِنْسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ تِلْكَ السَّاعَةِ بَعْدَ عِلْمِهِ إِيَّاهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبولیتِ دعا کی گھڑی کا علم عطا کرنے کے بعد اسے بھلا دینے کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْعَالِمَ قَدْ يُخْبِرُ بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْسَاهُ وَ يَحْفَظُهُ عَنْهُ بَعْضُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ، لِأَنَّ أَبَامُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ وَ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْمُزَنِيَّ قَدْ أَخْبَرَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّاعَةَ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أُنْسِيَهَا، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي ((كِتَابِ النِّكَاحِ)) أَنَّ الْعَالِمَ قَدْ يُحَدِّثُ بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْسَاهُ عِنْدَ ذِكْرِي طَعْنَ مَنْ طَعَنَ فِي خَبَرِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِكَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ شِهَابٍ فَلَمْ يَعْرِفْهُ. ح وَخَبَرُ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ، هُوَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ أَيْضاً. قَالَ أَبُوْ مَعْبَدٍ بَعْدَ مَا سُئِلَ عَنْهُ لَا أَعْرِفُهُ، وَ قَدْ حَدَّثَ بِهِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی عالم دین ایک مسئلہ بیان کرتا اور پھر بھول جاتا ہے اور اس سے سننے والا شخص وہ مسئلہ یاد رکھتا ہے۔ کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عوف رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس گھڑی کو بیان کیا ہے اور نبی

(۱۸٤۰) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۳۷.

کریم ﷺ نے یہ اطلاع دی ہے کہ آپ ﷺ کو یہ گھڑی بھلا دی گئی ہے اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے ''کتاب النکاح'' میں بیان کیا ہے کہ عالمِ دین بعض اوقات کوئی مسئلہ بیان کرتا ہے پھر اسے بھول جاتا ہے۔ میں نے یہ بات اس جگہ ذکر کی ہے جہاں میں نے ابن جریج کی روایت میں طعن کرنے والوں کی جرح کا ذکر کیا ہے۔ امام ابن جریج رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی سند سے امام زہری رحمہ اللہ کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان کی ہے۔ جناب ابن علیہ کہتے ہیں کہ ابن جریج فرماتے ہیں: تو میں نے ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ روایت بیان کی تو وہ اسے پہچان نہ سکے۔ اسی طرح عمرو بن دینار کی ابومعبد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث بھی اسی جنس سے ہے کہ ''ہم نبی کریم ﷺ کی نماز کے اختتام کو تکبیر سے پہچانتے تھے۔'' جب جناب ابومعبد سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا'' حالانکہ وہ یہ حدیث بیان کر چکے تھے۔

١٧٤١ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، نَا فُلَيْحٌ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ.........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ جِئْتُ أَبَا سَعِيْدٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَأَتَيْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثاً طَوِيْلاً وَقَالَ، قُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنِ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْهَا عِلْمٌ؟ فَقَالَ: سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا، فَقَالَ: ((إِنِّيْ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُهَا ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا كَمَا أُنْسِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ))، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

''حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! اگر میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں (تو یہ بہت بہتر ہے) کہ میں ان سے قبولیتِ دعا کی اس گھڑی کے بارے میں پوچھ لوں، ممکن ہے ان کو اس کا علم ہو لہٰذا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ میں نے عرض کی: اے ابوسعید! ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کی گھڑی کے بارے میں بیان کیا ہے تو کیا آپ کو اس کے متعلق کچھ علم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ مجھے اس کا علم دیا گیا تھا پھر مجھے وہ گھڑی بھلا دی گئی جیسا کہ مجھے لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔'' پھر میں ان کے پاس سے نکلا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔''

(١٧٤١) اسناده ضعيف: فلیح بن سلیمان راوی میں ضعف ہے۔ الضعيفة: ١١٧٧ـ مسند احمد: ٦٥/٣، ٤٥٠/٥ـ مستدرك حاكم: ٢٧٩/١، ٢٨٠ـ تقدم طرفه برقم: ٨٨١ـ سنن ابن ماجه: ١١٣٩ باختصار.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ
غسل جمعہ کے ابواب کا مجموعہ

٢١..... بَابُ إِيْجَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ
جمعہ کے لیے غسل کے واجب ہونے کا بیان

مِثْلَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ قَبْلُ أَنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتَى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةٌ كَانَ الْأَمْرُ وَاجِباً إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ))، لِعِلَّةٍ، أَيْ أَنَّ الْإِحْتِلَامَ بُلُوغٌ، فَمَتَى كَانَ الْبُلُوغُ - وَإِنْ كَانَ بِغَيْرِ إِحْتِلَامٍ - فَالْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى الْبَالِغِ، وَلَوْ كَانَ الْحُكْمُ بِالنَّظِيْرِ وَالشَّبِيْهِ غَيْرَ جَائِزٍ عَلَى مَا زَعَمَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذَا لَكَانَ مَنْ بَلَغَ مِنَ السِّنِّ مَا بَلَغَ، وَشَاخَ، وَلَمْ يَحْتَلِمْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَنِ احْتَلَمَ وَهُوَ ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً أَوْ أَكْثَرَ وَجَبَ عَلَيْهِ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَهٰذَا لَا يَقُوْلُهُ مَنْ يَعْقِلُ أَحْكَامَ اللّٰهِ وَدِيْنَهُ.

اسی قسم کے الفاظ کے ساتھ جو میں نے پہلے بھی بیان کیے ہیں کہ جب امر (حکم) کسی علت کی وجہ سے ہو تو جب تک وہ علت قائم ہو حکم واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر محتلم (بالغ) شخص پر واجب ہے۔ آپ ﷺ کا یہ حکم اس علت کے سبب ہے کہ احتلام کا آنا بلوغت کی دلیل ہے۔ لہٰذا جب بھی بلوغت حاصل ہو جائے گی۔ اگر چہ احتلام کے بغیر ہی ہو، تو ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہوگا اور اگر شبیہ و نظیر کے ساتھ حکم لگانا درست نہ ہوتا، جیسا کہ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین کا خیال ہے تو وہ شخص جو بڑی عمر کا ہو جائے اور بوڑھا ہو جائے اور اسے احتلام نہ آئے تو اس پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں ہوگا اور جسے احتلام آ جائے اور وہ ابھی بارہ سال یا اس سے زائد عمر کا ہو تو اس پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب قرار پائے گا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کے دین کو سمجھنے والا کوئی شخص بھی نہیں کہتا۔

١٧٤٢- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ......

(١٧٤٢) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب وضوء الصبيان، حديث: ٨٥٨- صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ، حديث: ٨٤٦- سنن ابی داود: ٣٤١- سنن نسائی: ١٣٧٨- سنن ابن ماجه: ١٠٨٩- مسند احمد: ٣/٦- مسند الحميدی: ٧٣٦.

عَـنْ أَبِـي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: رِوَايَةً، وَ قَالَ سَعِيْدٌ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر محتلم (بالغ) شخص پر واجب ہے۔'' دوسری روایت میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر محتلم (بالغ) شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔''

أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ عَـلْـقَـمَةَ ـ وَهُوَ الْفَرْوِيُّ ـ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . أَنَّ رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)) . وَ ثَنَا يَـعْـقُـوْبُ الـدَّوْرَقِـيُّ مَـرَّةً، قَالَ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ عَلْقَمَةَ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .

۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَاجِبٌ أَيْ وَاجِبٌ عَلَى الْبُطْلَانِ لَا وُجُوْبُ فَرْضٍ لَا يُجْزِىءُ غَيْرُهُ، عَلٰى أَنَّ فِي الْخَبَرِ أَيْضاً اخْتِصَارُ كَلَامٍ سَأُبَيِّنُهُ بَعْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''واجب ہے'' سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ یہ ایک ایسا واجب ہے جس کے علاوہ کوئی چیز کفایت نہیں کرے گی، اس روایت میں بھی اختصار ہے۔ میں عنقریب اسے بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

۱۷۴۳ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَشُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ ـ وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ـ عَنِ ابْنِ أَبِيْ هِلَالٍ ـ وَ هُوَ سَعِيْدٌ ـ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ......... أَبِـيْ سَـعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ الـلّٰـهِ ﷺ قَـالَ: ((إِنَّ الْـغُـسْـلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَـلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَ السِّوَاكَ، وَ أَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ)) .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر محتلم (بالغ) شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور اسے مسواک کرنی اور حسب استطاعت خوشبو لگانی چاہیے۔''

(۱۷۴۳) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الطیب للجمعة، حدیث: ۸۸۰ـ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الطیب والسواك یوم الجمعة، حدیث: ۸۴۶/۷ـ سنن ابی داود: ۳۴۴ـ سنن نسائی: ۱۳۸۴ـ مسند احمد: ۶۹/۳.

١٧٤٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ، أَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَبُوْ عَمْرٍو بْنُ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ............

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَ يَمُسُّ طِيْباً إِنْ كَانَ عِنْدَهُ)).

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ خوشبو لگائے۔''

١٧٤٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنِيْ..........

عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ شَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ: ((اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَ أَنْ يَسْتَنَّ، وَ أَنْ يَمَسَّ طِيْباً إِنْ وَجَدَ)). قَالَ عَمْرٌو: أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ، وَ أَمَّا الْإِسْتِنَانُ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا؟ وَ لٰكِنْ هٰكَذَا حَدَّثَ.

''جناب عمرو بن سلیم کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے، اور یہ کہ وہ مسواک کرے اور اگر اسے خوشبو میسر ہو تو خوشبو لگائے۔'' جناب عمرو کہتے ہیں: ''غسل کے بارے میں مَیں گواہی دیتا ہوں کہ وہ واجب ہے لیکن مسواک کرنے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ وہ واجب ہے یا نہیں، لیکن استادِ محترم نے ہمیں اسی طرح بیان کیا تھا۔

١٧٤٦۔ وَ قَدْ رَوٰى زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)). أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيِّ الْعَطَّارُ ۔ فَارِسِيُّ الْأَصْلِ سَكَنَ الْفُسْطَاطَ ۔ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ

''حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ جناب محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خوشبو لگانے اور مسواک کے علاوہ صرف غسل کے محتلم پر واجب ہونے کے بارے میں

(١٧٤٤) انظر الحديث السابق.

(١٧٤٥) صحيح بخارى، كتاب الجمعة، باب الطيب للجمعة، حديث: ٨٨٠۔ وانظر الحديث السابق.

(١٧٤٦) صحيح: المعجم الاوسط للطبراني۔ مجمع الزوائد: ١٧٢/٢.

سَلَمَةَ نَا زُهَيْرٌ. وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَسْتُ أُنْكِرُ أَنْ يَكُوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ جَابِرٍ ذِكْرَ إِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمُحْتَلِمِ دُوْنَ التَّطِيْبِ وَ دُوْنَ الْإِسْتِنَانِ. وَ رَوٰى عَنْ أَخِيْهِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِيْجَابَ الْغُسْلِ وَإِمْسَاسَ الطِّيْبِ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، لِأَنَّ دَاوُدَ بْنَ أَبِيْ هِنْدٍ قَدْ رَوٰى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَ هُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)).

روایت سنی ہے۔ جبکہ ان کے بھائی ابوبکر بن منکدر کی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں نبی کریم ﷺ سے غسل، اور میسر خوشبو لگانے کا وجوب ذکر ہے کیونکہ داؤد بن ابی ہند نے ابوزبیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان شخص پر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔“

١٧٤٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، وَ ثَنَا أَبُوْ الْخَطَّابِ، ثَنَا بِشْرٌ، -يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ- ثَنَا دَاوُدُ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ..........

عَنْ دَاوُدَ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ قَدْ قَرَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكَ وَإِمْسَاسَ الطِّيْبِ إِلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُنَّ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَالسِّوَاكُ تَطْهِيْرٌ لِّلْفَمِ وَ الطِّيْبُ مُطَيِّبٌ لِّلْبَدَنِ وَإِذْهَابًا لِّرِيْحِ الْمَكْرُوْهَةِ عَنِ الْبَدَنِ. وَ لَمْ نَسْمَعْ مُسْلِمًا زَعَمَ أَنَّ السِّوَاكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ لَا إِمْسَاسَ الطِّيْبِ فَرْضٌ وَ الْغُسْلُ أَيْضًا مِثْلُهُمَا، وَ يَسْتَدِلُّ فِي الْأَبْوَابِ الْأُخَرِ بِدَلَائِلَ غَيْرِ

”امام ابوبکر رحمہ اللہ داؤد بن ابی ہند کی روایت کی سند بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”اس روایت میں نبی کریم ﷺ نے مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کو جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے بیان کردیا کہ یہ تینوں چیزیں ہر بالغ پر واجب ہیں۔ مسواک منہ کی صفائی اور طہارت کا ذریعہ ہے اور خوشبو جسم سے ناپسندیدہ بو کو ختم کرکے اسے معطر اور پاکیزہ بنانے کا سبب ہے۔ اور ہم نے کسی مسلمان کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا واجب ہے۔ اور غسل کا حکم بھی ان دو جیسا ہی ہے۔ دیگر ابواب میں واضح دلائل سے استدلال کیا

(١٧٤٧) اسناده صحيح: سنن نسائي، كتاب الجمعة، باب ايجاب الغسل يوم الجمعة، حديث: ١٣٧٩۔ مسند احمد: ٣/٣٠٤۔ شرح معاني الآثار طحاوي: ١/١١٦۔

مُشْكِلَةٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنَّ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ لَا يُجْزِيءُ غَيْرُهُ.

جائے گا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ایسا واجب نہیں کہ اس کے بغیر کوئی چیز (وضو وغیرہ) کفایت نہ کرتی ہو۔

۲۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِغُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَنْ أَتَاهَا دُوْنَ مَن لَّمْ يَأْتِ الْجُمُعَةَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم ان لوگوں کو دیا ہے جو جمعہ کے لیے (مسجد) آئیں گے۔ جو جمعہ کے لیے نہیں آتے انہیں یہ حکم نہیں ہے۔

۱۷۴۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنِ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ -يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ-، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي ....

أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنه فَعَرَضَ بِهِ فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاءِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا زِدتُّ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَن تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ. قَالَ: الْوُضُوْءُ أَيْضاً: أَوَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ؟)) فِيْ خَبَرِ الْوَلِيْدِ: يَخْطُبُ النَّاسَ، وَلَمْ يَقُلْ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران جب کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے، تو حضرت عمر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کنایہ کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! جب میں نے اذان سنی تو صرف وضو ہی کیا ہے (اور کوئی کام نہیں کیا) پھر مسجد میں آ گیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''صرف وضو ہی کرکے آئے ہو۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرے۔''؟!

(۱۷۴۸) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب (۵)، حدیث: ۸۸۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب (۱)، حدیث: ۸۴۵۔ سنن ابی داود: ۳۴۰۔ مسند احمد: ۱/۱۵۔ سنن الدارمی: ۱۵۳۹۔

جناب ولید کی روایت میں ہے: ''وہ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے۔'' یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''جمعہ کے دن۔''

۲۴..... بَابُ أَمْرِ الْخَاطِبِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ کے دوران خطیب کا جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دینے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ، إِذِ الْخُطْبَةُ لَوْ كَانَتْ صَلَاةً مَا جَازَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيْهَا مَالَا يَجُوْزُ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خطبہ نماز نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کا وہم ہے۔ کیونکہ اگر خطبہ نماز ہوتا تو اس میں ایسی کلام کرنا جائز نہ ہوتا جو نماز میں جائز نہیں ہے۔

۱۷۴۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ سَالِماً يُخْبِرُ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ. وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)).

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سنا، آپ منبر پر کھڑے فرما رہے تھے: ''تم میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔''

۱۷۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ يَخْطُبُ وَ هُوَ يَقُوْلُ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ)).

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا جب کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔''

۱۷۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ، نَا الْفُضَيْلُ۔ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ.........

(۱۷۴۹) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب هل علی من لم یشهد الجمعة غسل، حدیث: ۸۹۴۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب (۱)، حدیث: ۸۴۴۔ سنن ترمذی: ۴۹۲۔ مسند احمد: ۲/۹۔ مسند الحمیدی: ۶۰۸۔

(۱۷۵۰) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل یوم الجمعة، حدیث: ۸۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب (۱)، حدیث: ۱/۸۴۴۔ وانظر الحدیث السابق.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَغْتَسِلْ)).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے: ''جب تم میں سے کوئی شخص (جمعہ کے لیے) مسجد میں آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جمعہ کے دن کا غسل مشروع ہے۔ پھر غسل جمعہ واجب ہے یا مستحب اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض صحابہ، سلف کی ایک جماعت اور اہل ظاہر غسل جمعہ کے وجوب کے قائل ہیں اور جمہور علماء اس کے استحباب کے قائل ہیں۔

۲۔ احادیث الباب جمعہ کے وجوب وفرضیت پر دلالت کرتی ہیں اور یہ ٹھوس دلائل فرضیت جمعہ کے موقف کو ترجیح دیتے ہیں۔

۳۔ جن احادیث سے غسل جمعہ کے وجوب کو استحباب پر محمول کیا جاتا کچھ ضعیف، کچھ غیر واضح اور کچھ فرضیت غسل کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ لہٰذا کوئی ایسی واضح دلیل نہیں جو غسل جمعہ کے حکم کو استحباب پر محمول کرتی ہو۔

۴۔ فرضیت غسل جمعہ کے دلائل واضح، اٹل اور ٹھوس ہیں، جب کہ جس روایات سے استحباب کی دلیل لی جاتی ہے ان کی اسنادی حیثیت مشکوک ہے وران کا مفہوم غیر واضح ہے۔

۲۵..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالْغُسْلِ لِشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ

عورتوں کو جمعہ میں حاضر ہونے کے لیے غسل کرنے کے حکم کا بیان

وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ أَيْضًا مِّنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّهُ مُفَسِّرٌ لِّلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَ بَيَانٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ دُوْنَ مَنْ حُبِسَ عَنْهَا.

اور یہ روایت بھی اسی جنس سے ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مجمل روایت کی تفسیر کرتی ہے اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم ان افراد کو دیا ہے جو جمعہ کے لیے آئیں، ان کو حکم نہیں دیا جو جمعہ کی ادائیگی سے روک دیئے گئے ہوں۔

۱۷۵۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ، (ح) وَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۷۵۱) صحیح: انظر الحدیث السابق۔

(۱۷۵۲) اسنادہ ضعیف: الضعیفة: ۳۹۵۸۔ صحیح ابن حبان: ۱۲۲۳۔

فرمایا: ''مردوں اور عورتوں میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے اور جو مرد یا عورت جمعہ کے لیے نہ آئے تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے۔'' یہ جناب ابن ارفع کی حدیث ہے۔

((مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَلْيَغْتَسِلْ، وَمَنْ لَّمْ يَأْتِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ رَافِعٍ .

٢٦..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةِ ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کی ابتداء کی علت وسبب کا بیان

١٧٥٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، ثَنَا هِشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، فَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ إِلَى الْجُمُعَةِ كَهَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ : لَوِ اغْتَسَلْتُمْ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے کام کاج خود ہی کرتے تھے، تو وہ جمعہ کے لیے اپنی اسی حالت میں چلے جاتے تو انہیں حکم دیا گیا: ''اگر تم غسل کر لیا کرو تو بہتر ہے۔''

١٧٥٤ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ثَنَا عَمِّي قَالَ. أَخْبَرَنِي عَمْرُو ـ وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ـ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِّنَ الْعَوَالِيْ فَيَأْتُوْنَ فِي الْعَبَاءِ وَ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَ الْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيْحُ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَ هُوَ عِنْدِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا)).

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''لوگ عوالی مقام سے اپنے گھروں سے جمعہ کے لیے آتے تھے۔ وہ چوغے پہن کر آتے تھے۔ (راستے میں) ان پر گردوغبار پڑتا اور انہیں پسینہ آ جاتا تو ان کے جسموں سے بو نکلنے لگتی۔ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ان میں سے ایک شخص آیا جبکہ آپ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اپنے اس دن (جمعہ) کے لیے غسل کر لیا کرو تو بہت بہتر ہوگا۔''

١٧٥٥ ـ حَدَّثَنَا الرُّبَيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ـ وَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ عَنْ ـ عَمْرٍو ـ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ـ عَنْ عِكْرَمَةَ..........

(١٧٥٣) انظر الحديث الآتي.

(١٧٥٤) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب من اين تؤتي الجمعة، حديث: ٩٠٢ ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة، حديث: ٨٤٧ ـ سنن ابي داود: ١٠٥٥ ـ سنن كبرىٰ نسائي: ١٦٠٨.

(١٧٥٥) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، حديث: ٣٥٣ ـ مسند احمد: ٢٦٨/١ ـ مسند عبد بن حميد: ٥٩٠.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَتَيَاهُ، فَسَأَلَاهُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَاجِبٌ هُوَ ؟ فَقَالَ لَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَحْسَنُ وَ أَطْهَرُ، وَ سَأُخْبِرُكُمْ لِمَاذَا بَدَأَ الْغُسْلُ، كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْتَاجِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ، وَيَسْقُوْنَ النَّخْلَ عَلَى ظُهُوْرِهِمْ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقاً مُقَارِبَ السَّقْفِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ وَ مِنْبَرٌ قَصِيْرٌ، إِنَّمَا هُوَ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَعَرِقَ النَّاسُ فِي الصُّوْفِ، فَثَارَتْ أَرْوَاحُهُمْ رِيْحَ الْعَرَقِ وَ الصُّوْفِ حَتّٰى كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضاً، حَتّٰى بَلَغَتْ أَرْوَاحُهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا، وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَطْيَبَ مَا يَجِدُ مِنْ طِيْبِهِ أَوْ دُهْنِهِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو عراقی شخص آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے متعلق پوچھا، کیا وہ واجب ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیا کہ جس شخص نے غسل کیا تو وہ زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ (جمعہ کے روز) غسل کرنے کا حکم کیسے شروع ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں لوگ ضرورت منداور غریب تھے۔ وہ اونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی کھجوروں کو اپنی کمر پر پانی اٹھا اٹھا کر سیراب کرتے تھے اور مسجد نبوی تنگ تھی اور چھت بھی بلند نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ موسم گرما کے ایک شدید گرم دن میں جمعہ کے روز گھر سے تشریف لائے اور آپ ﷺ کا منبر بھی چھوٹا سا تھا، صرف تین سیڑھیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آ گیا، تو اون اور پسینہ کی ملی جلی ان کی بو پھیل گئی۔ حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کے لیے اذیت کا باعث بن گئے۔ یہاں تک کہ ان کی بو رسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچ گئی جبکہ آپ ﷺ منبر پر کھڑے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! جب یہ دن ہو تو غسل کیا کرو اور تم میں کسی شخص کو جو اچھی خوشبو یا تیل مہیا ہو تو وہ اسے لگا لے۔''

فوائد......۱۔ ان احادیث میں فرضیت غسل جمعہ کی علت کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانی مشقت کرتے تھے اور اس محنت ومشقت اور مزدوری کی وجہ سے گرمیوں میں سخت پسینہ کی وجہ سے ان کے بدن اور کپڑوں میں بدبو پیدا ہوتی جو دوران نماز اور بالخصوص جمعہ کے اجتماع میں مسجد کی فضا مکدر کر دیتی تھی۔ اس بدبو کی روک تھام کے لیے نبی ﷺ نے جمعہ کا غسل فرض اور جمعہ کے لیے علیحدہ لباس بنانے کی تاکید کی۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔ واجب نہیں، کیونکہ غسل جمعہ کی فرضیت کا ایک خاص سبب تھا، جب اس کا ازالہ ہو چکا ہے تو غسل جمعہ کی فرضیت از خود معدوم ہو چکی ہے۔ یہ استدلال درست نہیں،

کیونکہ شریعت اسلامیہ میں کئی چیزیں ایسی ہیں، جن کی فرضیت وجوب کے کچھ خاص اسباب تھے، لیکن وہ اسباب معدوم ہونے کے باوجود ان کی فرضیت باقی رہی، نیز کوئی ایسی دلیل موجود نہیں۔ جس میں وضاحت ہو کہ غسل جمعہ کی علت کے معدوم ہونے کی صورت میں نبی علیہ السلام نے فرضیت غسل کو کالعدم قرار دیا ہو۔

٢٧..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن کا غسل فضیلت کا باعث ہے فرض نہیں ہے

١٧٥٦ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَعْقُوْبُ: ثَنَا الْأَعْمَشُ، وَ قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَ أَنْصَتَ وَ اسْتَمَعَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِيَارَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا اور خوب اچھا وضو کیا، پھر جمعہ کے لیے آیا (تو امام کے) قریب ہو کر بیٹھا، خاموش رہا اور اس نے بڑے غور سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ کے اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکریوں کو چھوا تو اس نے لغو کام کیا۔''

فوائد:......اس حدیث سے غسل جمعہ کے عدم وجوب کی دلیل لینا درست نہیں۔ کیونکہ غسل کے عدم ذکر سے عدم وجوب غسل لازم نہیں آتا اور دیگر روایات جن میں غسل کر کے جمعہ کے لیے آنے کی فرضیت ہے۔ وہ مذکورہ حدیث سے مقدم ہوں گی۔

١٧٥٧ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَبِهَا وَ نِعْمَتْ، وَ مَنِ اغْتَسَلَ فَذَاكَ أَفْضَلُ)).

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے وضو کیا تو وہ بہت اچھا اور عمدہ ہے۔ اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل واعلیٰ ہے۔''

(١٧٥٦) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت في الخطبة، حديث: ٨٥٧ـ سنن ابی داود: ١٠٥٠ـ سنن ترمذی: ٤٩٨ـ سنن ابن ماجه: ١٠٢٠، ١٠٩٠ـ مسند احمد: ٤٢٤/٢.

(١٧٥٧) حسن: سنن نسائی، كتاب الجمعة، باب الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة، حديث: ١٣٨١ـ سنن ترمذی: ٤٩٧ـ سنن ابی داود: ٣٥٤ـ مسند احمد: ١١/٥ـ سنن الدارمی: ١٥٤٠.

فوائد:...... یہ حدیث جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔ واجب نہیں۔

(سبل السلام: ١/ ٢٨٤)

٢٨..... بَابُ ذِكْرِ فَضِيلَةِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا ابْتَكَرَ الْمُغْتَسِلُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَدَنَا وَ أَنْصَتَ وَ لَمْ يَلْغُ

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کا بیان جبکہ غسل کرنے والے جمعہ کے لیے بہت پہلے آئے، امام کے قریب بیٹھے، خاموش رہے اور فضول کام نہ کرے

١٧٥٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الضِّرِّيْسِ وَ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ ابْنُ الضِّرِّيْسِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، وَ قَالَ عَبْدَةُ: أَنْبَأَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ..........

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ((مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَ ابْتَكَرَ، فَدَنَا وَ أَنْصَتَ، وَ لَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا)) لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: وَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَ قَالَ: مَنْ غَسَلَ بِالتَّخْفِيْفِ. وَ قَالَ ابْنُ الضِّرِّيْسِ: كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ قَالَ فِي الْخَبَرِ: مَنْ غَسَّلَ وَ اغْتَسَلَ فَمَعْنَاهُ: جَامَعَ فَأَوْجَبَ الْغُسْلَ عَلٰى زَوْجَتِهِ أَوْ أَمَتِهِ، وَ اغْتَسَلَ. وَ مَنْ قَالَ: غَسَلَ وَ اغْتَسَلَ أَرَادَ غَسَلَ رَأْسَهُ وَ اغْتَسَلَ فَغَسَلَ سَائِرَ الْجَسَدِ، كَخَبَرِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

"حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ نے جمعہ کا ذکر کیا: "جس شخص نے غسل کرایا اور خود غسل کیا اور صبح سویرے پہلے گھڑی میں (جمعہ کے لیے) آیا۔ امام کے قریب ہوکر بیٹھا اور خاموش رہا اور اس نے کوئی لغو کام نہ کیا تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام اللیل کا اجر ملے گا۔" جناب محمد بن علاء کی روایت میں "اور جمعہ کا ذکر کیا" کے الفاظ نہیں ہیں اور ان کی روایت میں "غَسَلَ" (سر دھویا) کے الفاظ ہیں۔ لفظ غسل تشدید کے بغیر ہے۔ جناب ابن الضریس کی روایت میں ہے: "اس کے لیے ہر قدم کے بدلے اجر لکھا جاتا ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جس راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ" تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے اپنی بیوی یا لونڈی پر غسل واجب کردیا، اور خود بھی غسل کیا۔ اور جس کی روایت میں غَسَلَ وَاغْتَسَلَ (بغیر شد کے) الفاظ

(١٧٥٨) اسناده صحيح: سنن نسائی، كتاب الجمعة، باب فضل المشي الى الجمعة، حديث: ١٣٨٥۔ سنن ابی داود: ٣٤٥۔ سنن ابن ماجه: ١٠٨٧۔ مسند احمد: ٤/ ٩.

ہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے اپنا سر دھویا اور اپنا سارا جسم بھی دھویا۔ جیسا کہ طاؤس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے۔“

فوائد :......اس حدیث میں بیان کردہ اعمال پر عمل کرنے سے جمعہ کی طرف اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے، جو بہت بڑی فضیلت ہے۔

١٧٥٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا أَبِيْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ.........

عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: زَعَمُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اغْسِلُوْا رُءُ وسَكُمْ وَ إِن لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَ مَسُّوْا مِنَ الطِّيْبِ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الطِّيْبُ فَلَا أَدْرِيْ وَ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ .

”جناب طاؤس الیمانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”جمعہ کے دن نہایا کرو اور اپنے سر دھویا کرو، اگرچہ تم جنبی نہ بھی ہو اور خوشبو لگایا کرو تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”خوشبو کے بارے میں میں نہیں جانتا مگر غسل کے بارے میں ان کی بات ٹھیک ہے۔“

فوائد:......غَسَّلَ کے کئی معانی بیان ہوتے ہیں:

۱۔ اس سے مجامعت کے بعد خود غسل کرنا اور بیوی کو غسل کرانا مقصود ہے۔

۲۔ اس سے مراد سر کے بال دھونا ہیں اور حدیث الباب بھی اس موقف کی تائید کرتی ہیں۔

۳۔ اغتسل اور غسل کا تکرار تاکید کے لیے ہے۔

۲۹...... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ فَضَائِلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعض فضائل کا بیان

وَ أَنَّ الْمُغْتَسِلَ لَا يَزَالُ طَاهِراً إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى إِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ .

اور یہ کہ غسل کرنے والا آئندہ جمعہ تک پاک صاف رہتا ہے، بشرطیکہ یہ روایت یحییٰ بن ابی کثیر نے عبد اللہ بن ابی قتادہ

(١٧٥٩) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، حديث: ٨٨٤ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة، حديث: ٨٤٨ـ سنن كبرى نسائي: ١٦٩٣ـ مسند احمد: ٢٥٦/١.

سے سنی ہو۔

١٧٦٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ صَاحِبُ الْحِنَاءِ أَبُوْ الْحَسَنِ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُوْ قَتَادَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ أَنَا أَغْتَسِلُ. قَالَ، غُسْلُكَ هٰذَا مِنْ جَنَابَةٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ، فَأَعِدْ غُسْلاً اٰخَرَ. إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمْ يَزَلْ طَاهِراً إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ هَارُوْنَ.

جناب عبد اللہ بن ابی قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں غسل کر رہا تھا۔ تو انہوں نے پوچھا: کیا جنابت کی وجہ سے غسل کر رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: تو پھر ایک غسل اور کرو۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے جمعہ والے دن غسل کیا تو وہ اگلے جمعہ تک پاک صاف رہتا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہارون کے سوا کسی دوسرے راوی نے بیان نہیں کیا۔''

فوائد:......١۔ اس حدیث میں غسل جمعہ کی فضیلت کا بیان ہے۔

٢۔ جمعہ کے دن غسل کرنے والا جسمانی طہارت کے لحاظ سے بھی اور گناہوں سے طہارت کے اعتبار سے بھی آئندہ جمعہ تک طاہر رہتا ہے۔

❀❀❀❀

(١٧٦٠) اسناده حسن: صحيح ابن حبان: ١٢١٨۔ مستدرك حاكم: ١/٢٨٢۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ١/٢٩٩.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الطِّيْبِ وَ التَّسَوُّكِ وَ اللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے خوشبو لگانے، مسواک کرنے اور (اچھا) لباس پہننے کے ابواب کا مجموعہ

٣٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطِيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ مِنَ الْحُقُوقِ عَلَى الْمُسْلِمِ التَّطِيْبُ إِذَا كَانَ وَاجِداً لَهُ .

جمعہ کے دن خوشبو لگانے کے حکم کا بیان ۔ کیونکہ خوشبو لگانا مسلمان کے واجبی حقوق میں سے ہے، بشرطیکہ اس کے پاس خوشبو موجود ہو

١٧٦١ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، وَ أَنْ يَمَسَّ طِيْباً إِنْ وَجَدَهُ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر سات دن کے بعد غسل کرنا واجب ہے۔ اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو خوشبو لگائے۔''

فوائد :...... جمعہ کے دن اگر خوشبو میسر ہو تو اس کا استعمال مستحب عمل ہے۔ اور اگر خوشبو دستیاب نہ ہو تو اہل خانہ کی خوشبو استعمال کرنے کی تاکید ہے بہر صورت جمعہ کے اجتماع میں نہانے اور خوشبو لگانے کے حکم میں حکمت یہ ہے کہ اجتماع گاہ بدبو اور تعفن سے محفوظ رہے اور عطر بیز ماحول سامعین کی دلجمعی کا باعث بنے۔

٣١..... بَابُ فَضِيْلَةِ التَّطِيْبِ وَ التَّسَوُّكِ وَ لُبْسِ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ الْمَرْءُ مِنَ الثِّيَابِ بَعْدَ الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد آدمی کا اپنا عمدہ لباس پہننے، خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کی فضیلت کا بیان

(١٧٦١) صحيح بخاری، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل، حديث : ٨٩٨،٧٩٧۔ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة، حديث : ٨٤٩۔ صحيح ابن حبان : ١٢٣١.

وَ تَرْكِ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ، وَ التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِهَا قَبْلَ الْجُمُعَةِ، وَ الْإِنْصَاتِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ حَتّٰى تُقْضَى الصَّلَاةُ.

لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگنا، جمعہ سے پہلے جس قدر اللہ توفیق عنایت فرمائے نفل نماز ادا کرنا اور امام کے مسجد میں آ جانے کے بعد نماز مکمل ہونے تک خاموشی اختیار کرنے کا بیان۔

١٧٦٢ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، عَـنْ مُـحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ..........

عَـنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَا: سَمِعْنَا رَسُـوْلَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَـنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اسْتَنَّ وَ مَسَّ مِـنَ الـطِّيْـبِ إِنْ كَـانَ عِنْدَهُ، وَ لَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَـابِهِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ لَمْ يَتَـخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَن يَّـرْكَعَ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يُـصَلِّـيَ كَـانَـتْ كَـفَّـارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْـجُـمُـعَةِ الَّتِـيْ كَانَتْ قَبْلَهَا)). يَقُوْلُ أَبُوْ هُـرَيْرَةَ: وَ ثَـلَاثَةَ أَيَّامٍ زِيَادَةٌ، إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا.

''حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس نے خوشبو لگالی اور اپنا بہترین لباس زیب تن کیا، پھر وہ مسجد میں آیا تو اس نے لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگا، پھر اس نے نفل نماز پڑھی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی، پھر جب امام تشریف لے آیا تو اس نے خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ نماز ادا کر لی گئی تو یہ جمعہ اس جمعے اور گزشتہ جمعے کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بنے گا، بے شک اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا عطا کرتے ہیں۔''

فوائد :......١۔ روز جمعہ مذکورہ افعال انجام دینے سے گذشتہ جمعہ سے لے کر موجودہ جمعہ تک کے سابقہ گناہ محو ہو جاتے ہیں اور یہ اعمال جمعہ کے دن کے افضل اعمال میں سے ہیں۔

٢۔ جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، بہترین لباس پہننا اور حاضرین جمعہ کی گردنیں نہ پھلانگنا اور دوران خطبہ سکوت اختیار کرنا افضل اعمال ہیں، جو گذشتہ جمعہ کے گناہوں کا کفارہ ہیں، لہٰذا جمعہ کے دن ان اعمال پر بڑھ چڑھ کر عمل کرنا چاہیے۔

(١٧٦٢) اسناده حسن: سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب في الغسل للجمعة، حديث: ٣٤٣ـ مسند احمد: ٣/٨١ـ٩ـ مستدرك حاكم: ١/٢٨٣.

۳۲..... بَابُ فَضِيْلَةِ الْإِدْهَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ التَّجْمِيْعِ بَيْنَ الْإِدْهَانِ وَ بَيْنَ التَّطِيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن تیل لگانے، خوشبو اور تیل دونوں استعمال کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۷۶۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيْعَةَ.........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ، ثُمَّ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ مَسَّ مِنْ دُهْنِ بَيْتِهِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، أَوْ مِنْ طِيْبِهِ، ثُمَّ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ قَبْلَهَا)). قَالَ سَعِيْدٌ: فَذَكَرْتُهَا لِعَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: صَدَقَ، وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو بہترین غسل کیا، پھر اپنا عمدہ لباس پہنا پھر گھر میں موجود تیل سے لگایا جتنا اللہ نے اس کے مقدر میں لکھا تھا یا اپنی خوشبو لگائی، پھر (مسجد میں آکر خود بیٹھنے کے لیے) دو افراد کے درمیان جدائی نہ ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔'' جناب سعید مقبری کہتے ہیں: ''میں نے یہ روایت عمارہ بن عمرو بن حزم کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا ہے اور تین دن کے مزید گناہ معاف ہوں گے۔''

۱۷۶۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ: أَحْفَظُهُ مِنْ فِيْهِ: وَ عَنْ أَبِيْهِ. هٰذَا عِنْدِيْ وَهْمٌ وَ الصَّحِيْحُ: عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سعید مقبری اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں جبکہ ہمیں جناب بندار نے بیان کیا کہ میں نے ان کے منہ سے یہ الفاظ یاد کیے ہیں: ''وَعَنْ أبیہ'' یعنی یہ روایت سعید مقبری اور ان کے والد ایک ہی استاد سے بیان کرتے ہیں۔ اور میرے نزدیک یہ بات وہم ہے۔ جبکہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت سعید مقبری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جمعہ کے دن خوشبو لگانا مستحب فعل ہے اور اگر خوشبو میسر نہ ہو تو زنانہ خوشبو کا

(۱۷۶۳) اسنادہ حسن: سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ما جاء فی الزینۃ یوم الجمعۃ، حدیث: ۱۰۹۷۔ مسند احمد: ۵/۱۸۰۔ مسند الحمیدی: ۱۳۸۔

(۱۷۶۴) اسنادہ حسن: انظر الحدیث السابق.

استعمال بہتر ہے۔

۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ فِي الْجُمُعَةِ ثِيَاباً سِوٰى ثَوْبَيِ الْمِهْنَةِ

جمعہ کے دن کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ عمدہ لباس پہننا مستحب ہے

١٧٦٥ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَمْرُوبْنُ أَبِى سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ، وَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَرَأَى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ النِّمَارِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ سَعَةً أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو دھاری دار (میلے کچیلے) کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کے لیے کوئی حرج کی بات نہیں کہ اگر اس کے پاس گنجائش و وسعت ہو تو وہ اپنے کام کے کپڑوں کے علاوہ ایک (صاف ستھرا) جوڑا اپنے جمعہ کے لیے مخصوص کر لے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ کے دن اچھا لباس پہننا مستحب ہے اور خاص جمعہ کے لیے علیحدہ صاف ستھرا جوڑا رکھنا درست ہے۔(عون المعبود: ٣/ ٤٢)

۳۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ الْجُبَّةِ فِي الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

جمعہ کے لیے جبہ پہننا مستحب ہے، بشرطیکہ حجاج بن ارطاۃ نے یہ روایت ابوجعفر محمد بن علی سے سنی ہو

١٧٦٦ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَاحِ الْبَزَّازُ، ثَنَا حَفْصٌ ـ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ـ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ يَلْبَسُهَا فِي الْعِيْدَيْنِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جبہ تھا جو آپ ﷺ عیدین اور جمعہ کے دن زیب تن فرماتے تھے۔''

(١٧٦٥) صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، حديث: ١٠٩٦ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٦.

(١٧٦٦) اسناده ضعيف: حجاج راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة: ٢٤٥٥.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّهْجِيْرِ إِلَي الْجُمُعَةِ وَ الْمَشْيِ إِلَيْهَا

جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل چل کر جانے کے ابواب کا مجموعہ

۳۵..... بَابُ فَضْلِ التَّكْبِيْرِ إِلَى الْجُمُعَةِ مُغْتَسِلاً وَ الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ وَ الْإِسْتِمَاعِ وَ الْإِنْصَاتِ

جمعہ کے دن غسل کر کے صبح سویرے مسجد جانے اور امام کے قریب بیٹھنے، غور سے خطبہ سننے اور خاموش رہنے کی فضیلت کا بیان

۱۷۶۷ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ يَحْيٰى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ.........

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَسَّلَ وَ اغْتَسَلَ، ثُمَّ غَدَا وَ ابْتَكَرَ وَ جَلَسَ مِنَ الْإِمَامِ قَرِيباً فَاسْتَمَعَ وَ أَنْصَتَ، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا)). هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى، وَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ: ((كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا)).

''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے غسل کرایا اور خود غسل کیا پھر صبح سویرے چل کر (مسجد) گیا اور امام کے قریب بیٹھ کر خاموشی اور غور کے ساتھ خطبہ سنا، تو اسے ایک سال کے روزوں اور تہجد کا اجر وثواب ملے گا۔'' یہ جناب ابوموسیٰ کی روایت ہے اور محمد بن یوسف کی روایت میں ہے: ''اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور تہجد کا اجر ملے گا۔''

فوائد:......مکرر ۱۷۵۸۔

(۱۷۶۷) صحيح: سنن ترمذی، كتاب الجمعة، باب فی فضل الغسل يوم الجمعة، حديث: ۴۹۶- سنن نسائی: ۱۳۸۲- مسند احمد: ۴/ ۱۰- سنن الدارمی: ۱۵۴۷- وقد تقدم برقم: ۱۷۵۸.

٣٦..... بَابُ تَمْثِيلِ الْمُهَجِّرِيْنَ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي الْفَضْلِ بِالْمُهْدِيْنَ وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ مَنْ سَبَقَ بِالتَّهْجِيْرِ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ اَبْطَاءِهِ

جمعہ کے لیے جلدی جانے والوں کی فضیلت کی مثال قربانی کرنے والوں کے ساتھ دی گئی ہے اور اس بات کی دلیل کہ جمعہ کے لیے جلدی جانے والا دیر سے جانے والے سے افضل ہے

١٨٦٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ أَبُوْ هَاشِمٍ، نَا مُبَشِّرٌ -يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيْلَ- عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُسْتَعْجِلُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً، وَالَّذِيْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ بَقَرَةً، وَ الَّذِي يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ شَاةً، وَ الَّذِيْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ طَيْرًا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز (جمعہ) کے لیے جلدی جانے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی طرح اجر وثواب کا مستحق ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو گائے کی قربانی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد والے کو بکری کی قربانی کرنے والے کے جیسا ثواب ملتا ہے اور اس کے بعد آنے والے کو پرندہ (مرغی) کی قربانی کرنے والے کے ثواب جتنا ثواب ملتا ہے۔''

٣٧..... بَابُ ذِكْرِ جُلُوْسِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِكِتْبَةِ الْمُهَجِّرِيْنَ إِلَيْهَا عَلَى مَنَازِلِهِمْ، وَ وَقْتِ طَيِّهِمْ لِلصُّحُفِ لِاسْتِمَاعِ الْخُطْبَةِ

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام حسب مراتب لکھنے کے لیے فرشتوں کے مسجد کے دروازوں پر بیٹھنے کا بیان۔ اور خطبہ جمعہ سننے کے لیے ان کے اپنے رجسٹروں کو بند کر دینے کے وقت کا بیان

١٧٦٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر

(١٨٦٨) سنن دارمی: ١٥٤٢ـ سنن کبریٰ نسائی: ١١٩١٨ـ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة صلوات اللہ علیهم، حدیث: ٣٢١١ـ سنن نسائی: ٨٦٥ـ مسند احمد: ٢/٢٦٣ـ من طریق أخر عن ابی سلمة۔ صحیح مسلم: ٨٥٠ـ من طریق أخر عن ابی هریرة رضی الله عنه.

(١٧٦٩) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجیر یوم الجمعة، حدیث: ٨٥٠/٢٤ (١٩٨٥)ـ سنن نسائی: ١٣٨٧ـ سنن ابن ماجه: ١٠٩٢ـ مسند احمد: ٢/٢٣٩ـ مسند الحمیدی: ٩٣٤.

مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، طُوِيَتِ الصُّحُفُ))، وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: ((فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوا الصُّحُفَ، وَقَالَا جَمِيْعاً: ((وَاسْتَمَعُوْا الْخُطْبَةَ))، فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ كَمُهْدِيْ بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ كَمُهْدِيْ كَبْشاً، حَتّٰى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ. وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: كَمُهْدِي الْبَقَرَةَ، وَقَالَ: كَمُهْدِي الْكَبْشِ.

فرشتے موجود ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام ان کے (مسجد آنے کے) مراتب کے لحاظ سے لکھتے ہیں۔ جو پہلے آتا ہے اسے پہلے اور بعد میں آنے والوں کو بعد میں لکھتے ہیں۔ پھر جب امام (خطبہ کے لیے) تشریف لاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کردیتے ہیں۔'' جناب عبدالجبار کی روایت میں ہے: ''جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کردیتے ہیں۔'' دونوں راوی کہتے ہیں: ''اور وہ فرشتے بھی خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔'' لٰہذا نماز کے لیے جلدی آنے والا، اونٹ کی قربانی کرنے والے جیسا اجر پاتا ہے۔ پھر اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے شخص کی طرح ثواب حاصل کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا مینڈھے کی قربانی کرنے والے شخص کی مثل ثواب پاتا ہے۔'' حتیٰ کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا تذکرہ بھی کیا۔'' جناب مخزومی کی روایت میں ''گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح'' اور ''مینڈھے کی قربانی کرنے والے کی طرح۔'' کے الفاظ ہیں۔''

۳۸..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ يَقْعُدُ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِكِتْبَةِ الْمُهَجِّرِيْنَ إِلَيْهَا

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام لکھنے کے لیے مسجد کے ہر دروازے پر مقرر فرشتوں کی تعداد کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْاِثْنَيْنِ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِمَا اسْمُ جَمَاعَةٍ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْقَعَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ اسْمَ الْمَلَائِكَةِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دو پر کبھی جمع کا لفظ بھی بول دیا جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو فرشتوں کے لیے جمع کا صیغہ ''ملائکۃ'' استعمال کیا ہے۔

۱۷۷۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ۔يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ۔ ثَنَا الْعَلَاءُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ، ح وَثَنَا

أَبُـوْ مُـوْسـى ، حَـدَّثَـنِى مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلاءَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ، نَا يَزِيْدُ -يَعْنِى ابْنَ زُرَيْعٍ- نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ أَبِـىْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ ، قَالَ: ((عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ الْأَوَّلَ فَـالْأَوَّلَ كَـرَجُـلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَـقَـرَةً ، وَ كَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَيْراً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً . فَإِذَا قَعَدَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ)) . وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَإِذَا قَعَدَ طُـوِيَـتِ الصُّحُفُ . وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: قَـدَّمَ طَـائِـراً . قَـالَ ابْـنُ بَزِيْعٍ : فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامِ طُوِيَتِ الصُّحُفُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو پہلے آنے والوں کے نام بالترتیب لکھتے ہیں۔ تو پہلے آنے والے شخص کا ثواب اس شخص کے ثواب کی طرح ہے، جو اونٹ قربان کرتا ہے۔ پھر وہ شخص جو گائے کی قربانی کرتا ہے اور اس کے بعد آنے والا شخص بکری کی قربانی کرنے والے کی طرح ثواب پاتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا پرندے کی قربانی کرنے والے شخص جتنا ثواب پاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ثواب حاصل کرتا ہے۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ''پھر جب (امام) بیٹھتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔'' اور جناب علی بن حجر کی روایت میں ہے: ''اس نے پرندے کی قربانی پیش کی۔'' جناب ابن بزیع کی روایت میں ہے: ''پھر جب امام تشریف لے آتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔''

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں جمعہ کے لیے جلدی مسجد میں حاضر ہونے کی ترغیب وتحریض کا بیان ہے کہ لوگ مسجد میں جلد حاضر ہو کر احادیث میں بیان کردہ اجر وثواب کے مستحق ٹھہریں۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اونٹ کی قربانی افضل ہے۔ پھر گائے کی، اور اس کے بعد بکرے کی۔

۳۔ خطیب کے منبر پر آجانے کے بعد حاضرین جمعہ کو جمعہ کا ثواب نہیں ملتا، البتہ نماز جمعہ میں شریک ہونے پر نماز جمعہ کا ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا خطیب کے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں پہنچ جانا چاہیے تاکہ انسان جمعہ کا ثواب حاصل کر سکے۔

(۱۷۷۰) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۲/۴۷۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۹۲۱ ...... ابی یعلی: ۶۴۹۸۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۷۴.

۴۔ قربانی اور صدقات کا اطلاق چھوٹی اور بڑی چیزوں پر بھی ہوتا ہے اور حاضرین جمعہ میں سے مختلف لوگوں کے درجات اور ثواب مختلف ہوتے ہیں۔

۳۹..... بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طَيِّهِمُ الصُّحُفَ

فرشتوں کا رجسٹر بند کرنے کے بعد جمعہ سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے دعا کرنے کا بیان

۱۷۷۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا مَطَرٌ (ح) وحَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا الْمُقْرِئُ، أَخْبَرَنِيْ هَمَّامٌ، عَنْ مَطَرٍ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيءَ النَّاسِ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَرُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا حَبَسَ فُلَاناً؟ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالاً فَاهْدِهِ، وَإِنْ كَانَ مَرِيْضاً فَاشْفِهِ، وَإِنْ كَانَ عَائِلاً فَأَغْنِهِ. هٰذَا حَدِيْثُ الْمُقْرِئِ. وَقَالَ الْقُطَعِيُّ: قَالَ: تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ أَيْضاً: يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالاً فَاهْدِهِ، وَإِنْ كَانَ ...... إِلٰى اٰخِرِهِ.

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ والے دن فرشتوں کو مسجد کے دروازوں پر بٹھایا جاتا ہے، وہ لوگوں کی آمد کو (بالترتیب) لکھتے رہتے ہیں۔ پھر جب امام تشریف لے آتا ہے تو رجسٹر لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور قلم اٹھا لیے جاتے ہیں۔ تو فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: فلاں شخص کو کس چیز نے (جمعہ سے) روک لیا ہے؟ پھر فرشتے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! فلاں شخص اگر گمراہ ہوگیا ہے تو اسے ہدایت نصیب فرما اور اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفا نصیب فرما اور اگر وہ فقیر ہے تو اسے غنی کردے۔ یہ جناب مقریٰ کی حدیث ہے۔ اور جناب قطعی کی روایت میں ہے: ''فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور یہ الفاظ بھی روایت کیے کہ وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہوگیا ہے تو اسے سیدھی راہ دکھا۔ اگر وہ ایسے ایسے ہوگیا ہے تو...... آخر تک۔''

۴۰..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَتَرْكِ الرُّكُوْبِ وَاسْتِحْبَابِ مُقَارَبَةِ الْخُطَا لِتَكْثُرَ الْخُطَا فَيَكْثُرَ الْأَجْرُ

جمعہ کے لیے جاتے وقت سواری پر سوار نہ ہونے اور پیدل چل کر جانے کی فضیلت کا بیان چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا مستحب ہے تاکہ (مسجد تک) قدم زیادہ ہو جائیں تاکہ اجر وثواب بھی زیادہ ہو جائے

(۱۷۷۱) اسنادہ ضعیف: مطر الوراق راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة: ۵۱۶۱.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا))، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت میں ہے: ''(جمعہ کے لیے آنے والے کو) ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر ملتا ہے۔'' میں یہ روایت پہلے لکھوا چکا ہوں۔

۴۱.....بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ إِلَيْهَا

جمعہ کے لیے سکون و اطمینان کے ساتھ جانے کا حکم اور دوڑتے ہوئے جانے کی ممانعت کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْاِسْمَ الْوَاحِدَ يَقَعُ عَلَى فِعْلَيْنِ يُؤْمَرُ بِأَحَدِهِمَا وَ يُزْجَرُ عَنِ الْآخَرِ بِالْاِسْمِ الْوَاحِدِ، فَمَنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمَعْنَيَيْنِ، قَدْ يَخْطُرُ بِبَالِهِ أَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ، قَدْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي نَصِّ كِتَابِهِ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي قَوْلِهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى ﷺ قَدْ نَهَى عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ)) . وَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ، فَلَا تَسْعَوْا إِلَيْهَا وَ امْشُوا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ)) . فَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَالسَّعْيُ الَّذِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ هُوَ الْمَضِيُّ إِلَيْهَا، غَيْرَ السَّعْيِ الَّذِي زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِتْيَانِ الصَّلَاةِ . لِأَنَّ السَّعْيَ الَّذِي زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَبَبُ وَ شِدَّةُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ الَّذِي هُوَ ضِدُّ الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ، فَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ غَيْرَ مَا زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، وَ إِنْ كَانَ الْاِسْمُ الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِمَا جَمِيعاً،

قَالَ أَبُوبَكْرٍ خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک ہی اسم کا اطلاق دو مختلف فعلوں پر ہو جاتا ہے۔ ایک فعل کا حکم دیا جاتا ہے جبکہ اسی اسم کے ساتھ دوسرے فعل سے منع کیا جاتا ہے لہٰذا کم فہم شخص جو دونوں معنوں میں فرق نہیں کر سکتا اس کے دل میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ یہ دونوں مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ مجید میں جمعہ کے لیے سعی (دوڑنے) کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان کہہ دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔'' (جلدی آؤ)۔'' جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے آتے وقت دوڑنے سے منع کیا ہے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم کو سکون اور وقار اختیار کرنا چاہیے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم اس کی

طرف دوڑ مت لگاؤ، تم سکون واطمینان کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے سعی (دوڑنے) کا حکم دیا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت سعی سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے جس سعی کا حکم دیا ہے وہ جمعہ کے لیے آنا ہے اور یہ سعی اس سعی سے مختلف ہے جس سے نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت منع فرمایا ہے۔ کیونکہ جس سعی سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے مراد نماز کے لیے آتے وقت تیز دوڑ لگانا ہے جو وقار و سکون کے منافی ہو۔ لہٰذا جس سعی کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ اس سعی سے مختلف ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے، اگرچہ دونوں کے لیے لفظ سعی ہی بولا گیا ہے۔

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی حدیث کہ جب تم نماز کے لیے آؤ تو تمہیں سکینت اور وقار اختیار کرنا چاہیے۔ (یہ اس کی دلیل ہے)"

١٧٧٢ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى الْفَزَارِيُّ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوْهَا وَ أَنْتُمْ تَمْشُوْنَ، عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَ مَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا)).

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑتے ہوئے نماز کے لیے مت آؤ، تم نماز کے لیے اس حال میں چلتے آؤ کہ تم پر سکون و اطمینان ہو تو تم جو نماز پالو اسے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے پورا کرلو۔"

فوائد :...... آیت جمعہ میں جمعہ کی اذان سن کر جلد مسجد میں پہنچنے کی تاکید خاص ہے۔ لیکن حدیث الباب کی رو سے مسجد کا رخ کرتے وقت بھاگ کر مسجد میں پہنچنا ممنوع ہے۔ بلکہ جمعہ کے دن بھی مسجد میں آتے وقت سکینت و وقار اختیار کرنا چاہیے اور آیت جمعہ میں سعی سے مقصود یہ ہے کہ اذان جمعہ کے بعد تمام کام ختم کر دینے چاہئیں اور فقط جمعہ کے اہتمام کی تیاری کرنی چاہیے اور فوراً مسجد کا رخ کرنا چاہیے۔

❀❀❀❀

(١٧٧٢) تقدم تخريجه برقم: ١٥٠٥.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَذَانِ وَ الْخُطْبَةِ فِي الْجُمُعَةِ وَ مَا يَجِبُ عَلَي الْمَأْمُوْمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنَ الْإِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ لَهَا، وَ مَا أُبِيْحَ لَهُمْ مِنَ الْأَفْعَالِ وَ مَا نُهُوْا عَنْهُ

اذان، خطبہ جمعہ، اوراس دوران مقتدیوں کا بغور خطبہ سننا اور خاموش رہنا اوران افعال کے ابواب کا مجموعہ جواُن کے لیے جائز ہیں اور جو منع ہیں

۴۲..... بَابُ ذِكْرِ الْأَذَانِ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ إِذَا نُوْدِيَ بِهٖ، وَ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُنَادٰى بِهٖ، وَ ذِكْرِ مَنْ أَحْدَثَ النِّدَاءَ الْأَوَّلَ قَبْلَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ

اس اذان کا بیان جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موجود تھی۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب وہ اذان دے دی جائے تو جمعہ کے لیے جلدی کی جائے اور اس وقت کا بیان جب یہ اذان دی جاتی تھی اور اس شخص کا ذکر جس نے امام کے تشریف لانے سے پہلے پہلی اذان دینی شروع کی تھی

۱۷۷۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى، نَا أَبُوْ عَامِرٍ، نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.......... عَنِ السَّائِبِ ۔وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ۔ قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، حَتّٰى كَانَ عُثْمَانُ، فَكَثُرَ النَّاسُ، فَأَمَرَ بِالنِّدَاءِ الثَّالِثِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ حَتَّى السَّاعَةِ. قَالَ

"حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جمعہ کے دن جس اذان کا ذکر کیا ہے وہ اس وقت دی جاتی تھی جب امام (خطبہ جمعہ کے لیے) تشریف لے آتا اور (دوسری اذان یعنی اقامت) نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں اس وقت کہی جاتی جب نماز کھڑی ہوتی۔ حتیٰ کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد آیا تو لوگ زیادہ ہوگئے، لہٰذا انہوں نے تیسری اذان زوراء مقام پر

(۱۷۷۳) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الاذان يوم الجمعة، حديث: ۹۱۲۔ سنن ابی داود: ۱۰۸۷۔ سنن ترمذی: ۵۱٦۔ سنن نسائی: ۱۳۹۳۔ مسند احمد: ۳/۴۴۹۔

أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ قَوْلِهِ: ((وَ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ)) يُرِيْدُ النِّدَاءَ الثَّانِيَ: الْإِقَامَةَ . وَ الْأَذَانُ وَ الْإِقَامَةُ يُقَالُ لَهُمَا: أَذَانَانِ ـ أَلَمْ تَسْمَعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ)) وَ إِنَّمَا أَرَادَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانٍ وَّ إِقَامَةٍ . وَ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي الشَّيْئَيْنِ بِاسْمِ الْوَاحِدِ إِذَا قَرَنَتْ بَيْنَهُمَا . قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ﴾ وَقَالَ: ﴿وَ وَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ﴾ وَ إِنَّمَا هُمَا أَبٌ وَ أُمٌّ، فَسَمَّاهُمَا اللّٰهُ أَبَوَيْنِ . وَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ خَبَرُ عَائِشَةَ: كَانَ طَعَامُنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْوَدَيْنِ، التَّمْرُ وَالْمَاءُ . وَإِنَّمَا السَّوَادُ لِلتَّمْرِ خَاصَّةً دُوْنَ الْمَاءِ، فَسَمَّتْهُمَا عَائِشَةُ الْأَسْوَدَيْنِ لِمَا قَرَنَتْ بَيْنَهُمَا . وَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قِيْلَ: سُنَّةُ الْعُمَرَيْنِ . وَ إِنَّمَا أُرِيْدَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ . وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ النِّدَاءُ الثَّانِيْ الْمُسَمّٰى إِقَامَةً .

کہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ اذان آج تک باقی ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حدیث کے ان الفاظ'' اور جب نماز کھڑی ہوتی'' سے مراد دوسری اذان یعنی اقامت مراد ہے۔ اور اذان و اقامت کو اذانان (دو اذانیں) کہا جاتا ہے۔ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا آپ فرماتے ہیں: ''ہر دو اذانوں کے درمیان (نفل) نماز ہے۔ اس سے آپ ﷺ کی مراد ہر اذان اور اقامت کے درمیان ہے۔ اور عرب دو ملی ہوئی چیزوں کو ایک ہی نام دے دیتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ﴾ ''والدین میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے۔'' اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ وَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ﴾ ''اور اس کے وارث اس کے والدین ہوں تو اس کی والدہ کو تیسرا حصہ ملے گا۔'' جبکہ والدین سے مراد ماں اور باپ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے دونوں کے لیے ''أبوین'' (دو باپ) کا لفظ بولا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ ''رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہمارا کھانا دو سیاہ چیزیں ہوتی تھیں: کھجور اور پانی۔'' جبکہ سیاہ رنگ صرف کھجور کا ہوتا ہے پانی کا نہیں۔ اس کے باوجود عائشہ رضی اللہ عنہا نے دونوں کو اسودین (دو سیاہ چیزیں) کا نام دیا ہے۔ جبکہ ان دونوں کو ملا دیا گیا تھا۔ اسی قسم کی ایک مثال ''سُنَّةُ الْعُمَرَيْنِ'' عمرین کا طریقہ اور سنت'' اور اس سے مراد حضرت ابوبکر اور عمر کا طریقہ ہوتا ہے، اور اس سے مراد حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا طریقہ نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کو اس سے غلط فہمی اور وہم ہوا ہے۔ اور اس بات کی دلیل کہ حدیث کے ان الفاظ'' اور جب نماز کھڑی ہوتی'' سے مراد دوسری اذان ہے جسے اقامت

کہتے ہیں۔ (درج ذیل حدیث ہے)۔

فوائد:......ا۔عہد رسالت، خلافت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ابتدائی دور خلافت میں جمعہ کی ایک اذان مشروع تھی اور یہی مسنون ومستحب طریقہ ہے۔ کہ امام کے منبر پر براجمان ہونے کے بعد ایک اذان کہی جائے۔

۲۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جمعہ کی دو اذانیں ہوتی تھیں، ایک مقام زوراء (تجارتی منڈی) میں اور دوسری امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد، یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا، مقصود یہ تھا کہ بازار میں مصروف لوگوں کو جمعہ کی اطلاع دی جائے اور وقت جمعہ تمام لوگ مسجد میں پہنچ جائیں اور جمعہ سے تاخیر کی گنجائش باقی نہ رہے۔

١٧٧٤ ـ أَنَّ سَلْمَ بْنَ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا: وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَذَانَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، حَتّٰى كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ، فَكَثُرَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَذَانِ الْأَوَّلِ بِالزَّوْرَاءِ.

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک، حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں جمعہ کے دن دو اذانیں ہوتی تھیں۔ (اذان اور اقامت)۔ حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا تو انہوں نے پہلی اذان زوراء مقام پر دینے کا حکم دیا۔''

۴۳..... بَابُ فَضْلِ إِنْصَاتِ الْمَأْمُوْمِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْإِبْتِدَاءِ فِي الْخُطْبَةِ

امام کے تشریف لانے کے بعد اور خطبہ شروع ہونے سے پہلے مقتدی کے خاموش ہونے کی فضیلت کا بیان

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ كَلَامَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الْكَلَامَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ))، وَكَذٰلِكَ فِي خَبَرِ سَلْمَانَ أَيْضاً وَأَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ. قَدْ خَرَّجْتُ خَبَرَ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَ الْكِتَابِ.

اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کی گفتگو سے دوسرے لوگوں کی کلام ختم ہوتی ہے، امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت میں ہے: ''اور (مقتدی) خاموش ہوجائے جب اس کا امام تشریف لے آئے۔'' اسی طرح حضرت سلمان اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہما کی روایات میں بھی (اس قسم کے الفاظ آئے ہیں)۔ حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں کتاب کے گزشتہ صفحات میں بیان کرچکا ہوں۔

١٧٧٥ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعِ الْبَغْدَادِيُّ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا أَبِي، عَنْ إِبْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي يَحْيٰى، عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ..........

عَـنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ: ((مَـنِ اغْتَسَـلَ يَـوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمَـسَّ مِنْ طِيْـبٍ إِنْ كَـانَ عِـنْدَهُ، وَلَبِـسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ إِنْ بَدَا لَـهُ، وَلَـمْ يُـؤْذِ اَحَـدًا ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَـامُـهُ حَتّٰـى يُصَلِّيَ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَقُوْلُ: إِنَّ الْإِنْصَاتَ عِنْدَ الْـعَـرَبِ قَـدْ يَكُوْنُ الْإِنْصَاتُ عَنْ مُكَالَمَةِ بَـعْـضِـهِـمْ بَعْضاً دُوْنَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَدُوْنَ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالدُّعَاءِ، كَخَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: كَانُوْا يَتَـكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ، ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا﴾ فَإِنَّمَا زُجِرُوْا فِـي الْاٰيَةِ عَـنْ مُـكَالَمَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا، وَأُمِـرُوْا بِـالْإِنْـصَـاتِ عِـنْـدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ: اَلْإِنْـصَـاتِ عَـنْ كَلَامِ النَّاسِ لَا عَنْ قِرَاءَةِ الْـقُـرْاٰنِ وَالتَّسْبِيْـحِ وَالتَّـكْبِيْـرِ وَالذِّكْـرِ وَالـدُّعَاءِ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: ((ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَـرَجَ الْـإِمَامُ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) أَنْ يَنْصُتَ شَـاهِـدُ الْجُمُعَةِ فَـلَا يُكَبِّرُ مُفْتَتِحًا لِصَلَاةِ الْـجُـمُعَةِ، وَلَا يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ، وَلَا يُسَبِّحُ

''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس نے خوشبو لگائی اور اپنا عمدہ لباس زیب تن کیا پھر وہ مسجد چلا گیا اور اگر اس کا جی چاہا تو اس نے نمازِ نفل ادا کی اور اس نے کسی کو تکلیف نہ دی، پھر جب اس کا امام آ گیا تو اس نے خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے یہ اعمال اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ اسی جنس سے متعلق ہے جس کے متعلق میں کہتا ہوں کہ عرب کے نزدیک انصات سے مراد کبھی ایک دوسرے سے بات چیت سے خاموشی ہوتی ہے، قرآن مجید کی تلاوت، ذکرِ الٰہی اور دعا کرنے سے خاموشی مراد نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: ''صحابہ کرام نماز کے دوران بات چیت کر لیتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوگئی ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا﴾ ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اسے غور سے سنو اور خاموش ہو جاؤ'' اس آیت میں انہیں ایک دوسرے سے گفتگو کرنے سے روکا گیا ہے اور انہیں قرآن مجید کی تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا ہے۔ یہ خاموشی لوگوں کی باہمی گفتگو سے ہوگی؟ قراءت قرآن، تسبیحات، تکبیر، ذکر اور دعا سے خاموش رہنا مراد نہیں ہے کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''پھر جب امام تشریف لے آیا تو وہ خاموش ہو گیا حتیٰ کہ اس نے نماز پڑھ لی۔'' سے آپ کی

(١٧٧٥) اسناده حسن: مسند احمد: ٥/ ٤٢٠۔ مجمع الزوائد: ٢/ ١٧١ بحواله طبرانی.

فِـي الـرُّكُـوْعِ، وَلَا يَقُوْلُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بَـعْـدَ رَفْـعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَلَا يُكَبِّرُ عِـنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُوْدِ، وَلَا يُسَبِّحُ فِي السُّـجُـوْدِ، وَلَا يَتَشَهَّدُ فِي الْقُعُوْدِ، وَهٰذَا لَا يَتَـوَهَّـمُـهُ مَنْ يَعْرِفُ أَحْكَامَ اللّٰهِ وَدِيْنَهُ فَـالْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ مَعْنَى الْإِنْصَاتِ فِيْ هٰذَا الْـخَبَـرِ: عَـنْ مُكَالَمَةِ النَّاسِ، لَا عَمَّا أُمِرَ الْمُصَلِّيْ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالتَّسْبِيْحِ وَ الـذِّكْـرِ الَّـذِيْ أُمِـرَ بِهٖ فِي الصَّلَاةِ، فَهٰكَذَا مَـعْنٰى خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ ثَبَـتَ وَإِذَا قَـرَأَ فَـأَنْصِتُوْا، أَيْ أَنْصِتُوْا عَنِ كَلَامِ النَّاسِ. وَقَدْ بَيَّنْتُ مَعْنَى الْإِنْصَاتِ، وَعَـلٰـى كَـمْ مَعْنٰى يَنْصَرِفُ هٰذَا اللَّفْظُ فِي الْـمَسْأَلَةِ الَّتِيْ أَمْلَيْتُهَا فِي ((الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ)).

مراد یہ نہیں کہ جمعہ میں حاضر ہونے والا شخص نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر نہیں کہے گا اور نہ رکوع کو جاتے وقت تکبیر کہے گا اور نہ رکوع میں تسبیحات پڑھے گا اور نہ رکوع سے سر اٹھا کر "رَبَّنَـا لَكَ الْـحَمْدُ" پڑھے گا اور نہ سجدے کے لیے جھکتے وقت اَللّٰـهُ اَكْبَرُ کہے گا اور نہ سجدے میں تسبیح پڑھے گا اور نہ قعدہ میں تشہد پڑھے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے دین کو سمجھتا ہے اسے اس قسم کا وہم نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ بات حتمی اور یقینی ہے کہ اس حدیث میں انصات (خاموشی) کا مطلب لوگوں کی باہمی گفتگو اور کلام سے خاموشی ہے۔ اس کا مطلب تکبیر، قراءتِ قرآن، تسبیح اور ذکر وغیرہ سے خاموشی نہیں ہے جن کا نمازی کو نماز کے دوران حکم دیا گیا ہے کہ وہ یہ اعمال انجام دے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا معنی ہے، اگر یہ صحیح ثابت ہو۔ "جب امام قراءت کرے تو خاموشی اختیار کرو۔" یعنی لوگوں سے بات چیت ختم کردو۔ میں مسئلہ "امام کے پیچھے قراءت کرنا" کے تحت انصات کا معنی اور اس لفظ کے کتنے معانی ہوسکتے ہیں، میں بیان کر چکا ہوں۔"

فوائد :......خطبہ جمعہ کے لیے سامعین کا خاموشی اختیار کرنا لازم اور اجر وثواب کا باعث ہے اور دوران خطبہ سامعین کا گفتگو کرنا لغو اور جمعہ کے ثواب کو مٹا دیتا ہے۔

۴۴...... بَابُ ذِكْرِ أَنَّ مَوْضِعَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُطْبَةِ

نبی کریم ﷺ کے منبر بنانے سے پہلے خطبہ کے لیے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

كَـانَ قَبْـلَ اتِّخَاذِهِ الْمِنْبَرَ. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخُطْبَةَ عَلَى الْأَرْضِ جَائِزَةٌ مِّنْ غَيْرِ صُعُوْدِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْـجُـمُـعَةِ وَالْـعِـلَّةِ الَّتِيْ لَهَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ إِذْ هُوَ أَحْرٰى أَنْ يَّسْمَعَ النَّاسُ خُطْبَةَ الْإِمَامِ إِذَا كَثُرُوْا إِذَا خَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

اور اس دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن منبر پر چڑھے بغیر زمین پر خطبہ دینا جائز ہے اور اس علت کا ذکر جس کی بنا پر نبی ﷺ نے منبر بنانے کا حکم دیا تھا کیونکہ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوجائے تو امام منبر پر خطبہ دے گا تو لوگ بخوبی سن

سکیں گے

۱۷۷۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى -يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ- عَنِ الْمُبَارَكِ وَ هُوَ ابْنُ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ خَشَبٍ أَوْ جِذْعٍ أَوْ نَخْلَةٍ -شَكَّ الْمُبَارَكُ- فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ((ابْنُوْا لِيْ مِنْبَرًا)). فَبَنَوْا لَهُ الْمُنْبَرَ. فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ الْوَالِهِ، فَمَا زَالَتْ حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ، فَأَتَاهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْوَالِهُ يُرِيْدُ بِهَا الْمَرْأَةَ إِذَا مَاتَ لَهَا وَلَدٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن لکڑی کے ایک ستون، تنے یا کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے (اور خطبہ ارشاد فرماتے تھے)۔ مبارک راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ بیان کیا تھا۔ پھر جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے لیے منبر بناؤ'' تو صحابہ نے آپ کے لیے منبر بنا دیا۔ لہٰذا آپ منبر پر تشریف فرما ہوگئے تو لکڑی، اپنے بچے کی جدائی میں رونے والی ماں کی طرح رونے لگی۔ وہ اسی طرح روتی رہی حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے، پھر آپ نے جا کر اسے گلے سے لگایا تو وہ خاموش ہوگئی۔''

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الوالہ سے مراد وہ عورت ہے جس کا بچہ فوت ہوگیا ہو (اور وہ اس کی جدائی میں روتی ہو)''

۴۵..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا حَنَّ الْجِذْعُ عِنْدَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ. وَ صِفَةِ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ عَدَدَ دَرَجِهِ، وَ الْإِسْتِنَادِ إِلٰى شَيْءٍ إِذَا خَطَبَ عَلَى الْأَرْضِ

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے تنا رونا شروع ہوگیا تھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی بناوٹ، سیڑھیوں کی تعداد اور جب زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا جائے تو کسی چیز کا سہارا لینے کا بیان

۱۷۷۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ، ثَنَا.........

(۱۷۷۶) حسن: الصحيحة: ۲۱۷٤۔ مسند احمد: ۲۲۲/۳۔ صحيح ابن حبان: ٦٤٧٣.

(۱۷۷۷) اسناده حسن: سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب (۹)، حديث: ۳٦۲۷ باختصار۔ سنن الدارمی: ٤١.

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى جِذْعٍ مَنْصُوْبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ فَجَاءَ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَلَا نَصْنَعُ لَكَ شَيْئاً تَقْعُدُ وَكَأَنَّكَ قَائِمٌ؟ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَراً، لَهُ دَرَجَتَانِ، وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ، فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ خَوَارَ الثَّوْرِ، حَتّٰى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ بِخَوَارِهِ حُزْناً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُوْرُ، فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ مَا زَالَ هٰكَذَا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ حُزْناً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِنَ يَعْنِي الْجِذْعَ . وَفِيْ خَبَرِ جَابِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هٰذَا بَكٰى لِمَا فَقَدَ مِنَ الذِّكْرِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہوتے تو مسجد میں نصب ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگاتے، پھر خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر ایک رومی شخص آیا تو اس نے عرض کی: کیا ہم آپ کے لیے ایک ایسی چیز نہ بنادیں کہ آپ اس پر بیٹھ جائیں تو کھڑے محسوس ہوں؟ اس نے آپ ﷺ کے لیے ایک منبر بنایا جس کی دو سیڑھیاں تھیں اور آپ تیسری سیڑھی پر بیٹھتے تھے۔ پھر جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو تنے نے بیل کی طرح رونا شروع کردیا۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں اس کے رونے کی آواز سے مسجد گونج اٹھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر کر اس کے پاس تشریف لائے اور اسے اپنے ساتھ چمٹالیا جبکہ وہ رو رہا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ چمٹایا تو وہ خاموش ہوگیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ چمٹاتا تو یہ رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں تاقیامت اسی طرح روتا رہتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے تنے کو دفن کردیا گیا۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر (خطبہ) کی جدائی میں رویا ہے۔''

فوائد:......ا۔ منبر کے استعمال سے قبل نبی ﷺ زمین پر ایک ستون کا سہارا لے کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگی تو آپ ﷺ نے منبر بنانے کا حکم دیا اور منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد کرنا شروع کیا، لہٰذا خطبہ جمعہ کے لیے منبر کا استعمال مسنون ہے۔

۲۔ جمادات میں حس موجود ہے اور محبوب کی جدائی سے انہیں بھی صدمہ لاحق ہوتا ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کے منبر کی تین سیڑھیاں تھیں اور آپ ﷺ تیسری سیڑھی پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد کرتے تھے۔

۴۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِعْتِمَادِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقُسِى أَوِ الْعَصَا اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے خطبہ دیتے وقت کمان یا لاٹھی کا سہارا لینا مستحب ہے

١٧٧٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ ـ وَهُوَ الْعَدْوَانِيُّ ـ عَنْ أَبِيْهِ. أَنَّهُ أَبْصَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَوْسٍ أَوْ عَصًا حِيْنَ أَتَاهُمْ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ﴿وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ﴾ فَوَعَيْتُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَنَا مُشْرِكٌ، ثُمَّ قَرَأْتُهَا فِي الْإِسْلَامِ. فَدَعَتْنِي ثَقِيْفٌ، فَقَالُوْا: مَا سَمِعْتَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَقَرَأْتُهَا عَلَيْهِمْ. فَقَالَ مَنْ مَّعَهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ: نَحْنُ أَعْلَمُ بِصَاحِبِنَا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّهُ ـ كَمَا يَقُوْلُ ـ حَقٌّ لَتَابَعْنَاهُ.

''حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کمان یا لاٹھی کا سہارا لیے ہوئے دیکھا، جب وہ مسلمانوں کے پاس آئے تھے۔ کہتے ہیں: میں نے آپ کو یہ سورت پڑھتے ہوئے سنا: ﴿وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ﴾ تو میں نے یہ سورت جاہلیت میں یاد کرلی تھی جبکہ میں ابھی مشرک ہی تھا۔ پھر میں نے مسلمان ہونے کے بعد اس کی تلاوت کی۔ پھر مجھے ثقیف کے لوگوں نے بلایا اور پوچھا: تم نے اس شخص (محمد ﷺ) سے کیا سنا ہے؟ تو میں نے یہ سورت انہیں سنادی تو ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے قریشی کہنے لگے: ہم اپنے ساتھی کو زیادہ جانتے ہیں اگر ہم اس کی دعوت کو حق مانتے تو اس کی اتباع کرلیتے۔''

فوائد:......۱۔ خطبہ جمعہ کے لیے خطیب کا کھڑا ہونا مستحب ہے اور بلا عذر بیٹھ کر خطبہ دینا مکروہ ہے۔

۲۔ حاکم یا امام کی غلطی پر اسے متنبہ کرنا اور خلاف سنت پر اسے ڈانٹنا درست اور نہی عن المنکر کے عین مطابق ہے۔

۴۷..... بَابُ ذِكْرِ الْعُوْدِ الَّذِيْ مِنْهُ اتُّخِذَ مِنْبَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس لکڑی کا بیان جس سے رسول اللہ ﷺ کا منبر بنایا گیا تھا

١٧٧٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: اخْتَلَفُوْا فِيْ مِنْبَرِ

''جناب ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے

(١٧٧٨) اسناده ضعيف: عبدالرحمٰن بن خالد عدوانی مجہول راوی ہے۔ مسند احمد: ٤/٣٣٥. ١/١٧٧٨ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب في قوله تعالى ﴿وإذا رأوا تجارة......﴾، حديث: ٨٦٤ـ سنن نسائي: ١٣٩٨. ٢/١٧٧٨ـ انظر الحديث السابق.

(١٧٧٩) تقدم تخريجه برقم: ١٥٢١.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ هُوَ، فَأَرْسَلُوْا إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ.
قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: الْأَثْلُ هُوَ الطَّرْفَاءُ.

رسول اللہ ﷺ کے منبر کے متعلق اختلاف کیا کہ وہ کس چیز سے بنا تھا۔ تو انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس (ایک شخص کو پوچھنے کے لیے) بھیجا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں میں مجھ سے زیادہ اس بات کو جاننے والا کوئی شخص باقی نہیں ہے۔ وہ جنگل کے جھاؤ کی لکڑی سے بنا تھا۔"

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الاثل سے مراد الطرفاء (جھاؤ سے ملتا جلتا درخت) ہے۔"

فوائد:...... یہ حدیث واضح نص ہے کہ نبی ﷺ کا منبر جنگلی جھاؤ کے درخت سے تیار ہوا تھا، لیکن منبر کی تعمیر کے لیے جھاؤ کا درخت استعمال کرنا ضروری نہیں، بلکہ کسی بھی لکڑی یا کسی اور میٹریل سے منبر تیار کرنا جائز ہے البتہ خطبہ کے لیے منبر کا استعمال مستحب فعل ہے۔

۴۸..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ النَّاسَ بِالْجُلُوْسِ عِنْدَ الْأِسْتِوَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ مَنْ دُوْنَهُ حَفِظَ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذَا الْأِسْنَادِ فَإِنَّ أَصْحَابَ ابْنِ جُرَيْجٍ أَرْسَلُوْا هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جمعہ کے دن امام کا منبر پر تشریف فرما ہوتے وقت لوگوں کو بیٹھنے کا حکم دینا، اگر ولید بن مسلم اور ان کے نیچے والے راویوں نے اس سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا واسطہ یاد رکھا ہو کیونکہ ابن جریج کے شاگردوں نے یہ روایت عطاء کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا)

۱۷۸۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا الْوَلِيْدُ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رِبَاحٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا اسْتَوَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ لِلنَّاسِ ((إِجْلِسُوْا)) فَسَمِعَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَجَلَسَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((تَعَالَ)) يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے لوگوں سے کہا: بیٹھ جاؤ۔" تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ کا یہ حکم سنا جبکہ وہ مسجد کے دروازے پر تھے تو وہ (وہیں) بیٹھ گئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: "اے ابن مسعود (اندر) آجاؤ۔"

(۱۷۸۰) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الامام یکلم الرجل فی خطبة، حدیث: ۱۰۹۱.

۴۹..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْجَلْسَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ جَهَلَ السُّنَّةَ فَزَعَمَ أَنَّ السُّنَّةَ بِدْعَةٌ، وَ قَالَ الْجُلُوسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِدْعَةٌ

جمعہ کے دن خطبوں کی تعداد، دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو سنت نبوی سے جاہل ہے اور سنت کو بدعت سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا بدعت ہے۔

۱۷۸۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا أَبُوْ بَحْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ: كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يُجِلُّ هٰذَا الشَّيْخَ يَعْنِي الْبَكْرَاوِيَّ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن دو خطبے دیا کرتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جناب بندار کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ شیخ بکراوی کو بلند مرتبہ قرار دیتے تھے اور ان کی عزت و تکریم کرتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ جمعہ کے دو خطبے مشروع ہیں اور ان کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

۲۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں وعظ و نصیحت اور ارشاد و تبلیغ مسنون و مستحب سنت فعل ہے۔

۵۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ وَ تَرْكِ تَطْوِيلِهَا

خطبہ جمعہ کو مختصر کرنا اور اسے طویل نہ کرنا مستحب ہے

۱۷۸۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِيَاجٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ.........

قَالَ أَبُوْ وَائِلٍ: خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَبْلَغَ وَأَوْجَزَ، فَلَمَّا نَزَلَ، قُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ نَفَسْتَ. قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ

''جناب ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں بڑا بلیغ اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے ان سے عرض کی: ''اے ابو یقظان آپ نے بڑا بلیغ اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا ہے، اگر آپ اسے طویل کرتے تو بہت اچھا ہوتا۔ انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول

(۱۷۸۱) تقدم تخریجه برقم: ۱٤٤٦.

(۱۷۸۲) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ۸٦٦۔ مسند احمد: ۲٦۳/٤۔ سنن الدارمی: ۱۵۵٦.

مَـئِنَةٌ مِنْ فِقْهِهِ ، فَأَطِيْلُوْا الصَّلَاةَ وَ أَقْصِرُوْا الْـخُـطْبَةَ ، فَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا)) . أَنَا أَبُوْ طَـاهِـرٍ نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهِ رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذَرِيُّ أَبُوْ الْحَسَنِ ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عُصَيْمٍ الْجُعْفِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْـنِ أَبْـجَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ، وَ لَمْ يَقُلْ : فَلَوْ كُنْتَ نَفِسْتَ .

اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ آدمی کی لمبی نماز اور مختصر خطبہ اس کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ لہٰذا تم نماز کو طویل اور خطبہ کو مختصر کیا کرو۔'' کیونکہ بعض بیان جادو (کا اثر) رکھتے ہیں۔'' جناب عبدالرحمان بن عبدالملک بن ابجر نے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی ہے مگر یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''اگر آپ طویل خطبہ دیتے تو اچھا تھا۔''

١٧٨٣ـ قَـالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ : فِيْ خَبَرِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: كَانَتْ خُطْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَصْداً .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا۔''

١٧٨٤ـ وَ فِـيْ خَبَـرِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَـحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ طَيِّبَاتٍ خَفِيْفَاتٍ مُّبَارَكَاتٍ .

''حضرت حکم بن حزن کی نبی کریم ﷺ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پاکیزہ، مختصر اور بابرکت کلمات کے ساتھ اللہ کی ثناء بیان کی۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ خطبہ جمعہ میں اقتصار و اختصار مستحب فعل ہے۔ اور مختصر خطبہ ارشاد کرنا خطیب کے سمجھدار ہونے کی علامت ہے، کیونکہ فقیہ جامع الفاظ کا انتخاب کرتا ہے اور طویل تر موضوع کو مختصر جامع الفاظ میں اچھے طریقے سے بیان کر سکتا ہے۔

۲۔ نماز میں اتنی طوالت نہ ہو کہ مقتدی اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں۔

٥١..... بَابُ صِفَةِ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَدْؤِهِ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ.

نبی کریم ﷺ کے خطبے کی کیفیت اور آپ کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ خطبہ شروع کرنے کا بیان

١٧٨٥ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى الْبَسْطَامِيُّ ، نَا أَنَسٌ -يَعْنِي ابْنَ عَيَّاضٍ عَنْ جَـعْـفَـرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (ح) وَحَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ..........

(١٧٨٣) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ٨٦٦ـ سنن ترمذي: ٥٠٧ـ سنن نسائي: ١٥٨٣.

(١٧٨٤) سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يخطب على قوس، حديث: ١٠٩٦.

(١٧٨٥) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ٨٦٧ـ سنن ابي داود: ٢٩٥٤ـ سنن نسائي: ١٥٧٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٤١٦ـ مسند احمد: ٣/٣٧١ـ الروايات مطولة ومختصرة.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ اللّٰه يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ: يَحْمَدُ اللّٰهَ وَ يُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((مَن يَّهْدِ اللّٰـهُ فَـلَا مُضِلَّ لَهُ، وَ مَن يُّضْلِلْ فَـلَا هَادِيَ لَهُ، إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰـهِ، وَ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ)) . ثُمَّ يَقُوْلُ: بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) . وَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ اِحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَ عَلَا صَوْتُهُ، وَ اشْتَدَّ غَضَبُهُ، كَأَنَّهُ نَذِيْرُ جَيْشٍ صَبَّحَتْكُمُ السَّاعَةُ مَسَّأَتْكُمْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعاً فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَ أَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ . وَ لَفْظُ أَنَسِ بْنِ عَيَّاضٍ مُخَالِفٌ لِّهٰذَا اللَّفْظِ .

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق حمد وثناء بیان کرتے تھے پھر فرماتے: ''جسے اللہ راہِ راست پر ڈال دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ یقیناً سب سے سچی بات اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور بہترین سیرت وطریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وطریقہ ہے اور بدترین کام دین میں نئے کام ایجاد کرنا ہے۔ اور نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں (جانے کا سبب) ہوگی۔'' پھر آپ فرماتے: ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں، اور جب آپ قیامت کا ذکر فرماتے تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ شدید غصے میں آ جاتے، گویا کہ آپ لشکرِ جرار سے ڈرانے والے ہوں۔ صبح کو قیامت برپا ہونے والی ہے، رات کو قیامت آنے والی ہے۔'' پھر آپ فرماتے: ''جو شخص مال چھوڑ گیا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا بچے چھوڑے تو وہ میرے ذمے ہیں اور میں ان کی پرورش کروں گا اور میں مومنوں کا ولی اور دوست ہوں۔ یہ ابن مبارک کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور انس بن عیاض کی حدیث کے الفاظ اس سے مختلف ہیں۔''

فوائد:......ا۔ خطبہ کے آغاز میں حمد وثنا اور مذکورہ کلمات وخطبات کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ خطیب کا بلند آواز سے خطبہ ارشاد کرنا، خطبہ میں اختصار کرنا اور ترغیب وترہیب کے لیے جامع کلمات استعمال کرنا مستحب فعل ہے۔

۵۲..... بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا بیان

۱۷۸۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ..........

عَنِ ابْنَةِ الْحَارِثَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَتْ: مَا حَفِظْتُ ﴿قٓ﴾ إِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ ، وَكَانَ تَنُّوْرُنَا وَ تَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاحِدًا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ابْنَةُ الْحَارِثَةِ هٰذِهِ هِيَ أُمُّ هِشَّامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ .

''حضرت حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میں نے سورۂ ﴿قٓ﴾ رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سن کر یاد کی ہے، آپ یہ سورت ہر جمعہ کو پڑھتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک ہی تھا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت حارثہ کی بیٹی ام ہشام بنت حارثہ ہیں۔''

۱۷۸۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنْ أُمِّ هِشَّامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَتْ: قَرَأْتُ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ نَسَبَهُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ .

''حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سورۂ ق رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سن کر پڑھی اور یاد کی ہے۔ آپ یہ سورت ہر جمعہ کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے وقت پڑھا کرتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ خطبہ جمعہ میں سورۂ ق کے انتخاب کا سبب یہ تھا کہ یہ سورت بعث، موت بہترین نصائح اور سخت وعیدوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ خطبہ جمعہ میں تلاوت کرنا جائز ہے۔

۳۔ ہر خطبہ جمعہ میں سورۂ ق کا کچھ حصہ یا مکمل سورت کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۶/ ۱۶۰)

۵۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْأِسْتِسْقَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ إِذَا قُحِطَ النَّاسُ وَ خِيْفَ مِنَ الْقَحْطِ هَلَاكَ الْأَمْوَالِ وَ انْقِطَاعَ السُّبُلِ إِنْ لَّمْ يُغِثِ اللّٰهُ بِمَنِّهٖ وَطُوْلِهٖ

خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کرنے کی رخصت کا بیان جبکہ لوگ قحط سالی سے دوچار ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بارش نہ عطا کرے تو قحط سالی، اموال کی ہلاکت اور راستوں کے کٹ جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہو

(۱۷۸۶) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، حدیث: ۸۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۰۰۔ مسند احمد: ۴۶۳/۶.

(۱۷۸۷) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، حدیث: ۸۷۳/۵۲۔ مسند احمد: ۴۳۵/۶ وانظر الحدیث السابق.

١٧٨٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّاعِدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ نَا شَرِيْكٌ وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُغِيْثَنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا))، قَالَ أَنَسٌ: وَ لَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، وَ لَا قَزْعَةٍ وَلَا مَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَ لَا دَارٍ، فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلَ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ يَعْنِي السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَا وَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْعاً، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ والے دن ایک شخص دارالقضاء کی جانب والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا پھر اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اموال ہلاک ہوگئے اور راستے کٹ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں بارش عطا فرمائے۔ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کیے پھر دعا کی: اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں بارش عنایت کر۔ اے اللہ! ہمیں بارش نصیب فرما۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں آسمان پر کوئی بادل یا بادل کی ٹکڑی دکھائی نہیں دی۔ اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا محلّہ تھا۔ پس سلع کے پیچھے سے ایک بدلی نمودار ہوئی جو ایک ڈھال جتنی تھی۔ پھر جب وہ بدلی آسمان کے درمیان پہنچی تو وہ پھیل گئی پھر اس نے بارش برسا دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اللہ کی قسم! ہم نے سات دن تک سورج نہ دیکھا۔" فرماتے ہیں: "پھر اگلے جمعے اسی دروازے سے ایک شخص داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو اس نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہوگئے ہیں اور راستے کٹ گئے ہیں۔ لہٰذا آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے بارش روک لے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور

(١٧٨٨) صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة، حدیث: ١٠١٤ـ صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، حدیث: ٨٩٧ـ سنن ابی داود: ١١٧٥ـ سنن نسائی: ١٥١٩.

اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظُّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)). قَالَ: فَأَقْلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ. قَالَ شَرِيْكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِيْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: السَّلْعُ: جَبَلٌ.

دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہم پر بارش نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں کی چوٹیوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''چنانچہ بادل چھٹ گیا اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے (واپس گھروں کو) گئے۔'' جناب شریک کہتے ہیں: ''میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی پہلا شخص تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سلع پہاڑ ہے۔''

۵۴..... بَابُ الدُّعَاءِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْبُيُوْتِ وَ الْمَنَازِلِ إِذَا خِيْفَ الضَّرَرُ مِنْ كَثْرَةِ الْأَمْطَارِ وَ هَدْمِ الْمَنَازِلِ، وَ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ تَحْوِيْلَ الْأَمْطَارِ إِلَى الْجِبَالِ وَ الْأَوْدِيَةِ حَيْثُ لَا يُخَافُ الضَّرَرُ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ میں گھروں اور مکانوں پر بارش رکنے کی دعا کرنے کا بیان جبکہ بارشوں کی کثرت سے نقصان اور گھروں کے منہدم ہونے کا خطرہ ہوگیا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بارشوں کو پہاڑوں اور وادیوں میں لے جانے کی دعا کرنا جہاں نقصان کا اندیشہ نہ ہو

۱۷۸۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا خَالِدٌ -وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ- ثَنَا..........

حُمَيْدٌ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ هَلْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟ قَالَ: قِيْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ، وَ أَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَ هَلَكَ الْمَالُ. قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَاسْتَسْقٰى، وَ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ

''جناب حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (دعا کرتے وقت) اپنے ہاتھ بلند کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ''جمعہ والے دن آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! بارش بند ہوچکی ہے اور زمین بنجر ہوگئی ہے اور مال مویشی ہلاک ہوگئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے بارش کی دعا کی

(۱۷۸۹) سنن نسائی، كتاب الاستسقاء باب مسألة الامام رفع المطر اذا خاف ضرره، حديث: ۱۵۲۸۔ مسند احمد: ۳/ ۱۰۴۔ الادب المفرد للبخاری: ۶۱۲۔ وجزء رفع اليدين: ۹۳۔

سَحَابَةً . قَالَ: فَمَا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ حَتّٰى إِنَّ الشَّابَّ الْقَرِيْبَ الْمَنْزِلِ لَيُهِمُّهُ الرُّجُوْعُ إِلٰى أَهْلِهِ مِنْ شِدَّةِ الْمَطَرِ ، فَدَامَتْ جُمُعَةً . فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ ، وَ احْتَبَسَتِ الرُّكْبَانُ ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ بِيَدِهِ: ((اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لَا عَلَيْنَا فَكُشِطَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى قَالَ : قَحَطَ الْمَطَرُ .

حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ہم نے آسمان پر کوئی بدلی نہ دیکھی تھی۔ پھر جیسے ہی ہم نے نماز مکمل کی تو مسجد سے بالکل قریب رہنے والے شخص کو بھی شدید بارش کی وجہ سے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹنے میں فکر مندی اور تشویش کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر بارش ایک ہفتہ جاری رہی۔ پھر صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! گھر منہدم ہو گئے ہیں اور قافلے رک گئے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ (اٹھا کر) دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا دے اور ہم پر بارش نہ برسا۔'' چنانچہ مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گئے۔'' یہ خالد بن حارث کی روایت کے الفاظ ہیں۔ جبکہ ابوموسیٰ کی روایت میں ''قحط المطر'' ''بارش نہیں ہو رہی'' کے الفاظ ہیں۔''

۵۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَبَسُّمِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

امام کا خطبے کے دوران مسکرانا درست ہے

۱۷۹۰۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِي خَبَرِ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حمید کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ''تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔''

فوائد:......۱۔ بارش طلبی کی تین صورتیں مباح ہیں:

(أ) عام اوقات میں دعا کرنا۔

(ب) دوران خطبہ جمعہ خطیب سے بارش طلبی کی دعا کی رخواست کرنا۔

(ج) اور خطیب کا دوران خطبہ بارش طلبی کی دعا، نماز استسقاء کے اہتمام کے ساتھ مخصوص انداز سے دعا کرنا۔

۲۔ دوران خطبہ جمعہ بارش کی دعا کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ اگر بارشیں نقصان کا باعث بن جائیں اور بارشوں سے مال وجان کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو بارش روکنے کے لیے دعا کرنا جائز ومباح ہے بارش کا سلسلہ روکنے کے لیے نماز ادا کرنا یا مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دینا یہ تمام غیر مشروع افعال ہیں مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ بارش روکنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ بارش

(۱۷۹۰) انظر الحديث السابق.

روکنے کی دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ جن علاقوں میں بارش نقصان کا باعث بن رہی ہو ان علاقوں سے بارش روکنے کی دعا کی جائے نہ کہ مطلقاً بارش روکنے کی دعا کی جائے۔

۴۔ ان احادیث میں رسول ﷺ کے عظیم معجزے کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے بارش طلبی کی دعا کے ساتھ ہی بادل امڈ آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے بارش کے خاتمہ کی دعا کی تو فوراً بادل چھٹ گئے اور بارش منقطع ہوگئی۔

۵۔ خطبہ جمعہ میں امام کا مسکرانا جائز ہے۔

۵۲..... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان

۱۷۹۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ........

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ أَوْ عِنْدَ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی دعا میں یا کسی دعا کے کرتے وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے بارش کی دعا کے۔ آپ (بارش کی دعا کرتے وقت) اس قدر ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔''

۱۷۹۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ فِيْ خَبَرِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ، يُرِيْدُ إِلَّا عِنْدَ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْقِيَهُمْ، وَعِنْدَ مَسْأَلَتِهِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''شریک بن عبداللہ کی حضرت انس سے روایت میں ہے: ''تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔'' میں اس سے پہلے حضرت قتادہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت املا کرا چکا ہوں کہ نبی کریم ﷺ بارش کی دعا کے علاوہ اپنی کسی دعا میں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے۔'' ان کی مراد یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرتے وقت اور بارش رکنے کی دعا کرتے وقت اپنے ہاتھ بلند کرتے

(۱۷۹۱) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، حدیث: ۳۵٦۵۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء، حدیث: ۸۹۵۔ سنن ابی داود: ۱۱۷۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۸۰۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱٤٤۲۔ مسند احمد: ۱۸۱/۳۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱٤۱۱.

(۱۷۹۲) تقدم تخریجه برقم: ۱۷۸۸.

عَـنْهُـمْ . وَ قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الْاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْـمَـعْـنَيَيْنِ جَمِيْعًا ، اَحَدُهُمَا ، مَسأَلَتُهُ اَنْ يَّسْـقِيَهُمْ وَالْمَعْنَى الثَّانِيْ أَن يَّحْبِسَ الْمَطَرُ عَنْهُمْ . وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ أَنَـسَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ خَبَرَ فِيْ خَبَرِ شَرِيْكِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْهُ أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْـمِـنْبَـرِ يَـوْمَ الْـجُـمُعَةِ حِيْنَ سَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُّـغِيْثَهُـمْ ، وَ كَـذٰلِكَ رَفَـعَ يَدَيْـهِ حِيْنَ قَالَ: ((الـلّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لَا عَلَيْنَا)) فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ أَيْـضاً اسْتَسْقَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ سَأَلَ اللّٰهَ أَن يَّحْبِسَ الْـمَـطَـرُ عَـنِ الْـمَنَازِلِ وَ الْبُيُوْتِ وَ تَكُوْنُ السُّقْيَا عَلَى الْجِبَالِ وَ الْاٰكَامِ وَ الْاَوْدِيَةِ .

تھے۔ انہوں نے دونوں معنوں کے لیے ''استسقاء'' کا اسم استعمال کیا ہے، جبکہ ایک مرتبہ بارش طلب کرنے کی دعا کی ہے اور دوسری مرتبہ بارش رکنے کی دعا کی ہے۔ میری اس تاویل کے درست ہونے کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جسے شریک بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے دوران اپنے ہاتھ بلند کیے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کی تھی۔ اسی طرح آپ نے اس وقت بھی ہاتھ اٹھائے تھے جب آپ نے یہ دعا کی تھی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر بارش نہ برسا۔''

فوائد:......۱۔ دوران خطبہ بارش طلبی کی دعا کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔

۲۔ انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے سوا کسی دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھائے سے مقصود یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء میں جتنے زیادہ ہاتھ بلند کیے ہیں کسی اور دعا میں اتنے ہاتھ بلند نہیں کیے۔ یا انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقاء کے سوا کسی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا، جب کہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور ادعیہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے دیکھا ہے۔ لہٰذا ان کی بات مقدم ہوگی۔

۵۷..... بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ عَلَى الْمِنبَرِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنبَرِ فِيْ غَيْرِ الْاِسْتِسْقَاءِ

خطبہ جمعہ میں منبر پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے اور بارش کی دعا کے سوا منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان

۱۷۹۳۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حُصَيْنٍ (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ.........

(۱۷۹۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، حدیث: ۸۷۴۔ سنن ابی داود: ۱۱۰۴۔ سنن ترمذی: ۵۱۵۔ سنن نسائی: ۱۴۱۳۔ مسند احمد: ۱۳۵/۴ وقدم تقدم برقم: ۱۴۵۱۔

عَمَّارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ، قَالَ: خَطَبَ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ وَ هُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُوْ، فَقَالَ عَمَّارَةُ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ مَا يَقُوْلُ إِلَّا هٰكَذَا، يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ. هٰذَا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ. وَ فِي حَدِيْثِ هُشَيْمٍ: شَهِدْتُ عَمَّارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ فِي يَوْمِ عِيْدٍ، وَ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، وَ زَادَ وَ أَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَابَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ، فَقَالَا: رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

١٧٩٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ جَمِيْعاً عَنْ حُصَيْنٍ.

"جناب عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بشر بن مروان نے خطبہ دیا اور (خطبہ کے دوران) وہ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا تھا تو حضرت عمارہ نے کہا: "اللہ ان دونوں ہاتھوں کا ستیاناس کرے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔" یہ جناب جریر کی حدیث ہے۔ جناب ہشیم کی روایت میں ہے: "میں حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ کے پاس عید والے دن حاضر ہوا جبکہ بشر بن مروان ہمیں خطبہ دے رہا تھا تو اس نے دعا کے لیے دونوں ہاتھ بلند کیے۔" اور یہ اضافہ بیان کیا ہشیم نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: "امام شعبہ اور ثوری نے حصین سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا۔"

"امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے امام شعبہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کی روایت کی سند بیان کی ہے۔"

٥٨..... بَابُ تَحْرِيْكِ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران انگشتِ شہادت سے اشارہ کرتے وقت اسے حرکت دینے کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت کتاب العیدین میں لکھوا چکا ہوں۔"

٥٩..... بَابُ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ لِلسُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الْخُطْبَةِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

خطبہ کے دوران آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کے لیے منبر سے اترنے کا بیان، اگر یہ حدیث صحیح ہو

(١٧٩٤) انظر الحديث السابق.

١٧٩٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَشُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ثَنَا خَالِدٌ ـ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ـ عَنِ ابْنِ أَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.......... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَأَ ﴿صٓ﴾ فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ، نَزَلَ فَسَجَدَ، وَ سَجَدْنَا، وَ قَرَأَ بِهَا مَرَّةً أُخْرٰى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا رَآنَا، قَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَّ لٰكِنْ أَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُوْدِ)) فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَ سَجَدْنَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَدْخَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَبِيْ فَرْوَةَ بَيْنَ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ وَ بَيْنَ عَيَّاضٍ، . وَإِسْحَاقَ مِمَّنْ لَا يَحْتَجُّ أَصْحَابُنَا بِحَدِيْثِهٖ، وَ أَحْسِبُ أَنَّهُ غَلَطَ فِيْ إِدْخَالِهٖ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الْأَسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو سورۂ ص کی تلاوت کی۔ پھر جب سجدے والی آیت پڑھی تو آپ منبر سے اترے اور سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوبارہ اس سورت کی تلاوت کی تو جب سجدے والی آیت پر پہنچے تو ہم سجدے کے لیے تیار ہوئے۔ جب آپ نے ہمیں (سجدے کے لیے تیار) دیکھا تو فرمایا: یہ تو ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے لیکن میں تمہیں سجدے کے لیے تیار دیکھ رہا ہوں۔ لہٰذا آپ نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ابن وہب کے کسی شاگرد نے اس حدیث کو ابن وہب سے عمرو بن حارث کی سند سے بیان کرتے وقت سعید بن ابی ہلال اور عیاض کے درمیان اسحاق بن عبداللہ ابوفروہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ جبکہ ہمارے اصحاب اسحاق کی حدیث کو دلیل وحجت نہیں بناتے۔ اور میرے خیال میں اس نے اسحاق بن عبداللہ کو اس سند میں داخل کر کے غلطی کی ہے۔''

فوائد:......مکرر پر ۱۴۵۵

٢٠..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعِلْمِ إِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ وَقْتَ خُطْبَتِهٖ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ وَ لَا يَجُوْزُ الْكَلَامُ فِيْهَا بِمَا لَا يَجُوْزُ فِي الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن خطبہ کے دوران منبر پر امام سے سوال کیا جائے تو اسے علمی جواب دینے کی رخصت ہے۔ ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اس میں ایسی کلام کرنا جائز نہیں جو کلام نماز میں جائز نہیں۔

١٧٩٦ـ وَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ،

(١٧٩٥) تقدم تخريجه برقم: ١٤٥٥.

قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شَرِيكٌ.........

عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ أَن اسْكُتْ، فَسَأَلَهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يُشِيْرُوْنَ إِلَيْهِ: أَن اسْكُتْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: ((وَيْحَكَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: ((إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)). قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ مَرَّ غُلَامٌ شَنِئٌ قَالَ أَنَسٌ: أَقُوْلُ أَنَا هُوَ مِنْ أَقْرَانِي قَدِ احْتَلَمَ أَوْ نَاهَزَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟)) قَالَ: هَا هُوَ ذَا، قَالَ: ((إِنْ أَكْمَلَ هٰذَا الْغُلَامُ عُمُرَهُ، فَلَنْ يَمُوْتَ حَتّٰى يَرٰى أَشْرَاطَهَا)).

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ''منبر پر جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو ایک شخص نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ تو صحابہ کرام نے اسے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جاؤ۔ تو اس نے تین بار آپ سے یہی سوال کیا۔ ہر مرتبہ صحابہ کرام اسے اشارہ کرتے کہ خاموش ہو جاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ سوال کرنے پر فرمایا: تیرا بھلا ہو تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔'' آپ نے فرمایا: یقیناً تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں محبت ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر ایک نوجوان لڑکا گزرا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ وہ میرا ہم عمر تھا۔ وہ بالغ ہو چکا تھا یا بلوغت کے قریب تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا: ''میں یہاں موجود ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''اگر اس لڑکے نے اپنی عمر مکمل کر لی تو وہ قیامت کی علامات دیکھے بغیر ہرگز فوت نہیں ہوگا۔''

فوائد:......۱۔ دوران خطبہ امام سے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کرنا جائز ہے اور امام کو متعلقہ سوال کا جواب احسن انداز سے دینا چاہیے۔

۲۔ قیامت کب وقوع پذیر ہوگی اس جیسے سوالات کے بجائے قیامت کی تیاری کرنی چاہیے اور قیامت کے دن کا بہترین سرمایہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے۔

(۱۷۹۶) سنن کبری نسائی: ، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب ما جاء فی قول الرجل ویلك، حدیث: ۶۱۶۷ وصحیح مسلم، کتاب الزهد، باب قرب الساعة، حدیث: ۲۹۵۳۔ صحیح ابن حبان: ۵۶۵۔ من طریق آخر انس رضی الله عنه بمعناه.

٦١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَعْلِيْمِ الْإِمَامِ النَّاسَ مَا يَجْهَلُوْنَ فِي الْخُطْبَةِ مِنْ غَيْرِ سُؤَالٍ يَّسْأَلُ الْأَمَامَ

لوگوں کو جن باتوں کا علم نہ ہو، امام کو خطبے کے دوران بغیر سوال پوچھے بھی ان باتوں کی تعلیم دینے کی رخصت ہے

١٧٩٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ، نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شِبْلٍ.........

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِيْ يَمَنٍ ، أَلَا وَإِنَّ عَلٰى وَجْهِهِ مَسْحَةَ مَلِكٍ)) . قَالَ: فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَبْلَانِيْ .

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تمہارے پاس اس دروازے سے یا اس راستے سے یمن والوں کا بہترین شخص داخل ہوگا، آگاہ رہو اس کے چہرے پر بادشاہ کا نشان ہوگا۔'' حضرت جریر فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور نعمت پر اس کا شکر ادا کیا۔''

٦٢..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ سَلَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقَادِمِ مِنَ السَّفَرِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

سفر سے واپس آنے والا جب مسجد میں داخل ہو تو امام کے لیے خطبے کے دوران اسے سلام کرنے کی رخصت ہے

١٧٩٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ ـ وَهُوَ ابْنُ شِبْلٍ.........

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: لَمَّا دَنَوْتُ مِنْ مَّدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَخْتُ رَاحِلَتِيْ وَحَلَلْتُ عَيْبَتِيْ ، فَلَبِسْتُ حُلَّتِيْ ، فَدَخَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَخْطُبُ ، فَسَلَّمَ

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گیا تو میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنا تھیلا کھول کر اپنا جوڑا پہنا، پھر میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سلام کیا۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا

(١٧٩٧) اسناده صحيح: مسند احمد: ٤/٣٥٩ـ٣٦٧٠ـ سنن كبرى نسائى: ٨٢٤٦ـ الصحيحة: ٣١٩٣.

(١٧٩٨) اسناده صحيح: سنن كبرى نسائى: ٨٢٤٦ـ وانظر الحديث السابق.

عَلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدْقِ ، فَقُلْتُ لِجَلِيْسٍ لِّي: يَا عَبْدَاللّٰهِ هَلْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَمْرِي شَيْئاً؟ قَالَ: نَعَمْ ذَكَرَكَ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ ، قَالَ: ((إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ ، وَ إِنَّ عَلَى وَجْهِهِ لَمَسْحَةَ مَلِكٍ)) . قَالَ: فَحَمِدتُّ اللّٰهَ عَلَى مَا أَبْلَانِي .

شروع کر دیا۔ تو میں نے اپنے پاس بیٹھے شخص سے پوچھا: اے عبداللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے بارے میں کچھ فرمایا تھا (جو یہ سب لوگ مجھے غور سے دیکھ رہے ہیں؟) اس نے جواب دیا کہ ہاں آپ ﷺ نے تمہارا بڑا اچھا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس دوران کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو آپ کو اپنے خطبے میں کوئی بات یاد آئی تو آپ نے فرمایا: تمہارے پاس اس دروازے سے یا اس راستے سے یمن والوں کا بہترین شخص داخل ہوگا اور اس کے چہرے پر بادشاہ کا نشان ہوگا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”تو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر اس کا شکر ادا کیا۔“

فوائد:......۱۔ دوران خطبہ لوگوں کو ایسی بات سے آگاہ کرنا، جس سے وہ بے خبر ہوں جائز ہے۔

۲۔ ان احادیث میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ بہترین یمنی اور مبارک شخص تھے۔

۳۔ کسی نعمت اور انعام کے ملنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مستحب فعل ہے۔

۶۳..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصَّدَقَةِ، إِذَا رَأَى حَاجَةً وَفَقْراً

اگر امام جمعہ کے دن کے خطبہ کے دوران فقر و فاقہ اور حاجت مندی دیکھے تو وہ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دے سکتا ہے

۱۷۹۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ..........

عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ . أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَخْطُبُ ، فَقَامَ يُصَلِّي ، فَجَاءَ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوْهُ ، فَأَبَى حَتّٰى صَلّٰى . فَلَمَّا انْصَرَفَ مَرْوَانُ ،

”جناب عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوئے جبکہ مروان بن حکم خطبہ دے رہا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو سعید نے کھڑے ہو کر نماز (تحیۃ المسجد) شروع کر دی۔ تو (مروان کے) محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آ گئے۔ تو انہوں

(۱۷۹۹) اسناده حسن: سنن ابی داود، کتاب الزکاة، باب الرجل یخرج من ماله، حدیث: ۱٦٧٥ مختصراً۔ سنن ترمذی: ۵۱۱۔ سنن نسائی: ۱٤٠٩۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۱۳۔ الادب المفرد للبخاری: ۱۷٤۱۔ مسند احمد: ۳/۲۵.

أَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنْ كَادُوْا لَيَفْعَلُوْنَ بِكَ . قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يَتَصَدَّقُوْا، فَمَا لَقَوْا ثِيَاباً، فَأَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ، وَ أَمَرَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يَتَصَدَّقُوْا، فَأَلْقَى رَجُلٌ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَصَاحَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ زَجَرَهُ، وَ قَالَ: ((خُذْ ثَوْبَكَ)). ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هٰذَا دَخَلَ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَأَمَرْتُ النَّاسَ أَن يَتَصَدَّقُوْا، فَمَا لَقَوْا ثِيَاباً فَأَمَرْتُ لَهُ بِثَوْبَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ الْيَوْمَ فَأَمَرْتُ أَن يَتَصَدَّقُوْا فَأَلْقَى هٰذَا أَحَدَ ثَوْبَيْهِ))، ثُمَّ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ .

نے بیٹھنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ نماز ادا کر لی۔ پھر جب مروان فارغ ہو کر چلا گیا تو ہم حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے عرض کی: اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ لوگ آپ کے ساتھ برا سلوک کرنے ہی والے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان دیکھنے کے بعد ان دو رکعات کو ہرگز چھوڑنے والا نہیں تھا۔ پھر بتایا کہ ایک شخص نہایت شکستہ حالت میں جمعہ کے دن آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو (اس شخص پر) صدقہ کرنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام کو (اسے دینے کے لیے) کپڑے میسر نہ آئے۔ آپ نے اسے دو کپڑے دینے کا حکم دیا اور آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے دو رکعات ادا کیں پھر وہ دوسرے جمعے آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے (اس پر) صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ تو ایک شخص نے اپنی دو چادروں میں سے ایک اسے دے دی تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلند آواز سے ڈانٹا اور فرمایا: ”اپنی چادر واپس لے لو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شخص سخت بدحالی میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو میں نے لوگوں کو (اس پر) صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا تو انہیں کپڑے نہ ملے لہٰذا میں نے اسے دو کپڑے دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر یہ آج مسجد میں آیا ہے تو میں نے صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے تو اس شخص نے اسے اپنی ایک چادر دی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دو رکعات نماز ادا کرے۔“

فوائد :......۱۔ مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز کا اہتمام لازم ہے۔ خواہ خطیب جمعہ کا خطبہ ارشاد کر رہا ہو، تب بھی دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھنا مشروع ہے۔

۲۔ دوران خطبہ لوگوں کی فقر و حاجت کے باعث حاضرین کو صدقہ کی ترغیب دینا جائز ہے۔

۳۔ جو شخص خود محتاج ہے، اسے اپنے تن من کی فکر کرنی چاہیے۔ اس کے لیے صدقہ کرنا پسندیدہ ہے کیونکہ وہ خود محتاج ہو کر سائل بن جائے گا، گنجائش ہو تو دوسروں پر خیرات کی جائے۔

٦٤..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قَطْعِ الْإِمَامِ الْخُطْبَةَ لِتَعْلِيْمِ السَّائِلِ الْعِلْمَ

سوال کرنے والے کو تعلیم دینے کے لیے امام کو خطبہ منقطع کرنے کی رخصت ہے

١٨٠٠ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا الْمُقْرِئُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ.........

عَنْ أَبِيْ رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ؟ فَأَقْبَلَ إِلَيَّ وَ تَرَكَ خُطْبَتَهُ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خَلَتْ قَوَائِمُهُ حَدِيْدًا، قَالَ حُمَيْدٌ: أَرَاهُ رَأَى خَشَبًا أَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيْدًا، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ وَ أَتَمَّ اٰخِرَهَا.

''حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک اجنبی شخص اپنے دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے، اسے معلوم نہیں کہ اس کا دین کیا ہے؟ تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے اپنا خطبہ چھوڑ دیا پھر آپ کے پاس ایک کرسی لائی گئی، میرا خیال ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے۔ جناب حمید کہتے ہیں: میرے خیال میں انہوں نے سیاہ رنگ کی لکڑی کے پائے دیکھے تو انہوں نے اسے لوہا سمجھ لیا۔ تو نبی کریم ﷺ مجھے اللہ تعالیٰ کا سکھایا ہوا علم سکھانے لگے۔ پھر آپ نے خطبہ دوبارہ شروع کیا اور اس کا باقی حصہ مکمل کیا۔''

فوائد:......مکرر ۱۴۵۷۔

٦٥..... بَابُ نُزُوْلِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ وَ قَطْعِهِ الْخُطْبَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ

کسی ضرورت کے پیش آنے پر امام کا خطبہ منقطع کر کے منبر سے نیچے اترنے کا بیان

١٨٠١ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، نَا زَيْدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَبَّابِ ـ عَنْ حُسَيْنٍ ـ وَ هُوَ ابْنُ وَاقِدٍ ـ حَدَّثَنِيْ.........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ

(١٨٠٠) الادب المفرد للبخاري: ١١٦٤ ـ مسند احمد: ٥/٨٠ ـ وقد تقدم برقم: ١٤٥٧.

(١٨٠١) تقدم تخريجه برقم: ١٤٥٦.

رَسُولُ اللهِ ﷺ يخطُبُ، فَأَقبَلَ الْحَسنُ و الْحُسَيْنُ، عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَ يَقُوْمَانِ، فَنَزَلَ، فَأَخَذَهُمَا، فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ. إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَ أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ)). ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

ارشاد فرما رہے تھے تو حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما آ گئے ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ کپڑے میں پاؤں الجھنے سے کبھی گر جاتے اور پھر اٹھ جاتے تو نبی کریم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور انہیں اٹھالیا، پھر انہیں اپنے سامنے بیٹھا لیا اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے، بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا باعث ہیں۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں صبر نہ کرسکا۔'' پھر آپ نے اپنا خطبہ شروع کردیا۔''

۱۸۰۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ تُمَيْلَةَ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، نَا........

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمِثْلِهِ، وَ قَالَ: ((فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا)). وَ لَمْ يَقُلْ: ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔ اور آپ نے فرمایا: '' تو میں صبر نہ کرسکا حتی کہ میں منبر سے اترا اور ان دونوں کو اٹھالیا۔'' اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے: '' پھر آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کردیا۔''

فوائد: .....مکرر ۱۴۵۶۔

۲۲..... بَابُ فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَ الْإِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ

خطبے کے لیے خاموش رہنے اور غور سے سننے کی فضیلت

۱۸۰۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ........

أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاغْتَسَلَ الرَّجُلُ، وَ غَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہو تو آدمی غسل کرے اور اپنا سر دھوئے پھر اپنی بہترین خوشبو لگائے اور اپنا عمدہ لباس پہنے پھر

(۱۸۰۲) تقدم تخریجه برقم: ۱۴۵۶.

(۱۸۰۳) اسناده صحيح: مصنف عبدالرزاق: ۵۵۹۰۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۷۶۲.

تَطَيَّبَ مِنْ أَطْيَبِ طِيْبِهِ، وَ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ اسْتَمَعَ لِلْإِمَامِ، غُفِرَ لَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

نماز پڑھنے کے لیے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے، پھر امام کی بات غور سے سنے تو اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران خطبہ جمعہ خاموشی اختیار کرنا اور خطبہ جمعہ غور سے سننا باعث اجر وثواب ہے۔

۲۔ جمہور علماء کا موقف ہے کہ دوران خطبہ جمعہ خاموش رہنا واجب ہے اور اس دوران گفتگو کرنا حرام ہے۔ خواہ امر بالمعروف ونهي عن المنكر کا فریضہ ہی درپیش ہو۔(فقه السنة : ۱/ ۲۹٦)

٦٧...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ خُطْبَةِ الْإِمَامِ

جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت گفتگو کرنا منع ہے

۱۸۰٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا حَبَّانُ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَكَلَّمْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ وَ أَلْغَيْتَ)). يَعْنِي وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نے جمعہ والے دن گفتگو کی جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا تو تم نے لغو کام کیا اور اپنا اجر ضائع کر لیا۔''

٦٨...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

جمعہ والے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کو کلام کر کے خاموش کرانا منع ہے

۱۸۰۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ (ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَارِظٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ

[illegible] ۲/ ۳۸۸۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۵۲۵۸ موقوفاً عليه.

شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (ح) وَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ)). هٰذَا لَفْظُ خَبَرِ عَبْدِالرَّزَّاقِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الْبِرْسَانِيُّ وَ لَمْ يَذْكُرِ الْآخَرُوْنَ السَّمَاعَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جاؤ جبکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو کام کیا۔'' یہ الفاظ عبدالرزاق کی روایت کے ہیں۔ باقی راویوں نے سماع کا ذکر نہیں کیا۔ کچھ راویوں نے ''قال رسول اللہ ﷺ'' کہا ہے اور کچھ نے ''عن النبی ﷺ'' کہا ہے۔''

٦٩..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلَامِ وَ إِنْ لَّمْ يَسْمَعِ الزَّاجِرُ خُطْبَةَ الْإِمَامِ

لوگوں کو کلام کے ذریعے سے خاموش کرانا منع ہے اگرچہ منع کرنے والا امام کا خطبہ نہ سن رہا ہو

١٨٠٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ (ح) وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِرَجُلٍ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَيْتَ)). وَ إِنَّمَا هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ ـ فَقَدْ لَغَيْتَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَغَيْتَ، لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ لَغَوْتَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جب ایک شخص نے دوسرے شخص کو کہا: ''خاموش ہو جاؤ'' جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس نے بے ہودہ اور لغو کام کیا۔'' ''لَغَيْتَ'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے۔ جناب مخزومی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ''جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جاؤ جمعہ والے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول و بے کار کام کیا۔ امام سفیان فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ''لَغَيْتَ'' کہنا، ان کی ذاتی لغت ہے

(١٨٠٥) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الانصات یوم الجمعة، حدیث: ٩٣٤۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الانصات یوم الجمعة، حدیث: ٨٥١۔ سنن ابی داود: ١١١٢۔ سنن ترمذی: ٥١٢۔ سنن نسائی: ٢: ١٤٠٢۔ سنن ابن ماجه: ١١١٠۔ مسند احمد: ٢/٢٧٢۔

(١٨٠٦) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الانصات یوم الجمعة، حدیث: ٨٥١/١٢۔ موطا امام مالک: ١/١٠٣۔

جبکہ اصل لفظ لَغَوْتَ ہے۔ (معنی ایک ہی ہے)۔

فوائد :......ا۔ دوران خطبہ جمعہ ہر طرح کی گفتگو کرنا حرام ہے اور خطبہ جمعہ کے لیے سکوت اختیار کرنا واجب ہے۔

۲۔ دوران خطبہ حاضرین امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ سے سبکدوش ہو جاتے ہیں اور حاضرین بولنے والا شخص یا بگاڑ پیدا کرنے والے انسان کو تنبیہ وغیرہ بھی نہیں کر سکتے۔

۳۔ دوران خطبہ کلام کرنے والے کا جمعہ کا اجر ضائع ہو جاتا ہے اور اس کا جمعہ نہیں بلکہ ظہر ہوتی ہے۔ جیسا کہ آئندہ احادیث دلیل ہیں۔

٧٠..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السُّؤَالِ عَنِ الْعِلْمِ غَيْرَ الْإِمَامِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

امام خطبہ دے رہا ہو تو امام کے علاوہ کسی شخص سے علمی سوال پوچھنا منع ہے

١٨٠٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَّانٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسْتُ قَرِيْباً مِّنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ بَرَاءَةٍ، فَقُلْتُ لِأُبَيٍّ: مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ؟ قَالَ: فَتَجَهَّمَنِي وَ لَمْ يُكَلِّمْنِي. ثُمَّ مَكَثْتُ سَاعَةً، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَتَجَهَّمَنِي، وَ لَمْ يُكَلِّمْنِي. ثُمَّ مَكَثْتُ سَاعَةً، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَتَجَهَّمَنِي وَلَمْ يُكَلِّمْنِي، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأُبَيٍّ: سَأَلْتُكَ فَتَجَهَّمْتَنِي وَ لَمْ تُكَلِّمْنِي. قَالَ أُبَيٌّ: مَالَكَ مِنْ صَلَاتِكَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ. فَذَهَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھ گیا تو نبی کریم ﷺ نے سورۂ براءت (توبہ) کی تلاوت کی۔ میں نے حضرت ابی سے پوچھا: یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو انہوں نے مجھے ترش روئی سے خاموش کرا دیا اور میرے ساتھ بات نہیں کی۔ پھر کچھ دیر رکنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے سخت انداز میں مجھے خاموش کرا دیا اور میرے ساتھ بات نہ کی۔ پھر میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے ترش روئی کے ساتھ مجھے خاموش کرا دیا اور میرے ساتھ گفتگو نہ کی۔ پھر جب نبی کریم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو میں نے حضرت ابی سے پوچھا: میں نے آپ سے سوال پوچھا تھا تو آپ نے مجھے ترش روئی سے خاموش کرا دیا

(١٨٠٧) اسناده صحيح لغيره۔ مسند احمد: ١٤٣/٥ ۔ من حديث ابی بن كعب رضی الله عنه.

نَبِيَّ اللّٰهِ كُنْتُ بِجَنْبِ أُبَيٍّ وَ أَنْتَ تَقْرَأُ بَرَاءَةَ، فَسَأَلْتُهُ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ؟ فَتَجَهَّمَنِي وَ لَمْ يُكَلِّمْنِي، ثُمَّ قَالَ: مَالَكَ مِنْ صَلَاتِكَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَدَقَ أُبَيٌّ)).

اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ تو حضرت ابی نے فرمایا: ''تمہیں تمہاری نماز کا کچھ اجر نہیں ملا سوائے تمہاری لغوبات کے (گناہ کے)۔ لہٰذا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔'' اے اللہ کے نبی! میں حضرت ابی کے پہلو میں بیٹھا تھا جبکہ آپ سورۂ براءت کی تلاوت کر رہے تھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو انہوں نے مجھے ترش روئی سے خاموش کرا دیا اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر کہا: کہ تمہیں تمہاری نماز کا کچھ اجر نہیں ملا سوائے اس لغوبات کے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ابی نے سچ کہا ہے۔''

۱۸۰۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: وَ ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنِ حَيْوَيْهِ الْإِسْفِرَايِيْنِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِمِثْلِهِ .

''امام صاحب نے ابن ابی مریم کی سند سے مذکورہ بالا کی طرح بیان کیا ہے۔''

۱۷..... بَابُ ذِكْرِ إِبْطَالِ فَضِيْلَةِ الْجُمُعَةِ بِالْكَلَامِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ وَّ زَجْرِ الْمُتَكَلِّمِ عَنِ الْكَلَامِ بِالتَّسْبِيْحِ

امام کے خطبہ دینے کے دوران گفتگو کرنے سے جمعہ کی فضیلت ضائع ہونے اور گفتگو کرنے والے کو تسبیح کے ساتھ منع کرنے کا بیان، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا ذکر

۱۸۰۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى يَعْنِي الْحَنَفِيَّ ۔ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ تَلَا اٰيَةً، فَقَالَ رَجُلٌ ۔وَ هُوَ إِلٰى جَنْبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ۔ مَتٰى أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ؟ فَإِنِّي لَمْ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جب ایک آیت تلاوت کی تو ایک شخص جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ اس نے پوچھا: یہ آیت کب اتری ہے؟ کیونکہ

(۱۸۰۸) انظر الحدیث السابق.

(۱۸۰۹) اسنادہ ضعیف: حسین بن عیسیٰ راوی ضعیف ہے۔

أَسْمَعْهَا إِلَّا السَّاعَةَ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ. فَسَكَتَ الرَّجُلُ . ثُمَّ تَلَا آيَةً أُخْرٰى ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ . فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِلرَّجُلِ: إِنَّكَ لَمْ تَجْمَعْ مَعَنَا . قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ . قَالَ: فَذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَدَقَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ)) .

میں نے تو یہ آیت ابھی ابھی سنی ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ۔ تو وہ شخص خاموش ہو گیا۔ پھر آپ نے ایک اور آیت تلاوت کی تو اس شخص نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح سوال کیا۔ تو حضرت عبداللہ نے پھر سبحان اللہ کہہ کر اسے خاموش کرا دیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا۔'' تو اس شخص نے حیرت سے سبحان اللہ کہا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد نے درست کہا ہے۔ ابن ام عبد نے صحیح کہا ہے۔''

فوائد:......۱۔ خطبہ جمعہ کے دوران سامعین کی علمی گفتگو اور ہمہ قسم کے مسائل کے متعلق گفتگو کرنا ناجائز ہے اور گفتگو کرنے والے کو جمعے کا ثواب نہیں ملتا۔ (تاہم جمعہ کی فرضیت ساقط ہو جائے گی)۔

۲۔ حاضرین خطبہ میں سے کوئی شخص کسی صاحب علم سے کوئی مسئلہ دریافت کرے تو اس کا جواب نہیں دینا چاہیے، خواہ سائل تکرار کرے، کیونکہ جواب دینے کی صورت میں وہ بھی پہلے شخص کی طرح ہو جائے گا۔

۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

میں نے جو مجمل روایت بیان کی ہے اس کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّغْوَ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ إِنَّمَا يُبْطِلُ فَضِيْلَةَ الْجُمُعَةِ لَا أَنَّهُ يُبْطِلُ الصَّلَاةَ نَفْسَهَا إِبْطَالًا يَجِبُ إِعَادَتُهَا . وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ (كِتَابِ الْإِيْمَان) أَنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الْإِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهِ عَنِ الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ ، فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَجْمَعْ مَعَنَا مِنْ نَّفْيِ الْاِسْمِ إِذْ هُوَ نَاقِصٌ عَنِ التَّمَامِ وَ الْكَمَالِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ امام کے خطبہ کے دوران لغو کام کرنے سے جمعہ کی فضیلت اور اجر ضائع ہوتا ہے۔ اس سے نماز جمعہ باطل نہیں ہوتی کہ اس کا اعادہ کرنا واجب ہو۔ اور یہ مسئلہ اس قسم سے ہے جسے میں نے ''کتاب الایمان'' میں بیان کیا ہے کہ عرب کسی چیز میں نقص اور کمی کی وجہ سے بھی اس چیز کی نفی کر دیتے ہیں چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ''تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا'' کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جمعہ ناقص اور نامکمل ہے۔

۱۸۱۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ ، عَنْ

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِيْبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا، وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا، وَمَنْ لَغَا أَوْ تَخَطَّى كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا)).

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر اس نے اپنی بیوی کی خوشبو میں سے خوشبو لگائی اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو، اور اپنا بہترین لباس پہنا پھر (مسجد میں آیا تو) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں اور دوران خطبہ اس نے کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کے یہ اعمال دو جمعوں کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے۔ اور جس شخص نے لغو کام کیا یا اس نے گردنیں پھلانگیں تو اسے ظہر کی نماز کا اجر ملے گا۔''

فوائد:......دوران خطبہ جمعہ گفتگو کرنے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگنے والا جمعہ کے اجر وثواب سے محروم رہتا ہے اسے خطبہ جمعہ اور جمعہ میں شامل ہونے کا اجر نہیں ملتا، بلکہ اسے صرف نماز با جماعت میں شریک ہونے کا اجر ملتا ہے۔

۷۳...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِنْصَاتِ الْمُتَكَلِّمِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ بِالزَّجْرِ

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گفتگو کرنے والے کو خاموش کرانے کے لیے اشارے کے ساتھ منع کرنے کے حکم کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ أَنَسٍ فِيْ قِصَّةِ السَّائِلِ عَنِ السَّاعَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ أَنِ اسْكُتْ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''شریک بن عبداللہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت میں مذکور قیامت کے بارے میں سوال کرنے والے کے قصے میں ہے: ''تو لوگوں نے اسے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جاؤ۔''

۷۴...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّي النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ، وَ إِبَاحَةِ زَجْرِ الْإِمَامِ عَنْ ذٰلِكَ فِيْ خُطْبَتِهِ.

جمعہ والے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا منع ہے۔ اور امام دوران خطبہ اس حرکت سے منع کر سکتا ہے

۱۸۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ -يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ- عَنْ مُعَاوِيَةَ -وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ.........

(۱۸۱۰) اسناده حسن: سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فی الغسل للجمعة، حدیث: ۳۴۷.

عَـنْ أَبِـي الزَّاهِرِيَّةِ ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ بُسْرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَمَا زَالَ يُـحَـدِّثُـنَـا حَتّٰى خَرَجَ الْإِمَامُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَـخَـطّٰـى رِقَـابَ الـنَّـاسِ ، فَقَالَ لِيْ: جَاءَ رَجُـلٌ يَتَـخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ لَهُ: ((اجْـلِـسْ فَـقَـدْ اٰذَيْتَ وَ اٰنَيْتَ)) . قَالَ أَبُـوْبَـكْـرٍ: فِي الْخُطْبَةِ أَيْضاً أَبْوَابٌ قَدْ كُنْتُ خَرَّجْتُهَا فِيْ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ .

''جناب زاہریہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن بسر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو وہ امام کے تشریف لانے تک مسلسل ہمارے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ تو ایک شخص آیا، اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا شروع کر دیا تو انہوں نے مجھے فرمایا'' ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے اسے کہا: ''بیٹھ جاؤ، تم نے (دوسروں کو) تکلیف دی ہے اور دیر سے بھی آئے ہو۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''خطبہ کے متعلق اور ابواب بھی ہیں جنہیں میں کتاب العیدین میں بیان کر چکا ہوں۔''

فوائد :......خطبہ جمعہ کے دوران حاضرین جمعہ کی گردنیں پھلانگنا جائز نہیں، اس سے جمعہ کا اجر وثواب ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا اس قبیح و شنیع فعل سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ یہ حاضرین کی ایذا رسانی اور اجر وثواب سے محرومی کا باعث ہے۔

٧٥..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْجُمُعَةِ وَ فَضِيْلَةِ اجْتِنَابِ ذٰلِكَ

جمعہ میں لوگوں کے درمیان جدائی ڈالنے کی ممانعت اور اس سے اجتناب کرنے کی فضیلت کا بیان

١٨١٢۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، نَـا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَحْيَى -يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ- ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيْعَةَ..........

عَـنْ أَبِـيْ ذَرٍّ: عَـنِ الـنَّـبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّـمَ ، قَـالَ: مَـنِ اغْتَسَـلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُوْرَ ، فَلَبِسَ مِنْ خَيْرِ ثِيَابِهِ وَ مَسَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ طِيْباً أَوْ دُهْنَ أَهْلِهِ ، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ إِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى . قَالَ

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو بہترین غسل کیا۔ یا اس نے وضو کیا تو اچھا وضو کیا، پھر اپنا عمدہ لباس پہنا اور اللہ کی عطا کی ہوئی خوشبو لگائی یا اپنے گھر والوں کا (تیار کردہ) تیل لگایا اور اس نے دو (بیٹھنے والوں) کے درمیان جدائی نہ ڈالی تو اس کے اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہ

(١٨١١) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ، حدیث: ١١١٨۔ سنن نسائی: ١٤٠٠۔ مسند احمد: ٤/١٩٠.

(١٨١٢) اسنادہ حسن: تقدم تخریجہ برقم: ١٧٦٤.

بُنْدَارُ: أَحْفَظُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَا أَعْلَمُ أَحداً تَابَعَ بُنْدَارًا فِيْ هٰذَا، وَ الْجَوَّادُ قَدْ يَفْتُرُ فِيْ بَعْضِ الْأَوْقَاتِ.

معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' جناب بندار کہتے ہیں: میں نے یہ روایت استاذِ محترم کے منہ سے ان کے باپ کے واسطے سے سنی ہے۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کسی راوی نے جناب بندار کی اس روایت میں متابعت کی ہو۔ اور ماہر شاہسوار بھی کبھی کوتاہی کر جاتا ہے۔''

فوائد:......دوران خطبہ جمعہ سامعین میں گھسنا اور انہیں جدا کر کے زبردستی صف میں داخل ہونا ناجائز ہے، اس سے سامعین کو تکلیف ہوتی ہے۔ دوران خطبہ ہر ایسا فعل مکروہ ہے جو حاضرین کی ایذا اور خطبہ جمعہ میں خلل کا باعث بنے۔

٧٧..... بَابُ طَبَقَاتِ مَنْ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ

جمعہ میں حاضر ہونے والوں کے مراتب

١٨١٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يَحْضُرُهَا يَلْغُوْ، فَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا، وَ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ فَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَعْطَاهُ، وَ إِنْ شَاءَ مَنَعَهُ، وَ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِوَقَارٍ وَّ إِنْصَاتٍ وَّ سُكُوْنٍ، وَّ لَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ، وَ لَمْ يُؤْذِ أَحَداً، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، لِأَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾.

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:'' جمعہ کے لیے تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ شخص ہے جو جمعہ کے لیے حاضر ہوتا ہے اور لغو کام کرتا ہے تو اس جمعہ سے اس کا یہی حصہ ہے اور دوسرا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے عطا کر دے اور اگر چاہے تو عطا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو وقار کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے۔ خاموش اور پرسکون رہتا ہے، کسی مسلمان شخص کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو وہ اس کے لیے اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہوں اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (الانعام: ١٦٠) ''جو شخص ایک نیکی لائے گا تو اسے دس گنا اجر دیا جائے گا۔''

فوائد:......یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں:

(١٨١٣) اسناده حسن: سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الكلام والامام يخطب، حديث: ١١١٣۔ مسند احمد: ٢/٢٤١۔

۱۔ جمعہ میں لغو ولہو اور غل غپاڑہ کرنے والے جمعہ کے اجر سے محروم رہتے ہیں اور اجر وثواب کے بجائے گناہ کے سزاوار ٹھہرتے ہیں۔

۲۔ کچھ لوگ فقط دعا کے لیے حاضر ہوتے ہیں، اگر اللہ چاہے تو ان کی دعا قبول کر لیتا ہے، وہ جمعے کے اجر وثواب سے محروم رہتے ہیں۔

۳۔ جمعہ کے اجر وثواب سے وہ شخص مستفید ہوتا ہے جو رضائے الٰہی کا متلاشی ہے اور آداب جمعہ کو ملحوظ رکھتا ہے۔ اس کے اس جمعہ سے لے کر آئندہ دس روز تک کے صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ اور کئی گنا اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔

۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَخْبَارِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِي الْأَبْوَابِ الْمُتَقَدِّمَةِ

گزشتہ ابواب میں، میں نے جو مجمل روایات بیان کی ہیں ان کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْأَخْبَارِ فِيْ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ أَنَّهَا كَفَّارَةٌ لِلذُّنُوْبِ وَ الْخَطَايَا إِنَّمَا هِيَ أَلْفَاظٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ، أَرَادَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَفَّارَةٌ لِصِغَارِ الذُّنُوْبِ دُوْنَ كِبَارِهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ میں حاضر ہونے سے گناہوں کا کفارہ بننے کے متعلق تمام احادیث کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے۔ نبی کریم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جمعہ صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ بڑے گناہوں کا کفارہ نہیں بنتا۔

١٨١٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَ الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرَ)) .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔“

فوائد:......مکرر ۳۱۴

۷۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو

١٨١٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي

(١٨١٤) تقدم تخريجه برقم: ٣١٤.

أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِي مَرْحُوْمٍ وَّ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ..........

مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

''حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ والے دن گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع کیا ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔''

فوائد: ......ا۔ حبوۃ سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنے کھڑے کر کے ان کے گرد سہارا لینے کے لیے دونوں ہاتھ باندھ لینا۔ یا کمر اور گھٹنوں کے گرد کپڑا باندھنا۔ (القاموس الوحید) دوران خطبہ جمعہ اس انداز سے نہیں بیٹھنا جو نیند کا باعث ہو اور وضو ٹوٹنے کا خطرہ ہو۔

۷۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْحَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنا منع ہے

۱۸۱۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيْهَا الْأَشْعَارُ، وَأَنْ يُّنْشَدَ فِيْهَا الضَّالَّةُ، وَعَنِ الْحَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

''حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں خرید و فروخت کرنے، ان میں شعر پڑھنے، گم شدہ چیز کا علان کرنے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔''

فوائد: ......مساجد میں خرید و فروخت کرنا، شرکیہ اور عشقیہ اشعار کہنا اور گمشدہ چیز کا اعلان کرنا ناجائز و ممنوع ہے اور خطبہ جمعہ کے دوران حلقے بنا کر بیٹھنا ممنوع ہے۔

۸۰..... بَابُ فَضْلِ تَرْكِ الْجَهْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنِ يَأْتِي الْمَرْءُ الْجُمُعَةَ إِلَى انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے آنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک جہالت و نادانی والی حرکات ترک کرنے کی فضیلت

(۱۸۱۵) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الاحتباء والامام یخطب، حدیث: ۱۱۱۰۔ سنن ترمذی: ۵۱۴۔ مسند احمد: ۴۳۹/۳۔

(۱۸۱۶) تقدم تخریجہ برقم: ۱۳۰۴۔

۱۸۱۷ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادِ الْقَطْوَانِيُّ، نَا مُعَاوِيَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ ـ ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ: عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَلَمْ يَلْغُ، وَلَمْ يَجْهَلْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان آدمی اچھی طرح طہارت حاصل کر کے جمعہ کے لیے آتا ہے پھر کوئی فضول حرکت نہیں کرتا اور نہ کوئی جہالت والا کام کرتا ہے حتیٰ کہ امام نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ اور آئندہ جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔''

فوائد:...... جمعہ کے لیے مسجد میں داخل ہو کر خطبہ جمعہ شروع ہونے سے لے کر اختتامِ خطبہ تک لغو باتیں کرنا اور آدابِ جمعہ کے منافی کام کرنا ممنوع ہے، اسے جہالت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور ان سے جمعہ کا اجر وثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

۸۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْحَصٰى وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَ الْإِعْلَامِ بِأَنَّ مَسَّ الْحَصٰى فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَغْوٌ

جب امام جمعہ والے دن خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت کنکریوں سے کھیلنا منع ہے۔ اور اس بات کی اطلاع کا بیان کہ اس وقت کنکریوں سے کھیلنا لغو اور بے ہودہ حرکت ہے

۱۸۱۸ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَدَنَا وَأَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ والے دن خوب اچھا وضو کیا۔ پھر وہ جمعہ کے لیے آیا تو امام کے قریب ہو کر بیٹھا، اس نے خاموشی اختیار کی اور خوب غور سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا (ان

(۱۸۱۷) صحیح: مسند احمد: ۳/۳۹۔ مسند عبد بن حمید: ۹۰۱.

(۱۸۱۸) تقدم تخریجه برقم: ۱۷۵٦.

کے ساتھ کھیلا) تو اس نے لغو کام کیا۔"

فوائد: امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس حدیث میں دوران خطبہ کنکریوں کو چھونے اور دیگر فضول کاموں سے ممانعت کا بیان ہے اور اس میں واضح اشارہ ہے کہ قلب وجوارح خطبہ کی طرف متوجہ ہونے چاہئیں۔

(تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۵)

۸۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحَوُّلِ النَّاعِسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنْ مَّوْضِعِهِ إِلٰى غَيْرِهِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النُّعَاسَ لَيْسَ بِاسْتِحْقَاقِ نَوْمٍ وَّ لَا مُوْجِبٌ وُضُوْءاً

جمعہ والے دن اونگھنے والے شخص کے لیے اپنی جگہ تبدیل کرنا مستحب ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونگھ کا حکم نیند والا نہیں ہے اور نہ ہی اس سے وضو واجب ہوتا ہے

۱۸۱۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ (ح) وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ (ح) وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، وَ ثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضاً، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ)). هٰذَا حَدِيْثُ الْأَشَجِّ. وَ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمعہ والے دن اپنی جگہ پر اونگھ آجائے تو وہ اپنی وہ جگہ تبدیل کرلے۔" یہ جناب اشج کی روایت ہے۔ اور یزید بن ہارون کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔"

فوائد:..... اگر جمعہ میں دوران خطبہ نیند آئے تو وہ جگہ تبدیل کر لینی چاہیے، اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور جگہ تبدیل کر لینے میں حکمت یہ ہے کہ اس عمل سے نیند کا غلبہ ختم ہو جاتا ہے اور خطبہ جمعہ سے، جس کا مقصود وعظ وارشاد ہے سامع مستفید ہوسکتا ہے۔

۸۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِقَامَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَّجْلِسِهٖ لِيُخْلِفَهُ فِيْهِ

جمعہ والے دن کسی شخص کا اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھنا منع ہے

۱۸۱۹) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الرجل ینعس والامام یخطب، حدیث: ۱۱۱۹۔ سنن ترمذی: ۵۲۶۔ مسند احمد: ۲/ ۲۲۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۸۱۔

۱۸۲۰ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعاً يَزْعُمُ أَنَّ.........

ابْـنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ: ((لَا يُقِمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُـمَّ يُـخْـلِـفُـهُ فِيْهِ)). فَقُلْتُ أَنَا لَهُ: فِي يَوْمِ الْـجُـمُـعَةِ؟ قَالَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ غَيْرِهِ. قَـالَ: وَ قَـالَ نَـافِـعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْمُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهِ، فَـلَا يَجْلِسُ فِيْهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔ جناب نافع کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ حکم جمعہ کے دن ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جمعہ کے دن اور جمعہ کے علاوہ دنوں میں بھی (یہی حکم ہے)۔ جناب نافع کہتے ہیں: اگر کوئی شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تو وہ اس جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ جمعہ کے دن دوران خطبہ اور عام حالت میں کسی شخص کو اس کی بیٹھنے کی جگہ سے اٹھانا اور خود وہاں بیٹھنا حرام ہے۔ بلکہ جو شخص وہاں بیٹھا ہوا ہے، وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے جگہ چھوڑ دے اور کسی دوسرے کو بیٹھنے کی اجازت دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۸۴...... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ الرَّجُلِ مِنْ مَّجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ، وَ قَدْ خَلَفَهُ فِيْهِ غَيْرُهُ، وَ الْبَيَانُ أَنَّهُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ مِمَّنْ خَلَفَهُ فِيْهِ

اس بات کا بیان کہ اگر کوئی شخص جمعہ والے دن اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آ جائے جبکہ اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص بیٹھ چکا ہو تو وہ شخص بیٹھنے والے کی نسبت اس جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۸۲۱ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْـمَـدُ بْـنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ـ وَ ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي: ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ـ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ، وَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى، نَا جَرِيْرٌ وَّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَا: ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۸۲۰) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب لا یقیم الرجل اخاه یوم الجمعة، حدیث: ۹۱۱ـ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح، حدیث: ۲۱۷۷ـ سنن ترمذی: ۲۷۴۹ـ مسند احمد: ۲/۱۴۹.

(۱۸۲۱) صحیح مسلم، کتاب السلام، باب اذا قام من مجلسه ثم عاد......، حدیث: ۲۱۷۹ـ الادب المفرد للبخاری: ۱۱۳۸ـ سنن ابی داود: ۴۸۵۳ـ سنن ابن ماجه: ۳۷۱۷ـ مسند احمد: ۲/۲۶۳.

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. زَادَ يُوسُفُ: ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ مَّجْلِسِهِ فَجَلَسْتُ فِيهِ، فَعَادَ فَأَقَامَنِي أَبُو صَالِحٍ.

فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے، پھر وہ واپس آ جائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔'' جناب یوسف نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ''پھر ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھ گیا تو میں اس کی جگہ پر بیٹھ گیا پھر وہ واپس آیا تو جناب ابو صالح نے مجھے اٹھا دیا۔''

فوائد :......اگر کوئی شخص مسجد میں کسی جگہ یا نشست کا انتخاب کر چکا ہے، پھر وضو یا کسی اور عارضے کی وجہ سے وہ جگہ چھوڑ کر وضو وغیرہ کے لیے جاتا ہے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے اور اگر کوئی شخص وہاں آ کر بیٹھ چکا ہو تو اسے وہ نشست خالی کر دینی چاہیے۔

۸۵..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّوَسُّعِ وَ التَّفَسُّحِ إِذَا ضَاقَ الْمَوْضِعُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ﴾

جب جگہ تنگ ہو تو وسعت اور کشادگی پیدا کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (المجادلة: ۱۱) ''ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو تم کھل کر بیٹھا کرو، اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔''

۱۸۲۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلُفُهُ وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا، وَ تَفَسَّحُوْا)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ لیکن تم وسعت اور کشادگی پیدا کر لیا کرو۔''

فوائد:......مکرر ۱۸۲۰۔

۸۶..... بَابُ ذِكْرِ كَرَاهَةِ انْفِضَاضِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ وَقْتَ خُطْبَتِهِ لِلنَّظَرِ إِلٰى لَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ

امام کے خطبہ کے دوران لوگوں کا امام کو چھوڑ کر کھیل تماشے یا تجارت کی طرف دوڑ جانا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾.

(۱۸۲۲) صحيح بخارى، كتاب الاستئذان، باب ﴿اذا قيل لكم تفسحوا......﴾، حديث: ۶۲۷۰۔ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح، حديث: ۲۱۷۷/۲۸۔ مسند احمد: ۱۷/۲۔ مسند الحميدى: ۶۶۴۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی مصطفیٰ ﷺ سے فرماتے ہیں: ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾ (الجمعة: ۱۱) ''اور جب وہ کوئی سامانِ تجارت یا کھیل کود دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔''

۱۸۲۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ..........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِماً فَجَاءَتْ عِيْرٌ مِّنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً، فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوكَ قَائِماً﴾.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے جب ایک تجارتی قافلہ شام سے آ گیا۔ تو لوگ (آپ کو چھوڑ کر) اس کی طرف چلے گئے حتی کہ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تو سورۂ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾ (الجمعة: ۱۱) ''اور جب وہ تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ خطبہ جمعہ سنتے وقت سامعین کی توجہ خطیب کی طرف ہونی چاہیے اور کسی دوسری چیز یعنی سامان تجارت یا کھیل وغیرہ کی طرف دھیان دینا مکروہ ہے۔

۲۔ دوران خطبہ کتنا ہی مفید اور اہم کام سامنے یا کتنا ہی عظیم سانحہ رونما کیوں نہ ہو۔ خطیب کو چھوڑ کر کسی اور کام میں مشغول انتہائی قبیح فعل اور مجرمانہ حرکت ہے۔ کیونکہ خطبہ کا اجر وثواب دنیاوی منفعت سے کہیں بہتر اور بیش قیمت ہے۔

۳۔ خطبہ جمعہ کھڑے ہوکر دینا مشروع ہے۔ البتہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر خطبہ دیا جا سکتا ہے۔

❀❀❀❀.

(۱۸۲۳) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب اذا نفر الناس عن الامام......، حدیث: ۹۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی قوله تعالی ﴿واذا رأوا تجارة......﴾، حدیث: ۸۶۳۔ سنن ترمذی: ۳۳۱۱۔ سنن کبری نسائی: ۱۱۵۲۹۔ مسند احمد: ۲۱۳/۳.

أَبْوَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

جمعہ سے پہلے نفل نماز کے ابواب (کا مجموعہ)

۸۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْطَاءِ الْمَسَاجِدِ حَقَّهَا مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِهَا

مساجد میں داخل ہوتے وقت نماز میں سے مساجد کا حق ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۲٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ، قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْطُوْا الْمَسَاجِدَ حَقَّهَا))، قِيْلَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ)).

"حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مساجد کو ان کا حق ادا کرو۔" آپ سے عرض کی گئی: ان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرو (تو یہ ان کا حق ہے)۔"

۸۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطَوُّعِ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۲۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

"حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے دو رکعات نماز پڑھنی چاہیے۔"

۱۸۲٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا

"امام صاحب اپنے استاد عبداللہ بن ھاشم کی سند سے مذکورہ

(۱۸۲٤) اسنادہ ضعیف: ابن اسحاق مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/ ۳٤۰، ح: ۳٤۲۲.

(۱۸۲۵) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۵/ ۲۱٦۔ مسند الحمیدی: ٤۲۱ وانظر الحدیث الآتی.

(۱۸۲٦) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین، حدیث: ٤٤٤۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحیۃ المسجد، حدیث: ۷۱٤۔ سنن ابی داود: ٤٦۷۔ سنن ترمذی: ۳۱٦۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۱۳۔ سنن نسائی: ۷۳۱۔ من طریق مالک: ۱/ ۱٦۲۔ بھذا الاسناد.

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ: زَادَ: قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ.

بالا کی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے۔ بیٹھنے سے پہلے (دو رکعت پڑھے)۔"

۸۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوْسِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھنا منع ہے

۱۸۲۷- أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّ هُوَ ابْنُ أَبِيْ هِنْدٍ وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ (ح) وَ ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ سَمِعْتُ عَمَارَةَ بْنَ غَزِيَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ..........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عَجْلَانَ. وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ ((مَنْ دَخَلَ هٰذَا الْمَسْجِدَ)). وَقَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ. وَ زَادَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

"حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعات پڑھے بغیر مت بیٹھے۔" یہ ابن عجلان کی حدیث ہے۔ اور ابن ابی عدی کی روایت میں ہے: "جو شخص اس مسجد (نبوی) میں داخل ہو۔"

(۱۸۲۷) انظر الحديث السابق.

٩٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالرُّجُوعِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو پھر دو رکعت پڑھنے سے پہلے مسجد سے نکل جائے تو اسے دو رکعات پڑھنے کے لیے مسجد میں واپس جانے کے حکم کا بیان

١٨٢٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي أُسَامَةُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً فَقَالَ: ((أَدَخَلْتَ الْمَسْجِدَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ فِيْهِ؟)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((فَاذْهَبْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ)).

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم مسجد میں داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے مسجد میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور دو رکعت ادا کرو۔''

٩١..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ أَمْرُ نُدْبٍ وَّ إِرْشَادٍ وَّ فَضِيْلَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم استحباب، ارشاد اور فضیلت کے لیے ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْجُلُوْسِ قَبْلَ صَلَاةِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ نَهْيُ تَأْدِيْبٍ لَّا نَهْيُ تَحْرِيْمٍ، بَلْ حَضٌّ عَلَى الْخَيْرِ وَ الْفَضِيْلَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئاً)). وَ مَا عَلَى هٰذَا الْمِثَالِ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ (كِتَابِ الْكَبِيْرِ) فِي الْجُزْءِ الْأَوَّلِ مِنْ كِتَابِ الصَّلَاةِ، فَأَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا فَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَ أَنَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ، فَتَطَوُّعٌ لَّا فَرْضٌ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنے کی ممانعت تادیب کے لیے ہے، حرمت کے لیے نہیں۔ بلکہ خیر و بھلائی اور فضیلت کے کام کی ترغیب ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت طلحہ بن عبیداللہ کی روایت میں ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کونسی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں فرض ہیں، ان کے علاوہ جو تم نفل ادا کرو۔'' اس قسم کی دیگر

(١٨٢٨) حسن.

روایات میں نے "کتاب الکبیر" کی پہلی جلد میں کتاب الصلاۃ میں بیان کر دی ہیں۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے بیان کر دیا کہ صرف پانچ نمازیں فرض ہیں، اور نماز پنجگانہ کے علاوہ تمام نمازیں نفل ہیں، ان میں سے کوئی نماز فرض نہیں ہے۔

۹۲..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْجَالِسَ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ لَا يَجِبُ إِعَادَتُهُمَا إِذِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ فَضِيْلَةٌ لَّا فَرِيْضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنے والے شخص پر ان دو رکعات کا اعادہ ضروری نہیں ہے کیونکہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دو رکعات ادا کرنا فضیلت و ثواب کا باعث ہے، فرض نہیں ہے۔

۱۸۲۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ۔ عَنْ زَائِدَةَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَجَلَسْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟)) قُلْتُ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ جَالِساً، وَ النَّاسُ جُلُوْسٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ)).

"رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، تو میں بھی بیٹھ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعات پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو تشریف فرما دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے (اس لیے میں بھی بیٹھ گیا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعات پڑھے بغیر مت بیٹھے۔"

۹۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَطَوُّعِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَ إِنْ كَانَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُّصَلِّيَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نفل ادا کرنے کا بیان اگرچہ اس دوران امام خطبہ جمعہ ہی دے رہا ہو۔ اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے یہ نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱۸۲۹) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحية المسجد، حديث: ۷۱٤/۷۰۔ وقد تقدم بدون قصة، برقم: ۱۸۲٦۔

١٨٣٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنِ ابْنِ عَجْلَانَ..........

عَنْ عَيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ يَخْطُبُ فَصَلَّى أَبُوْ سَعِيْدٍ، فَجَاءَتْ إِلَيْهِ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوْهُ، فَأَبَى حَتّٰى صَلّٰى، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا لَهُ: كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ بِكَ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ. فَقَالَ: لَنْ أَدَعَهُمَا أَبَداً بَعْدَ أَنْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"جناب عیاض، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مروان خطبہ دے رہا تھا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ تو محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آ گئے تو حضرت ابوسعید نے بیٹھنے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ یہ نماز ادا کر لی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم ان کے پاس آئے اور ان سے عرض کی: اللہ آپ کی بخشش فرمائے یہ لوگ آپ کو تکلیف دینا ہی چاہتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں یہ دو رکعات ہرگز ہرگز نہیں چھوڑوں گا جبکہ میں ان کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں۔"

١٨٣١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ غَيْلَانَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ وَاقِدٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کر لے۔"

٩٤..... بَابُ سُؤَالِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَقْتَ الْخُطْبَةِ أَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَمْ لَا؟ وَأَمْرِ الْإِمَامِ الدَّاخِلَ بِأَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَلَّاهُمَا قَبْلَ سُؤَالِ الْإِمَامِ إِيَّاهُ. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ

امام کا خطبے کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے سے پوچھنا کہ کیا اس نے دو رکعات ادا کر لی ہیں یا نہیں؟ اور امام کا اسے دو رکعات پڑھنے کا حکم دینا اگر اس نے امام کے سوال کرنے سے پہلے یہ دو رکعات نہ پڑھی ہوں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خطبہ نماز نہیں ہے۔

(١٨٣٠) تقدم تخريجه برقم: ١٧٩٩.

(١٨٣١) صحيح بخاري، كتاب التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، حديث: ١١٦٦ ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والامام يخطب، حديث: ٨٧٥/٥٧ من طريق عمرو بن دينار عن جابر رضى الله عنه.

١٨٣٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ عَمْرٍو وَّ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ عَمْرٌو: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: دَخَلَ سُلَيْكُ الْغَطْفَانِيُّ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ: ((صَلَّيْتَ)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)). أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِهِمَا الْمَخْزُوْمِيُّ مُنْفَرِدَيْنِ، وَ قَالَ: فَقُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ مَرَّةً فِيْ عَقِبِ خَبَرِ أَبِي الزُّبَيْرِ: وَ اسْمُ الرَّجُلِ سُلَيْكُ بْنُ عَمْرٍو الْغَطْفَانِيُّ.

''جناب عمرو اور ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، جناب عمرو کہتے ہیں: ''ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔'' اور جناب ابوالزبیر کی روایت کے الفاظ یوں ہیں۔'' سلیک غطفانی جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: نماز نفل پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو دو رکعات پڑھ لو۔'' جناب مخزومی نے ہمیں یہ دونوں روایتیں الگ الگ بیان کی ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعات ادا کرو۔'' اور ایک مرتبہ جناب ابوالزبیر کی روایت کے بعد کہا: اور اس آدمی کا نام سلیک بن عمرو غطفانی ہے۔''

١٨٣٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ـ وَ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ ـ قَالَ: بِشْرٌ، قَالَ: ثَنَا عَمْرٌو، وَ قَالَ الْآخَرَانِ: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوْبَ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ـ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ وَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَقُمْ فَارْكَعْ)). وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ أَحْمَدُ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ نے اس سے پوچھا: ''کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھڑے ہو

(١٨٣٢) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء فيمن دخل المسجد والامام يخطب، حديث: ١١١٢، مسند الحميدى: ١٢٢٣ـ وانظر الحديث الآتى.

(١٨٣٣) صحيح بخارى، كتاب الجمعة، باب اذا رأى الامام رجلا جاء......، حديث: ٩٣٠ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والامام يخطب، حديث: ٨٧٥/٥٤ـ سنن ابى داود: ١١١٥ـ سنن ترمذى: ٥١٠ـ سنن نسائى: ١٤١٠.

بْـنُ الْـمِقْدَامِ: ((أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟)) وَ فِيْ حَـدِيْثِ أَبِي عَاصِمٍ، فَقَالَ: ((أَرَكَعْتَ؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((فَارْكَعْهُمَا)) .

جاؤ اور نماز پڑھو۔" اور جناب احمد بن عبدہ اور احمد بن مقدام کی روایت میں ہے: اے فلاں تم نے نماز پڑھی ہے" اور جناب اَبی عاصم کی روایت میں ہے: "آپ نے پوچھا: "کیا تم نے نماز ادا کرلی ہے؟ اُس نے کہا: نہیں تو آپ نے کہا: دو رکعات ادا کرلو۔"

١٨٣٤ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْـجُـمُـعَةِ يَـخْـطُـبُ، فَقَالَ لَهُ: ((أَرَكَعْتَ رَكْـعَـتَيْـنِ)). قَـالَ: لَا . قَـالَ: فَـقَـالَ: ((ارْكَعْ)) .

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ نے اس سے پوچھا: "کیا تم نے دو رکعات ادا کرلی ہیں؟ اس نے جواب دیا: نہیں تو آپ نے فرمایا: "پڑھ لو۔"

٩٥..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا

امام کا خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کو دو رکعات ادا کرنے کے حکم دینے کا بیان

وَالـدَّلِيْـلِ عَـلَـى أَنَّ الـنَّـبِـيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْ خُطْبَتَهُ لِيُصَلِّيَ الدَّاخِلُ الَّذِيْ أَمَرَهُ أَنْ يُـصَـلِّـيَ رَكْـعَـتَيْـنِ إِلَـى أَنْ يَّـفْـرُغَ الْـمُصَلِّي مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَمَا زَعَمَ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يُنْعِمِ النَّظَرَ فِي الْأَخْبَـارِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَّأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، قَدْ أَمْلَيْتُ الْخَبَرَ بِتَمَامِهِ قَبْلُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خطبہ منقطع نہیں کیا تھا تاکہ یہ داخل ہونے والا شخص دو رکعات سے فارغ ہو جائے جیسا کہ احادیث نبوی کی گہری مہارت سے محروم بعض لوگوں کا خیال ہے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن عجلان کی عیاض کے واسطے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: اور آپ نے اسے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔" میں یہ مکمل روایت اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔

(١٨٣٤) انظر الحديث السابق.

۹۶..... بَابُ اَمْرِ الْإِمَامِ فِيْ خُطْبَتِهِ الْجَالِسَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَهُمَا بِالْقِيَامِ لِيُصَلِّيَهُمَا

امام کا خطبے کے دوران میں دو رکعت ادا کیے بغیر بیٹھنے والے کو حکم دینا کہ وہ اٹھ کر دو رکعت ادا کرے

اَمْرُ اخْتِيَارٍ وَاسْتِحْبَابٍ، وَالتَّجَوُّزِ فِيْهِمَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا كَانَ خَاصًّا لِسُلَيْكٍ الْغَطْفَانِيِّ

یہ ایک اختیاری اور مستحب حکم ہے۔ اور یہ دو رکعت مختصر اور ہلکی ادا کرنے کا بیان۔ اور ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ یہ حکم سلیک غطفانی کے ساتھ خاص تھا۔

۱۸۳۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى -يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ- عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطْفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: ((يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا)). ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بَعْدَ فَرَاغِ سُلَيْكٍ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ بِهٰذَا الْأَمْرِ كُلَّ مُسْلِمٍ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ. وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَتَأَوَّلَ عَالِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَصَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ سُلَيْكًا الْغَطْفَانِيَّ إِذْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ رَثَّ الْهَيْأَةِ وَقْتَ خُطْبَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بِلَفْظٍ عَامٍّ:

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو وہ بیٹھ گئے، تو آپ نے انہیں فرمایا: اے سلیک کھڑے ہو کر دو رکعات پڑھو اور ان کو مختصر اور ہلکی پڑھنا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اس حال میں مسجد میں جمعہ کے دن آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات پڑھ لینی چاہیں اور انہیں مختصر اور ہلکی ادا کرے۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس طرح نبی کریم ﷺ نے حضرت سلیک کے دو رکعتوں سے فارغ ہونے کے بعد حکم دیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے لیے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات پڑھنی چاہئیں۔ آپ نے یہ حکم قیامت تک کے لیے ہر مسلمان شخص کو دیا ہے جو اس حال میں مسجد میں داخل ہوتا ہے کہ امام خطبہ دے رہا ہو۔ لہٰذا یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ کوئی عالم دین اس حدیث کی یہ تاویل کرے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ حکم خصوصاً حضرت سلیک کو دیا تھا جبکہ وہ پھٹے پرانے کپڑوں میں مسجد میں داخل ہوئے تھے اور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے

(۱۸۳۵) تقدم تخريجه برقم: ۱۸۳۲، ۱۸۳۳.

مَنْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِ سُلَيْكٍ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ. وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رَاوِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَتْرُكَهُمَا بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا، فَمَنِ ادَّعَى أَنَّ هٰذَا كَانَ خَاصًّا لِسُلَيْكٍ، أَوْ لِلدَّاخِلِ وَهُوَ رَثُّ الْهَيْأَةِ وَقْتَ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ خَالَفَ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنْصُوْصَةَ، لِأَنَّ قَوْلَهُ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، مُحَالٌ أَنْ يُرِيْدَ بِهِ دَاخِلًا وَاحِدًا دُوْنَ غَيْرِهِ، لِأَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ عِنْدَ الْعَرَبِ يَسْتَحِيْلُ أَنْ تَقَعَ عَلَى وَاحِدٍ دُوْنَ الْجَمْعِ، وَقَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِيْ (كِتَابِ الْجُمُعَةِ).

تھے۔حالانکہ نبی کریم ﷺ نے یہ حکم عام الفاظ کے ساتھ دیا ہے: جو شخص بھی مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات ادا کرنی چاہئیں۔ آپ نے یہ حکم حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کے دو رکعات سے فارغ ہونے پر دیا تھا۔ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی قسم اٹھاتے تھے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے حکم کے بعد یہ دو رکعات کبھی ترک نہیں کریں گے۔ لہٰذا جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ حکم حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھا یا اس شخص کے لیے تھا جو نبی کریم ﷺ کے خطبہ کے دوران شکستہ حالت میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو اس شخص نے نبی کریم ﷺ کے مخصوص فرامین کی خلاف ورزی کی ہے۔ کیونکہ آپ کے فرمان "جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے" سے صرف ایک مخصوص شخص مسجد میں داخل ہونے والا مراد لینا محال و ناممکن ہے کیونکہ یہ الفاظ "جب تم میں سے کوئی شخص آئے" عرب لوگوں کے ہاں صرف ایک شخص کے لیے استعمال ہونا مستحیل و ناممکن ہے بلکہ یہ جمع کے لیے آتا ہے۔ میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الجمعہ میں بیان کر دیئے ہیں۔"

فوائد :......۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد، مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرنا واجب ہے۔ امام شوکانی نے (ان روایات سے) یہی نتیجہ کشید کیا ہے اور امام صنعانی رحمہ اللہ بھی تحیۃ المسجد کے وجوب کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار: ٤/ ٣٦٧ سبل السلام: ٢/ ٦٢)

۲۔ خطبہ جمعہ کے دوران بھی تحیۃ المسجد کا اہتمام کرنا چاہیے اور جو لوگ اس نماز کا اہتمام نہ کریں، امام انہیں متنبہ کر سکتا ہے۔

۳۔ تحیۃ المسجد کا اہتمام واجب ہے، کیونکہ کوئی ایسا قرینہ صارفہ نہیں جو مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھنے کے حکم کو استحباب اور دو رکعت نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی نہی کو کراہت پر محمول کرتا ہو اور اس بارے میں جو روایات پیش

کی جاتی ہیں، ایک بھی واضح نص نہیں کہ کوئی صحابی یا خود نبی ﷺ تحیۃ المسجد کے اہتمام کے بغیر بیٹھے ہوں یا کوئی صحابی بیٹھا ہے تو آپ ﷺ نے اسے تحیۃ المسجد کی ادائیگی کا نہ کہا ہو۔

۴۔ تحیۃ المسجد کا اہتمام نماز کے ممنوعہ اوقات میں بھی کرنا چاہیے، جس میں کسی وقت کی ممانعت نہیں ہے کیونکہ یہ سببی نماز ہے اور سببی نماز کا کسی بھی وقت ادا کرنا مباح ہے۔

۹۷..... بَابُ إِبَاحَةِ مَا أَرَادَ الْمُصَلِّيَ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ حَظْرٍ أَن يُّصَلِّيَ مَا شَاءَ وَ أَرَادَ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ

نماز جمعہ سے پہلے نمازی بغیر کسی روک اور ممانعت کے جتنی نفل نماز پڑھنا چاہے، پڑھ سکتا ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَا صَلّٰى قَبْلَ الْجُمُعَةِ فَتَطَوُّعٌ لَّا فَرْضٌ مِّنْهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صَلّٰى ((مَا كُتِبَ لَهُ)) . وَ فِيْ خَبَرِ سَلْمَانَ ((مَا قُدِّرَ لَهُ))، وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ أَيُّوْبَ ((فَيَرْكَعُ إِنْ بَدَا لَهُ)) .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ سے پہلے وہ جتنی نماز پڑھے گا وہ نفل ہوگی، اس میں سے فرض کوئی نہیں ہوگی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں: ''اس نے جتنی اس کے مقدر میں لکھی تھی نماز پڑھی۔'' اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''جو اس کے مقدر میں تھی (اس نے پڑھی)'' اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''تو اس نے نماز پڑھی اگر اس نے چاہا۔''

۹۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيْلِ الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ سے پہلے طویل نفل نماز پڑھنا مستحب ہے

۱۸۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ زِيَادٌ: أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ . وَ قَالَ الْآخَرَانِ.........

عَنْ أَيُّوْبَ، قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُطِيْلُ الصَّلَاةَ قَبْلَهَا، وَيُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ، وَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

''جناب ایوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا: ''کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ جمعہ سے پہلے بڑی طویل نماز پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعات ادا کرتے تھے۔'' اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح

(۱۸۳۶) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة، حديث: ۱۱۲۸ـ سنن نسائی: ۱۴۳۰ـ مسند احمد: ۱۰۳/۲ من طريق ايوب ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حديث: ۸۸۲.

عمل کرتے تھے۔"

فوائد :......ا۔ نماز جمعہ سے قبل بلا تحدید نوافل ادا کرنے کی رخصت ہے اور ان نوافل کو طول دینا مستحب فعل ہے۔

۲۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں چار رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور گھر پر دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، لہٰذا جس نے مسجد میں نوافل ادا کرنے ہوں اس کے لیے بہتر ہے کہ چار نوافل ادا کرے ورنہ گھر میں دو رکعت کا اہتمام کرے۔

۹۹..... بَابُ وَقْتِ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے لیے اقامت کہنے کے وقت کا بیان

۱۸۳۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: مَا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ إِذَا خَرَجَ أَذَّنَ، وَ إِذَا نَزَلَ أَقَامَ، وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ كَذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَ كَثُرَ النَّاسُ، أَمَرَ بِالنِّدَاءِ الثَّالِثِ عَلٰى دَارٍ فِي السُّوْقِ يُقَالُ لَهَا الزَّوْرَاءُ، فَإِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَ إِذَا نَزَلَ، أَقَامَ.

"حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (جمعہ کے) لیے صرف ایک ہی موذن تھا۔ جب آپ تشریف لے آتے تو وہ اذان کہتا اور جب آپ منبر سے اترتے تو وہ اقامت کہتا۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی اسی طرح رہا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہوگئے تو انہوں نے بازار میں ایک گھر (کی چھت) پر جسے الزوراء کہا جاتا تھا، تیسری اذان کہنے کا حکم دیا۔ لہٰذا جب آپ گھر سے خطبہ کے لیے تشریف لاتے تو وہ موذن اذان کہتا اور جب آپ منبر سے اترتے تو وہ اقامت کہہ دیتا۔"

فوائد:......خطبہ جمعہ سے قبل اذان اور خطبہ کے اہتمام کے بعد جب امام منبر سے اترے اقامت کہنا مشروع ہے۔

۱۰۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْكَلَامِ لِلْمَأْمُوْمِ وَ الْإِمَامِ بَعْدَ الْخُطْبَةِ وَ قَبْلَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

خطبہ کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے امام اور مقتدی دونوں کو گفتگو کرنے کی رخصت ہے

۱۸۳۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ......

(۱۸۳۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۷۳.

(۱۸۳۸) اسناده ضعيف: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الامام يتكلم بعد ما ينزل من المنبر، حديث: ۱۱۲۰۔ سنن ترمذی: ۵۱۷۔ سنن نسائی: ۱۴۲۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۱۷۔ مسند احمد: ۳/۱۱۹.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُكَلِّمُ الرَّجُلُ وَيُكَلِّمُهُ، ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر سے نیچے اترتے تو کوئی شخص آپ سے بات چیت کر لیتا اور آپ اس سے گفتگو کر لیتے، پھر آپ اپنی جائے نماز پر کھڑے ہو کر نماز پڑھاتے۔''

۱۰۱..... بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے وقت کا بیان

۱۸۳۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ.........

سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ.

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ سورج ڈھلنے کے بعد ادا کرتے تھے پھر ہم گھروں کو واپس جاتے ہوئے سایہ تلاش کرتے تھے۔''

۱۰۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز پہلے وقت میں ادا کرنا مستحب ہے

۱۸۴۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، ....

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَدِرُ الْفَيْءَ فَمَا يَكُوْنُ إِلَّا قَدْرَ قَدَمٍ أَوْ قَدَمَيْنِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مُسْلِمٌ هٰذَا لَا أَدْرِي أَسَمِعَ مِنَ الزُّبَيْرِ أَمْ لَا؟

''حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ ادا کرتے تھے تو (واپسی پر) سایہ حاصل کرنے میں جلدی کرتے مگر وہ ایک یا دو قدم ہی ہوتا تھا۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مجھے معلوم نہیں کہ مسلم بن جندب راوی نے حضرت زبیر سے سماع کیا ہے یا نہیں؟''

۱۸۴۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ.........

(۱۸۳۹) صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب غزوة الحديبية، حديث: ۴۱۶۸۔ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، حديث: ۸۶۰۔ سنن ابی داود: ۱۰۸۵۔ سنن نسائی: ۱۳۹۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۰۰۔ مسند احمد: ۴/۴۶.

(۱۸۴۰) اسناده صحيح: مسند احمد: ۱/۱۶۴۔ سنن الدارمی: ۱۵۴۵۔ مستدرك حاكم: ۱/۲۹۱.

(۱۸۴۱) صحيح بخاری، كتاب الجمعة، باب وقت الجمعة اذا زالت الشمس، حديث: ۹۰۵۔ مسند احمد: ۳/۲۳۷۔ صحيح ابن حبان: ۲۷۹۸، ۲۷۹۹.

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نُبَكِّرُ -يَعْنِي بِالْجُمُعَةِ- ثُمَّ نَقِيلُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز جمعہ جلدی ادا کرتے تھے پھر قیلولہ کرتے تھے۔''

۱۰۳...... بَابُ التَّبْرِيدِ بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَ التَّبْكِيرِ بِهَا

شدید گرمی میں نماز جمعہ کو ٹھنڈا کرنے اور جلدی ادا کرنے کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ التَّبْكِيرِ يَقَعُ عَلَى التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ وَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، لِأَنَّ التَّبْكِيرَ لَا يَقَعُ إِلَّا عَلَى أَوَّلِ النَّهَارِ قَبْلَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ تبکیر (جلدی کرنے کا) لفظ زوال شمس کے بعد نماز ظہر اور نماز جمعہ کو جلدی ادا کرنے پر بھی بولا جاتا ہے کیونکہ لغوی طور پر تبکیر کا لفظ زوال آفتاب سے پہلے، دن کے پہلے حصے پر بولا جاتا ہے۔

۱۸۴۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ بْنِ أَبِيْ حَفْصَةَ، حَدَّثَنِيْ..........

أَبُوْ خَلْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَادَاهُ يَزِيْدُ الضَّبِّيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ زَمَنِ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ: قَدْ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا، فَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ.

''جناب ابوخلدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ حجاج بن یوسف کے زمانہ اقتدار میں جمعہ کے دن جناب یزید الضبی نے انہیں پکارا تو کہا: اے ابوحمزہ! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی نمازیں پڑھی ہیں اور ہمارے ساتھ بھی نماز جمعہ ادا کی ہے۔ تو آپ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیسے ادا کرتے تھے؟'' انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سردی شدید ہوتی تو نماز جلدی ادا کر لیتے اور جب گرمی شدید ہوتی تو نماز کو ٹھنڈا کر لیتے۔''

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث الباب دلیل ہیں کہ جمعہ میں تعجیل مشروع ہے اور مالک، ابوحنیفہ، شافعی، جمہور صحابہ وتابعین کا موقف ہے کہ زوال آفتاب سے قبل جمعہ کا انعقاد جائز نہیں، اس مسئلہ میں جمہور علماء کی مخالفت فقط احمد بن حنبل اور اسحٰق راہویہ نے کی ہے، یہ دونوں ائمہ کہتے ہیں کہ زوال آفتاب سے قبل جمعہ کا اہتمام جائز ہے۔ جب کہ جمہور علماء نے تعجیل جمعہ کی روایات کو تعجیل جمعہ میں مبالغہ پر محمول کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جمعہ کے دن دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ سے اس لیے موخر کرتے تھے کہ وہ جمعہ کے لیے تعجیل کو مستحب سمجھتے تھے اور نماز جمعہ سے قبل

(۱۸۴۲) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب اذا اشتد الحر یوم الجمعة، حدیث: ۹۰۶۔ والادب المفرد: ۱۱۶۲۔ سنن نسائی: ۵۰۰۔

کسی اور کام میں مشغولیت سے وہ جمعہ کے فوت ہونے سے خائف تھے، یہ جمعہ میں جلد شامل ہونے کے اجر وثواب کے فوت سے ترساں رہتے تھے۔ (شرح النووی: ٦/ ١٤٨)

١٠٤..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی رکعات کی تعداد کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ فِيْ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں اس سے پہلے کتاب العیدین میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث لکھوا چکا ہوں کہ نماز جمعہ دو رکعت ہیں۔''

١٠٥..... بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ میں قراءت کا بیان

١٨٤٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ كَاتِبِ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى بِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَرَأَ بِ﴿الْجُمُعَةِ﴾ وَ﴿إِذَا جَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾. فَقُلْتُ: أَبَا هُرَيْرَةَ! لَقَدْ قَرَأْتَ بِنَا قِرَاءَةً قَرَأَهَا بِنَا عَلِيٌّ بِالْكُوْفَةِ. فَقَالَ: أَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ حِبِّيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب جناب عبید اللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ مروان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ پر اپنا قائم مقام بناتا تھا۔ تو انہوں نے اہل مدینہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھائی تو سورۂ جمعہ اور سورۂ ﴿إِذَا جَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ کی قراءت کی۔ تو میں نے کہا: اے ابوہریرہ! آپ نے ہمیں وہ قراءت سنائی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں کوفہ میں سناتے تھے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔''

١٨٤٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ: فِي الثَّانِيَةِ ﴿إِذَا جَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ اپنے استاد یحییٰ بن حکیم کی سند سے جناب جعفر سے بیان کرتے ہیں کہ دوسری رکعت میں سورۂ ﴿إِذَا جَآءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ کی قراءت کی تھی۔''

(١٨٤٣) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، حديث: ٨٧٧۔ سنن ابی داود: ١١٢٤۔ سنن كبرى نسائی: ١٧٤٧۔ سنن ابن ماجه: ١١١٨۔ مسند احمد: ٢/ ٤٢٩.

(١٨٤٤) انظر الحديث السابق.

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی تلاوت مستحب ہے۔ شافعیہ اور دیگر علماء کا یہی مذہب ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں: نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ تلاوت کرنے کی حکمت یہ ہے کہ یہ سورت وجوب اور جمعہ کے دیگر احکام جمعہ پر مشتمل ہے اور اس میں ذکر کی ترغیب بھی ہے اور سورۂ منافقون میں حاضر منافقین کی زجر وتوبیخ اور انہیں توبہ کی تنبیہ ہے کیونکہ جمعہ کے علاوہ وہ اتنی بڑی تعداد میں کسی اور مجلس میں شرکت نہیں کرتے۔ (شرح النووی: ٦/ ١٦٦)

١٠٦..... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ غَيْرِ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ قَرَأَ فِي الْأُوْلَى بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں سورۂ منافقون کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھنا جائز ہے اگرچہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی ہو

١٨٤٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ.........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَسْأَلُهُ مَاكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَعَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ: يَسْأَلُهُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

''جناب عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو یہ سوال لکھ کر بھیجا کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن (نماز جمعہ میں) سورۂ جمعہ کے ساتھ کونسی سورت پڑھا کرتے تھے۔ تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ آپ سورۂ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔'' جناب مخزومی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے یہ سوال پوچھا تھا کہ نبی کریم ﷺ نماز جمعہ میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے۔ تو انہوں نے جواب لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سورۂ جمعہ اور سورۂ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔''

١٨٤٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.........

(١٨٤٥) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ فى صلاة الجمعة، حديث: ٨٧٨/٦٣۔ سنن ابى داود: ١١٢٣۔ سنن نسائى: ١٤٢٤۔ سنن ابن ماجه: ١١١٩۔ مسند احمد: ٤/ ٢٧٠.

(١٨٤٦) اسناده صحيح: سنن الدارمى: ١٥٦٧۔ وانظر الحديث السابق.

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَأَلْنَاهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ السُّوْرَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا الْجُمُعَةَ، قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ مَعَهَا ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

''جناب ضحاک بن قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ والے دن اس سورت کے ساتھ جس میں جمعہ کا ذکر ہے، کونسی سورت پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ''آپ اس سورت کے ساتھ سورہ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔''

١٠٧..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. وَ هٰذَا الْإِخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

نماز جمعہ میں سورت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی قراءت کرنا جائز ہے اور قراءت کا یہ اختلاف جائز اور مباح اختلاف کی قسم سے ہے۔

١٨٤٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا سَعِيْدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ۔، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ.........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ. قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ اجْتِمَاعَ الْعِيْدِ وَ الْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ وَ الْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا فِيْ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ.

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں سورہ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ایک ہی دن میں عید اور جمعہ کے جمع ہونے اور ان میں قراءت کے بارے میں احادیث میں کتاب العیدین میں لکھوا چکا ہوں۔

فوائد:......نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ کی تلاوت بھی مستحب فعل ہے اور گزشتہ روایات اور حدیث الباب دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا غاشیہ کی تلاوت کرتے اور بعض اوقات سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔ لہٰذا نماز جمعہ میں ان سورتوں کا ردوبدل جائز اور مستحب فعل ہے۔

(١٨٤٧) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب ما يقرأ به في الجمعة، حديث: ١١٢٥۔ سنن نسائي: ١٤٢٣۔ مسند احمد: ١٣/٥۔ صحيح ابن حبان: ٢٧٩٧.

۱۰۸..... بَابُ الْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مَعَ الْإِمَامِ

امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت پانے والے کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُدْرِكَ مِنْهَا رَكْعَةً يَكُونُ مُدْرِكًا لِلْجُمُعَةِ، يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُضِيفَ إِلَيْهَا أُخْرَى، لَا كَمَا قَالَ بَعْضُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَنْ فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ فَعَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ ظُهْرًا أَرْبَعًا، مَعَ الدَّلِيلِ أَنَّ مَنْ لَمْ يُدْرِكْ مِنْهَا رَكْعَةً فَعَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ ظُهْرًا أَرْبَعًا نَقْضَ مَا قَالَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ أَنَّ مَنْ أَدْرَكَ التَّشَهُّدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَجْزَأَتْهُ رَكْعَتَانِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز جمعہ کی ایک رکعت پانے والا نماز جمعہ کو پالے گا، اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملالے۔ ان علماء کے موقف کے خلاف جو خیال کرتے ہیں کہ جس شخص کا خطبہ فوت ہو جائے تو اسے نماز ظہر کی چار رکعات ادا کرنی چاہئیں۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جو شخص جمعہ کی ایک رکعت نہ پا سکے اس پر ظہر کی چار رکعات ادا کرنا واجب ہے۔ ان عراقی علمائے کرام کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن تشہد پالے تو اسے دو رکعت کافی ہو جائیں گی۔

۱۸۴۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ (ح) وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ عَبْدُالْجَبَّارِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَهَا)). قَالَ الْمَخْزُومِيُّ: مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی، جناب مخزومی کی روایت میں ہے: ''(جس شخص نے) نماز سے ایک رکعت پالی تو اس نے (اس نماز کو) پالیا۔''

۱۸۴۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ۔ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ۔ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنَرٰى أَنَّ صَلَاةَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے اس نماز کو پالیا۔'' امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

(۱۸۴۸) تقدم تخريجه برقم: ۱۵۹۵.

(۱۸۴۹) انظر الحديث السابق وبرقم: ۱۵۹۵.

الْجُمُعَةِ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَدْرَكَ مِنْهَا رَكْعَةً، فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرٰى .

ہماری رائے میں نماز جمعہ بھی اس حکم میں داخل ہے لہٰذا جب اس کی ایک رکعت نمازی نے پالی تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے۔

۱۸۵۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِخَبَرِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ، ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ رُوِيَ عَلَى الْمَعْنٰى لَمْ يُؤَدَّ عَلٰى لَفْظِ الْخَبَرِ، وَ لَفْظُ الْخَبَرِ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً)) فَالْجُمُعَةُ مِنَ الصَّلَاةِ أَيْضاً كَمَا قَالَهُ الزُّهْرِيُّ. فَإِذَا رُوِيَ الْخَبَرُ عَلَى الْمَعْنٰى لَا عَلَى اللَّفْظِ جَازَ أَنْ يُقَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً إِذِ الْجُمُعَةُ مِنَ الصَّلَاةِ)). فَإِذَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ))، كَانَتِ الصَّلَوَاتُ كُلُّهَا دَاخِلَةً فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، اَلْجُمُعَةُ وَغَيْرُهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ، وَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضًا بِمِثْلِ هٰذَا اللَّفْظِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز جمعہ کو پالیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت معنی کے لحاظ سے بیان کی گئی ہے اور اسے روایت بالالفاظ نہیں بیان کیا گیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی۔'' اور جمعہ بھی نماز میں سے ہے جیسا کہ امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ لہٰذا جب حدیث کو معنوی اعتبار سے روایت کیا گیا اور اصلی الفاظ چھوڑ دیئے گئے تو پھر اس طرح روایت کرنا درست ہوا کہ ''جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی، کیونکہ جمعہ بھی نماز میں سے ہے۔ لہٰذا جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز سے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز کو پالیا۔'' تو اس حکم میں تمام نمازیں داخل ہیں، نماز جمعہ بھی اور دیگر تمام نمازیں بھی۔ اس حدیث کو انہی جیسے الفاظ کے ساتھ اسامہ بن زید لیثی نے بھی ابن شہاب رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے۔

۱۸۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

(۱۸۵۰) اسناده صحيح: سنن نسائي، كتاب الجمعة، باب [illegible]

(۱۸۵۱) اسناده حسن: مستدرك حاكم: ۲۹۱/۱۔ صحيح [illegible]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرٰى)) . قَالَ أُسَامَةُ: وَسَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَجْلِسِ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّ سَالِماً يَقُوْلَانِ: بَلَغَنَا ذٰلِكَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا کر پڑھ لے۔'' جناب اسامہ کہتے ہیں: ''میں نے اہلِ مجلس قاسم بن محمد اور سالم دونوں سے سنا وہ دونوں فرماتے تھے: ''ہمیں یہ بات پہنچی ہے۔''

فوائد:......ا۔ان احادیث کا مفہوم ظاہر الفاظ کے مطابق نہیں کہ نماز باجماعت کی ایک رکعت ملنے سے تمام نماز ہو جاتی ہے اور وہ ایک رکعت پانے سے اس فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے، بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک رکعت پانے والا نماز کا حکم، وجوب یا فضیلت حاصل کر لیتا ہے۔(شرح النووی: ۵/ ۱۰۵)

۲۔ نماز جمعہ کی ایک رکعت پانے والا نماز جمعہ کی فضیلت اور فرضیت پالیتا ہے۔بصورت دیگر نماز جمعہ کی جماعت میں شامل نہ ہونے والا نماز ظہر ادا کرے گا۔

۱۰۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى تَجْوِيْزِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِأَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِيْنَ رَجُلاً، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجُمُعَةَ لَا تُجْزِئُ بِأَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِيْنَ رَجُلاً خَبَرًا بَالِغاً

چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے جائز ہونے کی دلیل کا بیان، ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنا جائز نہیں

۱۸۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِماً إِذْ قَدِمَتْ عِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَ نَزَلَتِ الْآيَةُ ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا﴾.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، جب مدینہ منورہ کا (تجارتی) قافلہ آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اس قافلے کی طرف دوڑ گئے تو آپ کے صحابہ میں سے صرف بارہ افراد باقی رہ گئے۔ان میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا﴾ ''اور جب وہ تجارت یا کوئی کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ

(۱۸۵۲) تقدم تخریجه برقم: ۱۸۲۳.

پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔"

فوائد:......ا۔ خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر دینا مشروع ہے۔

۲۔ یہ حدیث امام مالک کے موقف کی دلیل ہے کہ بارہ افراد کی شرکت سے جمعہ منعقد ہو جاتا ہے۔

(شرح النووی: ٦/ ١٥١)

١١٠...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُوْدِ الْجُمُعَةِ

جمعہ میں حاضر نہ ہونے پر سختی کا بیان

١٨٥٣۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدِ الْحَرَانِيُّ، ثَنَا أَبِيْ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ سَمِعَهُ مِنْهُ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّـهِ: أَنَّ الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ: ((لَـقَـدْ هَـمَـمْـتُ أَنْ اٰمُـرَ رَجُلاً يُصَلِّـيْ بِـالـنَّـاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ)).

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ سے پیچھے رہنے والوں کے بارے میں فرمایا: یقیناً میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں جمعہ سے پیچھے رہنے والے مردوں کے گھروں کو جلا دوں۔"

١٨٥٤۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّـهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ)) بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيْمٍ قَالَ: تَخَلَّفُوْا.

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً میں نے ارادہ کیا ہے" مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔ مگر جناب یحییٰ نے يَتَخَلَّفُوْنَ کی بجائے تَخَلَّفُوْا (پیچھے رہ گئے) کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ فرض ہے اور اسے چھوڑنا انتہائی قبیح گناہ ہے۔ اور جمعہ چھوڑنے والے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اس عزم میں سخت وعید ہے۔

۲۔ بلا عذر نماز باجماعت ترک کرنے کے بارے میں سخت وعید ہے، لہٰذا نماز باجماعت اور جمعہ کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے۔

(١٨٥٣) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حديث: ٦٥٢۔ مسند احمد: ١/ ٤٢٠، ٤٢٢.

(١٨٥٤) انظر الحديث السابق.

۱۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَتْمِ عَلَى قُلُوبِ التَّارِكِينَ لِلْجُمُعَاتِ، وَ كَوْنِهِمْ مِنَ الْغَافِلِينَ بِالتَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

کئی جمعے چھوڑ دینے والوں کے دلوں پر مہر لگنے اور جمعہ سے پیچھے رہنے کی وجہ سے ان کا شمار غافلوں میں ہونے کا بیان

۱۸۵۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي تَوْبَةَ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ أَخِيْهِ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ الْحَبَشِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِيْنَاءَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ تَرْكِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيُخْتَمَنَّ عَلَى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ)).

''حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ جمعہ ترک کرنے سے رک جائیں یا ان کے دلوں پر ضرور مہر لگادی جائے گی پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ فرض عین ہے۔(نووی: ۶/ ۱۵۲)

۲۔ نماز جمعہ چھوڑنے والا اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور اسباب خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔

۱۱۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوَعِيْدَ لِتَارِكِ الْجُمُعَةِ هُوَ لِتَارِكِهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ چھوڑنے والے کے لیے جو وعید آئی ہے وہ اس شخص کے لیے ہے جو بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ چھوڑتا ہے

۱۸۵۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ . وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْبَرَّادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

(۱۸۵۵) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب التغليظ في ترك الجمعة، حديث: ۸۶۵ عن ابن عمر وابي هريرة رضي الله عنهم۔ سنن نسائي: ۱۳۷۹ ۔ سنن ابن ماجه من طريق الحكم عن ابن عمر وابن عباس رضي الله عنهم.

(۱۸۵۶) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر، حديث: ۱۱۲۶ ۔ سنن كبرى نسائي: ۱۶۶۹۔ مسند احمد: ۳/ ۳۳۲.

((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ)).

نے فرمایا: ''جس شخص نے بلاضرورت تین جمعے چھوڑے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

۱۸۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو (ح) وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ أَيْضاً قَالَ: ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ.........

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثاً مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ۔ قَالَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ إِدْرِيْسَ۔ طُبِعَ عَلٰى قَلْبِهِ، وَفِيْ خَبَرِ وَكِيْعٍ، فَهُوَ مُنَافِقٌ.

''حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے بغیر شرعی عذر کے تین جمعے چھوڑ دیئے۔'' ابن ادریس کی روایت میں ہے'' تو اس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے۔'' اور جناب وکیع کی روایت میں ہے: تو وہ شخص منافق ہے۔

۱۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الطَّبْعَ عَلَى الْقَلْبِ بِتَرْكِ الْجُمُعَاتِ الثَّلَاثِ إِنَّمَا يَكُوْنُ إِذَا تَرَكَهَا تَهَاوُنًا بِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ تین جمعے چھوڑنے کی وجہ سے دل پر مہر اس وقت لگتی ہے جب کوئی شخص جمعہ کو حقیر اور بے وقعت سمجھتے ہوئے چھوڑتا ہے

۱۸۵۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، ثَنَا مُحَمَّدٌ (ح) وَحَدَّثَنَا بُنْدَارُ، ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ جَمِيْعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ.........

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُناً بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ)).

''حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ، جنھیں شرف صحبت حاصل ہے، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے تین بار جمعہ کو حقیر اور کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔ جناب علی بن حجر کی روایت میں یہ

(۱۸۵۷) اسنادہ حسن صحیح: سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب فیمن ترك الجمعة من غیر عذر، حدیث: ۱۱۲۵۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۲/۱۵٤، ح: ۵۵۳۳۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۸ وانظر الحدیث الآتی.

(۱۸۵۸) اسنادہ حسن صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترك الجمعة، حدیث: ۱۰۵۲۔ سنن نسائی: ۱۳۷۰۔ مسند احمد: ۳/٤۲٤ وانظر الحدیث السابق.

لَمْ يَقُلْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: وَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ . الفاظ نہیں ہیں: ''اور انہیں شرف صحبت حاصل ہے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث جمعہ کی فرضیت کے دلائل ہیں اور ان میں بلا عذر جمعہ ترک کرنے کی سخت وعید ہے، لہٰذا جمعہ کے اہتمام میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

۲۔ مسلسل تین جمعے ترک کرنے سے دل پر مہر لگ جاتی ہے، دلوں پر نفاق کی چھاپ لگ جاتی ہے اور دل کی طرف خیر و بھلائی کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔

۱۱۴..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْغَيْبَةِ عَنِ الْمُدُنِ لِمَنَافِعِ الدُّنْيَا إِذَا آلَتِ الْغَيْبَةُ إِلَى تَرْكِ شُهُودِ الْجُمُعَاتِ

دنیاوی منافع کی خاطر شہروں سے غائب ہونے پر سخت وعید کا بیان، جبکہ یہ غائب ہونا جمعہ میں حاضری کے ترک کرنے کا باعث بنتا ہو

۱۸۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا هَلْ عَسٰى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلٰى رَأْسِ مِيْلٍ أَوْ مِيْلَيْنِ فَتَعَذَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَأُ عَلٰى رَأْسِ مِيْلٍ أَوْ مِيْلَيْنِ فَيَرْتَفِعُ حَتّٰى تَجِيْءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيْءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيْءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا حَتّٰى يُطْبَعَ عَلٰى قَلْبِهِ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! عنقریب تم میں سے کوئی شخص بکریوں کا ایک ریوڑ لے کر ایک میل یا دو میل کی مسافت پر چلا جائے گا۔ پھر ایک میل یا دو میل پر اسے گھاس ملنا مشکل ہو جائے گا تو وہ اور دور چلا جائے گا حتی کہ جمعہ آئے گا تو وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوگا پھر دوسرا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی حاضر نہیں ہوگا۔ اور تیسرا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی حاضر نہیں ہوگا حتی کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔''

۱۱۵..... بَابُ ذِكْرِ شُهُوْدِ مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمُدُنِ الْجُمُعَةَ مَعَ الْإِمَامِ إِذَا جَمَعَ فِي الْمُدُنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سُوْءِ حِفْظِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

شہروں سے باہر رہنے والے لوگوں کا امام کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہونے کا بیان جبکہ شہروں میں جمعہ ادا کیا جاتا ہو۔ بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ عبداللہ بن عمر العمری رحمہ اللہ کے برے حافظے کی وجہ سے دل غیر مطمئن ہے۔

۱۸۶۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

(۱۸۵۹) حسن: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر، حديث: ۱۱۲۷۔ مسند ابی یعلی: ٦٤٥٠.

عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءَ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْهَدُوْنَ الْجُمُعَةَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ فَيَقِيْلُوْنَ عِنْدَهُ مِنَ الْحَرِّ وَلِتَهْجِيْرِ الصَّلَاةِ وَكَانَ النَّاسُ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہلِ قبا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: انصاری لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوتے تھے۔ پھر جمعہ سے فارغ ہو کر سخت گرمی اور نماز کو شدید گرمی میں ادا کر لینے کی وجہ سے انہی کے پاس قیلولہ کرتے تھے اور دیگر لوگ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔''

١١٦...... بَابُ الْأَمْرِ بِصَدَقَةِ دِيْنَارٍ إِنْ وَّجَدَهُ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ إِنْ أَعْوَزَهُ دِيْنَارٌ لِتَرْكِ جُمُعَةٍ مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّيْ لَا أَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبْرَةَ، وَلَسْتُ أَعْرِفُ قُدَامَةَ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ

بغیر شرعی عذر کے جمعہ چھوڑنے پر ایک دینار صدقہ اور اگر دینار موجود نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرنے کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے قتادہ کا قدامہ بن وبرہ سے سماع معلوم نہیں اور نہ مجھے قدامہ کے بارے میں جرح وتعدیل کا علم ہے

١٨٦١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا جَمِيْعًا: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَنَا هَمَّامٌ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، نَا هَمَّامٌ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ ـ يَعْنِي الْحَدَّادَ ـ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبْرَةَ الْعُجَيْلِيِّ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ جُمُعَةً مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَنِصْفَ دِيْنَارٍ)). لَمْ يَقُلِ ابْنُ مَنِيْعٍ:

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عذر کے بغیر جمعہ چھوڑا تو اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے۔ پس اگر اسے ایک دینار نہ ملے تو نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔''

(١٨٦٠) اسناده ضعيف: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء من اين تؤتى الجمعة، حديث: ١١٢٤.

(١٨٦١) اسناده ضعيف: قدامہ بن وبرہ مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب كفارة من تركها، حديث: ١٠٥٣ـ سنن نسائی: ١٣٧٣ـ مسند احمد: ٥/٨.

الْعُجَيْلِيُّ. وَ فِيْ خَبَرِ وَكِيْعٍ: ((مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ)). أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا هَمَّامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَ لَمْ يَقُلْ: الْعُجَيْلِيُّ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ بِمِثْلِهِ.

جناب وکیع کی روایت میں ہے ''جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے تو اسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔''

۱۱۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْأَمْطَارِ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلاً كَبِيْراً

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہ جانے کی رخصت ہے جبکہ بارش موسلا دھار اور موٹے قطروں والی ہو

۱۸۶۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا نَاصِحُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِيْ..........

ابْنُ أَبِيْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ، قَالَ: مَرَرْتُ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ هُوَ عَلٰى نَهَرِ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ وَ هُوَ يَسِيْلُ الْمَاءَ عَلٰى غِلْمَانِهِ وَ مَوَالِيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَاسَعِيْدٍ الْجُمُعَةَ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلًا فَصَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ))

''بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام جناب ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا جبکہ وہ ام عبداللہ کی نہر پر موجود تھے اور اپنے بچوں اور غلاموں پر پانی بہا رہے تھے۔ تو میں نے ان سے عرض کی: اے ابوسعید جمعہ (میں حاضر نہیں ہوں گے)؟'' تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جب موسلا دھار بارش ہو رہی ہو تو اپنے گھروں میں نماز ادا کرلو۔''

۱۱۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَطَرُ مُؤْذِياً

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہنے کی رخصت ہے اگرچہ بارش تکلیف دہ نہ ہو

وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِنَا فِيْ كِتَابِ (مَعَانِي الْقُرْاٰنِ) وَ فِي الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ مِنَ الْمُسْنَدِأَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَ عَلَا وَرَسُوْلَهُ الْمُصْطَفٰى قَدْ يُبِيْحَانِ الشَّيْءَ لِعِلَّةٍ مِّنْ غَيْرِ حَظْرِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ وَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ مَعْدُوْمَةً، مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَ عَلَا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثاً إِذَا

(۱۸۶۲) صحیح لغیرہ: ''وابلا'' لفظ منکر ہے۔ الارواء: ۳۴۳/۲۔ مسند احمد: ۶۲/۵۔ مستدرك حاكم: ۲۹۲/۱، ۲۹۳.

نَكَحَتْ زَوْجاً غَيْرَ الْأَوَّلِ ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا﴾ فَأَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَا ثاً بَعْدَ طَلَاقِ الثَّانِي وَ هِيَ قَدْ تَحِلُّ لَهُ بِمَوْتِ الثَّانِي وَ إِنْ لَّمْ يُطَلِّقْهَا ، وَ قَدْ تَحِلُّ لَهُ إِذَا انْفَسَخَ النِّكَاحُ بَيْنَهُمَا إِمَّا بِلِعَانٍ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الزَّوْجِ الثَّانِي أَوْ بِارْتِدَادِ أَحَدِهِمَا ، ثُمَّ تَنْقَضِي عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَّرْجِعَ الْمُرْتَدُّ مِنْهُمَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَ غَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا يَفْسَخُ النِّكَاحَ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ ، وَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ الْآيَةَ . وَ الْقَصْرُ أَيْضاً مُّبَاحٌ وَّ إِن لَّمْ يَخَافُوْا مِنْ فِتْنَةِ الْكُفَّارِ .

اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے ہم اپنی کتاب ''معانی القرآن'' کے متعدد مواقع پر بیان کر آئے ہیں اور مسند کی کئی کتب میں بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کبھی کسی چیز کو کسی علت کی بنا پر جائز قرار دے دیتے ہیں، اسے ممنوع قرار نہیں دیتے اگرچہ وہ علت موجود نہ بھی ہو اس کی مثل تین بار طلاق یافتہ عورت جبکہ وہ پہلے خاوند کے علاوہ کسی سے شادی کر لے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا﴾ ''پھر اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں رجوع کر لیں'' اس طرح اللہ تعالیٰ نے تین بار طلاق یافتہ کو دوسرے خاوند کی طلاق کے بعد مباح قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ دوسرے خاوند کی موت کے بعد بھی حلال ہو جاتی ہے اگرچہ اس نے طلاق نہ بھی دی ہو۔ وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی جب کہ دوسرے خاوند سے اس کا نکاح لعان یا ارتداد کی وجہ سے فسخ ہو جائے۔ پھر مرتد کے اسلام میں دوبارہ لوٹنے سے پہلے اس کی عدت پوری ہو جائے یا دوسرا کوئی ایسا سبب جس سے ان کا نکاح فسخ ہو جائے۔ اسی قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ (النساء: ١٠١) ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کر لو اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر حملہ کر کے تمہیں فتنے میں ڈال دیں گے۔'' جبکہ سفر میں نماز قصر کرنا اس وقت بھی مباح ہے جبکہ دشمن کے فتنے کا ڈر نہ بھی ہو۔

١٨٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ........

عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ ، عَنْ أَبِيْهِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ لَّمْ يَبْتَلْ أَسْفَلَ نِعَالِهِمْ ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَن يُّصَلُّوْا

''جناب ابوالملیح اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جنگ حدیبیہ کے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے اور جمعہ کے دن ان پر بارش برسی جس سے ان کے جوتوں کے تلوے بھی تر نہ ہوئے، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں خیموں میں

(١٨٦٣) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب الجمعة في اليوم المطير، حديث: ١٠٥٩ ـ مسند احمد: ٧٤/٥.

فِـي رِحَـالِهِـمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ .

نماز پڑھنے کا حکم دیا۔" امام ابو بکر فرماتے ہیں: سفیان بن حبیب کے سوا کسی راوی نے "جمعہ کے دن" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

۱۱۹..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنَ فِيْ أَذَانِ الْجُمُعَةِ بِالنِّدَاءِ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْبُيُوْتِ لِيَعْلَمَ السَّامِعُ أَنَّ التَّخَلُّفَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ طَلْقٌ مُبَاحٌ

امام مؤذن کو جمعہ کی اذان میں یہ الفاظ پکارنے کا حکم دے کہ نماز گھروں میں ادا کرلو تا کہ سننے والے کو علم ہو جائے کہ بارش کے دوران جمعہ سے پیچھے رہنا جائز اور مباح ہے

١٨٦٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ ـ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، جَمِيْعاً عَنْ عَاصِمٍ.........

عَـنْ عَبْـدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَـرَ الْـمُؤَذِّنَ أَنْ يُّؤَذِّنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ ذٰلِكَ يَـوْمٌ مَـطِيْرٌ، فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَـدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُـوْلُ الـلّٰـهِ، ثُـمَّ قَـالَ لَـهُ: نَادِ النَّاسَ، فَـلْيُـصَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: مَا هٰـذَا الَّـذِيْ صَنَعْتَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ. أَفَتَأْمُرُوْنِّيْ أَنْ أُخْرِجَ النَّاسَ، أَوْ أَنْ يَّـاْتُـوْا يَـدُوْسُوْنَ الطِّيْنَ إِلٰى رُكَبِهِمْ. هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ. وَ قَالَ يُوْسُفُ عَـنْ عَبْـدِالـلّٰـهِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَـصْـرَ ةِ نَسِيْـبٌ لِّابْـنِ سِيْرِيْنَ وَ قَـالَ: أَنْ أُخْـرِجَ النَّاسَ وَنُكَلِّفَهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوْا الْخُبْثَ مِنْ طُرُقِهِمْ إِلٰى مَسْجِدِكُمْ.

"جناب عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مؤذن کو جمعہ والے دن ان الفاظ کے ساتھ اذان کہنے کا حکم دیا اور اس دن بارش ہو رہی تھی۔ تو اس نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ پھر اسے کہا: لوگوں کو اعلان کردو کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ تو لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نے یہ کیسا کام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کام اس ہستی نے کیا تھا جو مجھ سے بہتر واعلیٰ ہیں کیا تم مجھے یہ مشورہ دے رہے ہو کہ میں لوگوں کو اس حال میں (گھروں سے) نکالوں کہ وہ اپنے گھٹنوں تک کیچڑ کو روندتے ہوئے آئیں؟" یہ جناب احمد بن عبدہ کی حدیث ہے۔ اور جناب یوسف نے کہا کہ اہل بصرہ کے ایک شخص عبداللہ بن حارث سے روایت ہے جو کہ امام ابن سیرین کے سسرالی رشتہ دار ہیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا: "میں لوگوں

(١٨٦٤) اسناده صحيح: صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الكلام فی الاذان، حديث: ٦١٦ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الصلاة فی الرحال، حديث: ٦٩٩ ـ سنن ابی داود: ١٠٦٦ ـ سنن ابن ماجه: ٩٣٩.

کو ان کے گھروں سے نکالوں اور انہیں اس بات کا مکلّف بناؤں کہ وہ اپنے راستوں سے کیچڑ مسجد میں لے آئیں۔‘‘

۱۲۰..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنَ بِحَذْفِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، وَ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ بَدْلَهُ

امام کا مؤذن کو حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کو حذف کر کے اس کی جگہ پر ’’نماز اپنے گھروں میں ادا کرلو‘‘ کے الفاظ کہنے کا حکم دینا

۱۸۶۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِيْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ: إِذَا قُلْتَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ. فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا ذٰلِكَ. فَقَالَ: أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ ذَا، فَقَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ. إِنَّ الْجُمُعَةَ عُزْمَةٌ وَّ إِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْا فِي الطِّيْنِ وَ الدَّحْضِ.

’’جناب عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک بارش والے دن اپنے مؤذن سے کہا: ’’جب تم أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ لوتو ’’حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ‘‘ نہ کہنا ’’بلکہ نماز اپنے گھروں میں پڑھ لو‘‘ کے الفاظ کہنا۔ تو گویا لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو، حالانکہ یہ کام اس ہستی نے بھی کیا ہے جو مجھ سے اعلیٰ اور افضل ہیں۔ بے شک جمعہ فرض ہے اور بلاشبہ میں نے یہ بات ناپسند کی کہ تمہیں (تمہارے گھروں سے) نکالوں اور تم مٹی اور کیچڑ میں چل کر (مسجد میں آؤ)۔‘‘

فوائد:......۱۔ جمعہ کے وقت بارش ہورہی تو جمعہ میں شامل نہ ہونے کی رخصت ہے اور جمعہ میں حاضر ہونے کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

۲۔ بارش کی صورت میں اذان جمعہ میں ’’حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ‘‘ اور ’’حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ‘‘ کی جگہ ’’صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ‘‘ کہنا مشروع ہے۔

۳۔ بارش جمعہ اور نماز باجماعت ترک کرنے کے شرعی اعذار میں سے ایک عذر ہے۔ جس کے باعث جمعہ اور نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

(۱۸۶۵) انظر الحديث السابق.

۱۲۱..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالنِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ الَّذِيْ خَبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَفِظَ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِيْ أَذْكُرُهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن (بارش کی وجہ سے) نماز گھروں میں ادا کرلو، کی نداء لگانا درست ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر و افضل ہے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشرطیکہ عباد بن منصور نے اس حدیث کو محفوظ کیا ہو جسے میں ابھی بیان کروں گا۔

۱۸۶۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ ۔وَ هُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ۔ عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فِيْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ ((أَنْ صَلُّوْا فِي رِحَالِكُمْ)).

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بارش والے دن جمعہ کے روز یہ فرمایا: ''اپنے گھروں اور خیموں میں نماز ادا کرلو۔''

۱۲۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَ بَيْنَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِكَلَامٍ أَوْ خُرُوْجٍ

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان گفتگو کر کے یا مسجد سے نکل کر فاصلہ کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۶۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ ۔يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ۔ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ.........

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَسْأَلُهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ، قُمْتُ أُصَلِّيْ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِيْ: إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ، فَلَا تُصَلِّهَا بِصَلَاةٍ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ

''جناب عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے سائب بن یزید کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا تو میں نے ان سے مسئلہ پوچھا۔ تو انہوں نے جواب دیا: ''ہاں میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز محراب میں ادا کی۔ پھر جب میں نے سلام پھیرا تو میں نے کھڑے ہو کر (نفل) نماز شروع کر دی تو انہوں نے مجھے بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا: جب تم

(۱۸۶۶) اسناده ضعيف۔ عباد بن منصور راوی ضعیف ہے تاہم شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الجماعة في ليلة المطيرة، حديث: ۹۳۸۔ مسند احمد: ۱/۲۷۷ من طريق آخر عنه.

(۱۸۶۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۰۵.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ .

جمعہ کی نماز پڑھ لو تو وہاں سے نکلے بغیر یا کلام کرنے سے پہلے جمعہ کی نماز کے ساتھ کوئی اور نماز مت ملاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔"

۱۲۳..... بَابُ الْاِكْتِفَاءِ مِنَ الْخُرُوْجِ لِلْفَصْلِ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِالتَّقَدُّمِ أَمَامَ الْمُصَلَّى الَّذِیْ صَلّٰى فِيْهِ الْجُمُعَةَ

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان فاصلہ کرنے کے لیے وہاں سے نکلے بغیر اتنا ہی کافی ہے کہ جس جگہ نماز جمعہ ادا کی تھی وہاں سے آگے بڑھ جائے

١٨٦٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِىْ ....

عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِى الْخَوَارِ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَسْأَلُهُ عَنْ شَیْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَهُ فِى الْمَقْصُوْرَةِ ، فَقُمْتُ لِأُصَلِّیَ مَكَانِیْ ، فَقَالَ لِیْ: لَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَمْضِیَ أَمَامَ ذٰلِكَ أَوْ تَتَكَلَّمَ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ .

"جناب عمر بن عطاء بن ابو الخوار بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے جناب سائب بن یزید کی خدمت میں اس چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے بھیجا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دیکھی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محراب میں نماز جمعہ ادا کی۔ پھر میں اپنی جگہ پر نفل نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا۔ تو انہوں نے مجھے کہا: جمعہ کی نماز کے ساتھ نفل نماز مت ملاؤ حتیٰ کہ تم اس جگہ سے آگے بڑھ جاؤ یا بات چیت کر لو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔"

فوائد:......مکرر ۱۷۰۵

۱۲۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطَوُّعِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِیْ مَنْزِلِهٖ

امام کا جمعہ کے بعد اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا مستحب ہے

١٨٦٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، وَ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ ....

(١٨٦٨) تقدم تخريجه برقم: ١٧٠٥.

(١٨٦٩) سنن ترمذی، كتاب الصلاة، باب ما جاء انه يصليهما فی البيت، حديث: ٤٣٣. مسند احمد: ٢/ ٣٥ـ من طريق عبدالرزاق۔ وقد تقدم تخريجه برقم: ١١٩٧،١٨٣٦.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ دَخَلَ بَيْتَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب جمعہ کی نماز ادا کر لیتے تو اپنے گھر جا کر دو رکعات ادا کرتے۔''

١٨٧٠ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ مَالِكٌ: أَخْبَرَنِيْ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز جمعہ اور نماز مغرب کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

١٨٧١ ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ١٨٣٦ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

١٢٥..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ لِلْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ خُرُوْجِهِ مِنْهُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّيْ لَا أَقِفُ عَلَى سَمَاعِ مُوْسَى بْنِ الْحَارِثِ فِيْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

امام کے لیے جمعہ کے بعد مسجد میں اس سے نکلنے سے پہلے نفل ادا کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ مجھے موسیٰ بن حارث کی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں علم نہیں۔

١٨٧٢ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فَرَأَى أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ رَآهَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدھ والے دن بنی عمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو آپ نے کھجوروں کی نگہداشت اور پرورش کے بارے

(١٨٧٠) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الصلاة الجمعة وقبلها، حدیث: ٩٣٧ـ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضل السنن الراتبة، حدیث: ٧٢٩ـ سنن ابی داود: ١٢٥٢ـ سنن نسائی: ٨٧٤ـ مسند احمد: ٦٣/٢.

(١٨٧١) تقدم تخریجه برقم: ١١٩٨ـ وانظر الحدیث السابق.

(١٨٧٢) اسناده ضعیف: عاصم بن سوید مجہول راوی ہے۔ نیز محمد بن حارث غیر معروف ہے۔ الضعیفة: ٦٩٣٤ـ صحیح ابن حبان: ٢٤٧٥ من طریق ابن خزیمة.

حَضْنِهِ عَلَى النَّخِيْلِ . فَقَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا جِئْتُمْ عِيْدَكُمْ هٰذَا مَكَثْتُمْ حَتّٰى تَسْمَعُوْا مِنْ قَوْلِي . قَالُوْا: نَعَمْ بِاٰبَائِنَا أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ أُمَّهَاتِنَا . قَالَ: فَلَمَّا حَضَرُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ ، وَ لَمْ يَرَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ، كَانَ يَنْصَرِفُ إِلٰى بَيْتِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

میں ایسی چیزیں دیکھیں جو آپ نے اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اپنی اس عید پر آؤ اور میری بات سننے تک ٹھہر و تو بہت اچھا ہوگا۔'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (ضرور آئیں گے) اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں'' حضرت جابر کہتے ہیں: پھر جب وہ جمعہ کے دن حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز جمعہ پڑھائی پھر نماز جمعہ کے بعد آپ نے مسجد ہی میں دو رکعات ادا کیں۔ حالانکہ آپ کو جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد دو رکعات نماز مسجد میں ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا تھا۔ اس سے پہلے آپ (جمعہ کے بعد) گھر تشریف لے جاتے تھے (اور نفل گھر میں ادا کرتے تھے)۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔''

۱۲۶..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِ بِأَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِأَرْبَعِ رَكْعَاتٍ بِلَفْظٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ مقتدی کو جمعہ کے بعد چار رکعت نفل ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۷۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ۔يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ۔ وَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، كِلَاهُمَا ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((صَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ)) . وَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعاً .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھو۔'' اور جناب عبدالجبار کی روایت میں ہے: ''نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں۔''

(۱۸۷۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حدیث: ۸۸۱/۶۸ بمعناہ۔ سنن ابی داود: ۱۱۳۱۔ سنن نسائی: ۱۴۲۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۲۲۔ سنن ترمذی: ۵۲۳۔ مسند احمد: ۲۴۹/۲۔ مسند الحمیدی: ۹۷۶.

۱۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمَرْءَ بِأَنْ يَّتَطَوَّعَ بِأَرْبَعِ رَكْعَاتٍ إِذَا أَرَادَ أَن يُّصَلِّيَ بَعْدَهَا، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا فَتَطَوُّعٌ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ

گزشتہ مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نمازی کو چار رکعات نفل ادا کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ وہ جمعہ کے بعد نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جمعہ کے بعد جتنی نماز پڑھے گا وہ نفل ہوگی فرض نہیں

۱۸۷۴ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْـمَـخْزُوْمِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ (ح) وَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، جَمِيْعاً عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّياً بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعاً)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ اس کے بعد چار رکعات پڑھے۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز جمعہ کے بعد سنتیں پڑھنا اور ان کی ترغیب دینا مستحب فعل ہے۔ جمعہ کے بعد کم از کم نماز دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ چار رکعتیں مسنون ہیں۔

۲۔ مَـنْ كَـانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا کے الفاظ دلیل ہیں کہ جمعہ کے بعد چار نوافل مسنون ہیں، واجب نہیں، آپ ﷺ نے چار نوافل ان کی فضیلت کی وجہ سے بیان کیے ہیں اور مختلف اوقات میں جمعہ کے بعد دو رکعتیں بیانِ جواز کے لیے ادا کی ہیں۔ (شرح النووی: ٦/ ١٦٩)

۱۲۸..... بَابُ الرُّجُوْعِ إِلَى الْمَنَازِلِ بَعْدَ قَضَاءِ الْجُمُعَةِ لِلْغَدَاءِ وَ الْقَيْلُوْلَةِ

جمعہ سے فارغ ہو کر دوپہر کے کھانے اور آرام کے لیے گھروں کو واپس لوٹنے کا بیان

۱۸۷۵ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ قَالَا: ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، ....

عَـنْ سُهَيْـلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: كُنَّا نُـجَـمِّـعُ مَـعَ رَسُـوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَغَدّٰى وَ نَقِيْلُ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ ادا کرتے پھر ہم واپس جا کر دوپہر کا کھانا کھاتے اور آرام کرتے۔''

(۱۸۷٤) انظر الحديث السابق. (۱۸۷۵) انظر الحديث الآتی.

١٨٧٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَ لَا نَقِيْلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے بعد ہی دوپہر کا کھانا کھاتے اور آرام کرتے تھے۔''

١٨٧٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيْلُ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ ادا کیا کرتے تھے پھر واپس جا کر دوپہر کا آرام کرتے تھے۔''

فوائد :...... جمعہ کے دن جمعہ کے لیے دن کے شروع حصے میں جانا مستحب فعل ہے۔اور دوپہر کا کھانا اور قیلولہ کا اہتمام نماز جمعہ کے بعد مستحب ہے۔

١٢٩..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِنْتِشَارِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَ الْإِبْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

نماز جمعہ کے بعد زمین میں پھیل جانا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل تلاش کرنا مستحب ہے

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾ إِلَّا أَنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ سَعِيْدَ بْنَ عَنْبَسَةَ الْقَطَّانَ هٰذَا، وَ لَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدٌ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّ لَا جَرْحٍ غَيْرَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ فِيْ نَصِّ تَنْزِيْلِهٖ بَعْدَ قَضَاءِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِالْإِنْتِشَارِ فِي الْأَرْضِ وَ الْإِبْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَ هٰذَا مِنْ أَمْرِ الْإِبَاحَةِ .

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾''پھر جب نماز مکمل ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔'' مگر میرا دل اس روایت سے مطمئن نہیں ہے کیونکہ میں اس حدیث کے راوی سعید بن عنبسہ کو نہیں جانتا اور نہ سعید کے استاد عبداللہ بن بسر کے بارے میں جرح وتعدیل کو جانتا ہوں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی نص میں جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر زمین میں پھیل جانے اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم اباحت وجواز کے لیے ہے۔

(١٨٧٦) صحيح بخارى، كتاب الجمعة، باب قول الله تعالىٰ ﴿فاذا قضيت الصلاة﴾، حديث: ٩٣٩ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، حديث: ٨٥٩ـ سنن ترمذى: ٥٢٥ـ سنن ابن ماجه: ١٠٩٩ـ سنن ابى داود: ١٠٨٦.

(١٨٧٧) صحيح سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء فى وقت الجمعة، حديث: ١١٠٢ـ تقدم تخريجه برقم: ١٠٤١

۱۸۷۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحيَى بْنِ فَيَّاضٍ -بَصْرِيٌّ- ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَنْبَسَةَ- وَ هُوَ الْقَطَّانُ- ثَنَا............

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَدْراً طَوِيْلاً، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ لِأَيِّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هٰذَا؟ قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ سَيِّدَ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا يَصْنَعُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

"جناب عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز جمعہ ادا کر لیتے تو مسجد سے نکل کر بہت دور تشریف لے جاتے۔ پھر وہ مسجد میں واپس آتے اور جتنی نماز اللہ تعالیٰ ان کے لیے مقدر کرتا وہ ادا کرتے۔ تو میں نے ان سے عرض کی: "اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ یہ کام کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: "کیونکہ میں نے سید المرسلین نبی کریم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے" اور یہ آیت تلاوت کی ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ "پھر جب نماز پوری ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، تا کہ تم فلاح پاؤ۔"

❀❀❀❀

(۱۸۷۸) اسنادہ ضعیف: عبداللہ بن بسر الحبر انی راوی ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد: ۲/ ۱۹٤ بحوالہ معجم کبیر طبرانی۔

كِتَابُ الصِّيَامِ

روزے کے احکام ومسائل

الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا بِنَقْلِ الْعَدَلِ عَنِ الْعَدَلِ مَوْصُوْلاً إِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِي الْإِسْنَادِ، وَلَا جَرْحٍ فِيْ نَاقِلِي الْأَخْبَارِ إِلَّا مَا نَذْكُرُ أَنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ بَعْضِ الْأَخْبَارِ شَيْءٌ، إِمَّا لِشَكٍّ فِيْ سَمَاعِ رَاوٍ مِّنْ فَوْقِهِ خَبَراً أَوْ رَاوٍ لَّا نَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ فَنُبَيِّنُ أَنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ ذٰلِكَ الْخَبَرِ، فَإِنَّا لَا نَسْتَحِلُّ التَّمْوِيْهَ عَلٰى طَلَبَةِ الْعِلْمِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَيْرِ صَحِيْحٍ لَّا نُبَيِّنُ عِلَّتَهُ فَيَغْتَرَّ بِهِ مَنْ يَّسْمَعُهُ فَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ.

نبی کریم ﷺ سے سند کے ساتھ مذکور احادیث کے مختصر مجموعہ سے مختصراً روزوں کے مسائل واحکام کا بیان۔ اس شرط کے مطابق جو ہم نے بیان کی ہے کہ ہر حدیث عادل راوی عادل راوی سے نبی کریم ﷺ تک متصل بیان کرے گا سند کسی جگہ سے منقطع نہیں ہوگی اور نہ راوی میں کوئی جرح ہوگی سوائے ان بعض روایات کے جن کے بارے میں ہمارا دل مطمئن نہیں ہوگا۔ یا تو کسی راوی کے اپنے استاد سے سماع میں شک کی وجہ سے یا کسی راوی کے بارے میں جرح وتعدیل کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے تو ہم بیان کر دیں گے کہ اس روایت کے بارے میں ہمارے دل میں شک ہے۔ کیونکہ ہم غیر صحیح روایت کو، اس کی علت بیان کیے بغیر کہ جس سے بعض لوگوں کو دھوکہ ہو جائے، بیان کر کے طالب علموں پر حقائق کی پردہ پوشی حلال نہیں سمجھتے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی درست کام کی توفیق عنایت فرماتا ہے۔

١..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيْمَانِ

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے ایمان کا حصہ ہیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَّعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيِّ، وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ جَمِيْعاً عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں حماد بن زید، عباد بن عباد مہلبی اور شعبہ بن حجاج کی ابو جمرہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں۔“

۱۸۷۹ـ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ، أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا قُرَّةُ.........

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ لِيْ جَرَّةً أَنْتَبِذُ لِيْ فِيْهَا، فَأَشْرِبُ مِنْهُ، فَإِذَا أَطَلْتُ الْجُلُوْسَ مَعَ الْقَوْمِ خَشِيْتُ أَنْ أَفْتَضِحَ مِنْ حَلَاوَتِهِ. فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((مَرْحَباً بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى)). قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُّضَرَ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَحَدِّثْنَا عَمَلًا مِّنَ الْأَمْرِ إِذَا أَخَذْنَا بِهِ دَخَلْنَا بِهِ الْجَنَّةَ، وَ نَدْعُوْ إِلَيْهِ مَّنْ وَّرَاءَنَا. وَقَالَ: ((اٰمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّ أَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ)) وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوْا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغَانِمِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَ النَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

"جناب ابوحمزہ ضبعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی: میرا ایک مٹکا ہے جس میں میں نبیذ تیار کرتا ہوں پھر میں اس سے پی لیتا ہوں۔ پھر جب میں لوگوں کے ساتھ دیر تک بیٹھتا ہوں تو میں ڈرتا ہوں کہ اس کے نشے اور حلاوت کی وجہ سے رسوا نہ ہو جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا: عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: وفد کو خوش آمدید تم بغیر رسوا ہوئے اور شرمسار ہوئے بہت اچھے آئے ہو" انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے مشرکین حائل ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ ہمیں ایسے اسلامی اعمال بتائیں جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والے افراد کو اس کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں چار کاموں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ (جن کاموں کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں) اللہ پر ایمان لانا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ پر ایمان کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور غنیمتوں میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور میں تمہیں کدو کے برتن، کریدی ہوئی

(۱۸۷۹) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۷.

لکڑی کے برتن، سبز لاکھی مٹکے اور روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔"

٢..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذِ الْإِيْمَانُ وَالْإِسْلَامُ اِسْمَانِ لِمُسَمًّى وَاحِدٍ

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے اسلام کا حصہ ہیں کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ جِبْرِيْلَ فِيْ مَسْأَلَتِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِسْلَامِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں "کتاب الایمان" میں جبرائیل علیہ السلام کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کے متعلق حدیث بیان کر چکا ہوں۔

١٨٨٠ - حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ الْجُمَحِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيِّ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةَ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ)).

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔"

١٨٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَاصِمٌ -يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ- قَالَ، سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے۔"

فوائد:......روزہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے اہم رکن ہے، جس کے تمام اہل اسلام پابند ہیں، یہ ایمان کی شروط میں سے اہم شرط ہے۔ جس کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے اور انسان دائرہ اسلام میں مکمل داخل نہیں ہوتا۔

٢۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور تمام اہل اسلام کا رمضان کے روزوں کی فرضیت پر اجماع ہے، نیز روزے دو ہجری کو فرض قرار دیئے گئے۔

(١٨٨٠) سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء بنی الاسلام علی خمس، حدیث: ٢٦٠٩ من طریق وکیع۔ وقد تقدم برقم: ٣٠٨.

(١٨٨١) تقدم تخریجه برقم: ٣٠٩.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ صِيَامِهِ

ماہ رمضان اور اس کے روزوں کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ

٣..... بَابُ ذِكْرِ فَتْحِ أَبْوَابِ الْجِنَانِ

رمضان المبارک میں جنت کے دروازوں کے کھلنے کا بیان

نَسْأَلُ اللّٰهَ دُخُوْلَهَا، وَ إِغْلَاقِ أَبْوَابِ النَّارِ بَاعَدَنَا اللّٰهُ مِنْهَا وَ تَصْفِيْدِ الشَّيَاطِيْنِ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهِمْ، فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍّ مُّرَادُهُ خَاصٌّ فِيْ تَصْفِيْدِ الشَّيَاطِيْنِ .

ہم اللہ تعالیٰ سے جنت میں داخلے کا سوال کرتے ہیں اور جہنم کے دروازوں کے بند ہونے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔ اور شیاطین کے جکڑے جانے کا ذکر، ہم ان کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، اس سلسلے میں عام الفاظ کا ذکر جبکہ شیاطین کے جکڑے جانے میں ان کی مراد خاص ہے۔

١٨٨٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ نَا أَبُوْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ سُهَيْلٍ عَمُّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ابوسہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں۔''

فوائد :......١۔ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، شیطان پابند سلاسل ہو جاتے ہیں، قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: (ا) یہ امور حقیقت پر محمول کیے جائیں اور جنت کو دروازوں کے کھولنا، جہنم کے دروازوں کو بند کرنا اور شیاطین کی جکڑ بندی اس عظیم ماہ کے آغاز اور اس کی عظیم حرمت کی علامت ہے، اور شیاطین کو اس لیے قید کیا جاتا ہے تا کہ وہ اہل ایمان کو ایذا دینے اور انہیں

(١٨٨٢) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان، حديث: ١٨٩٨ ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، حديث: ١٠٧٩ ـ سنن نسائی: ٢٠٩٩ ـ مسند احمد: ٣٥٧/٢ ـ سنن الدارمی: ١٧٧٥.

گمراہ کرنے سے باز رہیں۔

۲۔ یہ بھی احتمال ہے کہ (جنت کے دروازے کھلنے، جہنم کے دروازے بند ہونے اور شیاطین کی قید سے) مجازی معنی مراد ہو۔ اور اس سے مقصود کثرت ثواب اور عام معافی ہو اور شیاطین کے گمراہ کرنے اور لوگوں کو ایذا پہنچانے کا عمل دخل انتہائی کم ہو جاتا ہے۔ (شرح النووی: ۷/ ۱۸۸)

۳۔ رمضان کے مہینے میں تمام شیاطین پابند سلاسل نہیں ہوتے بلکہ سرکش اور شیاطین کی قیادت قید کی جاتی ہے۔ جس سے بڑے فتنوں اور زیادہ فتنہ سامانیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ البتہ کم تر درجے کے شیاطین اور انسانی نفس امارہ کی سرگرمیاں اور بغاوتیں اپنا عمل جاری رکھتی ہیں۔ جس کی وجہ سے رمضان کے مقدس مہینے میں بھی گناہ، گمراہی، بغاوت اور سرکشی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ انسانی شیاطین کی وجہ سے بھی گناہوں کا ارتکاب ہوتا ہے۔

۴۔ رمضان المبارک کے مہینے میں فرشتوں کے ذریعے منادی کرا کے نیکی کی ترغیب اور بدی سے روکا جاتا ہے۔

۵۔ رمضان کی ہر رات کو خوش قسمت لوگوں کو جہنم سے آزادی دی جاتی ہے اور یہ سلسلہ تا اختتامِ رمضان جاری رہتا ہے۔ تاکہ انسان خود کو اس قابل بنائے کہ وہ جہنم سے آزاد کردہ گروہ میں شامل ہو جائے۔

۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ ((وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ)) مَرَدَةُ الْجِنِّ مِنْهُمْ،

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں'' سے آپ کی مراد سرکش جن ہیں

لَا جَمِيْعَ الشَّيَاطِيْنِ، إِذِ اسْمُ الشَّيَاطِيْنِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِهِمْ، وَ ذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَكِ فِيْ رَمَضَانَ إِلَى الْخَيْرَاتِ، وَ التَّقْصِيْرِ عَنِ السَّيِّئَاتِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ أَبْوَابَ الْجِنَانِ إِذَا فُتِحَتْ لَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَلَا يُفْتَحُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ النِّيْرَانِ إِذَا أُغْلِقَتْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ .

تمام شیاطین مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ شیاطین کا لفظ بعض جنوں پر بولا جاتا ہے۔ اور رمضان المبارک میں فرشتے کے بھلائی کے کاموں کی طرف بلانے اور برائیوں سے رُکنے کی دعوت کا بیان۔ اس دلیل کے ساتھ کہ جب رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو پھر کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جہنم کے دروازوں کو بند کرنے کے بعد کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا۔

۱۸۸۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ......

(۱۸۸۳) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل شھر رمضان، حدیث: ٦٨٢۔ سنن ابن ماجه: ١٦٤٢۔ صحيح ابن حبان: ٣٤٢٥.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجِنَانِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِّنْهَا بَابٌ، وَ نَادٰى مُنَادٍ يَّا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین کے سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر اس کا کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے خیر کے طالب! آگے بڑھ (خوب نیکیاں کرلے) اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے جہنم سے آزاد ہونے والے بہت سارے لوگ ہوتے ہیں۔''

٥..... بَابٌ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أَنَّهُ خَيْرُ الشُّهُوْرِ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَذِكْرِ إِعْدَادِ الْمُؤْمِنِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ.

ماہ رمضان کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ رمضان مسلمانوں کے لیے تمام مہینوں سے بہتر ہے اور رمضان شروع ہونے سے پہلے مومن کا عبادت کے لیے (فارغ ہونے کے لیے) مالی طاقت کو جمع کرنے کا بیان

١٨٨٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ تَمِيْمٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هٰذَا بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا مَرَّ بِالْمُسْلِمِيْنَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَّهُمْ مِنْهُ، وَلَا مَرَّ بِالْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَّهُمْ مِّنْهُ بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُكْتَبَ أَجْرُهُ وَ نَوَافِلُهُ قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَهُ وَ يُكْتَبَ إِصْرُهُ وَ شِقَاءُهُ قَبْلَ أَنْ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس تمہارا یہ مبارک مہینہ آ گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے ساتھ مسلمانوں کے لیے اس سے بہتر کوئی مہینہ مسلمانوں کے پاس سے نہیں گزرتا اور نہ منافقین کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی برا مہینہ گزرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے ساتھ، یہ مہینہ شروع ہونے سے پہلے (مومن) کا اجر اور اس کے نوافل لکھ دیئے جاتے ہیں اور (منافق) کا

(١٨٨٤) اسناده ضعيف: تمیم راوی مجہول ہے۔ مسند احمد: ٢/ ٥٢٤.

يَـدْخُلَهُ ، وَ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَعُدُّ فِيْهِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ ، وَ يَعُدُّ فِيْهِ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَـفَلَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ فَغَنَمٌ يَـغْـنِـمُـهُ الْمُؤْمِنُ)) . هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيٰى . وَقَـالَ بُـنْـدَارٌ: فَهُـوَ غَنِمٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغْتَنِمُهُ الْفَاجِرُ . عَمْرُو بْنُ تَمِيْمٍ هٰذَا يُقَالُ لَهُ مَوْلٰى بَنِيْ رِمَانَةَ مَدَنِيٌّ .

گناہوں پر اصرار اور بدبختی اس مہینے کے شروع ہونے سے پہلے لکھ دی جاتی ہے۔ اور یہ اس طرح کہ مومن اس مہینے میں عبادت کے لیے مالی قوت جمع کر لیتا ہے۔ اور منافق مومنوں کی غفلت و بے خبری اور ان کے عیوب ونقائص تلاش کرنے کی تیاری کرتا ہے۔ پس یہ مہینہ غنیمت ہے جس سے مومن فائدہ حاصل کرتا ہے۔" یہ جناب یحییٰ کی روایت ہے اور جناب بندار کی روایت میں ہے: پس وہ مومنوں کے لیے غنیمت ہے جس سے فاجر شخص فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔"

٦..... بَابُ ذِكْرِ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَغْفِرَتِهِ إِيَّاهُمْ كَرَماً وَّ جَوْداً إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُ خَلَفاً أَبَا الرُّبَيِّعِ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّ لَا جَرْحٍ، وَ لَا عَمْرِو بْنِ حَمْزَةَ الْقَيْسِيَّ الَّذِيْ هُوَ دُوْنَهُ

ماہ رمضان کی پہلی رات اللہ تعالیٰ کے اپنے مومن بندوں پر فضل وکرم اور سخاوت کرتے ہوئے ان کی بخشش کرنے کے احسان کا ذکر بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے ابوربیع کے متعلق جرح وتعدیل کا علم نہیں ہے اور نہ اس کے شاگرد عمرو بن حمزہ القیسی کے بارے میں علم ہے

١٨٨٥۔ ثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ حَمْزَةَ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا خَلَفٌ أَبُوْ الرُّبَيِّعِ إِمَامُ مَسْجِدِ ابْنِ أَبِيْ عُرُوْبَةَ۔ ثَنَا..........

أَنَـسُ بْـنُ مَـالِكٍ ، قَـالَ: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَسْتَقْبِلُكُمْ وَ تَسْتَـقْبِـلُـوْنَ)) . ثَـــلَاثَ مَـرَّاتٍ ، فَقَـالَ عُـمَـرُبْــنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَحْيٌ نَـزَلَ . قَـالَ: ((لَا)) ، قَـالَ: عُـدُوٌّ حَضَرَ؟ قَـالَ: ((لَا)) . قَالَ: فَمَاذَا ؟ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَـزَّوَجَـلَّ يَـغْـفِـرُ فِـيْ أَوَّلِ لَيْـلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَـضَانَ لِكُلِّ أَهْلِ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ)) ، وَ أَشَارَ

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ تمہارے پاس آنے والا ہے اور تم استقبال کرنے والے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "اے اللہ کے رسول! کیا وحی نازل ہونے والی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا کوئی دشمن آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: "پھر کیا آنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، ماہ رمضان کی پہلی رات اس قبلے

(١٨٨٥) اسناده ضعيف: عمرو بن حمزہ راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة: ٢٩٨۔ شعب الايمان للبيهقي: ٣٦٢١.

بِيَدِهِ إِلَيْهَا ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَهُزُّ رَأْسَهُ ، وَ يَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا فُلَانُ ضَاقَ بِهِ صَدْرُكَ))؟ قَالَ: لَا ، وَلٰكِنْ ذَكَرْتُ الْمُنَافِقَ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ وَ لَيْسَ لِكَافِرٍ مِّنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ)) .

والے ہر شخص کو معاف فرما دیتے ہیں اور آپ نے قبلہ کی طرف اشارہ کیا تو ایک شخص اپنے سر کو ہلا ہلا کر واہ واہ کہنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا: اے فلاں! کیا اس بات سے تمہارا سینہ تنگ ہوا ہے۔ (تمہیں یہ بات پسند نہیں آئی)؟ اس نے جواب دیا: نہیں، لیکن مجھے منافق یاد آ گئے (کہ وہ بھی اہل قبلہ ہونے کی وجہ سے بخش دیئے جائیں گے) تو آپ نے فرمایا: ''بے شک منافقین کافر ہیں اور کافر کو اس مبارک فضیلت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔''

٧..... بَابُ ذِكْرِ تَزْيِيْنِ الْجَنَّةِ لِشَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے لیے جنت کی آرائش وزیبائش کا بیان

وَ ذِكْرِ بَعْضِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِلصَّائِمِيْنَ فِي الْجَنَّةِ غَيْرَ مُمْكِنٍ لِآدَمِيٍّ صِفَتُهُ، إِذْ فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ جَرِيْرِ بْنِ أَيُّوْبَ الْبَجَلِيِّ .

اور ان بعض نعمتوں کا ذکر جو اللہ تعالیٰ نے روزے داروں کے لیے جنت میں تیار کی ہیں۔ کسی آدمی کے لیے ان کی صفت بیان کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ جنت میں وہ وہ نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ ان کا خیال کسی انسان کے دل میں گزرا ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ جریر بن ایوب بجلی کے بارے میں میرا دل غیر مطمئن ہے۔

١٨٨٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُوْ عِتَابٍ ، أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَا: ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ أَيُّوْبَ الْبَجَلِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ ـ قَالَ.........

أَبُو الْخَطَّابِ ـ الْغِفَارِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (ح) وَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذَا حَدِيْثُ أَبِي الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

''جناب ابو خطاب غفاری رحمہ اللہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دن فرماتے ہوئے سنا، جبکہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اگر بندے رمضان المبارک کی اہمیت و شان جان لیں تو میری امت تمنا کرے کہ سارا سال

(١٨٨٦) اسناده ضعيف موضوع: جریر بن ایوب البجلی راوی منکر الحدیث ہے۔ مسند ابی یعلی ٥٢٧٣ ـ مجمع الزوائد: ١٤١/٣ ـ ١٤٢ ـ بحواله معجم كبير طبراني ـ شعب الايمان للبيهقي: ٣٦٣٤.

اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذَاتَ يَوْمٍ وَّ قَدْ أَهَلَّ رَمَضَانُ، فَقَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَن يَّكُوْنَ السَّنَةَ كُلَّهَا))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَدِّثْنَا، فَقَالَ: ((إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَّأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ، فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ فَتَنْظُرُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ إِلَى ذٰلِكَ فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجاً تَقِرُّ أَعْيُنُنَا بِهِمْ، وَتَقِرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا، قَالَ: فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَّصُوْمُ يَوْماً مِّنْ رَّمَضَانَ إِلَّا زُوِّجَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فِي خَيْمَةٍ مِّنْ دُرَّةٍ مِّمَّا نَعَتَ اللّٰهُ ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ عَلَى كُلِّ امْرَأَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً لَّيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلَى لَوْنِ الْأُخْرَى، تُعْطَى سَبْعِيْنَ لَوْناً مِّنَ الطِّيْبِ، لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ عَلَى رِيْحِ الْآخَرِ، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ سَبْعُوْنَ أَلْفَ وَصِيْفَةٍ لِحَاجَتِهَا، وَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ وَصِيْفٍ، مَّعَ كُلِّ وَصِيْفٍ صَحْفَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فِيْهَا لَوْنُ طَعَامٍ تَجِدُ لِآخَرِ لُقْمَةٍ مِنْهُ لَذَّةً لَّا تَجِدُ لِأَوَّلِهِ، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ سَبْعُوْنَ سَرِيْراً مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشاً بَطَائِنُهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ، فَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ أَرِيْكَةً،

ہی رمضان رہے۔ تو بنوخزاعہ کے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہمیں (اس کی شان کے متعلق) بیان کریں۔ پس آپ نے فرمایا: بے شک جنت کو رمضان کے لیے پورا سال آراستہ کیا جاتا ہے پھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس سے جنت (کے درختوں) کے پتے بجنے لگتے ہیں۔ حورعین یہ منظر دیکھ کر کہتی ہیں: ''اے ہمارے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے خاوند بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہمارے ساتھ ٹھنڈی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لہٰذا جو شخص بھی رمضان میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اس کی شادی ایک حورعین سے کر دی جاتی ہے جو موتی سے بنے خیمے میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا وصف بیان کیا ہے: ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ''حوریں خیموں میں محفوظ ہوں گی۔'' (الرحمٰن: ۷۲) ہر عورت ستر جوڑے پہنے ہو گی۔ کسی جوڑے کا رنگ دوسرے کے ساتھ ملتا نہیں ہوگا اسے ستر قسم کی خوشبوئیں دی جائیں گی۔ ان میں سے کوئی خوشبو دوسری سے ملتی جلتی نہ ہوگی۔ ان میں سے ہر عورت کی خدمت کے لیے ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔ اور ستر ہزار خادم ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس سونے کا ایک پیالہ ہوگا۔ اس میں ایسا کھانا ہوگا کہ ہر لقمے کی لذت مختلف ہوگی۔ ہر عورت کے لیے سرخ یاقوت سے بنے ستر پلنگ ہوں گے۔ ہر پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے۔ ہر بچھونے پر ستر آراستہ تکیے ہوں گے۔ اور اس کے خاوند کو بھی سرخ یاقوت کے پلنگ پر جس پر موتیوں کی جھالر ہوگی اسی طرح کی نعمتیں عطا ہوں گی۔ وہ سونے کے دو کنگن پہنے ہوگا۔

وَّ يُعْطٰى زَوْجُهَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَلٰى سَرِيْرٍ مِّنْ يَاقُوْتٍ أَحْمَرَ، مُوَشَّحٍ بِالدُّرِّ، عَلَيْهِ سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، هٰذَا بِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَّمَضَانَ، سِوٰى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ . وَ رُبَّمَا خَالَفَ الْفِرْيَابِيُّ سَهْلَ بْنَ حَمَّادٍ فِي الْحَرْفِ وَ الشَّيْءِ فِيْ مَتْنِ الْحَدِيْثِ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ، نَا جَرِيْرُ بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ بُرْدَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ رَّجُلٍ مِنْ غِفَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَهُ، إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ .

یہ انعامات رمضان کے ہر روزے کے بدلے میں ہوں گے اور دیگر نیک اعمال کا بدلہ الگ ہو گا۔" بعض اوقات فریابی نے سہل بن حماد کی متن حدیث کے بعض الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں ہے: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کے اس فرمان ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ تک روایت بیان کی۔"

٨..... بَابُ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

ماہِ رمضان کے فضائل کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو

١٨٨٧۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُّبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَ قِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعاً، مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدّٰى فِيْهِ فَرِيْضَةً، كَانَ

"حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: "لوگو! تمہارے پاس بڑا عظیم مہینہ آ گیا ہے۔ یہ مہینہ بڑا مبارک ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض اور اس کی راتوں کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس میں کوئی نیک کام کر کے اللہ کا تقرب حاصل کرتا ہے تو گویا اس نے دیگر مہینوں میں ادا کیے گئے فرض جیسا کام ہے۔ اور جس شخص نے اس میں

(١٨٨٧) اسناده ضعيف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة: ٨٧١۔ شعب الايمان للبيهقي: ٣٦٠٨.

كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَ الصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يَزْدَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِماً كَانَ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ، وَ عِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ، وَ كَانَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ)). قَالُوْا. لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ. فَقَالَ: ((يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِماً عَلٰى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مُذْقَةِ لَبَنٍ، وَ هُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَ أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَ اٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ، مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصْلَتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَ خَصْلَتَيْنِ لَا غِنًى بِكُمْ عَنْهُمَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَتَسْتَغْفِرُوْنَهُ، وَ أَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنًى بِكُمْ عَنْهُمَا، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَ تَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ، وَ مَنْ أَشْبَعَ فِيْهِ صَائِماً، سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَّا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ)).

فرض ادا کیا تو گویا وہ اس شخص جیسا ثواب حاصل کرے گا جس نے ستر فرائض دیگر مہینوں میں ادا کیے ہوں۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے۔ اس مہینے مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں روزے دار کا روزہ افطار کروایا تو وہ اس کے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا اور جہنم سے اس کی گردن کی آزادی کا ذریعہ بنے گا اور اسے روزے دار کے برابر ثواب ملے گا جبکہ روزے دار کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا: ہم میں سے ہر شخص کو افطاری کرانے کا سامان میسر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتے ہیں جو روزے دار کو ایک کھجور یا پانی کے گھونٹ یا کچی لسی کے ایک گھونٹ سے روزہ افطار کراتا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی حصہ باعث رحمت ہے، درمیانہ حصہ مغفرت و بخشش کا ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا ہے۔ جس شخص نے اپنے غلام کو تخفیف و آسانی دی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں اور اسے جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔ اس مہینے میں چار کام بکثرت کرو۔ دو کاموں سے تم اپنے رب کی رضا و خوشنودی حاصل کر لو گے اور دو کاموں سے تم بے پروا نہیں ہو سکتے۔ رہے وہ دو کام جن سے تم اپنے رب کی رضا حاصل کر لو گے تو وہ اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اس سے گناہوں کی بخشش مانگنا ہے۔ اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے پرواہ نہیں ہو سکتے تو وہ یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے اس کی پناہ میں آ جاؤ۔ اور جس شخص نے اس مہینے میں روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا

جس سے وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہیں ہوگا۔"

٩..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ فِيْ رَمَضَانَ لَعَلَّ الرَّبَّ عَزَّ وَ جَلَّ بِرَأْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ، يَغْفِرُ لِلْمُجْتَهِدِ قَبْلَ أَن يَّنْقَضِيَ الشَّهْرُ وَ لَا يَرْغَمَ بِأَنْفِ الْعَبْدِ بِمَضْيِ رَمَضَانَ قَبْلَ الْغُفْرَانِ

رمضان المبارک میں خوب محنت کے ساتھ عبادت کرنا مستحب ہے۔ شاید کہ اللہ عزوجل اپنی شفقت ورحمت سے اس مہینے کے اختتام سے قبل ہی عبادت میں محنت کرنے والے کی بخشش فرمادے اور بندے کی ناک رمضان کے گزرنے اور بخشش حاصل کرنے سے پہلے خاک آلود نہ ہو

١٨٨٨ ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ ـ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: ((اٰمِيْنَ، اٰمِيْنَ، اٰمِيْنَ))، فَقِيْلَ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ فَقَالَ: ((قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَ عَبْدٍ أَوْبَعُدَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ بَعُدَ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ بَعُدَ، ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ)).

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ آمین۔ آمین۔ آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! آپ یہ کام پہلے نہیں کیا کرتے تھے (آج کیا بات ہوئی؟) تو آپ نے فرمایا: "مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی ناک خاک آلود کرے یا وہ رحمت سے دور ہوا، جو رمضان کے آنے کے باوجود بخشش و مغفرت حاصل کرنے سے محروم رہا تو میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو یا وہ رحمت الٰہی سے دور ہو جائے جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا (پھر ان کی خدمت نہ کرنے سے) وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکے۔ تو میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو یا وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ تو میں نے کہا: آمین۔"

فوائد:......١۔ رمضان المبارک میں اعمال صالحہ اور فرائض دلجمعی سے ادا کرنے چاہئیں اور ان کا اس حد تک اہتمام کرنا چاہیے کہ انسان کی مغفرت اور جہنم سے خلاصی ہو جائے، بصورت ناکامی وہ رمضان کے تقدس وفضل کے

(١٨٨٨) اسناده جيد: الادب المفرد للبخاري: ٦٤٦ ـ صحيح ابن حبان: ٩٠٤.

باوجود ناکام ونامراد رہے گا۔

۲۔ بوڑھے والدین کی خدمت کرنے کا صلہ جنت ہے اور اس سے محروم رہنے والا نہایت نقصان میں ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کا اسم مبارک سن کر آپ پر درود پڑھنے کی تاکید ہے اور اس میں سستی کا شکار رحمت ایزدی سے محروم اور نقصان میں ہے۔

۱۰...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجَوْدِ بِالْخَيْرِ وَ الْعَطَايَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى انْسِلَاخِهِ إِسْتِنَاناً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں ماہ رمضان میں اس کے ختم ہونے تک مالی سخاوت کرنا اور عطیہ دینا مستحب ہے

۱۸۸۹۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَ كَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَأْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر خیر و بھلائی کی سخاوت کرنے والے تھے۔ اور آپ رمضان میں سب سے زیادہ سخاوت کرتے تھے حتی کہ رمضان ختم ہو جاتا۔ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور آپ سے قرآن مجید کا دور کرتے لہٰذا جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو رسول اللہ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ خیر کی سخاوت کرتے۔''

فوائد:......۱۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کی عظیم جود وسخاوت کا بیان ہے:

۲۔ رمضان المبارک میں کثرت سے سخاوت کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ صالحین سے ملاقات کے وقت اور ان کی فراغت کے بعد ان سے ملاقات کی امید میں زیادہ خرچ کرنا اور بھلائی کے زیادہ کام کرنے مستحب ہے۔

۴۔ قرآن کا مذاکرہ مستحب فعل ہے۔(شرح النووی: ۱۵/ ۶۹)

(۱۸۸۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان، حدیث: ۱۹۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب جودہ ﷺ، حدیث: ۲۳۰۸۔ شمائل ترمذی: ۳۵۳۔ سنن نسائی: ۲۰۹۷۔ مسند احمد: ۱/ ۳۶۳۔

۱۱..... بَابُ الْاِجْتِنَانِ بِالصَّوْمِ مِنَ النَّارِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الصَّوْمَ جُنَّةً مِّنَ النَّارِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

روزے کے ذریعے سے جہنم سے ڈھال حاصل کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے روزے کو جہنم سے ڈھال بنایا ہے۔ہم آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے۔''

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ. وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ..........

عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، فَدَعَا بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ))، قَالَ: وَصِيَامُ حَسَنٍ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

''جناب مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے پلانے کے لیے دودھ منگوایا تو میں نے عرض کی کہ میں روزے سے ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: ''بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''روزہ جہنم سے اسی طرح ڈھال ہے جس طرح تم میں سے کسی شخص کی جنگی ڈھال ہوتی ہے۔'' اور فرمایا: بہترین روزے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا ہے۔''

فوائد:......روزہ دنیا میں گناہوں سے ڈھال ہے کہ روزہ شہوت کو ختم کرتا اور اعضاء کو محفوظ کرتا ہے اور آخرت میں جہنم سے ڈھال ہے کہ اس سے خواہشات کا خاتمہ اور شہوات کی بیخ کنی ہوتی ہے جو شیطان کے اسلحہ میں سے ہیں۔ نیز شکم سیری گناہوں کی ترویج اور ایمان کی کمی کا باعث ہے۔(فیض القدیر: ۴/ ۳۱۹)

(۱۸۹۰) مسند احمد: ۲/ ۵۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: ۱۶۳/ ۱۱۵۱ مطولاً۔ سنن نسائی: ۲۲۱۸۔ انظر الحدیث الآتی برقم: ۱۸۹۶، ۱۸۹۷۔

(۱۸۹۱) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب، حدیث: ۲۲۳۳۔ مسند احمد: ۴/ ۲۲۔

۱۲..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّوْمَ إِنَّمَا يَكُوْنُ جُنَّةً بِاجْتِنَابِ مَا نُهِيَ الصَّائِمُ عَنْهُ، وَ إِنْ كَانَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِمَّا لَا يُفْطِرُهُ وَ لٰكِنْ يُنْقِصُ صَوْمُهُ عَنِ الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزہ اس وقت ڈھال بنے گا جب روزہ دار ممنوع اور حرام کاموں سے اجتناب کرے گا۔ اگر چہ ممنوع کاموں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہو مگر وہ روزے کی تکمیل اور اتمام میں کمی کا باعث بنتے ہیں

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ أَبِيْ سَيْفٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَيَّاضِ بْنِ غُطَيْفٍ.........

عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهُ)).

''حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''روزہ ڈھال ہے جب تک روزے دار اس میں کمی و نقص پیدا نہ کرے۔''

۱۳..... بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ وَ أَنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

روزے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ روزے جیسا دوسرا کوئی عمل نہیں ہے

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَصْرٍ الْهِلَالِيَّ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ.........

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ يَعْقُوْبَ: هٰذَا هُوَ الَّذِيْ قَالَ عَنْهُ شُعْبَةُ: هُوَ سَيِّدُ بَنِيْ تَمِيْمٍ .

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی عمل بتا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''محمد بن ابی یعقوب، یہ وہی راوی ہیں جن کے بارے میں امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وہ بنی تمیم کے سردار ہیں۔''

۱۴..... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ السَّالِفَةِ بِصَوْمِ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا

ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ روزے رکھنے سے سابقہ گناہوں کی بخشش کا بیان

(۱۸۹۲) اسناده ضعيف: عیاض بن غطیف مجہول راوی ہے۔ الضعيفة: ۱۳۲۷۔ سنن نسائی، کتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن ابی یعقوب، حدیث: ۲۲۳۵۔ مسند احمد: ۱/۱۹۶۔ سنن الدارمی: ۲۷۶۳.

(۱۸۹۳) صحيح: الصحيحة: ۱۹۳۷۔ سنن نسائی، کتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن ابی یعقوب، حدیث: ۲۲۲۲، ۲۲۲٤۔ مسند احمد: ٥/۲٤۹۔ صحيح ابن حبان: ۳٤۱٦.

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّ احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَاناً وَّ احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس شخص نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ یہاں ایمان سے مراد روزے کی فرضیت کے برحق ہونے کا اعتقاد اور احتساب سے مقصود اللہ تعالیٰ سے طلب ثواب ہے۔(فتح الباری: ۶/ ۱۳۸)

۲۔ جو شخص رمضان کے روزوں کی فرضیت کا اعتقاد اور اللہ تعالیٰ سے طلب ثواب کی نیت رکھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ اعمال کی قبولیت کے لیے طلب ثواب کی نیت اہم شرط ہے۔

۱۵..... بَابُ ذِكْرِ تَمْثِيْلِ الصَّائِمِ فِيْ طِيْبِ رِيْحِهٖ بِطِيْبِ رِيْحِ الْمِسْكِ إِذْ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيْبِ

روزے دار کی بو کی مثال، کستوری کی خوشبو کے ساتھ دینے کا بیان۔ کیونکہ کستوری سب سے عمدہ خوشبو ہے

۱۸۹۵۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا أَبَانُ ـ يَعْنِي: ابْنَ يَزِيْدَ الْعَطَّارَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَامٍ..........

عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ، وَ يَأْمُرَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ، فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ بِهِنَّ. فَأَتَاهُ عِيْسٰى، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكَ

''حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کی طرف پانچ کلمات پر عمل کرنے کی وحی کی اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کے حکم دینے کی وحی کی۔ پھر گویا انہوں نے اس کام میں تاخیر کر دی تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کا حکم دیا ہے کہ آپ ان

(۱۸۹۴) صحیح بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث ۲۰۱۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان، حدیث: ۷۶۰۔ سنن ابی داود: ۱۳۷۲۔ سنن ترمذی: ۶۸۳۔ سنن نسائی: ۲۲۰۴۔ سنن ابن ماجہ: [illegible] ۲۴۱/۲۔

(۱۸۹۵) [illegible] سنن ترمذی، کتاب الادب، (الامثال)، باب ما جاء فی مثل الصلاۃ......، حدیث: ۲۸۶۴۔ مسند احمد: [illegible] باختصار۔

بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَن يَعْمَلُوْا بِهِنَّ . فَإِمَّا أَنْ تُخْبِرَهُمْ ، وَإِمَّا أَنْ أُخْبِرَهُمْ . فَقَالَ: يَا أَخِيْ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَسْبِقَنِيْ بِهِنَّ أَن يُّخْسَفَ بِيْ أَوْ أُعَذَّبَ . قَالَ: فَجَمَعَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ بِبَيْتِ الْمَقْدَسِ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ ، وَ قَعَدُوْا عَلَى الشُّرُفَاتِ ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ ، وَ اٰمُرَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَن يَّعْمَلُوْا بِهِنَّ . أَوَّلُهُنَّ أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئاً ، فَإِنَّ مِثْلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمِثْلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْوَرِقٍ ثُمَّ أَسْكَنَهُ دَاراً ، فَقَالَ: اعْمَلْ وَ ارْفَعْ إِلَيَّ ، فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَ يَرْفَعُ إِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهِ ، فَأَيُّكُمْ يَرْضٰى أَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهُ كَذٰلِكَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ فَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئاً . وَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ بِوَجْهِهٖ إِلٰى وَجْهِ عَبْدِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ ، وَ اٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ ، وَمِثْلُ ذٰلِكَ كَمِثْلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَّعَهُ صُرَّةُ مِسْكٍ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَن يَّجِدَ رِيْحَهَا ، وَ إِنَّ الصِّيَامَ أَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِن رِّيْحِ الْمِسْكِ ، وَاٰمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ ، وَ مِثْلُ ذٰلِكَ كَمِثْلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ ، فَأَوْثَقُوْا يَدَهُ إِلٰى عُنُقِهٖ ، وَ قَرَّبُوْهُ لِيَضْرِبُوْا

پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ لہٰذا یا تو آپ انہیں خبر دیں یا پھر میں انہیں خبر دیتا ہوں۔ تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بھائی! ایسا نہ کرنا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے یہ کلمات انہیں بتائے تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا۔ لہٰذا انہوں نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا حتی کہ مسجد بھر گئی اور لوگ برآمدوں اور بالکونیوں میں بیٹھ گئے، پھر انہیں خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف پانچ باتوں کی وحی کی ہے، کہ میں ان پر عمل کروں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا کیونکہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے شخص کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی کے ساتھ ایک غلام خریدا پھر اسے گھر میں بساتا ہے اور کہتا ہے: کام کرو اور اس کی اجرت مجھے دو۔ تو وہ کام کرتا ہے اور اس کی اجرت اپنے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کو دے دیتا ہے۔ تو تم میں سے کون ہے جو یہ بات پسند کرے کہ اس کا غلام ایسا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں رزق عطا کیا ہے تو تم اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ۔ اور جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو ادھر ادھر مت جھانکو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے چہرہ اقدس کے ساتھ اپنے بندے کے چہرے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جب تک وہ دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اور میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو ایک جماعت کے ساتھ ہے اور اس کے پاس کستوری کی ایک تھیلی ہے۔ ان میں سے ہر شخص پسند کرتا ہے کہ وہ کستوری کی خوشبو

عُنُقَهُ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: هَلْ لَكُمْ أَنْ أَفْدِيَ نَفْسِي مِنْكُمْ، وَجَعَلَ يُعْطِي الْقَلِيْلَ وَ الْكَثِيْرَ، حَتّٰى فَدٰى نَفْسَهُ. وَآمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ كَثِيْراً، وَ مِثْلُ ذِكْرِ اللّٰهِ كَمِثْلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعاً فِي أَثَرِهٖ حَتّٰى أَتٰى حِصْناً حَصِيْناً فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيْهِ، وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يَنْجُوْ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ))، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ أَمَرَنِي اللّٰهُ بِهِنَّ، الْجَمَاعَةُ وَ السَّمْعُ وَ الطَّاعَةُ وَ الْهِجْرَةُ وَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيْمَانِ وَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَّأْسِهٖ، إِلَّا أَنْ يُّرَاجِعَ، وَ مَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثّٰى جَهَنَّمَ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ إِنْ صَامَ وَ صَلّٰى؟ قَالَ: ((وَ إِنْ صَامَ وَ صَلّٰى. تُدَاعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ بِهَا الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ)).

سونگھ لے۔ اور بے شک روزہ اللہ کے نزدیک کستوری کی مہک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور اس کی مثال اس شخص کی ہے جسے دشمن نے قیدی بنا لیا ہو اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ باندھ دیئے ہوں اور پھر انہوں نے اس کی گردن اڑانے کے لیے اسے قریب کر لیا ہو، تو اس نے کہنا شروع کر دیا۔ کیا میں تمہیں اپنی جان کا فدیہ دے کر آزادی حاصل کر لوں۔ لہٰذا وہ ہر چھوٹی بڑی چیز انہیں دینا شروع کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ فدیہ دے کر آزادی حاصل کر لیتا ہے۔ اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پیچھے تیز رفتار دشمن لگا ہو۔ حتیٰ کہ وہ ایک مضبوط قلعہ میں آ کر پناہ حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح بندہ صرف اللہ کے ذکر کے ساتھ شیطان سے پناہ حاصل کر سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور میں بھی تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ (۱) جماعت کے ساتھ وابستہ رہنا۔ (۲) امیر و حکمران کی بات سننا (۳) اور اطاعت کرنا۔ (۴) ہجرت کرنا (۵) اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور جس شخص نے ایک بالشت کے برابر جماعت سے علیحدگی اختیار کی تو اس نے ایمان و اسلام کا پٹہ (عہد و پیمان) اپنے سر سے اتار دیا الا یہ کہ واپس لوٹ آئے اور جو شخص جاہلیت کے بول بولے تو وہ جہنمی ہے۔ آپ سے عرض کی گئی: ”اگر چہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چہ وہ روزے رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو۔ تم اللہ کی پکار کے ساتھ پکارو جس اللہ نے تمہیں اپنی پکار کے ساتھ مومنین مسلمین اور عباد اللہ کا نام دیا ہے۔“

فوائد:..... مکرر ۱۸۹۳۔

۱۶..... بَابُ ذِكْرِ طِيْبِ خَلُفَةِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے دار کے منہ کی بو کا بیان

۱۸۹٦۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ ، نَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ بَكْرِ الْبَرْسَانِيَّ-، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ..........

عَنْ أَبِيْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعْنِيْ ((قَالَ اللّٰهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامُ فَهُوَ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ ، الصِّيَامُ عَنْهُ جُنَّةٌ وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَ إِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ .

''جناب ابوصالح زیات سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے۔ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ اس کے لیے ڈھال ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک قیامت والے دن کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہوگی۔ روزے دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں۔ (۱) جب روزہ افطار کرتا ہے تو افطاری سے خوش ہوتا ہے اور (۲) جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا۔''

۱۷..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ الصَّائِمَ أَجْرَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ إِذِ الصِّيَامُ مِنَ الصَّبْرِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

اللہ تعالیٰ کا روزے دار کو بغیر حساب کے اجر وثواب دینے کا بیان کیونکہ روزہ صبر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر پورا پورا بغیر حساب کے دیا جائے گا۔''

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ..........

(۱۸۹٦) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب هل یقول انی صائم اذا شتم، حدیث: ۱۹۰٤۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: ۱۶۳/ ۱۱۵۱۔ سنن ترمذی: ۷٦٦۔ سنن نسائی: ۲۲۱۸۔ سنن ابن ماجه: ۱٦۳۸۔ مسند احمد: ۲/۲۷۳.

(۱۸۹۷) اسناده صحیح: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل الصوم، حدیث: ۷٦٦ باختصار۔ مسند احمد: ۲/۴۱۹ وانظر الحدیث السابق.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللّٰهُ: إِلَّا الصِّيَامُ فَهُوَ لِيْ وَ أَنَا أَجْزِيْ بِهِ، يَدَعُ الطَّعَامَ مِنْ أَجْلِيْ، وَيَدَعُ الشَّرَابَ مِنْ أَجْلِيْ، وَ يَدَعُ لَذَّتَهُ مِنْ أَجْلِيْ، وَ يَدَعُ زَوْجَتَهُ مِنْ أَجْلِيْ، وَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ، وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے۔ ایک نیکی کا ثواب دس گناہ سے لے کر سات سو گناہ تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا۔ روزے دار میرے لیے کھانا چھوڑتا ہے، وہ میری خاطر مشروبات ترک کرتا ہے اور میری وجہ سے اپنی لذت کو چھوڑتا ہے اور میری وجہ سے اپنی بیوی سے فائدہ اٹھانا چھوڑتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے۔ اور روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں: ایک خوشی وہ ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اسے اپنے رب کے ساتھ ملاقات کے وقت نصیب ہوگی۔''

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الصِّيَامَ مِنَ الصَّبْرِ عَلَى مَا تَأَوَّلْتُ خَبَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا بیان کہ روزہ صبر میں سے ہے جیسا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی تاویل کی ہے

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْبَقِيْعِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَحَدَّثَنَا.........

أَبُوْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ اللّٰهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ، يَدَعُ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ وَ شَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِيْ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا، روزے دار صبر کرنے والے کی طرح ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا وہ میرے لیے کھانا، پینا اور اپنی شہوت کو

(۱۸۹۸) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (۴۳)، حدیث: ۲۴۸۶۔ مسند احمد: ۲/۲۸۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۱۵۔ مسند ابی یعلی: ۶۵۸۷.

چھوڑ دیتا ہے۔“

١٨٩٩ـ نـاهُ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرِ السَّلَمِيُّ ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

حَنْظَلَةَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْبَقِيْعِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْإِسْنَادَانِ صَحِيْحَانِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ ، وَعَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ عَلِيٍّ جَمِيْعاً عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَلا تَسْمَعُ الْمَقْبُرِيَّ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَنَا وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْبَقِيْعِ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ .

”جناب حنظلہ بن علی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بقیع میں بیان کرتے ہوئے سنا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا“ مذکورہ بالا کی مثل روایت بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”سعید المقبری اور حنظلہ بن علی دونوں کی سندیں صحیح ہیں۔ کیا آپ نے جناب مقبری کا یہ قول نہیں سنا کہ وہ کہتے ہیں: میں اور حنظلہ بن علی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بقیع میں موجود تھے۔“

١٩..... بَابُ ذِكْرِ فَرْحِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِإِعْطَاءِ الرَّبِّ إِيَّاهُ ثَوَابَ صَوْمِهِ بِلَا حِسَابٍ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

روزے دار کی خوشی کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے روزے کا ثواب بغیر حساب کے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے

١٩٠٠ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: الصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ ، إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ ، إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

”حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں: (۱) جب افطاری کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (۲) جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور وہ

(١٨٩٩) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب فيمن قال الطاعم الشاكر......، حديث: ١٧٦٤ وانظر الحديث السابق.

(١٩٠٠) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، حديث: ١٦٥/ ١١٥١ـ سنن نسائى: ٢٢١٥ـ مسند احمد: ٢/ ٢٣٢ـ وانظر ما تقدم برقم: ١٨٩٦.

لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ)). لَمْ يَقُلِ الدَّوْرَقِيُّ فَجَزَاهُ)).

اسے اجر وثواب دے گا تو خوش ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر اور اچھی ہے۔ جناب دورقی کی روایت میں ''اس کو اجر وثواب دے گا'' کے الفاظ نہیں ہیں۔''

فوائد:......ا۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جب تمام اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے روزے کو خاص کیوں کیا ہے۔ اس کے مفہوم کی کئی توجیہات ہیں:

(ا) روزوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی معبود باطل کی روزوں کے ذریعے عبادت نہیں کی گئی۔

(ب) اعمال کی قبولیت کے لیے طلب ثواب کی نیت اہم شرط ہے۔ چنانچہ کسی بھی دور میں کفار نے اپنے معبودوں کی روزوں سے تعظیم نہیں کی۔ اس کے برعکس وہ نماز، سجود، صدقہ اور ذکر وغیرہ سے معبودان باطلہ کی تعظیم کرتے رہے ہیں۔ (اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے روزوں کی اضافت اپنی ذات کی طرف کی ہے کہ روزہ میرے لیے ہے۔)

(ج) روزہ مخفی عبادت ہے، اس لیے یہ ریاء اور دکھلاوے سے بعید ہے۔ جب کہ نماز، حج، جہاد اور صدقہ وغیرہ ظاہری عبادات ہیں اور ان میں ریاء کا عنصر شامل ہو سکتا ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ نے روزوں کی نسبت اپنی طرف بطور خاص اس لیے کی ہے کہ روزے دار کا روزے میں ذاتی کوئی مفاد نہیں ہے۔

۲۔ ان احادیث میں روزہ کی فضیلت وترغیب کا بیان ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۲۹)

۳۔ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ پسند ہے۔ اور حالت روزہ میں منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

۴۔ حالت روزہ میں مسواک کرنے کی کوئی پابندی نہیں اور مسواک کرنے سے منہ کی بو زائل نہیں ہوتی۔ کیونکہ حالت روزہ میں منہ کی بو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اور مسواک کرنے یا نہ کرنے سے یہ باقی رہتی ہے۔ لہٰذا ان احادیث سے دوران روزہ پچھلے پہر مسواک کو مکروہ قرار دینا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں۔

۵۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان الفاظ میں روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گے، روزے کی فضیلت اور کثرت ثواب کا بیان ہے، کیونکہ سخی جب بتائے کہ وہ خود جزاء دے گا، تو سخی کے یہ الفاظ عطیہ وجزاء کی قدر عظیم اور بہت زیادہ وسعت کے متقاضی ہوتے ہیں۔ (۸/ ۲۹)

٢٠..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِجَابَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ الصُّوَّامِ إِلَى فِطْرِهِمْ مِنْ صِيَامِهِمْ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

اللہ تعالیٰ کے روزہ داروں کی دعا روزہ افطار کرنے تک قبول کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے

١٩٠١۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ، عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَإِمَامٌ عَدْلٌ، وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ، وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ . فَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ عِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ)). أَبُو مُجَاهِدٍ هُوَ هٰذَا اسْمُهُ سَعْدٌ الطَّائِيُّ، وَ أَبُو مُدِلَّةَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ. وَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ هٰذَا أَحَدُ عُبَّادِ الدُّنْيَا .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزے دار کی دعا حتیٰ کہ وہ روزہ افطار کرلے اور عدل وانصاف کرنے والے امام و بادشاہ کی دعا اور مظلوم شخص کی دعا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر رب عزوجل فرماتا ہے: ''مجھے میری عزت کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ مدت کے بعد ہی کروں۔'' ابومجاہد کا نام سعد طائی ہے اور ابو مدلہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اور عمرو بن قیس دنیا کے عبادت گزاروں میں سے ایک ہیں۔

٢١..... بَابُ ذِكْرِ بَابِ الْجَنَّةِ الَّذِي يُخَصُّ بِدُخُولِهِ الصُّوَّامُ دُونَ غَيْرِهِمْ وَ نَفْيِ الظَّمَأ عَمَّنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَ يَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهَا، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

جنت کے اس دروازے کا بیان جو صرف روزے داروں کے داخلے کے لیے خاص ہے اور جو شخص جنت میں داخل ہوگیا اور اس نے جنتی مشروب پی لیا تو اسے پیاس نہیں لگے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے کردے

١٩٠٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ وَ غَيْرُهُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

(١٩٠١) اسناده ضعيف: ابومدلہ راوی مجہول ہے۔ الضعيفة: ١٢٥٨۔ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، باب (١٣٢)، حديث: ٣٥٩٨۔ سنن ابن ماجه: ١٧٥٢۔ مسند احمد: ٣٠٤/٢۔ مسند الحميدی: ١١٤٠۔

(١٩٠٢) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، حديث: ١٨٩٦۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، حديث: ١١٥٢۔ سنن ترمذی: ٧٦٥۔ سنن نسائی: ٢٢٣٨۔ سنن ابن ماجه: ١٦٤٠۔ مسند احمد: ٣٣٥/٥۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِلصَّائِمِيْنَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ، أُغْلِقَ، مَنْ دَخَلَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)). أَبُوْ حَازِمٍ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ ثِقَةٌ لَّمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهِ مِثْلُهُ .

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں روزہ داروں کے لیے ایک خاص دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ اس میں سے روزہ داروں کے سوا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔ پھر جب آخری روزے دار داخل ہو جائے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ جنتی مشروب پیئے گا اور جس نے جنتی مشروب پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔'' جناب ابو حازم سلمہ بن دینار ثقہ راوی ہیں ان کے زمانے میں ان جیسا کوئی عالم نہ تھا۔

فوائد :......ا۔ جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ ''باب الریان'' روزہ داروں کے لیے مختص ہے، اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

۲۔ روزہ داروں کے لیے جنت میں خاص مشروب کا بندوبست ہوگا۔ جسے پینے کے بعد روزہ دار کبھی پیاس محسوس نہیں کریں گے۔

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں روزوں کی فضیلت اور روزہ داروں کی کرامت کا بیان ہے۔

۲۲..... بَابُ صِفَةِ بَدْءِ الصَّوْمِ كَانَ فِيْ تَخْيِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَ الْإِطْعَامِ، وَ نَسْخِ ذٰلِكَ بِإِيْجَابِ الصَّوْمِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ تَخْيِيْرٍ

ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو اختیار دیا تھا کہ وہ روزہ رکھ لیں یا کسی کو روزہ رکھوا دیں (اسے کھانا دے دیں) پھر یہ اختیار منسوخ ہو گیا اور روزہ مومنوں پر فرض ہو گیا

۱۹۰۳۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ -وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ- عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ، -وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ..........

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: كُنَّا فِيْ رَمَضَانَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ، وَافْتَدٰى بِإِطْعَامِ

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں رمضان المبارک میں جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا وہ روزہ چھوڑ دیتا، اور ایک مسکین کو بطور فدیہ

(۱۹۰۳) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾، حدیث: ۴۵۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان نسخ قول اللہ تعالی ﴿وعلى الذين يطيقونه......﴾، حدیث: ۱۱۴۵۔ سنن ابی داود: ۲۳۱۵۔ سنن ترمذی: ۷۹۸۔ سنن نسائی: ۲۳۱۸۔ مسند احمد: ۱۵۴/۳۔

مِسْكِيْنٍ، حَتّٰى أُنْزِلَتْ الْاٰيَةُ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾. کھانا کھلا دیتا۔ حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ ''پس تم میں سے جو شخص اسے مہینے میں (گھر میں) موجود ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے۔''

فوائد: ......۱۔ روزوں کی فرضیت کے آغاز میں روزہ رکھنے یا روزہ کے بدلے کسی مسکین کو کھانا کھلانا کی رخصت تھی۔ اس کی دلیل یہ آیت تھی: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ.﴾ اور جو لوگ اس (کھانا کھلانے کی) طاقت رکھتے ہیں ان پر (روزہ کے عوض) ایک مسکین کا کھانا ہے۔ (سورة البقرة: ١٨٤)

بعد ازاں یہ رخصت ختم کر دی گئی اور رمضان کے روزوں کو فرض عین قرار دیا گیا کہ ﴿مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ تم میں سے جو شخص اس مہینے میں حاضر ہو وہ رمضان کے روزے رکھے۔ لہٰذا ہر شخص پر رمضان کے روزے فرض ہیں اور روزے کے عوض فدیہ طعام کی رخصت ختم ہو چکی ہے۔ (سورة بقره: ١٨٥)

۲۔ آیت رخصت مکمل منسوخ ہے یا جزوی اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ راجح مسلک یہ ہے کہ روزہ کے عوض مسکین کو کھانا کھلانے کی عام رخصت منسوخ ہو چکی ہے۔ البتہ دائمی مریض اور انتہائی عمر رسیدہ افراد جو روزہ کی بالکل طاقت نہیں رکھتے اور مستقبل میں ان کی قضا کی بھی طاقت نہ رکھتے ہوں، وہ روزہ کے بدلے مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ ان کے لیے یہ رخصت باقی ہے۔

۲۳..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ الصَّائِمُ عَنْهُ مَمْنُوْعاً بَعْدَ النَّوْمِ فِيْ لَيْلِ الصَّوْمِ مِنَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الْجِمَاعِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصِّيَامِ، وَ نَسْخِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَلَا ذٰلِكَ بِإِبَاحَتِهٖ لَهُمْ ذٰلِكَ أَجْمَعَ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ تَفَضُّلاً مِّنْهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ عَفْواً مِّنْهُ عَنْهُمْ، وَ تَخْفِيْفاً عَلَيْهِمْ

روزے کی فرضیت کی ابتداء میں روزے دار کے رات کو سو جانے کے بعد کھانا پینا اور جماع کرنا ممنوع تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر کے اپنے مومن بندوں پر فضل و کرم، ان سے درگزر اور تخفیف و آسانی کرتے ہوئے یہ تمام کام طلوع فجر تک جائز قرار دے دیئے

۱۹۰۴۔ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ......

(۱۹۰۳) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة البقرة، باب ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾، حدیث: ٤٥٠٧۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان نسخ قول الله تعالی ﴿وعلى الذين يطيقونه......﴾، حدیث: ١١٤٥۔ سنن ابی داود: ٢٣١٥۔ سنن ترمذی: ٧٩٨۔ سنن نسائی: ٢٣١٨۔ مسند احمد: ١٥٤/٣۔

(۱۹۰۴) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول الله جل ذكره ﴿احل لكم ليلة الصيام......﴾، حدیث: ١٩١٥۔ سنن ابی داود: ٢٣١٤۔ سنن ترمذی: ٢٩٦٨۔ سنن نسائی: ٢١٧٠۔ مسند احمد: ٢٩٥/٥۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُهُمْ صَائِماً فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ، لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ، وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَ إِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ كَانَ صَائِماً، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ، أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ. قَالَتْ: لَا . وَ لٰكِنْ أَطْلُبُ، فَطَلَبَتْ لَهُ، وَ كَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، وَ جَاءَتِ امْرَأَتُهُ، قَالَتْ: خَيْبَةٌ لَكَ . فَأَصْبَحَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ﴾ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحاً شَدِيْدًا، فَقَالَ: ﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ .

''حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں کوئی شخص جب روزے دار ہوتا پھر افطاری کا وقت آ جاتا اور وہ افطاری سے پہلے سو جاتا تو وہ اس رات اور اگلے دن شام تک کچھ نہ کھاتا اور حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ روزے دار تھے پھر جب افطاری کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، لیکن میں تلاش کر کے لاتی ہوں تو وہ ان کے لیے کھانا لینے چلی گئیں اور حضرت قیس سارا دن کام کرتے رہے تھے، لہٰذا انہیں نیند آ گئی۔ ان کی زوجہ محترمہ (کھانا لے کر) آئی۔ (انہیں سویا ہوا دیکھ کر) کہنے لگیں: افسوس تم محروم ہو گئے۔ پھر اسی حالت میں انہوں نے صبح کی۔ پھر جب دوپہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ﴾ ''تمہارے لیے روزوں کی رات میں بیویوں سے ہمبستری کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔'' اس سے صحابہ کو بہت زیادہ خوشی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مزید قرآن نازل فرمایا: ﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ ''کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔''

فوائد:......۱۔ روزوں کی فرضیت کے آغاز میں رات کے وقت روزہ داروں پر دو چیزوں کی پابندی تھی۔

(۱) رات کے وقت روزہ دار کا بیوی سے مباشرت کرنا حرام تھا۔ اس کی دلیل آئندہ حدیث ہے: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوْا لَا يَقْرَبُوْنَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُوْنُوْنَ اَنْفُسَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ((عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ .)) جب رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پورا رمضان بیویوں کے قریب نہ جاتے تھے اور (اس دوران) کچھ لوگ اپنی جانوں سے خیانت کرتے رہے (یعنی حکم عدولی کی) چنانچہ اللہ تعالیٰ

نے یہ آیت نازل کی "ہم نے جان لیا ہے کہ تم اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرتے تھے تو اس نے تم پر مہربانی کی۔"

(صحیح بخاری: ٤٥٠٨)

پھر یہ پابندی ختم کر دی گئی اور بیوی سے مباشرت کی اجازت دے دی گئی کہ "تمہارے لیے روزے کی رات اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔(سورة البقرة: ١٨٧)

(۲) روزوں کی فرضیت کی ابتداء میں سحری کی رخصت نہ تھی، بلکہ مغرب کے بعد سونے سے قبل روزہ افطار کرنے اور نیند سے قبل تک کھانے کی اجازت تھی۔ سونے کے بعد اگلی رات تک کھانا ممنوع تھا، پھر اس مذکورہ واقعہ کے بعد طلوع فجر تک کھانے کی رخصت دی گئی اور سحری کرنے کی ترغیب وفضیلت بیان کی گئی۔ لہٰذا سحری کرنا مستحب فعل قرار دیا گیا۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَهِلَّةِ وَ وَقْتِ ابْتِدَاءِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

چاند اور ماہِ رمضان کے روزوں کی ابتداء کے وقت پر مشتمل ابواب کا مجموعہ

۲۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصِّيَامِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ إِذَا لَمْ يُغَمَّ عَلَى النَّاسِ .

اگر بادلوں کی وجہ سے چاند لوگوں سے چھپا نہ ہو تو چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کے حکم کا بیان

۱۹۰۵ ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ..........

عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ)) .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم چاند کو دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزہ افطار کرلو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو اس کی گنتی پوری کرلو۔''

۲۵..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللهَ جَلَّ وَ عَلَا جَعَلَ الْأَهِلَّةَ مَوَاقِيْتَ لِلنَّاسِ لِصَوْمِهِمْ وَفِطْرِهِمْ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے

إِذْ قَدْ أَمَرَ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَتِهِ مَالَمْ يُغَمَّ ، قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ، قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ﴾ . الآية

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ حکم دیا ہے کہ ماہ رمضان کے روزے چاند دیکھ کر رکھو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنے بند کرو بشرطیکہ آسمان پر بادل نہ ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ، قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ﴾ ''آپ سے چاند کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجیے کہ وہ لوگوں کے لیے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔''

۱۹۰۶ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنُ أَبِيْ رَوَّادٍ ، ثَنَا

(۱۹۰۵) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان، حديث: ۱۹۰۰ ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، حديث: ۱۰۸۰ ـ سنن نسائی: ۲۱۲۲ ـ سنن ابن ماجه: ۱۶۵۴ ـ مسند احمد: ۲/۱۴۵.

نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْأَهِلَّةَ مَوَاقِيْتَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ الشَّهْرَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى ثَلَاثِيْنَ)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چاند کو اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ لہٰذا جب تم اسے دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزہ رکھنا بند کر دو، پھر اگر تم پر بادل چھا جائیں (اور چاند نظر نہ آئے) تو اس کی گنتی کر لو اور خوب جان لو کہ مہینہ تیس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔''

۲۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّقْدِيْرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ

جب لوگوں پر بادل چھا جائیں تو مہینے کا اندازہ اور گنتی کرنے کے حکم کا بیان

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، إِلَّا أَنْ يُّغَمَّ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ)). قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ حُفَّاظِ الدُّنْيَا فِيْ زَمَانِهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا تم چاند کو دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر افطار کرو، سوائے اس کے کہ تم پر بادل چھا جائیں پھر اگر بادل چھائے ہوں تو مہینے کا اندازہ اور گنتی کر لو'' امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جناب اسماعیل بن جعفر اپنے زمانے کے دنیا کے عظیم حافظ حدیث تھے۔''

۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالتَّقْدِيْرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غُمَّ أَنْ يُّعَدَّ شَعْبَانُ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يُصَامَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب آسمان پر بادل چھا جائیں تو رمضان المبارک کا اندازہ کرنے کے لیے شعبان کے تیس دن شمار کریں گے پھر روزے رکھے جائیں گے

(۱۹۰۶) مستدرك حاكم: ۱/۴۲۳۔ انظر الحديث السابق.

(۱۹۰۷) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، حديث: ۹/۱۰۸۰ وانظر الحديث المتقدم برقم: ۱۹۰۵.

١٩٠٨ـ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: ((فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر اگر تم پر بادل چھا جائیں تو (شعبان کے) تیس دن شمار کرلو۔''

١٩٠٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا ثَلَاثِيْنَ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا))، وَيَعْقِدُ فِي الثَّالِثَةِ ((فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ))، وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ فُضَيْلٍ: ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدِهِ وَأَمْسَكَ وَاحِدَةً مِنْ أَصَابِعِهِ، ((فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَثَلَاثِيْنَ)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ ایسے ایسے اور ایسے تیس دن کا ہوتا ہے۔ اور مہینہ اس طرح اور اس طرح، اس طرح بھی ہوتا ہے۔ اور تیسری (اپنے انگوٹھے کو) بند کر لیتے (یعنی مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے) اور اگر تم پر بادل چھا جائیں تو (شعبان کے) تیس دن مکمل کرلو۔'' جناب ابن فضیل کی روایت میں ہے: ''پھر آپ نے اپنا ہاتھ کھولا اور ایک انگلی کو بند رکھا (انتیس کا اشارہ کیا) پھر اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرو۔''

فوائد:......١۔ اسلامی مہینے انتیس یا تیس دن کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ کسی بھی مہینے کے تعین کے لیے دو چیزوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔: (أ) سابقہ مہینے کے انتیس دن مکمل ہونے کے بعد چاند نظر آ جائے۔ (ب) گزشتہ ماہ کے تیس دن مکمل ہو جائیں ان دو صورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی بھی اسلامی مہینے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

٢۔ رمضان المبارک کے مہینہ کے ثبوت کے لیے لازم ہے، یا تو شعبان کی انتیس تاریخ کے بعد چاند نظر آ جائے۔ اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن مکمل ہونے پر رمضان المبارک کا آغاز ہوگا۔ محض شک کی بنا پر رمضان کا روزہ رکھنا حرام ہے۔

(١٩٠٨) سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء لا تتقدموا الشهر بصوم، حديث: ٦٨٤ـ سنن نسائی: ٢١٤٠ـ مسند احمد: ٢٥٩/٢ـ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٣ـ صحيح بخاری: ١٩٠٩ـ صحيح مسلم: ١٠٨١ـ من طريق محمد بن زياد عن ابی هريرة رضی الله عنه.

(١٩٠٩) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ٣٤٤٦.

۳۔ بعض اسلامی مہینے انتیس اور بعض تیس دن کے ہیں اور اگر انتیس تاریخ کے بعد چاند نظر نہ آئے تو بہر صورت اس مہینے کی تعداد تیس دن پوری کی جائے گی۔ کسی بھی صورت میں اسے انتیس دن تک محدود کرنا جائز نہیں۔

۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِكْمَالِ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِّصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ إِكْمَالِ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِّشَعْبَانَ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جن کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماہِ رمضان کے تیس روزے مکمل کرنے کا حکم دیا ہے، شعبان کے تیس دن مکمل کرنے کا حکم نہیں دیا

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ، عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً ثُمَّ صَامَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس قدر شعبان کے چاند کا خیال رکھتے تھے اس قدر دوسرے کسی مہینے کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے۔ اور اگر آپ پر بادل چھا جاتے تو آپ (شعبان کے) تیس دن شمار کرتے پھر روزہ رکھتے۔''

فوائد :......رسول اللہ ﷺ ماہ شعبان کی گنتی کا خاص لحاظ اس لیے رکھتے تھے کہ رمضان کا حقیقی تعین ہو اور رمضان کا کوئی روزہ ناقص نہ ہو۔ بلکہ شعبان کے صحیح تعین (انتیس یا تیس دن) کے بعد رمضان کا آغاز کر دیا جائے نیز آپ ﷺ نے اہل اسلام کو بھی شعبان کی گنتی کا لحاظ رکھنے کی خاص تاکید فرمائی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ)) رمضان کے (روزوں کے) سبب ہلالِ شعبان کو شمار کرو (یعنی شعبان کے دن شمار کرو تا کہ رمضان کا کوئی روزہ فوت نہ ہو) (ترمذی: ٦٨٧، الصحيحة: ٥٦٥ حسنه الالبانی)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ خوب محنت سے چاند کا مطالعہ کرو اور اس کی منازل دیکھو۔ تا کہ تم پوری بصیرت سے مبنی برحقیقت رمضان کا ادراک کر سکو کہ تم سے رمضان کا کوئی دن چھوٹ نہ جائے۔ (تحفة الاحوذی: ٣/ ٢٤٩)

۲۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصِّيَامِ لِرَمَضَانَ قَبْلَ مَضْيِ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِّشَعْبَانَ إِذَا لَمْ يُرَ الْهِلَالُ

جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کیے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے

(١٩١٠) صحيح: مسند احمد: (٦/ ١٤٩ ومن طريقه فی سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب اذا اغمی الشهر، حديث: ٢٣٢٥۔ صحيح ابن حبان: ٣٤٣٥.

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ.........

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُقَدِّمُوْا هٰذَا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ)).

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ''اس مہینے (رمضان) سے آگے نہ بڑھو حتیٰ کہ تم چاند دیکھ لو یا (شعبان کی) گنتی مکمل کرلو۔''

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ السَّكَنِ الْبَزَّارُ، نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ، ثنَا شُعْبَةُ.........

عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عِكْرَمَةَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ مِنْ رَمَضَانَ ـ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ: ادْنُ، فَكُلْ. فَقُلْتُ: إِنِّيْ صَائِمٌ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَتَدْنُوَنَّ. قُلْتُ: فَحَدِّثْنِيْ. قَالَ: ثنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَسْتَقْبِلُوْا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا ـ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَنْظَرِهٖ سَحَابٌ أَوْ قَتَرَةٌ، فَأَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ)).

''جناب سماک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عکرمہ کے پاس اس دن آیا جس دن رمضان کے شروع ہو جانے کے بارے میں شک کیا جا رہا ہے، جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔ تو میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم ضرور قریب ہو گے (اور کھاؤ گے) میں نے کہا: تو مجھے (اس بارے میں) بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: ''ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم (روزہ رکھ کر) رمضان کا استقبال مت کرو۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ پھر ایک چاند دیکھنے اور تمہارے درمیان بادل یا دھند وغبار حائل ہو جائے تو (شعبان کی) گنتی تیس دن پوری کرلو۔''

فوائد :......۱۔ رمضان سے قبل استقبال رمضان کا ایک یا دو روزے رکھنا ممنوع ہیں۔ بلکہ رمضان کا چاند دیکھ کر رمضان ہی کا روزہ رکھنا چاہیے۔

۲۔ جو شخص معمول کے روزے رکھتا ہو اگر معمول میں وہ دن رمضان سے ایک دن پہلے آ جائے تو ایسے شخص کو روزہ رکھنے کی ممانعت نہیں۔ بشرطیکہ استقبال رمضان کی نیت نہ ہو۔

(۱۹۱۱) سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب اذا اغمی الشهر، حدیث: ۲۳۲۶۔ سنن نسائی: ۲۱۲۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۴۹.

(۱۹۱۲) اسناده صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب من قال فان غم علیکم فصوموا ثلاثین، حدیث: ۲۳۲۷۔ سنن ترمذی: ۶۸۸۔ سنن نسائی: ۲۱۳۱۔ مسند احمد: ۲۲۶/۱۔ سنن الدارمی: ۱۶۸۳.

۳۰..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يُغَمَّ الْهِلَالُ، وَبَيْنَ الزَّجْرِ عَنْ إِفْطَارِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ إِذَا لَمْ يُغَمَّ الْهِلَالُ

جب مطلع ابر آلود نہ ہوتو رمضان کا چاند دیکھے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے۔اسی طرح اگر چاند بادل میں چھپا نہ ہوتو شوال کا چاند دیکھے بغیر روزے رکھنا بند کرنا بھی منع ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّائِمَ لِرَمَضَانَ إِذَا غُمَّ الْهِلَالُ قَبْلَ مَضِيِ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِّشَعْبَانَ عَاصٍ كَالْمُفْطِرِ قَبْلَ مَضِيِ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِرَمَضَانَ إِذَا غُمَّ الْهِلَالُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ شعبان کے تیس دن مکمل ہونے سے پہلے جب چاند بادلوں میں چھپ جائے تو رمضان کا روزہ رکھنے والا شخص گناہ گار ہوگا جیسا کہ رمضان المبارک کے تیس دن پورے ہونے سے پہلے جب چاند بادلوں میں چھپ جائے تو روزہ نہ رکھنے والا گناہ گار ہوگا۔

١٩١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ)) وَعَقَدَ إِبْهَامَهُ ((فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔'' اور آپ نے اپنا انگوٹھا بند کر لیا۔ لہٰذا چاند کو دیکھے بغیر روزے مت رکھو اور نہ تم چاند دیکھے بغیر روزے رکھنا چھوڑو۔ پھر اگر تم پر چاند بادلوں میں چھپ جائے تو اس کی گنتی کا اندازہ کرلو۔''

۳۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ أَمِنْ رَّمَضَانَ اَمْ مِّنْ شَعْبَانَ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر لفظ کے ساتھ اس دن کے روزے کی ممانعت کا بیان جس کے بارے میں شک ہو کہ یہ دن رمضان کا ہے یا شعبان کا

١٩١٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ مَا لَا أُحْصٰى غَيْرَ مَرَّةٍ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ..........

(١٩١٣) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ "اذا رأیتم الهلال" حدیث: ١٩٠٦ـ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال، حدیث: ١٠٨٠ـ سنن نسائی: ٢١٢٤ـ مسند احمد: ١٣/٢.

(١٩١٤) صحیح لغیره: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب کراهیة صوم یوم الشك، حدیث: ٢٣٣٤ـ سنن ابن ماجه: ١٦٤٥ـ سنن ترمذی: ٦٨٦ـ سنن نسائی: ٢١٩٠ـ صحیح بخاری تعلیقاً قبل رقم الحدیث: ١٩٠٦.

عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ، فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَّصْلِيَةٍ، فَقَالَ: كُلُوْا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ: إِنِّيْ صَائِمٌ. فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جناب صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو ان کے پاس ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ تو انہوں نے فرمایا: کھاؤ۔ تو کچھ لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ اس نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے شک والے دن کا روزہ رکھا تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔''

فوائد:......۱۔ شک کے دن سے مراد تیس شعبان کا دن ہے کہ جب بادل وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے اور یہ اضطراب ہو کہ ممکن ہے یہ رمضان ہو یا شعبان (تحفة الاحوذی: ۳/ ۲۴۷) اس غیر یقینی صورت حال میں اس دن کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ بلکہ گزشتہ احادیث کی رو سے اسے تیس شعبان ہی تسلیم کیا جائے گا۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ شک کا روزہ حرام ہے۔ کیونکہ صحابی یہ بات اپنی رائے سے نہیں کہہ رہے۔ سو یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۳/ ۲۳۷)

۳۲...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْهِلَالَ يَكُوْنُ لِلَّيْلَةِ الَّتِي يُرٰى صَغُرَ أَوْ كَبُرَ مَا لَمْ تَمْضِ ثَلَاثُوْنَ يَوْماً لِّلشَّهْرِ ثُمَّ لَا يُرَى الْهِلَالُ لِغَيْمٍ أَوْ سَحَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چاند جس رات میں چھوٹا یا بڑا دکھائی دیتا ہے وہ اسی رات کا ہوگا جب تک کہ مہینے کے تیس دن مکمل نہ ہو جائیں پھر بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے (تو تیس دن مکمل کرنا ہوں گے)

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ-، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ...... أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: أَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَ نَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ، قَالَ: فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَدَّهُ لَكُمْ لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ)). وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِهِ.

''جناب ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا جبکہ ہم ذات عرق مقام پر تھے۔ کہتے ہیں تو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھنے کے لیے ایک آدمی بھیجا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دیکھنے کے لیے چاند کو پھیلا دیا ہے۔ پس اگر چاند تم پر بادلوں میں چھپ جائے تو تم تیس کی گنتی مکمل کر لو۔''

فوائد:......اگر شعبان یا رمضان کے تیس دن مکمل ہونے پر پہلی رات کا چاند عام جسامت سے بڑا نظر آئے تو

(۱۹۱۵) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان انه لا اعتبار بکبر الهلال......، حدیث: ۱۰۸۸۔ مسند احمد: ۱/ ۳۲۷.

شکوک وشبہات میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ مسلمان ایک روزہ کھا گئے ہیں یا عید ایک دن لیٹ کی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات پہلی رات کے چاند کی جسامت عام معمول سے بڑی ہوتی ہے۔ حدیث الباب میں اس سے جنم لینے والے اعتراضات واشکالات کا مداوا ہو گیا ہے، لہٰذا مہینے کی تعیین کا عام معمول یہی ہے کہ چاند نظر آنے پر مہینہ مکمل ہو جائے گا۔ بصورت دیگر تیس دن مکمل کرنا ہوں گے۔

٣٣..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى أَهْلِ كُلِّ بَلْدَةٍ صِيَامُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِمْ لَا رُؤْيَةِ غَيْرِهِمْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر ملک اور شہر والوں کے لیے اپنے ملک اور شہر کی رؤیت کے مطابق رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ دوسرے علاقے کے لوگوں کی رؤیت کا اعتبار نہیں ہوگا

١٩١٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ-، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَرْمَلَةَ..........

عَنْ كُرَيْبٍ: أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَ اسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَ أَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ رَآهُ النَّاسُ وَ صَامُوا، وَ صَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ، فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَ رَآهُ النَّاسُ، وَ صَامُوا وَ صَامَ مُعَاوِيَةُ. قَالَ: لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ

''جناب کریب سے روایت ہے کہ ام فضل بنت حارث نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا۔ وہ کہتے ہیں: ''میں شام آیا اور ان کا کام اور ضرورت پوری کر دی اور میں نے رمضان المبارک کا چاند شام ہی میں دیکھا پس ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا اور لوگوں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا۔'' اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ واپس آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے سوال کرتے ہوئے چاند کا ذکر کیا تو پوچھا: تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی کہ ہم نے چاند جمعہ کی رات دیکھا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے خود جمعہ کی رات کو چاند دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے خود جمعہ کی رات کو چاند دیکھا تھا۔ اور لوگوں نے بھی چاند دیکھا تھا اور روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی

(١٩١٦) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب بيان ان لكل بلد رؤيتهم، حديث: ١٠٨٧۔ سنن ابی داود: ٢٣٣٢۔ سنن ترمذی: ٦٩٣۔ سنن نسائی: ٢١١٣۔ مسند احمد: ٣٠٦/١.

ثَلاثِيْنَ أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوَلا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَ صِيَامِهِ؟ قَالَ: لا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

روزہ رکھا تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ہم نے چاند ہفتہ کی رات کو دیکھا تھا لہٰذا ہم اسی طرح مسلسل روزے رکھتے رہیں گے حتی کہ تیس دن مکمل کر لیں یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے عرض کی: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رؤیت اور ان کے روزوں پر کفایت نہیں کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم دیا ہے۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اسلامی مہینے کی تعیین انتیس تاریخ کو چاند نظر آنے یا مہینے کے تیس دن مکمل ہونے پر ہوگی، اس قاعدہ کا اطلاق تمام دنیا کے مسلمانوں پر ہوگا، چونکہ ہر علاقے کے چاند کے مطالع اور منازل مختلف ہیں، اس لیے ہر علاقے کے لوگ اپنی چاند کی منازل کے اعتبار سے رمضان وعید الفطر کا اہتمام کریں گے اس لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کو کافی نہ سمجھا تھا۔

۳۴..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُّرَادُهُ خَاصٌّ.

مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کا بیان جن کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ بُنْدَارٌ: نَا شُعْبَةُ وَ قَالَ يَحْيٰى: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ.......... ابْنَ عُمَرَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ عِشْرُوْنَ)).

"جناب حیات بن سحیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: "مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔"

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالُوْا: ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ -وَ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ- أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ، وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ وَمُؤَمَّلٌ: عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ..........

(۱۹۱۷) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ "اذا رأيتم الهلال......"، حديث: ۱۹۰۸۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، حديث: ۱۰۸۰/۱۳۔ سنن نسائی: ۲۱۴۴۔ مسند احمد: ۲/ ۴۴.

(۱۹۱۸) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان......، حديث: ۱۰۸۰/۶۔ مسند احمد: ۲/ ۵ تقدم تخريجه برقم: ۱۹۱۳.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث عام ہیں کہ اسلامی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بعض اسلامی مہینے انتیس دن کے اور بعض تیس دن کے ہوتے ہیں، یہ مقصود نہیں کہ اسلامی مہینے ہوتے ہی انتیس دن کے ہیں۔

۳۵...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى خِلَافِ مَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ وَ الْجُهَّالُ أَنَّ الْهِلَالَ إِذَا كَانَ كَبِيْراً مُّضِيْئاً أَنَّهُ لِلَّيْلَةِ الْمَاضِيَةِ، لَا لِلَّيْلَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ

عوام اور جاہل لوگوں کے اس وہم کے برخلاف دلیل کا بیان کہ جب چاند بڑا اور روشن ہو تو وہ گزشتہ رات کا ہوتا ہے موجودہ رات کا نہیں ہوتا

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، نَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ.........

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ رَأَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ. قَالَ: فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: رَأَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ. فَقَالَ: أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ؟ قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَ كَذَا. فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ مَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَأَيْتُمُوْهُ)).

''جناب ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے۔ پھر جب ہم بطن نخلہ مقام پر اترے تو ہم نے چاند دیکھا۔ کچھ لوگ کہنے لگے کہ یہ تین راتوں کا ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔ کہتے ہیں: ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ہم نے عرض کی: ہم نے چاند دیکھا تو کچھ لوگوں نے کہا: یہ تیسری رات کا چاند ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: تم نے اسے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے جواب دیا: اس اس رات کو دیکھا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا:

''بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کے لیے اسے بڑا کر دیا ہے۔ وہ اسی رات کا ہے جس رات تم نے اسے دیکھا تھا۔''

اسناد:...... مکرر ۱۹۱۵۔

(۱۹۱۹) تقدم تخریجه برقم: ۱۹۱۵.

٣٦..... بَابُ ذِكْرِ إِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ أَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ بِإِشَارَةٍ لَّا بِنُطْقٍ، مَعَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُمْ أَنَّهُ أُمِّيٌّ لَّا يَكْتُبُ وَ لَا يَحْسِبُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِشَارَةَ الْمَفْهُوْمَةَ مِنَ النَّاطِقِ تَقُوْمُ مَقَامَ النُّطْقِ فِي الْحُكْمِ كَهِيَ مِنَ الْأَخْرَسِ

نبی کریم ﷺ کا اپنی امت کو کلام کے بغیر اشارے کے ساتھ بتانا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اور آپ کا انہیں یہ بتانا کہ آپ ان پڑھ ہیں، لکھنا اور حساب کرنا آپ ﷺ کو معلوم نہیں۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ بولنے والے شخص کا سمجھا جانے والا اشارہ حکم میں کلام کے قائم مقام ہوگا۔ جیسا کہ گونگے شخص کا اشارہ ہوتا ہے

١٩٢٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا مَرْوَانُ ـيَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَـ نَا إِسْمَاعِيْلُ (ح) وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ـيَعْنِي ابْنَ بِشْرٍـ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ......... سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا)). وَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَقُوْلُ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا))، ثُمَّ قَبَضَ أَصَابِعَهُ فِي الثَّالِثَةِ.

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اسی طرح ہوتا ہے۔ جناب محمد بن بشر کی روایت میں ہے: "رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ آپ فرما رہے تھے: "مہینہ ایسے، ایسے اور ایسے ہوتا ہے پھر تیسری مرتبہ اپنی انگلی کو بند کر کے (انتیس کا اشارہ کیا)"

٣٧..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل لفظ کی تفسیر بیان کرنے والی روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ بَعْضَ الشُّهُوْرِ لَا كُلَّهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ أَرَادَ أَيْ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعاً وَّ عِشْرِيْنَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: "مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔" سے آپ کی مراد تمام مہینے نہیں ہیں بلکہ بعض مہینے مراد ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کہ آپ کا یہ فرمان: "مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے" سے آپ کی مراد یہ ہے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

١٩٢١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِيْ سِمَاكٌ

(١٩٢٠) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب الشهر يكون تسعا وعشرين، حديث: ١٠٨٦ـ سنن نسائى: ٢١٣٧ـ سنن ابن ماجه: ١٦٥٧ـ مسند احمد: ١/١٨٤.

أَبُوْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي -يَعْنِي..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعاً وَّ عِشْرِيْنَ)).

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بالا خانے میں انتیس دن رہے ہیں (جبکہ آپ نے ایک مہینے کی علیحدگی اختیار کی تھی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

فوائد:......ان احادیث کی توضیح حدیث ۱۹۱۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۸..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صِيَامَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لِرَمَضَانَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِ ثَلَاثِيْنَ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُ بَعْضُ الْجُهَّالِ وَالرُّعَاعِ اَنَّ الْوَاجِبَ اَنْ يُّصَامَ لِكُلِّ رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا كَوَامِلَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رمضان المبارک کے انتیس روزوں کی تعداد تیس روزوں کی نسبت زیادہ تھی۔ ان جاہل اور بے عقل لوگوں کے خیال کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ ہر رمضان کے تیس روزے مکمل کرنا واجب ہے۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي عِيْسَى بْنُ دِيْنَارٍ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا أَحْمَدُ وَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: ثَنَا عِيْسَى بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ.........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: لَمَّا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ مَعَهُ ثَلَاثِيْنَ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ. وَ قَالَ بُنْدَارٌ: عَنِ ابْنِ الْحَارِثِ، وَلَمْ يُسَمِّهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس روزے تیس روزوں کی نسبت زیادہ مرتبہ رکھے ہیں۔

(۱۹۲۱) صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب فی الایلاء، حدیث: ۱۴۷۹ مطولاً۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۴۴.

(۱۹۲۲) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب الشهر یکون تسعا وعشرین، حدیث: ۲۳۲۲۔ سنن ترمذی: ۶۸۹۔ مسند احمد: ۱/۳۹۷.

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عہد رسالت میں رمضان کے مہینے گنتی کے اعتبار سے تیس دن کی نسبت انتیس دن زیادہ رہے ہیں۔

٣٩...... بَابُ إِجَازَةِ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند کی رؤیت کے لیے ایک گواہ کی گواہی جائز ہے

١٩٢٣۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، ثَنَا زَائِدَةُ، نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ. فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((قُمْ يَا فُلَانُ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ فَلْيَصُوْمُوْا غَدًا)).

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا: ''میں نے آج رات چاند دیکھا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ صبح روزہ رکھیں۔''

١٩٢٤۔ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ..........

عَنْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ نَحْوَهُ. وَ قَالَ: أَمَرَ بِلَالًا فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ.

''جناب زائدہ کی سند سے مذکورہ بالا کی طرح مروی ہے اور فرمایا: ''آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں۔''

٤٠...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ بَيَانَ بَيَاضِ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (حتیٰ کہ صبح کی سفید دھاری تمہارے لیے سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔) سے اللہ تعالیٰ کی مراد رات کے بعد دن کی سفیدی کا ظاہر ہونا ہے۔

(١٩٢٣) ضعيف: سنن ابى داود، كتاب الصيام، باب فى شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان، حديث: ٢٣٤٠۔ سنن ترمذى: ٦٩١۔ سنن نسائى: ٢١١٤۔ سنن ابن ماجه: ١٦٥٢.

(١٩٢٤) انظر الحديث السابق.

فَوَقَعَ اِسْمَ الْخَيْطِ عَلٰى بَيَاضِ النَّهَارِ وَ عَلٰى سَوَادِ اللَّيْلِ ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ الْعَرَبَ لَمْ تَكُنْ تَعْرِفُهَا فِيْ مَعْنَاهَا ، وَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِلُغَتِهِمْ لا بِمَعَانِيْهِمْ ، فَالْخَيْطُ لُغَتُهُمْ ، وَ إِيْقَاعُ هٰذَا الْإِسْمِ عَلٰى بَيَاضِ النَّهَارِ وَ سَوَادِ اللَّيْلِ لَمْ يَكُنْ مِنْ مَعَانِيْهِمُ الَّتِيْ يَفْهَمُوْنَهَا حَتّٰى أَعْلَمَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اسی طرح دھاگے کا لفظ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی پر واقع ہوا ہے۔ اور یہ مسئلہ اس جنس سے ہے جسے میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ اس کا معنی نہیں جانتے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ان کی لغت میں نازل کیا ہے۔ مگر ان کے معانی کے مطابق نازل نہیں کیا۔ چنانچہ خیط (دھاگہ) ان کی لغت ہے لیکن اس لفظ کا اطلاق دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی پر کرنا ان کے ہاں معروف معانی میں سے نہیں تھا حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ معنی بیان کیا۔

١٩٢٥ ۔ أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، وَأَخْبَرَنَا بِبَعْضِ الْأَحَادِيْثِ أَبُوْ الْقَاسِمِ زَاهِرُ بْنُ طَاهِرٍ ، أَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَا: أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَخْبَرَنِيْ..........

عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ)).

''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ (اورتم کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے) اتری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ رات کی سیاہی سے دن کی سفیدی کا نمایاں ہونا ہے۔''

١٩٢٦ ۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ....

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ

''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول سیاہ دھاگے اور سفید دھاگے سے کیا

(١٩٢٥) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب قول الله تعالى ﴿ وكلوا واشربوا...... ﴾، حديث: ١٩١٦ ۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب بيان ان الدخول في الصوم......، حديث: ١٠٩٠ ۔ سنن ابی داود: ٢٣٤٩ ۔ سنن ترمذی: ٢٩٧٠ ۔ سنن نسائی: ٢١٧١ ۔ مسند احمد: ٤/٣٧٧.

(١٩٢٦) انظر الحديث السابق.

الْأَسْوَدِ، أَهُمَا الْخَيْطَانِ؟ قَالَ: ((إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا، أَرَأَيْتَ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ قَطُّ؟)) . ثُمَّ قَالَ: ((لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَ بَيَاضُ النَّهَارِ)).

مراد ہے؟ کیا یہ دو دھاگے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک تم چوڑی گدی والے ہو۔'' مجھے بتاؤ کیا تم نے کبھی دو دھاگے دیکھے ہیں؟ پھر فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔''

فوائد:......۱۔ سیاہ دھاگے سے مراد رات اور سفید دھاگے سے مراد دن ہے۔ یعنی روزہ دار کے لیے طلوع فجر سے پہلے کھانا جائز و مباح ہے اور طلوع فجر کے ساتھ سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اگر کسی شخص کو یہ گمان ہو کہ فجر طلوع نہیں ہوئی تو (اس غیر یقینی صورتحال میں کھانے پینے سے) اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ مذکورہ آیت دلیل ہے کہ جب تک فجر واضح نہ ہو کھانا پینا مباح ہے۔(عون المعبود: ٥/ ٢٢٧)

۳۔ اس آیت میں منکرین حدیث کے موقف کی تردید ہے۔ جو کہتے ہیں کہ حدیث ظنی اور ناقابل اعتبار ہے اور قرآن فہمی کے لیے عربی لغت سے استفادہ کافی ہے۔ جب مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ جو عربی دان تھا وہ اس آیت کا مفہوم نہ سمجھ سکا تو عام عجمی لوگ صرف لغت سے ہر آیت کے مفہوم کا تعین کیسے کر سکتے ہیں، لہٰذا قرآن کا اصل بیان احادیث ہیں۔ جن کے بغیر قرآن فہمی ناممکن ہے اور عقل آیات قرآنی کے مفہوم کی تعیین میں ناقص ہے۔

۱۴..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْفَجْرَ هُمَا فَجْرَانِ، وَ أَنَّ طُلُوْعَ الثَّانِيْ مِنْهُمَا هُوَ الْمُحَرِّمُ عَلَى الصَّائِمِ الْأَكْلَ وَ الشُّرْبَ وَ الْجِمَاعَ لَا الْأَوَّلُ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَيَانَ عَنْهُ عَزَّوَجَلَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر دو قسم کی ہے۔ اور دوسری فجر کے طلوع ہونے سے روزے دار کے لیے کھانا پینا اور جماع کرنا حرام ہو جاتا ہے پہلی فجر سے نہیں ہوتا اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرامین کی وضاحت کی ذمہ داری اپنے نبی مکرم کو سونپی ہے

١٩٢٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ أَصْلُهُ بَغْدَادِيٌّ انْتَقَلَ إِلَى فُسْطَاطِ۔ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ، فَأَمَّا الْأَوَّلُ فَإِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَلَا يُحِلُّ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فجر دو قسم کی ہے: پہلی فجر تو نہ کھانا کھانا حرام کرتی ہے اور نہ نماز فجر پڑھنے کو جائز کرتی ہے۔ جبکہ دوسری فجر کھانا

(١٩٢٧) تقدم برقم: ٣٥٦.

الصَّلَاةَ، وَ أَمَّا الثَّانِي، فَإِنَّهُ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَ يُحِلُّ الصَّلَاةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا لَمْ يَرْوِهِ أَحَدٌ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ إِلَّا ابْنُ مُحْرِزٍ هٰذَا.

حرام کرتی ہے اور نماز کو حلال کرتی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس روایت کو ابو احمد سے صرف ابن محرز ہی روایت کرتا ہے۔''

۴۲..... بَابُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ وَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ لَا الْمُسْتَطِيْلُ

مذکورہ بالا فجر کی صفت یہ ہے کہ وہ چوڑائی میں ظاہر ہوتی ہے لمبائی میں نہیں

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الدَّوْرَقِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْنَعَنَّ أَذَانُ بِلَالٍ أَحَداً مِّنْكُمْ مِنْ سُحُوْرِهِ، فَإِنَّهُ يُنَادِيْ لِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ، وَ يَرْجِعَ قَائِمُكُمْ)). قَالَ: وَ لَيْسَ أَنْ يَّقُوْلَ -يَعْنِي الصُّبْحَ هٰكَذَا)) أَوْ قَالَ: هٰكَذَا، وَ لٰكِنْ حَتّٰى يَقُوْلَ: هٰكَذَا وَ هٰكَذَا يَعْنِي طُوْلاً، وَ لٰكِنْ هٰكَذَا يَعْنِي عَرْضاً.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اسے سحری کرنے سے نہ روکے کیونکہ وہ اذان اس لیے دیتے ہیں تا کہ تمہارا سونے والے جاگ جائے اور نماز تہجد کے لیے کھڑا ہونے والا (سحری کھانے کے لیے گھر) لوٹ جائے۔ ''آپ نے فرمایا: ''صبح اس طرح (لمبائی میں) ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اس طرح یعنی چوڑائی میں ظاہر ہوتی ہے۔''

۱۹۲۹۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَ لَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعُمُوْدِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ)).

''حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور صبح کی عمودی سفیدی دھوکے میں نہ ڈالے (اور تم سحری کھانا چھوڑ بیٹھو) یہاں تک (صبح صادق کی) روشنی چوڑائی میں پھیل جائے۔''

(۱۹۲۸) تقدم تخریجه برقم: ۴۰۲

(۱۹۲۹) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان ان الدخول فی الصوم، حدیث: ۱۰۹۴۔ سنن ابی داود: ۲۳۴۶۔ سنن ترمذی: ۷۰۶۔ سنن نسائی: ۲۱۷۳۔ مسند احمد: ۵/۱۳.

۴۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْفَجْرَ الثَّانِيَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ هُوَ الْبَيَاضُ الْمُعْتَرِضُ الَّذِي لَوْنُهُ الْحُمْرَةُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ النُّعْمَانِ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ، وَلَا أَعْرِفُ لَهُ عَنْهُ رَاوِياً غَيْرَ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوسری فجر جو ہم نے ذکر کی ہے وہ چوڑائی میں پھیلنے والی سفیدی ہے اور اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ میں عبداللہ بن نعمان کے بارے میں جرح وتعدیل نہیں جانتا۔ اور ملازم بن عمرو کے سوا ان سے روایت کرنے والا کوئی شاگرد بھی مجھے معلوم نہیں ہے۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ: أَتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي.........

أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ، وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ)). وَأَشَارَ بِيَدِهِ.

''جناب طلق بن علی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''(سحری) کھاتے اور پیتے رہو اور تم کو اوپر چڑھنے والی سفید روشنی دھوکے میں نہ ڈالے۔ اور تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ تمہارے لیے سرخ دھاری واضح ہو جائے۔'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔''

فوائد :.......۱۔ فجر کی دو اقسام ہیں: (۱) فجر کاذب: صبح صادق سے کچھ دیر قبل طلوع ہوتی ہے اور اس کے طلوع کی علامت یہ ہے کہ آسمان کی طرف بھیڑیے کی دم کی مثل روشنی اٹھتی ہے۔ اس وقت روزہ دار کے لیے کھانا پینا حلال ہے اور یہ اباحت طعام کا وقت ہے۔

(۲) فجر صادق: یہ فجر کاذب کے کچھ دیر بعد نمودار ہوتی ہے۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس وقت روشنی مشرق میں پورے افق پر چوڑائی رخ میں پھیلتی ہے۔ یہ سحری کے اختتام کا وقت ہے اور اس وقت روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

۲۔ صبح صادق کا وقت نماز فجر کی اذان ثانی کا وقت ہے اور اس وقت تک روزہ دار کو کھانے پینے کی رخصت ہے اور طلوع فجر صادق پر روزہ کا آغاز اور سحری کا اختتام ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اذان فجر پر یا طلوع فجر کے ساتھ ہی سحری کو سمیٹ لینا چاہیے۔

(۱۹۳۰) اسنادہ حسن ...... ابی داود، کتاب الصیام، باب وقت السحور، حدیث: ۲۲۴۸۔ سنن ترمذی: ۷۰۵۔ مسند احمد: ۲۳/۴

۴۴..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَذَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَا يَمْنَعُ الصَّائِمَ طَعَامَهُ وَ لَا شَرَابَهُ وَلَا جِمَاعاً ضِدَّ مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر سے پہلے کی اذان روزے دار کو اس کے کھانے، پینے اور جماع کرنے سے نہیں روکتی۔ عوام کے خیال کے برخلاف جو اسے روکنے والی خیال کرتے ہیں

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم کھاتے اور پیتے رہو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔''

۴۵..... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَّ أَذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ

حضرت بلال اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی اذانوں کے درمیانی وقفے کا بیان

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا حَفْصٌ -يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى جَمِيْعاً عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا، وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ)). قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَدْرَ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَ يَرْقٰى هٰذَا. وَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: عَنْ قَاسِمٍ، وَ قَالَ أَيْضاً: إِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ. قَالَ: وَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَ يَصْعَدَ هٰذَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَقُوْلُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ الَّتِيْ يَجُوْزُ الْقِيَاسُ عَلَيْهَا، وَ يَتَعَيَّنُ الْعِلْمُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَمَرَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم (سحری) کھاؤ اور پیو حتی کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔'' فرمایا: ''اور ان دونوں کی اذانوں کے درمیان وقفہ اتنا ہی تھا کہ یہ اذان دینے کے لیے اترتے اور وہ چڑھ جاتے۔'' اور جناب الدورقی کی قاسم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب بلال اذان دے تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ اور ان دونوں کی اذان میں بس اتنا سا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ اذان دے کر اترتے اور وہ چڑھ جاتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت اسی قسم سے ہے جن کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ وہ ایسی علتوں پر مشتمل

(۱۹۳۱) تقدم تخريجه برقم: ۴۰۱

(۱۹۳۲) تقدم تخريجه برقم: ۴۰۳.

بِـالْأَكْـلِ وَالشُّرْبِ بَعْدَ نِدَاءِ بِلَالٍ أَعْلَمَهُمْ أَنَّ الْـجِـمَـاعَ وَكُـلَّ مَـا جَازَ لِلْمُفْطِرِ فِعْلُهُ فَـجَـائِزٌ فِعْلُهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ، لا أَنَّهُ أَبَاحَ الْأَكْلَ وَ الشُّرْبَ فَقَطْ دُوْنَ غَيْرِهِمَا .

ہیں جن پر قیاس کرنا جائز ہے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد کھانے پینے کی اجازت دی ہے تو انہیں یہ بتا دیا کہ اس وقت میں جماع کرنا اور غیر روزے دار کے لیے مباح ہر کام اس وقت میں جائز ہے۔ یہ بات نہیں کہ آپ نے صرف کھانے پینے کو مباح قرار دیا ہے اور باقی چیزوں کو ممنوع قرار دیا ہے۔"

فوائد :......١۔ طلوع فجر تک کھانا پینا، جماع کرنا اور دیگر تمام اشیاء جو روزہ کے بغیر مباح ہیں، ان کا اہتمام درست ہے۔

٢۔ نابینا شخص کا اذان کہنا جائز ہے۔ اصحاب شافعی کہتے ہیں۔ یہ عمل جائز ہے، پھر اگر نابینا کے ساتھ بینا شخص ہو جیسے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ تو نابینے کے اذان کہنے میں بالکل کراہت نہیں ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ بینا شخص نہ ہو تو اس خوف کی وجہ سے کہ وہ غلط وقت پر اذان نہ کہہ دے، اذان کہنا مکروہ ہے۔

٣۔ صبح کی دو اذانیں کہنا مستحب فعل ہے۔ (١) طلوع فجر سے پہلے (٢) طلوع فجر کے ساتھ۔

٤۔ موذن کی آواز پر اعتماد کرنا درست ہے۔

٥۔ سحری کرنا اور سحری کو موخر کرنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٦٨)

٤٦..... بَابُ إِيْجَابِ الْإِجْمَاعِ عَلَى الصَّوْمِ الْوَاجِبِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

طلوع فجر سے پہلے فرضی روزے کا پختہ عزم اور نیت کرنا واجب ہے اس سلسلے میں عام الفاظ کا بیان جن کی مراد خاص ہے

١٩٣٣ ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، وَ ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَـنْ حَـفْـصَـةَ زَوْجِ الـنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ عَـنْ رَّسُـوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَن لَّـمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ

"نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس شخص نے فجر سے پہلے روزے کا پختہ ارادہ ونیت نہ کی تو اس کا روزہ

(١٩٣٣) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب النیة فی الصوم، حدیث: ٢٤٥٤ ـ سنن ترمذی: ٧٣٠ ـ سنن نسائی: ٢٣٣٤ ـ مسند احمد: ٦/ ٢٨٦ ـ من طریق سالم عن حفصة رضی اللہ عنہا.

الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ)) . وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، وَزَادَ قَالَ: وَقَالَ لِيْ مَالِكٌ وَاللَّيْثُ بِمِثْلِهِ.

نہیں ہوگا۔"

۴۷..... بَابُ إِيْجَابِ النِّيَّةِ لِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ طُلُوْعِ فَجْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ نِيَّةً وَاحِدَةً فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ لِّجَمِيْعِ الشَّهْرِ جَائِزٌ

ہر روزے کے لیے نیت اس دن کے طلوع فجر سے پہلے پہلے کرنا واجب ہے۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ پورے مہینے کے لیے ایک ہی وقت میں ایک ہی بار نیت کر لینا جائز ہے

۱۹۳۴۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى، قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْوُضُوْءِ.

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث: "بے شک اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیت پر ہے اور بلاشبہ ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی" کتاب الوضوء میں لکھوا چکا ہوں۔"

فوائد:......۱۔ نیت کے بغیر روزہ فاسد ہے اور روزہ دار طلوع فجر سے قبل رات کے کسی حصہ میں فرض روزہ کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ (المغنی لابن قدامہ: ۶/ ۴۰)

۲۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کو (فرض) روزہ کی نیت کرنا واجب ہے۔ (نیل الاوطار: ۷/ ۳۰)

رمضان کے شروع میں پہلی رات تمام مہینے کے روزوں کی نیت کر لینا تمام مہینے کے روزوں کے لیے کافی نہیں کیونکہ رمضان کا ہر روزہ منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ لہٰذا ہر روز علیحدہ نیت کرنی چاہیے۔ (عون المعبود: ۵/ ۳۴۰)

۳۔ نیت دل سے کی جاتی ہے اس کا زبان سے کوئی تعلق نہیں۔ ((وبصوم غد نویت من شهر رمضان)) کے الفاظ ثابت نہیں ہیں۔

۴۸..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، الْوَاجِبَ مِنَ الصِّيَامِ دُوْنَ التَّطَوُّعِ مِنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: "جس نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے" سے آپ کی مراد فرضی روزہ ہے نفلی روزہ مراد نہیں۔

۱۹۳۵۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ حَدِيْثُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقُوْلُ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے اور

(۱۹۳۴) تقدم برقم: ۱۴۲.

(۱۹۳۵) سیأتي برقم: ۲۱۴۱، ۲۱۴۳.

غَـدَاءٌ، وَإِلَّا فَإِنِّـيْ صَائِمٌ)). خَرَّجْتُهُ فِيْ ذِكْرِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ.

پوچھتے: ''کیا تمہارے پاس کھانا موجود ہے؟ وگرنہ میں روزے سے ہوں'' میں نفلی روزوں کے باب میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نفلی روزہ کی رات کے وقت نیت کرنا شرط نہیں، بلکہ نفلی روزہ کی دن کے وقت نیت کرنا جائز ہے اور اس سے نفلی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۲۔ فرض روزہ کی طلوع فجر سے قبل نیت کرنا واجب اور صحت روزہ کی شرط ہے۔

۴۹...... بَابُ الْأَمْرُ بِالسُّحُوْرِ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ إِذِ السُّحُوْرُ بَرَكَةٌ، لَا أَمْرُ فَرْضٍ وَّإِيْجَابٍ يَكُوْنُ تَارِكُهُ عَاصِياً بِتَرْكِهِ

سحری کھانے کا حکم مستحب اور راہنمائی کے لیے ہے کیونکہ سحری کھانا بابرکت ہے۔ یہ حکم فرض و واجب نہیں کہ سحری نہ کھانے والا گناہ گار شمار ہو۔

١٩٣٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً)). ثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، نَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً. مَرْفُوْعاً.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

١٩٣٧ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، وَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ.........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً)).

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''

(١٩٣٦) اسناده حسن: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب الحث علی السحور، حدیث: ٢١٤٦.

(١٩٣٧) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب برکة السحور من غیر ایجاب، حدیث: ١٩٢٣ـ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، حدیث: ١٠٩٥ـ سنن ابن ماجه: ١٦٩٦ـ سنن نسائی: ٢١٤٨ـ مسند احمد: ٩٩/٣.

فوائد:......۱۔ (ان احادیث میں) سحری کی ترغیب کا بیان ہے اور علماء کا سحری کے استحباب پر اجماع ہے۔ اور یہ واجب نہیں ہے سحری میں برکت سے واضح ہے کہ اس سے انسان روزہ کے لیے قوت حاصل کرتا ہے۔ اس سے جسم میں نشاط پیدا ہوتا ہے۔ اور سحری کے سبب مزید روزوں میں رغبت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے روزہ کی مشقت کم ہو جاتی ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٧٢)

۲۔ یہاں حکم وجوب کے لیے نہیں بلکہ استحباب کے لیے ہے کہ روزہ دار سحری کے وقت کچھ نہ کچھ ضرور تناول کریں، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کھانے اور پینے کی کم از کم مقدار سے سحری کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۲/ ٢٤٥)

٥٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ أَنَّ السَّحُوْرَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْغَدَاءِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سحری پر صبح کے کھانے کا لفظ غداء بھی بول دیا جاتا ہے

١٩٣٨ ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَّ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالُوْا: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِى رُهْمٍ..........

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ رَجُلاً إِلَى السُّحُوْرِ، فَقَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)). وَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَدْعُوْ إِلَى السُّحُوْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)). وَ زَادَا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَ الْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ)). وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَ قَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)).

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ایک شخص کو سحری کھانے کی دعوت دے رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا'' آؤ صبح کا مبارک کھانا کھاؤ'' جناب الدورقی اور عبد اللہ بن ہاشم کی روایت میں ہے'' میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جبکہ آپ ﷺ ماہ رمضان میں سحری کے کھانے کی دعوت دے رہے تھے تو آپ نے فرمایا:'' آؤ مبارک صبح کا کھانا کھاؤ'' دونوں نے اپنی اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے'' پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:'' اے اللہ! معاویہ کو قرآن اور حساب کرنا سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔'' اور جناب عبداللہ بن ہاشم، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

(١٩٣٨) اسناده ضعيف: حارث بن زیاد راوی مجہول ہے، تاہم شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ الصحيحة: ٢٩٨٣، ٣٤٠٨۔ سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب من سمى السحور الغداء، حديث: ٢٣٤٤۔ سنن نسائی: ٢١٦٥۔ مسند احمد: ٤/ ١٢٧۔

''آؤ صبح کا بابرکت کھانا کھاؤ۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سحری کا کھانا بابرکت کھانا ہے کیونکہ اس کے طفیل روزہ دار روزہ سے تقویت حاصل کرتا ہے اس سے بدن میں نشاط آتی ہے اور سحری کے کھانا کی بدولت وہ تلاوت، اذکار، نوافل اور دیگر عوامل روزہ کو احسن انداز سے نبھا سکتا ہے۔

۲۔ خود سحری کرنا اور دوسروں کو سحری کی ترغیب دینا مستحب فعل ہے۔

۵۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِعَانَةِ عَلَى الصَّوْمِ بِالسُّحُوْرِ إِنْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ لِسُوْءِ حِفْظِهٖ

سحری کھانے سے روزہ رکھنے میں مدد لینے کے حکم کا بیان بشرطیکہ زمعہ بن صالح کی روایت سے دلیل لینا درست ہو کیونکہ ان کے برے حافظے کی وجہ سے میرا دل غیر مطمئن ہے

۱۹۳۹۔ نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ، نَا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلٰى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِقَيْلُوْلَةِ النَّهَارِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ)).

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے میں مدد حاصل کرو اور دن کو قیلولہ کر کے رات کے قیام کے لیے مدد لے لو۔''

۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّحُوْرِ فَصْلًا مِّنْ صِيَامِ النَّهَارِ وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَالْأَمْرِ بِمُخَالَفَتِهِمْ إِذْ هُمْ لَا يَتَسَحَّرُوْنَ

دن کے روزے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق کرنے کے لیے سحری کھانا مستحب ہے اور اہل کتاب کی مخالفت کرنے کا بیان کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے

۱۹۴۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ (ح) وَ ثَنَا يُوْنُسُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا وَكِيْعٌ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

(۱۹۳۹) اسناده ضعيف: زمعہ بن صالح ضعیف راوی ہے۔ الضعيفة: ۲۷۵۸۔ سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في السحور، حديث: ۱۶۹۳۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۲۵۔

(۱۹۴۰) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل السحور، حديث: ۱۰۹۶۔ سنن ابي داود: ۲۳۴۳۔ سنن نسائي: ۲۱۶۸۔ مسند احمد: ۴/۱۹۷۔ سنن الدارمي: ۱۶۹۷۔

عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَّوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَصْلُ مَّا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السُّحُوْرِ)). وَ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ ((مَا بَيْنَ صِيَامِكُمْ)).

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔'' جناب وکیع کی روایت میں ہے: ''تمہارے روزوں (اور اہل کتاب کے روزوں) کے درمیان۔''

فوائد :......۱۔ اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں کا بنیادی فرق سحری ہے جیسا کہ اہل اسلام کے لیے سحری کرنا مستحب اور اہل کتاب کے لیے سحری کرنا حرام ہے۔ اہل کتاب پر شام کے کھانے کے بعد اور سو کر اٹھنے کے بعد اگلی شام تک کھانا پینا حرام ہے۔

۲۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں سحری کی ترغیب کا بیان ہے اور اس میں اس بات کی اطلاع ہے کہ دین اسلام آسان وسہل ہے۔ اس میں سختی اور تنگی نہیں ہے۔ (عون المعبود: ۵/ ۲۲۱)

۵۳...... بَابُ تَأْخِيْرِ السُّحُوْرِ

سحری کھانے میں تاخیر کرنے کا بیان

۱۹۴۱۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ- نَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ، نَا قَتَادَةُ (ح) وَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، وَ ثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، نَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ.........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ. قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسِيْنَ آيَةً. مَعَانِي أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ. وَ هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی، پھر ہم نماز کے لیے اٹھ گئے۔ میں نے پوچھا: سحری کرنے اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے جواب دیا: پچاس آیات کی قراءت کرنے کی مقدار کے برابر وقفہ تھا۔''

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ ۔ وَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ۔

(۱۹۴۱) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قدر کم بین السحور وصلاة الفجر، حدیث: ۱۹۲۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، حدیث: ۱۰۹۷۔ سنن ترمذی: ۷۰۴۔ سنن نسائی: ۲۱۵۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۹۴۔ مسند احمد: ۱۸۲/۵.

عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ.........
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِيْ أَهْلِيْ، ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سحری کھاتا پھر میں نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کرنے کے لیے جلدی کرتا۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سحری کو مؤخر کرنا اور طلوع فجر کے قریب سحری کا اختتام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ سحری میں زیادہ تعجیل کہ روزہ دار طلوع فجر سے دو اڑھائی گھنٹے پہلے سحری سے فارغ ہو جائیں۔ پسندیدہ نہیں ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۴۲) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت الفجر، حدیث: ۵۷۷، ۱۹۲۰۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ اللَّوَاتِيْ تُفْطِرُ الصَّائِمَ

روزہ دار کا روزہ توڑنے والے افعال کے ابواب کا مجموعہ

۵۴..... بَابُ ذِكْرِ الْمُفْطِرِ بِالْجِمَاعِ فِيْ نَهَارِ الصِّيَامِ

دن کے وقت روزے کو جماع کے ساتھ توڑنے والے کا بیان

۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، (ح) وَحَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيْمٍ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، أَوْصِيَامِ شَهْرَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا . وَ قَالَ مَالِكٌ فِيْ عَقِبِ خَبَرِهِ: وَ كَانَ فِطْرُهُ بِجِمَاعٍ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان میں روزہ توڑنے والے شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک گردن آزاد کرائے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔'' امام مالک نے اپنی روایت کے بعد فرمایا: ''اس شخص نے اپنی بیوی سے جماع کر کے روزہ توڑا تھا۔''

۵۵..... بَابُ إِيْجَابِ الْكَفَّارَةِ عَلَى الْمُجَامِعِ فِي الصَّوْمِ فِيْ رَمَضَانَ بِالْعِتْقِ إِذَا وَجَدَهُ

رمضان المبارک میں بیوی سے ہم بستری کر کے روزہ توڑنے والے شخص پر کفارہ واجب ہے

أَوِ الصِّيَامِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْعِتْقَ ، أَوِالْإِطْعَامِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الصَّوْمَ ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ خَبَرَ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ مَالِكٍ مُخْتَصَرٌ غَيْرُ مُتَقَصًّى مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّفْظَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ خَبَرِهِمَا كَانَ فِطْرًا بِجِمَاعٍ لَا بِأَكْلٍ وَّ لَا بِشُرْبٍ وَلَاهُمَا

(۱۹۴۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان......، حدیث: ۱۹۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان، حدیث: ۱۱۱۱۔ سنن ابی داود: ۲۳۹۰۔ سنن ترمذی: ۷۲۴۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۷۱۔ مسند احمد: ۵۱۶/۲۔

اگر طاقت ہو تو ایک گردن آزاد کرائے، اگر گردن آزاد نہ کرا سکتا ہو تو روزے رکھے اور اگر روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو مساکین کو کھانا کھلائے اور اس بات کی دلیل کہ امام مالک اور ابن جریج کی مذکورہ بالا روایت مختصر غیر مفصل ہے۔ اس دلیل کے ساتھ کہ جو الفاظ ہم نے ان کی روایت کے بیان کیے ہیں اس میں روزہ توڑنے کا سبب جماع تھا۔ کھانے پینے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹا تھا۔

١٩٤٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُخْبِرُ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ . فَقَالَ: ((وَمَا أَهْلَكَكَ))؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ . فَقَالَ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟)) . قَالَ: لَا ، قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا ، قَالَ: ((اجْلِسْ))، فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِرْقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ: وَالْعِرْقُ هُوَ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) . فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَى أَهْلِ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنَّا ، فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، وَقَالَ: ((اذْهَبْ فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ)) .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: ''میں ہلاک ہو گیا۔'' آپ نے پوچھا: تجھے کس چیز نے ہلاک کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ''میں نے ماہ رمضان میں (دن کے وقت روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم ایک گردن آزاد کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: تو کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی! نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''تو کیا تم ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو وہ شخص بیٹھ گیا۔ پھر اس اثنا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ ٹوکرا لے لو اور یہ کھجوریں صدقہ کر دو۔'' تو اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ غریب لوگوں پر صدقہ کروں؟ تو مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے اطراف کے درمیان ہم سے زیادہ غریب گھرانہ کوئی نہیں ہے۔ اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوب ہنسے حتیٰ کہ

(١٩٤٤) صحيح بخاري، كتاب كفارات الأيمان، باب متى تجب الكفارة على الغني، حديث: ٦٧٠٩ـ صحيح مسلم: ١١١١/٨١ من طريق سفيان بهذا الاسناد۔ وانظر الحديث السابق.

آپ کے کچلی والے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔ اور آپ نے فرمایا: ''جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔''

٥٢..... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَاراً مَّا يُكَفِّرُ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِداً لِّلْكَفَّارَةِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَاراً إِذَا كَانَ غَيْرَ وَاجِدٍ لِّلْكَفَّارَةِ وَقْتَ الْجِمَاعِ، ثُمَّ اسْتَفَادَ مَا بِهِ يُكَفِّرُ، كَانَتِ الْكَفَّارَةُ وَاجِبَةً عَلَيْهِ

امام کا رمضان المبارک کے دن میں جماع کر کے روزہ توڑنے والے کو کفارہ ادا کرنے کے لیے عطیہ دینا جبکہ اس کے پاس کفارہ ادا کرنے کے لیے کچھ موجود نہ ہو۔ اس دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک کے دن میں ہم بستری کر کے روزہ توڑنے والے کے پاس اگر ہم بستری کے وقت کفارہ ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو پھر اسے کفارہ ادا کرنے کی طاقت حاصل ہو جائے تو اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا

١٩٤٥ ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْاٰخَرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِيْ رَمَضَانَ . قَالَ، فَقَالَ لَهُ: ((أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((أَفَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِرْقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّ هُوَ الزَّنْبِيْلُ فَقَالَ: ((أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ)) . فَقَالَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجَ مِنَّا، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ)) .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہنے لگا کہ اس بدنصیب نے رمضان مبارک میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تیرے پاس گردن آزاد کرنے کی طاقت ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے کہا: کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی گنجائش ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ اسے زنبیل کہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اپنی طرف سے یہ کھجوریں (مساکین کو) کھلا دو۔'' تو اس نے عرض کی: مدینے کے دو

(١٩٤٥) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب المجامع فی رمضان هل يطعم اهله، حديث: ١٩٢٧ ـ صحيح مسلم: ١١١١/٨١ (٢٥٩٦) من طريق جرير بهذا الاسناد وانظر الحديث السابق.

پتھریلے کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی گھرانہ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا: ''تو اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔''

فوائد:......ا۔ روزہ کی حالت میں عمداً جماع کرنا حرام ہے اور اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

۲۔ حالت روزہ میں جماع کرنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے۔ جو بالترتیب یہ ہے (ا) اگر استطاعت ہو تو عیوب سے پاک مومن غلام آزاد کرے۔ (ب) اگر اس کی طاقت نہ تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ (ج) اگر روزے رکھنے سے قاصر ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ پھر اگر وہ ان تینوں چیزوں پر عمل کرنے سے قاصر ہے تو امام و حاکم اور دیگر مالدار لوگ اس کی طرف سے کفارہ (ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا) کا سامان کریں گے اور اگر وہ شخص خود ہی نادار و مفلس ہے تو اس پر صدقہ کرنا بھی جائز ہے۔

۲۔ بھول کر جماع کرنے سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ اس کا کوئی کفارہ ہے۔

۳۔ اگر جماع میں بیوی مجبور ہے تو اس پر کفارہ لازم نہیں آئے گا بصورت دیگر اس پر بھی کفارہ لازم آئے گا۔

٥٧..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ مُخْتَصَرًا وَّ هِمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْحِجَازِيِّيْنَ أَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَاراً جَائِزٌ لَّهُ أَن يُّكَفِّرَ بِالْإِطْعَامِ وَإِنْ كَانَ وَاجِداً لِعِتْقِ رَقَبَةٍ مُّسْتَطِيْعاً لِّصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اس مختصر روایت کا بیان جس سے بعض حجازی علماء کو وہم ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے دن میں بیوی سے جماع کرنے والے شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ کفارے میں مساکین کو کھانا کھلا دے اگرچہ وہ گردن آزاد کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور دو ماہ مسلسل روزے رکھنے کی استطاعت بھی رکھتا ہو

١٩٤٦ ـ نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ (ح) وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: أَتٰى رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، احْتَرَقْتُ، فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں برباد ہوگیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ تو اس نے

(١٩٤٦) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب اذا جامع في رمضان، حديث: ١٩٣٥ ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب التغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان، حديث: ١١١٢ ـ سنن ابي دواد: ٢٣٩٤ ـ مسند احمد: ٦/١٤٠.

شَأْنُهُ . فَقَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي . قَالَ: ((تَصَدَّقْ)) . قَالَ: وَ اللّٰهِ مَالِيْ شَيْءٌ وَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ . قَالَ: ((اجْلِسْ)) . فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوْقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ)) ، فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَصَدَّقْ بِهٰذَا)) . فَقَالَ: عَلٰى غَيْرِنَا . فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ ، وَ مَا لَنَا شَيْءٌ . قَالَ: ((فَكُلُوْهُ)) . وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللّٰهِ .

بتایا کہ میں نے اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: صدقہ کرو۔" اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں صدقہ کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ اسی اثنا میں کہ وہ بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص گدھا ہانکتا ہوا آ گیا، جس پر کھانا لدا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "برباد ہونے والا شخص کہاں ہے؟ تو وہ شخص کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ غلہ صدقہ کردو۔ تو اس نے عرض کی: کیا اپنے علاوہ کسی اور پر صدقہ کروں؟ اللہ کی قسم! ہم خود بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: "تو تم ہی اسے کھالو۔" جناب عبدالحکم کی روایت میں ہے: "اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اپنے علاوہ کسی اور شخص پر صدقہ کروں اللہ کی قسم! (ہم تو خود بھوکے اور محتاج ہیں)۔"

٥٨.... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا أَمَرَ هٰذَا الْمُجَامِعَ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ أَنْ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَا يَجِدُ عِتْقَ رَقَبَةٍ، وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أَعْلَمَ أَيْضاً أَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ لِصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ كَأَخْبَارِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتُصِرَ الْخَبَرُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اس جماع کرنے والے شخص کو صدقہ کرنے کا حکم اس کی اس اطلاع کے بعد دیا تھا کہ وہ ایک گردن آزاد نہیں کرسکتا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے بتا دیا ہو کہ وہ دوماہ کے مسلسل روزے بھی نہیں رکھ سکتا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے۔ لہٰذا یہ روایت مختصر بیان کی ہے۔

١٩٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، وَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بلند

(١٩٤٧) سنن ابي داود، كتاب الصيام، باب كفارة من اتى اهله في رمضان، حديث. ٢٣٩٥ وانظر الحديث السابق

ظِلِّ فَارِعٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي بَيَاضَةَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْتَرَقْتُ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا لَكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي، وَأَنَا صَائِمٌ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً)). قَالَ: لَا أَجِدُهُ. قَالَ: ((أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)). قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي. قَالَ: ((اِجْلِسْ)). فَجَلَسَ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعِرْقٍ فِيْهِ عِشْرُوْنَ صَاعًا، فَقَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ اٰنِفًا؟)) قَالَ: هَا أَنَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى أَحْوَجَ مِنِّي وَمِنْ أَهْلِي فَوَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا لَنَا عَشَاءُ لَيْلَةٍ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَعُدْ بِهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِكَ)). لَمْ يَذْكُرِ الصَّوْمَ فِي الْخَبَرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: بِعِرْقٍ فِيْهِ عِشْرُوْنَ صَاعًا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ هٰذَا الْمُجَامِعَ أَنْ يُّطْعِمَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ ثُلُثَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، لِأَنَّ عِشْرِيْنَ صَاعًا إِذَا قُسِمَ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا كَانَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ ثُلُثُ صَاعٍ. وَلَسْتُ أَحْسِبُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ ثَابِتَةً، فَإِنَّ فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ: أُتِيَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، أَوْ عِشْرُوْنَ صَاعًا هٰذَا فِي خَبَرِ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔ فَأَمَّا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ

سائے میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس بنی بیاض کا ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں برباد ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے اپنی بیوی سے (روزے کی حالت میں) ہم بستری کر لی ہے۔ اور یہ کام رمضان المبارک میں کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ایک گردن آزاد کرو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس گردن آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے عرض کی: میرے پاس (اتنا اناج بھی) نہیں ہے۔ آپ نے کہا: بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں بیس صاع (کھجوریں) تھیں تو آپ نے پوچھا: ابھی ابھی سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میں یہ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: یہ لے لو اور اس کا صدقہ کردو۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ محتاج اور فقیر پر صدقہ کروں؟ تو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے آج رات ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اسے اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرلے۔'' اس روایت میں روزوں کا ذکر نہیں ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر یہ الفاظ ثابت ہو جائیں: ''ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں بیس صاع اناج تھا'' تو پھر نبی کریم ﷺ نے اس جماع کرنے والے کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر مسکین کو ایک تہائی صاع کھجوریں دے دے۔'' کیونکہ بیس صاع جب ساٹھ مساکین میں تقسیم کریں گے تو ہر مسکین کو تہائی صاع ملے گا۔ لیکن میرا خیال نہیں کہ یہ

فَإِنَّهُ رَوٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعاً. قَدْ خَرَّجْتُهُمَا بَعْدُ، وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنْ عُلَمَاءِ الْحِجَازِ وَ الْعِرَاقِ قَالَ: يُطْعِمُ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ كُلَّ مِسْكِيْنٍ ثُلُثَ صَاعٍ فِيْ رَمَضَانَ. قَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ: يُطْعِمُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ مُدًّا مِّنْ طَعَامٍ، تَمْرًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ. وَ قَالَ الْعِرَاقِيُّوْنَ: يُطْعِمُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ. فَأَمَّا ثُلُثُ صَاعٍ، فَلَسْتُ أَحْفَظُ عَنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ تَرْكُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّ السُّؤَالَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا كَانَ فِيْ رَمَضَانَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ الشَّهْرُ، وَ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ لِهٰذِهِ الْحُوْبَةِ لَا يُمْكِنُ الْاِبْتِدَاءُ فِيْهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُّقْضٰى شَهْرُ رَمَضَانَ، وَ بَعْدَ مَضِيِّ يَوْمٍ مِّنْ شَوَّالٍ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُجَامِعَ بِإِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً، إِذِ الْإِطْعَامُ مُمْكِنٌ فِيْ رَمَضَانَ لَوْ كَانَ الْمُجَامِعُ مَالِكاً لِقَدْرِ الْإِطْعَامِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ فِعْلُهُ مُعَجَّلًا، دُوْنَ مَا لَا يَجُوْزُ لَهُ فِعْلُهُ إِلَّا بَعْدَ مَضِيِّ أَيَّامٍ وَّلَيَالٍ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ. وَ لَسْتُ أَحْفَظُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ أَخْبَارِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ السُّؤَالَ مِنَ الْمُجَامِعِ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ

الفاظ ثابت ہوں۔ کیونکہ امام زہری رحمہ اللہ کی روایت میں ہے: ”ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ یا بیس صاع کھجوریں تھیں۔ یہ امام زہری سے منصور بن معتمر کی خبر ہے۔ جبکہ ہقل بن زیاد نے امام اوزاعی کے واسطے سے امام زہری سے بیان کیا ہے: ”پندرہ صاع“ میں نے یہ دونوں روایات بعد میں بیان کر دی ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ کسی حجازی یا عراقی عالم دین نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ رمضان میں جماع کے کفارے میں ہر مسکین کو تہائی صاع کھلائے۔ حجاز کے علماء کہتے ہیں: ”وہ ہر مسکین کو ایک مد کھانا کھلا دے، وہ کھجوریں ہوں یا دیگر اناج۔ جبکہ عراقی علماء کہتے ہیں: ”ہر مسکین کو ایک صاع کھجوریں کھلائے۔ جبکہ تہائی صاع کے متعلق میری معلومات کے مطابق کسی نے نہیں کہا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ ممکن ہے کہ اس روایت میں دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کا حکم اس لیے چھوڑ دیا گیا ہو کیونکہ اس روایت میں یہ سوال رمضان المبارک کے دوران مہینہ مکمل ہونے سے پہلے کیا گیا ہے۔ جبکہ اس گناہ کی وجہ سے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کی ابتدا رمضان المبارک کے مکمل ہونے اور شوال کا ایک دن گزرنے کے بعد ہی ممکن ہے۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے جماع کرنے والے کو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا کیونکہ اگر جماع کرنے والا مساکین کو کھانا کھلانے کی قدرت رکھتا ہو تو رمضان المبارک میں یہ کفارہ ادا کرنا ممکن ہے۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے اسے وہ حکم دیا ہے جس پر عمل کرنا فوری ممکن تھا اور اس کا حکم نہیں دیا جس پر عمل کرنا کئی دن اور راتوں کے بعد ہی ممکن تھا۔ واللہ اعلم۔ اور مجھے یاد نہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کسی روایت میں یہ مذکور ہو کہ جماع کرنے والے کا سوال ماہ رمضان کے مکمل ہونے

فَجَازَ إِذَا كَانَ السُّؤَالُ بَعْدَ مَضْيِ رَمَضَانَ أَنْ يُؤْمَرَ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ، لِأَنَّ الصِّيَامَ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ لِلْكَفَّارَةِ جَائِزَةٌ .

سے پہلے تھا۔ لہٰذا اگر یہ سوال رمضان المبارک کے بعد ہو تو پھر اسے دو ماہ کے روزے رکھنے کا حکم بھی دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس وقت ہی کفارے کے طور پر روزے رکھنا جائز و ممکن ہے۔''

فوائد :......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ حالت روزہ میں جماع کے کفارہ میں ترتیب لازم نہیں اور گردن آزاد کرنے کی استطاعت رکھنے والا صدقہ کرسکتا ہے، درست نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ہی واقعہ ہے اور گزشتہ احادیث میں کفارہ کی ترتیب بیان ہوئی ہے۔ لہٰذا گردن آزاد کرنے کی طاقت رکھنے والا گردن ہی آزاد کرے گا، پھر اگر اس سے قاصر ہے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر روزوں کی طاقت نہ ہو تو پھر صدقہ لازم آئے گا۔

۵۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ إِذَا مَلَكَ مَا يُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً، وَ لَمْ يَمْلِكْ مَعَهُ قُوْتَ نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ، لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمضان میں جماع کرنے والا شخص جب ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی ملکیت رکھتا ہو لیکن اس کے پاس اپنی اور اپنے گھر والوں کو خوراک میسر نہ ہو تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

۱۹۴۸۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ، قَالَ: إِنَّا لَجِيَاعٌ مَّا لَنَا شَيْءٌ . هٰذَا فِيْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، وَ فِيْ خَبَرِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ: مَالَنَا عَشَاءُ لَيْلَةٍ، وَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحْوَجَ مِنَّا .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت عائشہ کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: ''بے شک ہم خود بھوکے ہیں، ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔'' یہ بات عمرو بن حارث کی روایت میں ہے اور عبدالرحمٰن بن حارث کی روایت میں ہے۔ ''ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہیں ہے۔'' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''مدینہ منورہ کے دو پتھریلے علاقوں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج اور تنگ دست کوئی نہیں ہے۔''

فوائد......اگر حالت روزہ میں بیوی سے مباشرت کا مرتکب کفارہ جماع کی کسی بھی شق سے عہدہ برآ ہونے سے معذور ہو اور خود اتنا محتاج ہو کہ صدقہ وخیرات کا مستحق ہے تو امام وحاکم کفارہ پر لازم آنے والا صدقہ خود ادا کر دے اور اگر وہ شخص صدقہ کا واقعی مستحق ہو تو مذکورہ صدقہ اسی شخص کو دے دے تو ایسا کرنا جائز ومسنون ہے۔

۶۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمَعْصِيَةِ الَّتِيْ ارْتَكَبَهَا الْمُجَامِعُ فِيْ صَوْمِ رَمَضَانَ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْكَفَّارَةَ بِعِتْقٍ وَّلَا بِإِطْعَامٍ، وَّلَا يَسْتَطِيْعُ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَالْأَمْرِ بِإِطْعَامِ التَّمْرِ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کا روزہ جماع کر کے توڑنے کا گناہ کرنے والے شخص کو استغفار کرنے کا حکم دینے کا

بیان۔ جبکہ وہ گردن آزاد کرنے اور کھانا کھلانے کا کفارہ ادا نہ کر سکتا ہو اور نہ وہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہو۔ اور رمضان المبارک میں جماع کرنے کا کفارہ کھجوریں کھلا کر ادا کرنے کے حکم کا بیان

١٩٤٩ ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِيْ.........

أَبُوهُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ. قَالَ: ((وَيْحَكَ مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى أَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ. قَالَ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً)). قَالَ: مَا أَجِدُهَا. ((قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)). قَالَ: مَا أَسْتَطِيْعُ. قَالَ: ((أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً)). قَالَ: مَا أَجِدُهُ. قَالَ: فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِرْقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: ((خُذْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ)) قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهِ مِنْ أَهْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ طَنْبَيِ الْمَدِيْنَةِ أَحَداً أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّيْ. فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ. قَالَ: ((خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوگیا ہوں۔ آپ نے کہا: تمہارا بھلا ہو تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرلی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک گردن آزاد کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس گردن آزاد کرنے کی قوت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔'' اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے حکم دیا: ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دو، اس نے کہا: میرے پاس اتنا اناج بھی نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں تو آپ نے فرمایا: ''یہ ٹوکرا لے لو اور اس کا صدقہ کردو۔'' وہ کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! میں اپنے گھر والوں سے زیادہ اس کا حقدار کسی کو نہیں پاتا، مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان مجھ سے زیادہ اس کا محتاج کوئی نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ خوب ہنس دیئے حتی کہ آپ کے نوکیلے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔ آپ نے فرمایا: لے لو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔''

فوائد :...... حالت روزہ میں بیوی سے مباشرت کا مرتکب شخص اگر کفارہ جماع کی تمام صورتوں سے عہد برآء ہونے سے معذور ہو اور خود صدقہ کا زیادہ مستحق ہو تو کفارہ جماع کا صدقہ اسے لوٹا دینا چاہیے اور اسے اپنے گناہ سے

(١٩٤٩) صحيح لغيره: تقدم تخريجه برقم: ١٩٤٤، ١٩٤٥.

استغفار کرنے کی تلقین کرنی چاہیے تاکہ استغفار کے ذریعے اس کے گناہ کا مداوا ہو سکے۔

٦١..... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مِكْيَلِ التَّمْرِ لِإِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا فِي كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِي صَوْمِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے روزے کی حالت میں جماع کرنے کے کفارے میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے کھجوریں ناپنے کے برتن کی مقدار کا بیان

١٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُؤَمَّلٌ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ أَوْ عِشْرُوْنَ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ عَنْكَ))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ یا بیس صاع کھجوریں تھیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ لے لو اور اپنی طرف سے (مساکین کو) کھلا دو۔''

١٩٥١ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا مِهْرَانُ بْنُ أَبِيْ عُمَرَ الرَّازِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَّ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلاً أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَ قَالَ: فَأُتِيَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعاً، أَوْ عِشْرِيْنَ صَاعاً. إِلَّا أَنَّهُ غَلَطَ فِي الْإِسْنَادِ فَقَالَ: عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، وَ فِيْ خَبَرِ حَجَّاجٍ أَيْضاً عَنِ الزُّهْرِيِّ: فَجِيْءَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةُ عَشَرَ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ إِلَّا أَنَّ الْحَجَّاجَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔'' اور فرمایا: ''پس آپ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ یا بیس صاع کھجوریں تھیں۔'' مگر اس کی سند میں غلطی ہوئی ہے۔ کہا: عن ابی سلمۃ۔ اور حجاج کی روایت میں ہے: ''عن الزھری۔ ''تو آپ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔'' لیکن حجاج نے امام زہری سے سنا نہیں ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے محمد بن عمرو کو بیان

(١٩٥٠) اسناده ضعيف: مؤمل ابن اسماعیل خراب حافظہ والا ہے۔ تقدم تخريجه برقم: ١٩٤٤.

(١٩٥١) سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في كفارة من افطر يوما من رمضان، حديث: ١٦٧١ ـ مسند احمد: ٢/٢٠٨ من طريق سعيد بن المسيب.

عَمْرَةَ يَحْكِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ هُشَيْمٍ، قَالَ: قَالَ الْحَجَّاجُ: صِفْ لِي الزُّهْرِيَّ لَمْ يَكُنْ يَرَاهُ.

کرتے ہوئے سنا وہ احمد بن ابی ظبیہ کی سند سے ہشیم سے بیان کرتے ہیں کہ حجاج نے کہا: ''مجھے امام زہری رحمہ اللہ کا حلیہ بیان کرو۔ انہوں نے امام زہری کو دیکھا نہیں تھا۔''

٦٢..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ إِطْعَامَ مِسْكِينٍ وَّاحِدٍ طَعَامَ سِتِّينَ مِسْكِيناً فِي سِتِّينَ يَوْماً، كُلَّ يَوْمٍ طَعَامَ مِسْكِينٍ جَائِزٌ فِي كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِي صَوْمِ رَمَضَانَ، فَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِيناً وَّبَيْنَ طَعَامِ سِتِّينَ مِسْكِيناً، وَّمَنْ فَهِمَ لُغَةَ الْعَرَبِ عَلَى أَنَّ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِيناً لَّا يَكُونُ إِلَّا وَ كُلُّ مِسْكِينٍ غَيْرَ الْآخَرِ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کے روزے کے دوران جماع کرنے کے کفارے میں ایک ہی مسکین کو ساٹھ دنوں میں ساٹھ مساکین کا کھانا کھلانا جائز ہے۔ ہر روز ایک مسکین کا کھانا اسے دے دیا جائے۔ اس شخص نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ساٹھ مسکینوں کے کھانے میں فرق نہیں کیا۔ جو شخص لغتِ عرب کو سمجھتا ہو وہ جانتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا اسی وقت ممکن ہے جب ہر مسکین دوسرے سے مختلف ہو

١٩٥٢- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ ((أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِيناً)).

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام زہری کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: ''ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ کفارہ جماع میں ساٹھ مساکین کو ایک ساتھ کھانا کھلانا چاہیے، ایک مسکین کو ساٹھ دن مسلسل کھانا کھلانے سے یہ کفارہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ ساٹھ مساکین کا اطلاق علیحدہ شخصیات پر ہوتا ہے۔ ایک فرد پر نہیں ہوتا۔

٦٣..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صِيَامَ الشَّهْرَيْنِ فِي كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ لَا يَجُوزُ مُتَفَرِّقاً إِنَّمَا يَجِبُ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جماع کے کفارے میں دو ماہ کے متفرق روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ دو ماہ مسلسل روزے رکھنا واجب ہے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام زہری کی حمید کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''تو تم دو ماہ مسلسل روزے رکھو۔''

(١٩٥٢) انظر الحديث المتقدم برقم: ١٩٤٩.

۶۴..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُجَامِعَ إِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَفَرَّطَ فِي الصِّيَامِ، حَتَّى تَنْزِلَ بِهِ الْمَنِيَّةُ، قُضِيَ الصَّوْمُ عَنْهُ، كَالدَّيْنِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ دَيْنَ اللّٰهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مِنْ دُيُوْنِ الْعِبَادِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب جماع کرنے والے پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہوں اور وہ ان کی ادائیگی میں کوتاہی برتے حتی کہ اسے موت آ لے تو اس کی طرف سے روزے کی قضا دی جائے گی جیسا کہ اس کا مالی قرض ادا کیا جاتا ہے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کا قرض بندوں کے قرض کی نسبت ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ . قَالَ: لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: ((فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ)).

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا: ''میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس پر مسلسل دو ماہ کے روزے واجب ہیں، آپ نے فرمایا: ''اگر تمہاری بہن پر (مالی) قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو اللہ کا حق ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے۔''

فوائد :..... جو شخص کفارہ جماع میں دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ رہا ہو اگر وہ اس دوران فوت ہو جائے اور کچھ روزے اس کے ذمہ باقی ہوں تو اس کے ورثاء اس کی طرف سے روزہ کی قضا دیں گے۔ کیونکہ یہ اس پر قرض ہے اور جیسے قرض کے ذمہ دار میت کے ورثاء ہوتے ہیں اسی طرح روزہ کی قضاء بھی ورثاء دیں گے۔

۶۵..... بَابُ أَمْرِ الْمُجَامِعِ بِقَضَاءِ صَوْمِ يَوْمٍ مَّكَانَ الْيَوْمِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِداً لِّلْكَفَّارَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا قَبْلُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ

جماع کرنے والے کو اس دن کے بدلے ایک روزے کی قضا دینے کے حکم کا بیان جس دن میں اس نے جماع کیا تھا۔ جبکہ اس کے پاس مذکورہ کفارہ موجود نہ ہو۔ بشرطیکہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ میرا دل اس روایت سے مطمئن نہیں ہے

(۱۹۵۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعلیہ صوم، حدیث: ۱۹۵۳ تعلیقاً۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء صوم عن المیت، حدیث: ۱۱۴۸۔ سنن ترمذی: ۷۱۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۵۸۔ سنن کبری نسائی: ۲۹۲۶.

١٩٥٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِيْ رَمَضَانَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ فِيْ اٰخِرِهِ: ((فَصُمْ يَوْماً، وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْإِسْنَادُ وَهْمٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور وہ رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر چکا تھا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی اور آخر میں فرمایا: ''تو (اس کی قضا میں) ایک روزہ رکھو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ سند وہم ہے۔''

١٩٥٥ ـ اَلْخَبَرُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، هُوَ الصَّحِيْحُ لَا عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ. قَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَ خَبَرِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ فِيْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، قَالَ هَارُوْنُ: قَالَ حَجَّاجٌ: وَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ شَيْئاً.

''امام صاحب فرماتے ہیں: مذکورہ بالا حدیث کی سند میں ابن شہاب زہری رحمہ اللہ، حمید بن عبدالرحمٰن سے بیان کریں تو یہ صحیح ہوگی۔ اور ابوسلمہ سے بیان کریں تو یہ صحیح نہیں ہوگا۔'' جناب حجاج بن ارطاہ نے بھی یہ روایت عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ کی سند سے روایت کی ہے۔'' امام ابن مبارک کہتے ہیں۔'' حجاج بن اُطاہ نے امام زہری رحمہ اللہ سے کچھ نہیں سنا۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت روزہ میں جماع کا ارتکاب کرنے والا شخص اگر اس کے کفارہ سے قاصر ہوتو اس روزہ کے عوض، جو اس نے رمضان میں مباشرت کی وجہ سے فاسد کیا تھا، رمضان کے بعد ایک دن کا روزہ

(١٩٥٤) صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصيام، باب كفارة من اتى اهله فى رمضان، حديث: ٢٣٩٣.

(١٩٥٥) اسناده حسن: مصنف ابن ابى شيبة: ٣/١٠٦، ح: ٩٧٨٧ـ سنن كبرىٰ بيهقى: ٤/٢٢٦.

رکھے گا، اور اپنی غلطی کی معافی طلب کرے گا۔

٦٦..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْإِسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمَدِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ

اس بات کا بیان کہ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

١٩٥٦ـ نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيعِيُّ، وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ وَ جَمَاعَةٌ، وَ هٰذَا حَدِيثُ أَبِي مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ -وَ هُوَ الْمُعَلِّمُ- ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيدِ حَدَّثَهُ، أَنَّ مَعْدَانَ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ......... أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو روزہ چھوڑ دیا۔'' جناب معدان کہتے ہیں: ''پس میں دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے انہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا ہے۔ میں نے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی انڈیلا تھا۔''

١٩٥٧ـ غَيْرَ أَنَّ الْبِسْطَامِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى، قَالَا: عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ. وَالصَّوَابُ مَا قَالَ أَبُو مُوسَى إِنَّمَا هُوَ يَعِيشُ، عَنْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

''امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔''

١٩٥٨ـ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ غَيْلَانَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

(١٩٥٦) صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب الصائم يستقی عامدا، حديث: ٢٣٨١ـ سنن ترمذی: ٨٧ـ سنن كبرىٰ نسائی: ٣١٠٨، ٣١١٠ـ سنن الدارمی: ١٧٣٨ـ مسند احمد: ٤٤٣/٦.

(١٩٥٧) صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب الصائم يستقی عامدا، حديث: ٢٣٨١ـ سنن ترمذی: ٨٧ـ سنن كبرىٰ نسائی: ٣١٠٨، ٣١١٠ـ سنن الدارمی: ١٧٣٨ـ مسند احمد: ٤٤٣/٦.

كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعِيْشَ..........

عَـنْ مَـعْـدَانَ بْـنِ أَبِـيْ طَـلْـحَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى.

''جناب معدان بن ابی طلحہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ابوموسیٰ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔''

۱۹۵۹۔ وَ رَوَاهُ هِشَـامُ الـدَّسْتَـوَائِيُّ، عَنْ يَـحْيٰـى، قَـالَ: حَـدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِنَا يُـرِيْـدُ الْأَوْزَاعِيَّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ هِشَّامٍ، أَنَّ مَـعْدَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ. مِثْلَ حَـدِيْـثِ عَبْدِالصَّمَدِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فِي مَسْـجِـدِ دِمَشْـقٍ. حَـدَّثَـنَـا بُـنْدَارٌ، ثَنَـا عَبْـدُالرَّحْمٰنِ -يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيَّ نَا هِشَّامٌ، غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى قَالَ عَنْ يَعِيْشِ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ، وَ أَمَّا بُنْدَارٌ فَنِسْبَةٌ إِلٰى جَـدِّهِ، وَ قَـالَا: إِنَّ مَـعْـدَانَ أَخْبَرَهُ فَبِرِوَايَةِ هِشَّـامٍ وَّحَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عُلِمَ أَنَّ الصَّوَابَ مَـا رَوَاهُ أَبُوْ مُوْسٰى، وَأَنَّ يَعِيْشَ بْنَ الْوَلِيْدِ سَمِعَ مِنْ مَّعْدَانَ، وَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا أَبُوْهُ.

''جناب معدان نے عبدالصمد کی روایت جیسی روایت بیان کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''دمشق کی مسجد میں۔''

٦٧..... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسْتَقِي ءِ عَمَدًا

جو شخص جان بوجھ کرتے کرے اس پر روزے کی قضا دینا واجب ہے

وَإِسْقَـاطِ الْـقَـضَاءِ عَمَّنْ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِيْجَابَ الْكَفَّارَةِ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا لِعِلَّةِ الْـفِـطْـرِ فَـقَـطْ، إِذْ لَـوْ كَانَ لِعِلَّةِ الْفِطْرِ فَقَطْ لَا لِلْجِمَاعِ خَاصَّةً، كَانَ عَلٰى كُلِّ مُفْطِرٍ الْكَفَّارَةُ، وَ الْمُسْتَقِيْءُ عَمَدًا مُفْطِرٌ بِحُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْكَفَّارَةُ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَيْهِ.

اور جس پر قے غالب آ جائے اس پر قضا واجب نہیں ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جماع کرنے والے پر کفارے کے وجوب کی علت صرف روزہ ٹوٹنا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کفارہ صرف روزہ ٹوٹنے کی وجہ سے واجب ہوتا اور

(۱۹۵۸) اسناده صحيح: سنن كبرى نسائى: ۳۱۱۰ انظر الحديث السابق.

(۱۹۵۹) سنن كبرى نسائى: ۳۱۱۲ انظر الحديث السابق.

جماع کی وجہ سے خاص نہ ہوتا تو پھر ہر روزہ توڑنے والے پر کفارہ واجب ہوتا۔ جبکہ عمداً قے کرنے والے کا روزہ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر کفارہ واجب نہیں ہے

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا اسْتَقَاءَ الصَّائِمُ أَفْطَرَ، وَ إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ لَمْ يُفْطِرْ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور جب قے اس پر غالب آ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔''

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيٌّ مَرَّةً أُخْرٰى، فَقَالَ: مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَ مَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

''امام صاحب اپنے استاد علی بن حجر سعدی کی دوسری روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کو قے خود بخود آ جائے تو اس پر قضا دینا واجب نہیں ہے اور جو جان بوجھ کر قے کرے تو وہ اس کی قضا دے۔''

فوائد:......۱۔ (یہ احادیث) دلیل ہیں کہ خود بخود قے آئے تو نہ اس کا روزہ باطل ہوتا ہے اور نہ اس پر اس دن کے روزہ کی قضاء لازم آتی ہے اور جو شخص عمداً قے کرے حالانکہ قے کا غلبہ نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اس پر اس دن کے روزہ کی قضاء واجب ہے۔ (نیل الاوطار: ۷/ ۴۹)

۲۔ ابن منذر نے اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا ہے کہ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

(عون المعبود: ۷/ ۶۰۔۶۱)

۶۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْحِجَامَةَ تُفْطِرُ الْحَاجِمَ وَ الْمَحْجُوْمَ جَمِيْعاً

اس بات کا بیان کہ سینگی لگوانے سے سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱۹۶۰) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب الصائم يستقي عامداء حديث: ۲۳۸۰۔ سنن ترمذی: ۷۲۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۷۶۔ سنن كبرى نسائی: ۳۱۱۷۔ مسند احمد: ۲/ ۴۹۸۔

(۱۹۶۱) اسناده صحيح: انظر الحديث السابق.

١٩٦٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبُوْ قِلَابَةَ الْجُرْمِيُّ، أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيَّ حَدَّثَهُ.........

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

"رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔"

١٩٦٣۔ وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ قِلَابَةَ الْجُرْمِيُّ، عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، حَدَّثَنِي.........

ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِثَمَانَ عَشَرَ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يَّحْتَجِمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ)). هٰذَا حَدِيْثُ الْوَلِيْدِ.

"رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بقیع کی طرف گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔" یہ ولید رحمہ اللہ کی روایت ہے۔"

١٩٦٤۔ ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ الْعَبَّاسُ: نَا، وَ قَالَ الْحُسَيْنُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ.........

عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ)). سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا أَعْلَمُ فِيْ

"حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے عباس بن عبدالعظیم عنبری کو سنا وہ فرماتے تھے: میں نے علی بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ"

(١٩٦٢) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی الصائم یحتجم، حدیث: ٢٢٦٧۔ سنن کبریٰ نسائی: ٣١٢٥۔ سنن ابن ماجه: ١٦٨٠۔ مسند احمد: ٥/٢٨٠۔ سنن الدارمی: ١٧٣١۔

(١٩٦٣) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی الصائم یحتجم، حدیث: ٢٢٦٧۔ سنن کبریٰ نسائی: ٣١٢٥۔ سنن ابن ماجه: ١٦٨٠۔ مسند احمد: ٥/٢٨٠۔ سنن الدارمی: ١٧٣١۔

(١٩٦٤) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی کراهية الحجامة الصائم، حدیث: ٧٧٤۔ مسند احمد: ٣/٤٦٥۔ مستدرك حاكم: ١/٤٢٨۔

((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُومُ))، حَدِيْثاً أَصَحَّ مِنْ ذَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَ رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيٰى.

سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ختم ہو جاتا ہے" مجھے اس مسئلہ میں اس سے بڑھ کر صحیح کسی حدیث کا علم نہیں۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" یہ روایت معاویہ بن سلام نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان کی ہے۔"

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: وَ حَدَّثَنِي عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ أَبُو عُثْمَانَ الرَّهَاوِيُّ، ثَنَا.........

مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيرِ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقَدْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُومُ)). فَقَالَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ: إِنَّ الْحِجَامَةَ لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَ احْتَجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْتَجَمَ وَ هُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ، وَ هٰذَا الْخَبَرُ غَيْرُ دَالٍّ عَلَى أَنَّ الْحِجَامَةَ لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا احْتَجَمَ وَ هُوَ صَائِمٌ فِي سَفَرٍ، لَا فِي حَضَرٍ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ مُحْرِماً مُقِيْماً بِبَلَدِهِ، إِنَّمَا كَانَ مُحْرِماً وَّ هُوَ مُسَافِرٌ، وَ الْمُسَافِرُ وَ إِنْ كَانَ نَاوِياً لِلصَّوْمِ قَدْ مَضَى عَلَيْهِ بَعْضُ النَّهَارِ، وَ هُوَ صَائِمٌ عَنِ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ، وَ أَنَّ الْأَكْلَ وَ الشُّرْبَ يُفَطِّرَانِهِ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا دَخَلَ الصَّوْمُ لَمْ

"امام صاحب نے معاویہ بن سلام کی حدیث کی سند بیان کی ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث صحیح ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: "سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔" اس مسئلہ میں ہمارے ایک مخالف نے یہ کہا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزے دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس نے دلیل یہ دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی ہے جبکہ آپ حالت احرام میں بھی تھے اور یہ روایت اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ سینگی لگوانے سے روزے دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت سینگی لگوائی تھی جبکہ آپ سفر کے دوران روزہ رکھے ہوئے تھے۔ آپ اس وقت مقیم نہیں تھے۔ کیونکہ آپ حالت احرام میں اپنے شہر میں کبھی مقیم نہیں رہے بلکہ آپ حالت احرام میں سفر میں تھے۔ جبکہ مسافر نے اگرچہ روزے کی نیت کی ہو اور دن کا کچھ حصہ گزر بھی چکا ہو اور وہ کھانے پینے سے رکا ہوا ہو تو کھانے پینے سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور بعض علماء کو جو وہم ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہے کہ مسافر جب روزہ رکھ لے تو پھر اس کے لیے اس روزے کو

(۱۹۶۵) صحیح: مستدرك حاكم: ۱/۴۲۸.

يَـكُنْ لَهُ أَن يُّفْطِرَ إِلَى أَن يُّتِمَّ صَوْمَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّـذِيْ دَخَـلَ فِيْـهِ . فَـإِذَا كَانَ لَـهُ أَن يَّأْكُلَ وَ يَشْـرَبَ وَ قَـدْ نَـوَى الـصَّـوْمَ، وَ قَـدْ مَضٰى بَـعْـضُ الـنَّـهَـارِ وَ هُوَ صَائِمٌ يُفْطِرُ بِالْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ، جَازَ لَهُ أَن يَّحْتَجِمَ وَ هُوَ مُسَافِرٌ فِي بَـعْـضِ نَهَـارِ الصَّوْمِ، وَ إِنْ كَانَتِ الْحِجَامَةُ مُـفْطِرَةً . وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ لِلصَّائِمِ أَن يُّفْطِرَ بِـالْأَكْـلِ وَ الشُّـرْبِ فِـي السَّـفَرِ فِيْ نَهَارٍ قَدْ مَضٰى بَعْضُهُ وَ هُمْ صَائِمٌ .

مکمل کیے بغیر کھولنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا اگر مسافر کے لیے روزے کی نیت کرنے کے بعد کھانا پینا جائز ہے جبکہ دن کا کچھ حصہ گزر بھی چکا ہو اور وہ روزہ رکھے ہوئے ہو تو کھانے پینے سے اس کا روزہ ختم ہو جائے گا، تو پھر اس کے لیے سفر کے دوران روزے کی حالت میں سینگی لگوانا بھی جائز ہے اگرچہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔ اور اس بات کی دلیل کہ مسافر کے لیے دوران سفر کھانا کھا کر یا مشروب پی کر روزہ کھولنا جائز ہے جبکہ وہ روزے کی حالت میں دن کا کچھ حصہ گزار بھی چکا ہو۔ (درج ذیل حدیث ہے۔)

١٩٦٦ ـ أَنَّ أَحْـمَـدَ بْـنَ عَبْـدَةَ حَـدَّثَـنَـا ، قَـالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثَنَا سَعِيْدٌ الْجَرِيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتٰـى عَـلٰـى نَهْـرٍ مِّـنْ مَّـاءِ السَّمَاءِ فِي يَوْمٍ صَـائِفٍ وَّ الْـمَشَاةُ كَثِيْرٌ ، وَ النَّاسُ صِيَامٌ ، فَـوَقَفَ عَلَيْهِ ، فَإِذَا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ ، فَقَالَ: ((يَـا أَيُّهَـا الـنَّـاسُ اشْرَبُوْا)) . فَجَعَلُوْا يَـنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ . قَالَ: ((إِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّـيْ رَاكِبٌ ، وَ أَنْتُمْ مَّشَاةٌ وَ إِنِّيْ أَيْسَرُكُمْ ، اشْرَبُوْا)) . فَجَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ مَا يَصْنَعُ فَـلَـمَّا أَبَوْا ، حَوَّلَ وَرِكَهُ ، فَنَزَلَ وَ شَرِبَ وَ شَرِبَ النَّاسُ . وَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّ أَنَسِ بْنِ مَـالِكٍ خَـرَّجْتُهُـمَـا فِـيْ كِتَابِ الصِّيَامِ فِيْ كِتَـابِ الْـكَبِيْـرِ . أَفَيَجُوْزُ لِجَاهِلٍ أَن يَّقُوْلَ: الشُّرْبُ جَائِزٌ لِّلصَّائِمِ ، وَ لَا يُفَطِّرُ الشُّرْبُ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شدید گرمی والے دن بارش کے پانی کی نہر پر تشریف لائے جبکہ پیدل چلنے والے افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی اور لوگوں نے روزہ بھی رکھا ہوا تھا تو آپ اس نہر پر کھڑے ہوگئے تو ناگہاں لوگوں کی ایک جماعت بھی پہنچ گئی تو آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! پانی پی لو۔'' تو وہ آپ کی طرف دیکھنے لگے (کہ آپ خود کیا عمل کرتے ہیں) آپ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ بے شک میں سوار ہوں اور تم پیدل چل رہے ہو، اور میں تمہاری نسبت آسانی اور سہولت میں ہوں، تم پانی پی لو۔'' وہ آپ کی طرف دیکھتے رہے کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں۔ پھر جب انہوں نے پانی پینے سے احتراز کیا تو آپ نے اپنا قدم موڑا اور سواری سے نیچے اتر آئے اور پانی پی لیا۔ اور (یہ دیکھ کر) لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔'' امام

(١٩٦٦) اسناده صحيح: مسند احمد: ٢١/٣ ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٤٢.

الصَّائِمَ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ وَ هُوَ صَائِمٌ بِالشُّرْبِ، فَلَمَّا امْتَنَعُوْا شَرِبَ وَ هُوَ صَائِمٌ، وَ شَرِبُوْا. فَمَنْ يَعْقِلُ الْعِلْمَ، وَ يَفْهَمُ الْفِقْهَ، يَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارَ مُفْطِرًا وَّ أَصْحَابُهُ لِشُرْبِ الْمَاءِ، وَ قَدْ كَانُوْا نَوَوُا الصَّوْمَ، وَ مَضَى بِهِمْ بَعْضُ النَّهَارِ، وَ كَانَ لَهُمْ أَن يُّفْطِرُوْا إِذْ كَانُوْا فِي السَّفَرِ لَا فِي الْحَضَرِ. وَ كَذٰلِكَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّحْتَجِمَ وَ هُوَ صَائِمٌ فِي السَّفَرِ، وَ إِنْ كَانَتِ الْحِجَامَةُ تُفْطِرُ الصَّائِمَ، لِأَنَّ مَنْ جَازَ لَهُ الشُّرْبُ وَ إِنْ كَانَ الشُّرْبُ مُفْطِراً، جَازَ لَهُ الْحِجَامَةُ وَ إِنْ كَانَ بِالْحِجَامَةِ مُفْطِراً، فَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهٖ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ الْفِطْرَ مِمَّا يَدْخُلُ، وَ لَيْسَ مِمَّا يَخْرُجُ، فَهٰذَا جَهْلٌ وَ إِغْفَالٌ مِنْ قَائِلِهٖ، وَ تَمْوِيْهٌ عَلٰى مَنْ لَّا يُحْسِنُ الْعِلْمَ، وَ لَا يَفْهَمُ الْفِقْهَ، وَ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْ قَائِلِهٖ خِلَافُ دَلِيْلِ كِتَابِ اللّٰهِ، وَخِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ خِلَافُ قَوْلِ أَهْلِ الصَّلَاةِ مِنْ أَهْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً، إِذَا جُعِلَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى ظَاهِرِهَا. قَدْ دَلَّ اللّٰهُ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيْلِهٖ أَنَّ الْمُبَاشَرَةَ هِيَ الْجِمَاعُ فِيْ نَهَارِ الصِّيَامِ، وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ

صاحب فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی روایات ''کتاب الکبیر'' کی کتاب الصیام میں بیان کر دی ہیں۔ کیا کسی جاہل آدمی کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ روزے دار کے لیے مشروب پینا جائز ہے اور مشروب پینے سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو پانی پینے کا حکم دیا تھا جبکہ آپ روزے سے تھے۔ جب انہوں نے پانی پینے سے احتراز کیا تو آپ نے روزے کی حالت میں ہی پانی پی لیا اور انہوں نے بھی پی لیا۔ لہٰذا جو شخص علمی بصیرت رکھتا ہو اور فقہی سوجھ بوجھ کا مالک ہے وہ جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام پانی پینے پر مجبور ہو گئے تھے حالانکہ انہوں نے روزے کی نیت کی ہوئی تھی اور دن کا کچھ حصہ وہ گزار چکے تھے۔ اور ان کے لیے روزہ کھولنا جائز تھا کیونکہ وہ سفر میں تھے مقیم نہیں تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفر کے دوران روزے کی حالت میں سینگی لگوانا جائز تھا اگرچہ سینگی لگوانے سے روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کے لیے پانی پینا جائز ہے اگرچہ پانی سے روزہ ختم ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لیے سینگی لگوانا بھی جائز ہے اگرچہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ عراقی علماء کی اس مسئلہ میں یہ دلیل کہ روزہ پیٹ میں داخل ہونے والی چیز سے ٹوٹتا ہے اور پیٹ سے نکلنے والی چیز سے نہیں ٹوٹتا تو یہ قول قائل کی جہالت اور غفلت کی دلیل ہے۔ اور کم علم، کم فہم لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش ہے۔ اس شخص کا یہ قول اللہ تعالیٰ کی کتاب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور تمام اہل اللہ مسلمانوں کے قول کے خلاف ہے۔ جبکہ ان الفاظ کو ان کے ظاہر پر محمول کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْجَبَ عَلَى الْمُجَامِعِ فِيْ رَمَضَانَ عِتْقَ رَقَبَةٍ إِنْ وَّجَدَهَا، وَ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِن لَّمْ يَجِدِ الرَّقَبَةَ، أَوْ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الصَّوْمَ، وَ الْمُجَامِعُ لا يَدْخُلُ جَوْفَهُ شَيْءٌ فِي الْجِمَاعِ، إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْهُ مَنِيٌّ إِنْ أَمْنٰى، وَ قَدْ يُجَامِعُ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ فِي الْفَرْجِ، فَلا يَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهِ أَيْضاً مَنِيٌّ. وَ الْتِقَاءُ الْخَتَانَيْنِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ يُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَ يُوْجِبُ الْكَفَّارَةَ، وَ لا يَدْخُلُ جَوْفَ الْمُجَامِعِ شَيْءٌ وَّ لا يَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهِ شَيْءٌ إِذَا كَانَ الْمُجَامِعُ هٰذِهِ صِفَتُهُ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْمُسْتَقِيْءَ عَامِداً يُفْطِرُهُ الْاِسْتِقَاءُ عَلَى الْعَمَدِ، وَاتَّفَقَ أَهْلُ الصَّلَاةِ وَأَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ الْاِسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمَدِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَلَوْ كَانَ الصَّائِمُ لا يُفَطِّرُهُ إِلَّا مَا يَدْخُلُ جَوْفَهُ، كَانَ الْجِمَاعُ وَ الْاِسْتِقَاءُ لا يُفَطِّرَانِ الصَّائِمَ . وَ جَاءَ بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ بِأَعْجُوْبَةٍ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ))، لِأَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ، فَإِذَا قِيْلَ لَهُ: فَالْغِيْبَةُ تُفَطِّرُ الصَّائِمَ ؟ زَعَمَ أَنَّهَا لَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ. فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روزے کے دن میں مباشرت کرنا جماع کے حکم میں ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک میں (دن کے وقت) جماع کرنے والے شخص پر ایک گردن آزاد کرنا واجب کیا ہے اگر اس کے پاس طاقت ہو۔ اور اگر گردن آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے اور اگر روزے نہ رکھ سکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا کفارہ واجب کیا ہے۔ حالانکہ جماع کرنے والے کے پیٹ میں کوئی چیز داخل نہیں ہوتی بلکہ اس سے منی نکلتی ہے اگر منی کا خروج ہو اور کبھی بغیر منی نکالے بھی عورت کی شرم گاہ میں جماع کر سکتا ہے تو اس وقت اس کے پیٹ سے بھی منی نہیں نکلتی حالانکہ دونوں شرم گاہوں کا بغیر منی ٹپکائے مل جانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور کفارہ واجب ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس حالت میں جماع کرنے والے کے پیٹ میں نہ کوئی چیز داخل ہوتی ہے اور نہ کچھ نکلتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ قصداً قے کرنے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اہل علم اور مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ عمداً قے کرنے سے روزے دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر روزے دار کا روزہ صرف پیٹ میں داخل ہونے والی چیز ہی سے ٹوٹتا ہو تو پھر جماع اور قے سے روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔ کچھ جاہل لوگوں نے اس مسئلے میں ایک اور عجوبہ بیان کیا ہے۔ ان کے خیال میں نبی کریم ﷺ نے ''سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' یہ فرمان اس لیے جاری کیا تھا کہ وہ دونوں غیبت کر رہے تھے۔ جب اس شخص سے کہا جاتا ہے: کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ تو کہتا ہے کہ غیبت سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو اس شخص سے کہا جائے گا: ''اگر تمہارے نزدیک نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''سینگی

وَسَلَّمَ عِنْدَكَ إِنَّمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ)) . لِأَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ، وَ الْغِيْبَةُ عِنْدَكَ لَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ، فَهَلْ يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ يَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أُمَّتَهُ أَنَّ الْمُغْتَابَيْنِ مُفْطِرَانِ، وَ يَقُوْلُ هُوَ: بَلْ هُمَا صَائِمَانِ غَيْرُ مُفْطِرَيْنِ، فَخَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ أَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ طَاعَتَهُ، وَ اتِّبَاعَهُ، وَ وَعَدَ الْهُدٰى عَلَى اتِّبَاعِهِ، وَأَوْعَدَ عَلَى مُخَالِفِيْهِ، وَ نَفَى الْإِيْمَانَ عَمَّنْ وَّجَدَ فِيْ نَفْسِهِ حَرَجاً مِّنْ حُكْمِهِ، فَقَالَ: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ الْآيَةَ وَ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِأَحَدٍ خِيَرَةً فِيْمَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْراً أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ وَالْمُحْتَجُّ بِهٰذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا صَرَّحَ بِمُخَالَفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ نَفْسِهِ، بِلَا شُبْهَةٍ وَّلَا تَأْوِيْلٍ يَّحْتَمِلُ الْخَبَرَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ إِذَا زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ لِلْحَاجِمِ وَ الْمَحْجُوْمِ: مُفْطِرَانِ لِعِلَّةِ غِيْبَتِهِمَا، ثُمَّ هُوَ زَعَمَ أَنَّ الْغِيْبَةَ لَا تُفَطِّرُ، فَقَدْ جَرَّدَ مُخَالَفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' کی وجہ یہ ہے کہ وہ دونوں غیبت کر رہے تھے۔ اور غیبت سے تمہارے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا تو کیا کوئی ایسا شخص جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو وہ یہ بات کر سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو بتایا ہو کہ غیبت کرنے والے دونوں افراد کا روزہ ٹوٹ گیا ہے اور یہ شخص کہے کہ وہ دونوں روزے دار ہیں ان کا روزہ نہیں ٹوٹا۔ اس طرح اس شخص نے نبی کریم ﷺ کی مخالفت کی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنے رسول کی اطاعت واتباع واجب کی ہے اور آپ کی اتباع کرنے پر ہدایت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ کے مخالفین کو وعید سنائی ہے اور آپ کے فیصلے پر دلی تنگی محسوس کرنے والے کے ایمان کی نفی کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ (النساء: ٦٥) ''آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول کے فیصلہ شدہ امور میں کسی شخص کو اختیار نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَ لَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْرًا أَن يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (سورہ احزاب: ٣٦) ''اور کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو ان کے لیے اپنے معاملے میں ان کا کوئی اختیار رہے۔'' اور اس حدیث سے استدلال کرنے والے شخص نے اپنے پاس موجود کسی شبہ اور تاویل کے بغیر صریحاً نبی کریم ﷺ کی مخالفت کی ہے۔ اس حدیث میں اس کی اس تاویل کی کوئی

وَسَلَّمَ بِلا شُبْهَةٍ وَ لا تَأْوِيلٍ .

گنجائش نہیں کہ آپ نے سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کو غیبت کرنے کی وجہ سے کہا کہ ان کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ پھر خود اس شخص کا گمان ہے کہ غیبت سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس طرح اس شخص نے بغیر کسی شبہے اور تاویل کے نبی کریم ﷺ کی واضح مخالفت کی ہے۔ جناب معتمر بن سلیمان کی سند سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے روزے دار کے لیے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے اور سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے۔“

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت روزہ میں سچھنے لگانا اور لگوانا دونوں ممنوع کام ہیں اور سچھنے لگانے اور لگوانے کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ شروع اسلام میں یہی حکم تھا، لیکن بعد میں نبی ﷺ نے سینگی لگانے اور لگوانے کی رخصت دے دی، لہٰذا اب ان کاموں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اس کی وضاحت آئندہ احادیث میں ملاحظہ کیجیے۔

١٩٦٧ـ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ، رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ، وَ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ . حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ..........

وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ إِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، لا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُدْرِجَ فِي الْخَبَرِ . لَعَلَّ الْمُعْتَمِرَ حَدَّثَ بِهٰذَا حِفْظاً ، فَانْدَرَجَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فِيْ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَالَ ، قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: وَ رُخِّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ، فَلَمْ يُضْبَطْ عَنْهُ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَأُدْرِجَ هٰذَا الْقَوْلُ فِي الْخَبَرِ .

”امام صاحب فرماتے ہیں: ”یہ الفاظ“ روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں جو حدیث میں اضافہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ نبی کریم ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔ شاید کہ معتمر راوی نے یہ حدیث اپنے حافظے سے بیان کی ہو تو نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ان الفاظ کا اندراج ہو گیا ہو یا انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے ہوں: ”حضرت ابوسعید نے فرمایا: روزے دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی گئی ہے“ تو شاگردوں نے ”حضرت ابوسعید نے فرمایا:“ کے الفاظ اچھی طرح لکھے نہ ہوں، اس طرح اس حدیث میں ان الفاظ کا

(١٩٦٧) اسناده صحيح: سنن كبرىٰ نسائى: ٣٢٢٤ـ سنن الدارقطنى: ١٨٢/٢ـ

اضافہ ہو گیا۔"

١٩٦٨ـ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْخَبَرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَا: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ، سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ تُرِيْدَا عَلَى هٰذَا، قُلْتُ لِلصَّنْعَانِيِّ: وَ الْحِجَامَةُ؟ فَغَضِبَ فَأَنْكَرَ أَنْ يَكُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ فِي الْخَبَرِ ذِكْرُ الْحِجَامَةِ. وَ الدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرُ الْحِجَامَةِ.

"حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت دی ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے زیادہ الفاظ مذکور نہیں ہیں۔ میں نے امام صنعانی سے پوچھا: اور سینگی لگوانے کی رخصت ہے؟ تو وہ سخت ناراض ہوئے اور اس حدیث میں "سینگی لگوانے کی رخصت کے الفاظ مذکورہ ہونے کا انکار کیا اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں سینگی لگوانے کا ذکر موجود نہیں ہے (وہ درج ذیل روایت ہے)۔"

١٩٦٩ـ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَيْضاً قَالَ: ثَنَا أَبُو النَّضْرِ، نَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَ الْقُبْلَةِ. فَهٰذَا الْخَبَرُ رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَ الْقُبْلَةِ دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کو سینگی لگوانے اور بوسہ لینے کی رخصت دی گئی ہے۔" یہ روایت کہ روزے دار کو سینگی لگوانے اور بوسہ لینے کی رخصت دی گئی" یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک موجود نہیں ہے (کہ آپ نے یہ رخصت دی ہو)۔

١٩٧٠ـ وَ قَدْ ثَنَا أَيْضاً مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، ثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى، ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: فِي الْحِجَامَةِ: إِنَّمَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ. قَالَ: أَوْ

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سینگی لگوانے کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے۔ یا

(١٩٦٨) اسناده صحيح: انظر الحديث السابق.

(١٩٦٩) اسناده صحيح: سنن كبرىٰ نسائي: ٣٢٢٨ـ وانظر ما تقدم برقم: ١٩٦٧.

(١٩٧٠) اسناده صحيح موقوف ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢/١٠٠.

قَالَ: يَخَافُوْنَ الضُّعْفَ .

فرمایا: ”وہ کمزوری سے ڈرتے تھے (اس لیے سینگی نہیں لگواتے تھے۔)“

١٩٧١ـ وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: إِنَّمَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مُخَافَةَ الضُّعْفِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَخَبَرُ قَتَادَةَ وَ خَبَرُ أَبِي يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ وَّالضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ دَالَّانِ عَلٰى أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ لَمْ يَحْكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّخْصَةَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَّرْوِيَ أَبُوْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، وَ يَقُوْلُ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ مُخَافَةَ الضُّعْفِ . إِذْ مَا قَدْ أَبَاحَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَةً مُطْلَقاً لَا اِسْتِثْنَاءَ، وَلَا شَرِيْطَةَ، فَمُبَاحٌ لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُّقَالَ: أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ وَ هُوَ مَكْرُوْهٌ مُخَافَةَ الضُّعْفِ، وَ لَمْ يَسْتَثْنِ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ إِبَاحَتِهَا مَنْ يَأْمَنُ الضُّعْفَ دُوْنَ مَنْ يَّخَافُهُ . فَإِنْ صَحَّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، كَانَ مُؤَدِّيْ هٰذَا الْقَوْلَ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ قَالَ: كُرِهَ لِلصَّائِمِ مَا رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ فِيْهَا . وَ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَتَأَوَّلَ هٰذَا عَلٰى أَصْحَابِ

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سینگی لگوانے کو صرف کمزوری کے ڈر کی وجہ سے ناپسند کیا گیا ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”لہٰذا جناب قتادہ کی حدیث اور جناب یحییٰ کی حمید اور ضحاک بن عثمان سے حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت نبی کریم ﷺ سے بیان نہیں کی۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت نقل کریں اور پھر خود ہی کہہ دیں کہ صحابہ کرام کمزوری کے ڈر سے سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے۔ کیونکہ جب نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوانا بغیر کسی استثناء اور شرط کے جائز قرار دیا ہے تو پھر یہ ساری مخلوق کے لیے جائز اور مباح ہے۔ پھر یہ کہنا جائز اور درست نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے روزے دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے جبکہ کمزوری کے ڈر کی وجہ سے یہ مکروہ ہے۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اس کی رخصت اور اباحت سے اس شخص کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا جسے کمزوری کا ڈر ہو۔ لہٰذا اگر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ بات صحیح ثابت ہو کہ نبی کریم ﷺ نے روزے دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے تو پھر اس قول کی زد اور انجام یہ ہوگا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کو مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے روزے دار کو اس کی رخصت دی ہے۔“ اور یہ بات صحابہ

(١٩٧١) اسناده صحيح موقوف.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَن يَرْوُوْا عَنِ النَّبِي ﷺ رُخْصَةً فِي الشَّيْءِ وَ يَكْرَهُوْنَهُ . وَ قَدْ رُوِيَ أَيْضاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلاثٌ يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ وَ الْقَيْئُ وَ الْحُلْمُ .

کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کہنا قطعاً جائز نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے ایک چیز کی رخصت نقل کریں اور خود اسے مکروہ اور ناپسندیدہ خیال کریں۔ جناب زید بن اسلم عطاء بن یسار کے واسطے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں روزے دار کا روزہ توڑ دیتی ہیں: ''سینگی لگوانا، قے کرنا اور احتلام کا ہونا۔''

فوائد:......۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ وہ روایات جن میں بیان ہوا ہے کہ پچھنے لگانے اور لگوانے والا کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اور سینگی لگانے اور لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کیونکہ آخر میں نبی ﷺ نے ان کاموں کی رخصت دے دی تھی۔

۲۔ ابن حزم کہتے ہیں۔ یہ حدیث ''اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ'' صحیح و مستند ہے۔ لیکن حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگانے کی رخصت دی ہے۔ لہٰذا حدیث ابی سعید کو لینا واجب ہے۔ کیونکہ رخصت عزیمت کے بعد ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ حدیث دلیل ہے کہ پچھنے لگانے سے روزہ فاسد ہونے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ حاجم و محجوم دونوں کا روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۲۰)

۳۔ شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: احادیث میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ سینگی لگانے سے جس کے کمزور ہونے کا خطرہ ہو، حالت روزہ میں ایسے شخص کے لیے سینگی لگوانا مکروہ ہے اور اگر سینگی لگانا اس کے روزہ توڑنے کا باعث بن جائیں تو اس کے لیے پچھنے لگوانا انتہائی مکروہ ہیں اور جس کے سینگی کی وجہ سے نحیف و کمزور ہونے کا خطرہ نہ ہو اس کے حق میں ان کا استعمال مکروہ نہیں ہے۔ پھر بھی ہر حال میں حجامت سے اجتناب اولیٰ و افضل ہے۔

(نیل الاوطار: ۷/ ٤٧)

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ أَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ..........

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ هٰذَا الْإِسْنَادُ غَلَطٌ، لَيْسَ

''امام صاحب مذکورہ بالا روایت کی سند ذکر کرتے ہیں۔'' امام

(۱۹۷۲) اسناده ضعيف: سنن ترمذی، كتاب الصيام، باب ما جاء في الصائم يذرعه القيء، حديث: ۷۱۹۔ سنن الدارقطنی: ۱/ ۲۳۹.

فِيْهِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، وَلَا أَبُوْ سَعِيْدٍ. وَعَبْدُالرَّحْمٰنُ بْنُ زَيْدٍ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ يَحْتَجُّ أَهْلُ التَّثْبِيْتِ بِحَدِيْثِهٖ لِسُوْءِ حِفْظِهٖ لِلْأَسَانِيْدِ، وَهُوَ رَجُلٌ صِنَاعَتُهُ الْعِبَادَةُ وَالتَّقَشُّفُ وَالْمَوْعِظَةُ وَالزُّهْدُ، لَيْسَ مِنْ أَحْلَاسِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ يَحْفَظُ الْأَسَانِيْدَ.

ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ سند غلط ہے۔ اس سند میں جناب عطاء بن یسار اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر درست نہیں ہے۔ ثقہ علماء، عبدالرحمان بن زید کی روایت کو قابل حجت نہیں مانتے کیونکہ سند کو حفظ رکھنے میں اس کا حافظہ نہایت کمزور ہے۔ یہ شخص ایسا تھا کہ عبادت و ریاضت اور وعظ و نصیحت کرنا اس کا مشغلہ اور زاہدانہ طرز زندگی گزارتا تھا۔ یہ ان پختہ کار محدثین میں سے نہیں تھا جو اسانید حفظ کرتے تھے۔''

١٩٧٣ - وَرَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ، وَهُوَ مِمَّنْ لَّا يُدَانِيْهِ فِي الْحِفْظِ فِيْ زَمَانِهٖ كَثِيْرُ أَحَدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: عَنْ صَاحِبٍ لَّهُ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنِ احْتَلَمَ وَلَا مَنِ احْتَجَمَ . حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْخَبَرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، لَبَاحَ الثَّوْرِيُّ بِذِكْرِهِمَا، وَلَمْ يَسْكُتْ عَنِ اسْمَيْهِمَا، يَقُوْلُ عَنْ صَاحِبٍ لَّهُ، عَنْ رَّجُلٍ، وَإِنَّمَا يُقَالُ فِي الْأَخْبَارِ عَنْ صَاحِبٍ لَّهُ، وَعَنْ رَجُلٍ إِذَا كَانَ غَيْرَ مَشْهُوْرٍ.

''یہی روایت امام سفیان بن سعید ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کرتے ہیں اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ان علماء میں سے ہیں کہ ان کے زمانے میں کوئی عالم دین حفظ و اتقان میں ان کی برابری نہیں کرتا تھا۔ وہ زید بن اسلم سے اور وہ اپنے ایک ساتھی سے بیان کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے قے آ جائے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا جس شخص کو احتلام ہوگیا اس کا روزہ نہیں ٹوٹا اور جس نے سینگی لگوائی اس کا روزہ بھی نہیں ٹوٹتا۔'' امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت عطاء بن یسار کی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہوتی تو امام سفیان ثوری ان دونوں حضرات کی وضاحت کر دیتے اور ان کے ناموں سے خاموشی اختیار نہ کرتے۔ اس طرح نہ کہتے کہ وہ اپنے ایک ساتھی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں۔ روایات کے بیان میں یہ مجہول طریقہ کار تو اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جبکہ راوی غیر مشہور ہو (جبکہ امام عطاء اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی شہرت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔)''

(١٩٧٣) اسناده ضعيف : سند میں راوی مجہول ہے۔

١٩٧٤ـ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ......... عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ زید بن اسلم کے واسطے سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

١٩٧٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا......... سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ، وَلَا مَنِ احْتَلَمَ، وَلَا مَنِ احْتَجَمَ))، وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، جناب زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ایک ساتھی نے بیان کیا جو نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے قے کی اور جس شخص کو احتلام ہوگیا اور جس نے سینگی لگوائی تو ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جناب عبدالرزاق نے اس روایت کو مرفوع بیان نہیں کیا۔''

١٩٧٦ـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

''جناب عبدالرزاق اپنی سند سے عطاء بن یسار کے واسطے سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔''

١٩٧٧ـ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

''جناب جعفر بن عون اپنی سند سے عطاء بن یسار کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

(١٩٧٤) اسناده ضعيف. (١٩٧٥) اسناده ضعيف.

(١٩٧٦) اسناده ضعيف جداً۔ ابن ابی سبرۃ پر احادیث گھڑنے کی تہمت ہے۔

(١٩٧٧) اسناده ضعيف لارساله. (١٩٧٨) اسناده ضعيف مرسل.

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ..........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْإِحْتِلَامُ وَ الْقَيْءُ وَالْحِجَامَةُ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: هٰذَا الْخَبَرُ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَلَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَ الْمَحْفُوْظُ عِنْدَنَا حَدِيْثُ سُفْيَانَ وَمَعْمَرٍ.

''جناب عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزے دار کا روزہ نہیں توڑتیں:'' احتلام کا ہونا، قے کا آنا اور سینگی لگوانا۔'' جناب محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور عطاء بن یسار کے واسطے سے غیر محفوظ ہے۔ ہمارے نزدیک محفوظ روایت امام سفیان ثوری اور معمر کی ہے۔''

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کے لیے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

۱۹۸۰۔ نَا مُحَمَّدٌ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ روزے دار کی سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔''

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

۱۹۸۲۔ نَا مُحَمَّدٌ، نَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْدِيُّ، نَا عَبْدَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ..........

عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ لَيْسَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَظُنُّ مَعْمَرًا لَفَظَهُ.

''جناب ابومتوکل حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے روایت نہیں کرتے۔ میرے خیال میں معمر نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔''

فوائد :...... یہ آثار دلیل ہیں کہ سینگی لگانے اور لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، یہ عمل جائز ہے البتہ اس میں کراہت موجود ہے، پھر سینگی سے اجتناب مستحب فعل ہے۔

(۱۹۷۹) اسناده صحيح موقوف.

(۱۹۸۰) اسناده صحيح موقوف.

(۱۹۸۱) صحيح.

(۱۹۸۲) اسناده صحيح موقوف.

١٩٨٣ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ ، ثَنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ..........

عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَمَانَ عَشَرَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ ، فَقَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُومُ)).

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا تو آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو سینگی لگوا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''سینگی لگوانے اور سینگی لگانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔''

١٩٨٤ ـ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، وَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دُعَامَةَ الْبَصْرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُومُ)). قَالَ أَبُوبَكْرٍ: فَكُلُّ مَا لَمْ أَقُلْ إِلَى آخِرِ هٰذَا الْبَابِ: إِنَّ هٰذَا صَحِيحٌ ، فَلَيْسَ مِنْ شَرْطِنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ ، وَ الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ثَوْبَانَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ خَبَرُ ثَوْبَانَ عِنْدِي صَحِيحٌ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ .

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ کھل گیا ہے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس باب کے آخر تک ہر وہ روایت جس کے بارے میں میں نے یہ نہیں کہا: ''یہ حدیث صحیح ہے'' تو وہ حدیث ہماری اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ثوبان سے احادیث نہیں سنیں، امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث میرے نزدیک اس سند سے صحیح ہے۔''

فوائد:......مکرر ١٩٦٢-١٩٦٣

٦٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ السُّعُوْطَ وَ مَا يَصِلُ إِلَى الْأُنُوْفِ مِنَ الْمِنْخَرَيْنِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ناک میں ڈالنے والی دوا اور ہر وہ چیز جو نتھنوں کے ذریعے سے ناک میں چلی جائے، اس سے روزے دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

خَبَرُ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبُرَةَ عَنْ أَبِيْهِ .

''حضرت لقیط بن صبرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

(١٩٨٣) اسناده صحيح: تقدم تخريجه برقم: ١٩٦٢.

(١٩٨٤) صحيح: سنن كبرى نسائى: ٣١٤٨ـ وانظر ما تقدم برقم: ١٩٦٢.

(١٩٨٥) تقدم برقم: ١٥٠، ١٦٨.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَ إِذَا اسْتَنْشَقْتَ ، فَبَالِغْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِماً .

کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو خوب اچھی طرح چڑھاؤ، سوائے اس کے کہ تم روزے کی حالت میں ہو''

فوائد :......استنشاق ناک کے اندر پانی داخل کرنا پھر اسے سانس کے ذریعے ناک کے بالائی حصہ کی طرف کھینچنا دوران وضوکلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مستحب فعل ہے۔ لیکن حالت روزہ میں استنشاق مکروہ ہے۔(شرح النووی: ۱/ ۳۷۳)

۲۔ حالت روزہ میں استنشاق میں مبالغہ مکروہ ہے تا کہ اس سے پیٹ کے اندر پانی داخل ہوکر روزہ فاسد نہ ہو جائے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۳۰)

۳۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر روزہ دار کے اپنے فعل سے پانی دماغ تک پہنچ جائے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔ علی ہذا القیاس ہر چیز جو روزہ دار کے پیٹ میں پہنچ جائے وہ حنوط (یا سعوط) وغیرہ کسی بھی ذریعہ سے پیٹ میں داخل ہو جائے اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔(تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۳۰)

۷۰..... بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيقِ الْمُفْطِرِينَ قَبْلَ وَقْتِ الْإِفْطَارِ بِعَرَاقِيبِهِمْ وَ تَعْذِيبِهِمْ فِي الْآخِرَةِ بِفِطْرِهِمْ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ

افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھولنے والوں کو ان کی کونچوں سے لٹکائے جانے اور آخرت میں انہیں عذاب دیئے جانے کا بیان

۱۹۸۶۔ نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، نَا ابْنُ جَابِرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ أَبِي يَحْيَى حَدَّثَنِي.........

أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِيْ رَجُلَانِ ، فَأَخَذَا بِضَبْعِيْ ، فَأَتَيَا بِيْ جَبَلاً وَعْراً ، فَقَالَا: اصْعَدْ . فَقُلْتُ: إِنِّيْ لَا أُطِيْقُهُ . فَقَالَا: إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ . فَصَعِدْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِيْ سَوَاءِ

''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرمارہے تھے:'' اس دوران میں کہ میں سویا ہوا تھا جب میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے میرے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک دشوار گزار مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لے آئے۔ دونوں نے مجھے کہا: چڑھیے'' تو میں نے کہا: میں اس پر چڑھ نہیں سکتا۔ وہ کہنے لگے:

(۱۹۸۶) اسناده صحيح: الصحيحة: ۳۹۵۱۔ صحيح ابن حبان: ۷۴۴۸۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۳۰، ۲/ ۲۱۰۔ سنن كبرىٰ نسائی: ۳۲۷۳ باختصار.

الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ، قُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوْا: هٰذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ . ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُّعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا))، قَالَ: ((قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ)). فَقَالَ: ((خَابَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى)) فَقَالَ سُلَيْمَانُ: مَا أَدْرِيْ أَسَمِعَهُ أَبُوْ أُمَامَةَ مِن رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاخاً، وَ أَنْتَنِهِ رِيْحاً، وَ أَسْوَإِهِ مَنْظَراً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَآءِ ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَآءِ قَتْلَى الْكُفَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاخاً وَ أَنْتَنِهِ رِيْحاً كَأَنَّ رِيْحَهُمُ الْمَرَاحِيْضُ . قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَآءِ ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِيْ . ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ، فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثَدْيَهُنَّ الْحَيَّاتُ . قُلْتُ: مَا بَالُ هٰؤُلَآءِ ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ يَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ أَلْبَانَهُنَّ . ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَنَا بِالْغِلْمَانِ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ نَهْرَيْنِ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذَرَارِي الْمُؤْمِنِيْنَ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفاً فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ يَّشْرَبُوْنَ مِنْ خَمْرٍ لَّهُمْ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ جَعْفَرٌ وَّ زَيْدٌ وَّ ابْنُ رَوَاحَةَ . ثُمَّ شَرَفَنِيْ شَرَفاً اٰخَرَ، فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ،

ہم آپ کے لیے اسے آسان بنائیں گے تو میں چڑھ گیا حتی کہ جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو بڑی دردناک آوازیں آئیں، میں نے پوچھا: ''یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ جہنمیوں کی چیخ پکار ہے۔ پھر وہ مجھے لے کر (آگے) چلے تو اچانک میں نے ایسے لوگ دیکھے جنہیں ان کی کونچوں سے لٹکایا گیا تھا۔ ان کے جبڑے چیرے ہوئے تھے اور ان سے خون نکل رہا تھا۔ میں نے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھول لیتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''یہود ونصاریٰ تباہ و برباد ہوگئے۔'' جناب سلیمان بن عامر کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہیں یا یہ ان کی اپنی رائے ہے۔'' پھر آپ چلے تو ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جو بہت زیادہ پھولے ہوئے تھے، ان کی بدبو بڑی غلیظ اور ان کا منظر بڑا دردناک تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کفار کے مقتولین ہیں۔ پھر مجھے ایک ایسی قوم کے پاس لے کر گئے جن کے جسم شدید پھولے ہوئے تھے اور ان کی بدبو پاخانے جیسی غلیظ اور گندی تھی۔ میں نے پوچھا! یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں۔ پھر مجھے لے جایا گیا تو اچانک کچھ عورتیں تھیں جن کے پستان سانپ نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ان کو کیا ہوا ہے؟ (کس جرم کی سزا پا رہی ہیں؟) جواب دیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر مجھے لے جایا گیا تو ناگہاں میں نے کچھ بچے دیکھے جو دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: یہ مومنوں کے بچے ہیں۔ پھر میں کچھ

قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ هُمْ يَنْظُرُوْنِيْ . هٰذَا حَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ .

بلندی پر گیا تو میں نے تین شخص دیکھے جو اپنی شراب پی رہے تھے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ حضرت جعفر، زید اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر میں ایک اور بلند جگہ پر چڑھا تو وہاں بھی میں نے تین افراد دیکھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: یہ ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) ہیں۔ جبکہ وہ مجھے دیکھ رہے تھے۔ یہ جناب ربیع کی روایت ہے۔

فوائد :......ا۔ افطاری کے وقت سے قبل (یعنی غروب آفتاب سے پہلے) روزہ افطار کر لینا انتہائی قبیح گناہ ہے۔ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ سخت عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔ لہٰذا غروب آفتاب کے معاً بعد روز افطار کیا جائے اور یہ مستحب عمل ہے۔

۱۷..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ إِفْطَارِ يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِّنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ وَلَا أَبَاهُ غَيْرَ أَنَّ حَبِيْبَ بْنَ أَبِيْ ثَابِتٍ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا الْمُطَوِّسِ

رمضان المبارک میں بغیر شرعی رخصت کے جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے پر سخت وعید کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ میں ابن مطوس اور اس کے والد کو نہیں جانتا، جناب حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا ہے کہ وہ ابومطوس کو ملے ہیں۔

۱۹۸۷۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، وَ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالُوْا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَّمَضَانَ فِيْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللّٰهُ،

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی عنایت کی ہوئی رخصت کے بغیر رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو اس روزے کی

(۱۹۸۷) اسناده ضعيف: ابن مطوس مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب التغليظ فيمن افطر عامدا، حديث: ۲۳۹۶۔ سنن كبرىٰ نسائی: ۳۲۶۸۔ مسند احمد: ۲/۳۸۶۔ سنن الدارمی: ۱۷۱۵۔

لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ)) . زَادَ فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ إِنْ صَامَهُ .

قضا عمر بھر کے روزوں سے نہیں دی جا سکتی۔" جناب محمد بن جعفر کی روایت میں یہ اضافہ ہے:" اگر چہ وہ (ساری عمر) روزے رکھے (تو بھی قضا ادا نہ ہوگی)۔

۱۹۸۸ ۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَ زَادَ، قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ حَبِيبٌ: فَلَقِيتُ أَبَا الْمُطَوِّسِ فَحَدَّثَنِي بِهِ .

"امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔ اس میں ہے کہ جناب حبیب کہتے ہیں: میں ابومطوس کو ملا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔"

۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْآكِلَ وَ الشَّارِبَ نَاسِياً لِصِيَامِهِ غَيْرُ مُفْطِرٍ بِالْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ

روزے دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۹۸۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ وَ هُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ وَ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَ سَقَاهُ)) .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے، جبکہ وہ روزے دار ہو تو وہ کچھ کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔"

۷۳..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الْقَضَاءِ وَ الْكَفَّارَةِ عَنِ الْآكِلِ وَ الشَّارِبِ فِي الصِّيَامِ إِذَا كَانَ نَاسِياً لِصِيَامِهِ وَقْتَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ

روزے کی حالت میں کھانے اور پینے والے پر قضاء اور کفارہ واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ کھاتے پیتے وقت روزے کو بھول گیا ہو

۱۹۹۰ ۔ نَا مُحَمَّدٌ وَ إِبْرَاهِيمُ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ الْبَاهِلِيَانِ الْبَصْرِيَّانِ ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

(۱۹۸۸) اسنادہ ضعیف : انظر الحدیث السابق.

(۱۹۸۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا، حدیث : ۱۹۳۳ـ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب اکل الناسی وشربه، حدیث : ۱۱۵۵ ـ سنن ابی داود: ۲۳۹۸ـ سنن کبری نسائی : ۳۲۶۳ـ سنن ترمذی: ۷۲۱ـ مسند احمد: ۴۲۵/۲.

(۱۹۹۰) اسنادہ حسن : صحیح ابن حبان: ۳۵۱۲ـ مستدرك حاکم: ۴۳۰/۱.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِياً، لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ. هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدٍ. وَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ فِي حَدِيْثِهِ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ نَاسِياً، فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے بھول کر رمضان المبارک میں روزہ کھول لیا تو اس پر نہ قضا ادا کرنا واجب ہے نہ کفارہ۔'' یہ جناب محمد کی روایت ہے۔ جناب ابراہیم اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: ''جس شخص نے رمضان المبارک میں بھول کر کچھ کھالیا یا پی لیا تو اس پر قضاء اور کفارہ نہیں ہے۔

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت روزہ میں بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، شافعی، ابوحنیفہ، داؤد ظاہری اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۳۵)

۲۔ طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: روزہ میں بھول چوک سے کھانا پینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور یہ بندوں پر آسانی پیدا کرنے اور مشقت دور کرنے کی خاص نوازش ہے۔

۳۔ بھول کر کھا پی لینے سے نہ روزہ فاسد ہوتا ہے، نہ کوئی کفارہ ہے اور نہ اس کی قضاء۔ ایسے شخص کو روزہ نہیں توڑنا چاہیے اس کا روزہ قائم و برقرار رہتا ہے۔

۴۷..... بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِذَا حَسِبَ الصَّائِمُ أَنَّهَا قَدْ غَرَبَتْ

غروب آفتاب سے پہلے روزہ افطار کر لینے کا بیان جبکہ روزے دار کے خیال میں سورج غروب ہو چکا تھا

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ..........

عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: أَفْطَرْنَا فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمِ غَيْمٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: قُلْتُ لِهِشَامٍ. وَ قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ: فَقِيْلَ لِهِشَامٍ: أُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: بُدٌّ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّهُمْ

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رمضان المبارک میں ہم نے ایک بادل والے دن روزہ افطار کرلیا، پھر سورج نکل آیا۔'' جناب محمد بن علاء کی روایت میں ہے: میں نے ہشام سے کہا۔'' اور ابو عمار کی روایت میں ہے: ہشام سے پوچھا گیا: ''کیا صحابہ کرام کو قضاء ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ''اس کے

(۱۹۹۱) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اذا افطر فی رمضان، حدیث: ۱۹۵۶۔ سنن ابی داود: ۲۳۵۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۷۴۔ مسند احمد: ۶/ ۳۴۶.

أُمِـرُوْا بِالْقَضَاءِ . وَهٰذَا مِنْ قَوْلِ هِشَامٍ: بُدٌّ مِّـنْ ذٰلِكَ . لَا فِي الْخَبَرِ ، وَلَا يُبَيِّنُ عِنْدِي أَنَّ عَـلَيْهِمُ الْقَضَاءَ ، فَإِذَا أَفْطَرُوْا وَالشَّمْسُ عِـنْـدَهُـمْ قَدْ غَرَبَتْ ، ثُمَّ بَانَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ غَـرَبَتْ كَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: وَاللّٰهِ مَا نَقْضِي مَا يُجَانِفُنَا مِنَ الْإِثْمِ .

بغیر کوئی چارہ ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ صحابہ کرام کو قضا ادا کرنے کا حکم ملا تھا۔ یہ تو ہشام رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ یہ روایت کے الفاظ نہیں ہیں۔ میرے نزدیک ان پر اس وقت قضاء واجب نہیں جبکہ وہ سورج کو غروب سمجھ کر روزہ افطار کر لیں پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سورج ابھی غروب نہیں ہوا تھا۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ''اللہ کی قسم جب تک ہم گناہ کے ارتکاب سے اجتناب کریں گے۔ ہم قضاء ادا نہیں کریں گے۔ (یعنی جب ہم نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تو قضا بھی نہیں دیں گے)۔

فوائد :......۱۔ اگر آسمان پر بادل یا دھند کی وجہ سے غروب آفتاب کا علم نہ ہو سکے اور روزہ دار غروب آفتاب سے قبل روزہ افطار کر لیں۔ بعد ازاں سورج نظر آئے، تو اس صورت میں ان لوگوں پر قضاء واجب ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ جمہور علماء کا موقف ہے کہ اس صورت میں روزہ کی قضاء واجب ہے۔ (فتح الباری: ٤/ ٢٥٥)

۲۔ اگر کوئی شخص یہ گمان کر کے روزہ افطار کر لے کہ سورج غروب ہو چکا ہے، حالانکہ سورج غروب نہ ہوا ہو تو ایسے شخص پر روزے کی قضا لازم ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ (المغنی ٦/ ١٣٠)

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَقْوَالِ وَ الْأَفْعَالِ الْمَنْهِيَةِ عَنْهَا فِي الصَّوْمِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابِ فِطْرٍ

روزے کی حالت میں ممنوع ان اقوال وافعال کے ابواب کا مجموعہ جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۷۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَهْلِ فِي الصِّيَامِ

روزے کی حالت میں جہالت ونادانی کی ممانعت

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ، وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ)). وَقَالَ الْأَشَجُّ: إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا روزہ ہوتو وہ فحش اور بے ہودہ کلام نہ کرے اور نہ نادانی کے کام کرے اور اگر کوئی شخص اس پر نادانی کا اظہار کرے تو وہ کہہ دے: بے شک میں روزے دار ہوں۔'' جناب اشج کی روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو۔''

۷۶..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ السِّبَابِ وَ الْاِقْتِتَالِ فِي الصِّيَامِ

روزے کی حالت میں گالی دینے اور لڑائی کرنے کی ممانعت ہے

وَإِنْ سُبَّ الصَّائِمُ أَوْ قُوْتِلَ، وَ إِعْلَامِ الصَّائِمِ مُقَاتِلَهُ وَ سَابَّهُ أَنَّهُ صَائِمٌ لَعَلَّهُ يَنْزَجِرُ عَنْ قِتَالِهِ وَ سَبَابِهِ إِذَا عَلِمَ أَنَّهُ لَا يَنْتَصِرُ مِنْهُ لِعِلَّةِ صَوْمِهِ

(۱۹۹۲) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: ۱۱۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۹۱۔ مسند احمد: ۲/۴۷۷، ۴۹۵ وانظر ما تقدم: ۱۸۹۶۔

اگر چہ روزے دار کو گالی دی جائے اور اس سے لڑائی کی جائے اور روزے دار کو گالی دینے والے اور اس کے ساتھ لڑائی کرنے والے شخص کو بتانا چاہیے کہ وہ روزے دار ہے۔ شاید کہ وہ اس سے لڑائی کرنے اور گالی دینے سے رک جائے جبکہ اسے علم ہو جائے کہ روزے دار اپنے روزے کی وجہ سے اس سے بدلہ نہیں لے گا

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ـ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ـ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ، فَإِنْ شَاتَمَهُ، أَوْ سَابَّهُ، وَ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فحش کلامی نہ کرے، پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا برا بھلا کہے یا اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرے تو اسے کہہ دینا چاہیے: ''میں روزے دار ہوں۔''

فوائد :......۱۔ رفث سے مراد فحش اور بے ہودہ گوئی ہے اور جہالت سے مراد نازیبا کلمات ہیں (شرح ابن بطال: ۷/ ٤) لہٰذا حالت روزہ میں ان امور سے اجتناب برتا جائے بصورت دیگر روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۲۔ حالت روزہ میں جس شخص پر دشنام طرازی کی جائے یا اس پر جہالت کا ارتکاب کیا جائے تو وہ کہے کہ میں روزہ سے ہوں۔ پھر یہ کلمات وہ بلند آواز سے کہے یا دل میں، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔

(ا) ایک قول ہے کہ وہ با آواز بلند یہ کلمات کہے کہ ان کلمات کو سن کر دشنام طراز اور لڑائی جھگڑے پر اترنے والا شخص اپنی حماقت سے باز آ جائے گا۔

(ب) دوسرا قول ہے کہ وہ یہ کلمات اونچی آواز سے نہ کہے بلکہ یہ کلمات دل ہی میں کہے تا کہ وہ خود مقابلے میں گالی گلوچ اور لڑائی سے باز رہے اور غلیظ افعال سے خود کو محفوظ رکھ سکے۔ لیکن اگر وہ ان دونوں صورتوں پر عمل کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ پھر فحش و بدگوئی اور مخاصمت و گالی گلوچ صرف روزہ دار کے لیے ممنوع نہیں بلکہ ہر شخص کے لیے یہ افعال ممنوع ہیں۔ لیکن روزہ دار کو ان سے اجتناب کی زیادہ تاکید ہے۔

۷۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْجُلُوسِ إِذَا شُتِمَ الصَّائِمُ، وَ هُوَ قَائِمٌ لِتَسْكِينِ الْغَضَبِ عَلَى الْمَشْتُومِ فَلَا يَنْتَصِرُ بِالْجَوَابِ

اگر روزے دار کھڑا ہو اور اسے گالی دی جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے تا کہ اسے غصہ نہ آئے اور وہ گالی کا بدلہ نہ لے

۱۹۹٤۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: عَنْ عَجْلَانَ مَوْلَى

(۱۹۹۳) اسنادہ صحیح علی شرط مسلم۔ انظر: ۱۸۹٦۔

الْمُشْمَعِلِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُسَابَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ، فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، وَإِنْ كُنْتَ قَائِماً فَاجْلِسْ)).

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم روزے کی حالت میں گالی گلوچ مت کرو اور اگر تمہیں کوئی شخص گالی دے تو تم کہو: بے شک میں روزے دار ہوں۔ اور اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔"

فوائد:...... حالت روزہ میں گالی دینا اور سب وشتم کرنا حرام ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص گالم گلوچ کرے تو اسے فقط اتنا کہنا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں اور اگر گالیاں برداشت سے باہر ہوں تو بیٹھ جائے کہ اس سے غصہ کافور ہو جائے گا اور وہ جہالت کا مرتکب نہیں ہوگا۔

۷۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلِ بِهٖ، وَ الْجَهْلِ فِي الصَّوْمِ وَ التَّغْلِيْظِ فِيْهِ

روزے کی حالت میں جھوٹی بات کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ممانعت اور جاہلانہ حرکت کے ارتکاب پر سختی کا بیان

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ- عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلَ بِهٖ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِأَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ. وَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ: وَ الْعَمَلَ بِهٖ وَ الْجَهْلَ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا اور پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت اور پروا نہیں ہے۔ یہ جناب بندار کی روایت ہے۔" ابن المبارک کی روایت میں ہے: "جھوٹ پر عمل کرنا اور جاہلانہ حرکات ترک نہیں کرتا تو......"

فوائد:......۱۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں کہ جو شخص جھوٹی بات اور جہالت کا مرتکب ہو وہ روزہ ترک کر دے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ روزہ داران قبیح افعال سے اجتناب برتے۔ (فتح الباری: ٦/ ١٤٢)

(١٩٩٤) اسناده صحيح: مسند احمد: ٢/٤٢٨۔ سنن كبرىٰ نسائى: ٣٢٤٦۔ صحيح ابن حبان: ٣٤٨٣.

(١٩٩٥) صحيح بخارى، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور، حديث: ١٩٠٣۔ سنن ابى داود: ٢٣٦٢۔ سنن ابن ماجه: ١٦٨٩۔ سنن ترمذى: ٧٠٧۔ مسند احمد: ٢/٤٥٢.

۲۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت روزہ میں جیسے طعام وشراب ترک کیا جاتا ہے، اسی طرح روزہ میں فحش گوئی اور جھوٹ کو ترک کرنا بھی لازم ہے۔ اور روزہ دار اگر ان افعال بد سے باز نہ آئے تو اس کا روزہ ناقص ہوگا۔ یہ افعال رب کی ناراضی کا باعث ہوں گے اور اس کا روزہ قبول نہیں ہوگا۔ (شرح ابن بطال: ۷/۲۴)

۷۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اللَّغْوِ فِي الصِّيَامِ وَ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْإِمْسَاكَ عَنِ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ مِنْ تَمَامِ الصَّوْمِ

روزے کی حالت میں فضول باتوں کی ممانعت اور اس بات کی دلیل کہ فضول باتیں اور فحش گوئی ترک کرنا روزے کی تکمیل کا حصہ ہے

مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْاِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلْفِ وَاللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ أَجْزَاءِ الْعَمَلِ ذِي الشُّعَبِ وَ الْأَجْزَاءِ، عَلٰى مَا بَيَّنْتُهُ فِي كِتَابِ الْإِيْمَانِ .

اس بات کی دلیل کے بیان کے ساتھ کہ الف، لام کے ساتھ معرفہ بننے والے اسم کا اطلاق کبھی اس عمل کے کسی ایک جزء پر ہو جاتا ہے جس کے کئی اجزاء اور شاخیں ہوں۔ جیسا کہ میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں۔

۱۹۹۶۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، وَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عَيَّاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمِّهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ، إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَ الرَّفَثِ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ، فَلْتَقُلْ: إِنِّيْ صَائِمٌ، إِنِّيْ صَائِمٌ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ صرف کھانا پینا ترک کر دینے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو فضول باتوں اور فحش گوئی سے رُکنے کا نام ہے۔ پس اگر کوئی شخص تمہیں گالیاں دے یا تم پر نادانی کا اظہار کرے تو تم کہہ دو: ''بے شک میں روزے دار ہوں، بلاشبہ میں روزے سے ہوں۔''

فوائد:...... دیکھیے حدیث ۱۹۹۲۔

۸۰..... بَابُ نَفْيِ ثَوَابِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُمْسِكِ عَنِ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ مَعَ ارْتِكَابِهِ مَازُجِرَ عَنْهُ غَيْرَ الْأُكُلِ وَ الشُّرْبِ

کھانے پینے سے اجتناب کرنے کے ساتھ دیگر ممنوع کام کرنے والے روزے دار کے ثواب کی نفی کا بیان

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو ۔هُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو۔

(۱۹۹۶) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ۳۴۷۰۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۳۰، ۴۳۱۔

عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ..........

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ وَ الْعَطَشُ، وَ رُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ)) .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' بہت سارے روزے دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزوں سے صرف بھوک پیاس ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں ان کے قیام سے صرف شب بیداری (اور تھکاوٹ) ہی حاصل ہوتی ہے۔''

فوائد :...... جو شخص حالت روزہ میں غیبت، گالم گلوچ اور بے ہودہ گوئی سے باز نہ آئے، یا افطاری میں حرام چیزوں کا استعمال کرے یا گناہوں سے باز نہ آئے تو اسے دن بھر کی بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا لہٰذا روزہ دار کو ان ممنوعہ امور سے اجتناب کرنا چاہیے، پھر ایسے تہجد گزار اور قیام اللیل کا اہتمام کرنے والے جو اس میں ریا کاری کرتے ہیں یا مغصوب زمین پر نماز کا اہتمام کرتے ہیں یا فرض نمازیں باجماعت ادا نہیں کرتے انہیں رات کی بیداری کا اجر نہیں ملتا، لہٰذا تہجد گزار ایسی عادات ترک کر دے، جس سے اجر وثواب اور اعمال کی قبولیت میں نقص واقع ہوتا ہے۔

❁❁❁❁

(۱۹۹۷) مسند احمد: ۲/۳۷۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۳۶۔ مسند ابی یعلی: ۶۵۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۹۰ من طریق عمرو عن سعید المقبری عن ابی هریرة رضی الله عنه.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصِّيَامِ مِمَّا قَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي إِبَاحَتِهَا

روزے کی حالت میں ایسے مباح اور جائز اعمال کے ابواب کا مجموعہ جن کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے

۸۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُبَاشَرَةِ الَّتِي هِيَ دُوْنَ الْجِمَاعِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے جماع کے سوا مباشرت کرنے کی رخصت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الْوَاحِدِ قَدْ يَقَعُ عَلَى فِعْلَيْنِ، أَحَدُهُمَا مُبَاحٌ، وَّالْآخَرُ مَحْظُوْرٌ، إِذِ اسْمُ الْمُبَاشِرَةِ قَدْ أَوْقَعَهُ اللّٰهُ فِي نَصِّ كِتَابِهِ عَلَى الْجِمَاعِ، ، وَدَلَّ الْكِتَابُ عَلَى أَنَّ الْجِمَاعَ فِي الصَّوْمِ مَحْظُوْرٌ. قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجِمَاعَ يُفْطِرُ الصَّائِمَ . وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَلَّ بِفِعْلِهِ عَلَى أَنَّ الْمُبَاشَرَةَ الَّتِي هِيَ دُوْنَ الْجِمَاعِ مُبَاحَةٌ فِي الصَّوْمِ غَيْرَ مَكْرُوْهَةٍ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک ہی اسم کا اطلاق دو مختلف کاموں پر ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک جائز اور دوسرا ممنوع ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ''قرآن مجید'' میں مباشرت کا اطلاق جماع پر کیا ہے اور جماع روزے کی حالت میں قرآنی دلیل کے ساتھ منع ہے۔ نبی مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جماع روزے دار کے روزے کو توڑ دیتا ہے۔'' جبکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فعل سے وضاحت کی ہے کہ روزے کی حالت میں جماع سے کم مباشرت کرنا جائز ہے۔ مکروہ نہیں ہے

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ......

(۱۹۹۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب المباشرة للصائم، حدیث: ۱۹۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان ان القبلة فی الصوم......، حدیث: ۱۱۰۶/۶۸۔ مسند احمد: ۱۲۸/۶۔ سنن الدارمی: ۱۷۷۵.

عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَ مَسْرُوْقٌ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ نَسْأَلُهَا عَنِ الْمُبَاشَرَةِ. فَاسْتَحْيَيْنَا، قَالَ: قُلْتُ: جِئْنَا نَسْأَلُ حَاجَةً، فَاسْتَحْيَيْنَا. فَقَالَتْ: مَا هِيَ؟ سَلَا عَمَّا بَدَا لَكُمَا. قَالَ، قُلْنَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَ هُوَ صَائِمٌ؟ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، وَ لٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ لِإِرْبِهِ مِنْكُمْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّمَا خَاطَبَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُمَّتَهُ بِلُغَةِ الْعَرَبِ أَوْسَعِ اللُّغَاتِ كُلِّهَا، الَّتِيْ لَا يُحِيْطُ بِعِلْمِ جَمِيْعِهَا أَحَدٌ غَيْرُ نَبِيٍّ، وَ الْعَرَبُ فِيْ لُغَاتِهَا تُوْقِعُ اسْمَ الْوَاحِدِ عَلَى شَيْئَيْنِ، وَعَلَى أَشْيَاءَ ذَوَاتِ عَدَدٍ، وَقَدْ يُسَمَّى الشَّيْءُ الْوَاحِدُ بِأَسْمَاءٍ، وَ قَدْ يَزْجُرُ اللّٰهُ عَنِ الشَّيْءِ، وَ يُبِيْحُ شَيْئًا اٰخَرَ غَيْرَ الشَّيْءِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ، وَ وَقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلَى الشَّيْئَيْنِ جَمِيْعًا عَلَى الْمُبَاحِ وَ عَلَى الْمَحْظُوْرِ، وَ كَذٰلِكَ قَدْ يُبِيْحُ الشَّيْءَ الْمَزْجُوْرَ عَنْهُ، وَ وَقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا، فَيَكُوْنُ اسْمُ الْوَاحِدِ وَاقِعًا عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ، أَحَدُهُمَا مُبَاحٌ، وَ الْاٰخَرُ مَحْظُوْرٌ، وَ اسْمُهُمَا وَاحِدٌ. فَلَمْ يَفْهَمْ هٰذَا مَنْ سَفِهَ لِسَانَ الْعَرَبِ، وَ حَمَلَ الْمَعْنٰى فِيْ ذٰلِكَ عَلَى شَيْءٍ وَّاحِدٍ، يُوْهِمُ أَنَّ الْأَمْرَيْنِ

”جناب اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق ام المومنین (عائشہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں مباشرت کی متعلق سوال کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو ہمیں شرم آ گئی، میں نے عرض کیا: ہم ایک سوال پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے تھے مگر ہم شرما گئے ہیں۔“ تو انہوں نے کہا: وہ سوال کیا ہے؟ جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔ ہم نے عرض کی: کیا نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کبھی کبھار ایسا کر لیتے تھے، لیکن آپ اپنی خواہش اور نفس پر تم سے کہیں زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اور ان کی امت کو عربی زبان میں خطاب کیا ہے جو تمام زبانوں سے زیادہ وسیع ہے۔ جس کے تمام علوم وفنون کا احاطہ نبی ﷺ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اور عرب اپنی اپنی لغت میں ایک ہی اسم کا دو چیزوں پر اطلاق کرتے ہیں اور کئی چیزوں پر بھی کر دیتے ہیں اور کبھی ایک ہی چیز کو کئی کئی نام دے دیتے ہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ ایک چیز سے منع کر دیتے ہیں اور ایک دوسری چیز کو مباح قرار دے دیتے ہیں حالانکہ ان مباح اور ممنوع دونوں چیزوں پر ایک ہی نام کا اطلاق کرتے ہیں۔ اسی طرح کبھی ممنوع چیز کو مباح قرار دے دیتے ہیں اور دونوں پر ایک ہی نام کا اطلاق کیا گیا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک ہی نام دو مختلف چیزوں پر واقع ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک مباح اور دوسرا ممنوع ہوتا ہے جبکہ دونوں کا نام ایک ہی ہوتا ہے۔ عربی زبان سے ناواقف شخص یہ بات سمجھ نہیں سکتا اور وہ ایک ہی چیز پر دونوں معانی محمول کر دیتا ہے۔ وہ یہ وہم دیتا ہے کہ دونوں چیزیں متضاد ہیں کیونکہ ایک کام ایک نام سے جائز قرار دیا گیا ہے تو دوسرا فعل اسی نام سے

مُتَضَادَّانِ، إِذْ أُبِيحَ فِعْلٌ مُسَمًّى بِاسْمٍ، وَ حُظِرَ فِعْلٌ تُسَمَّى بِذٰلِكَ الْاِسْمِ سَوَاءٌ. فَمَنْ كَانَ هٰذَا مَبْلَغُهُ مِنَ الْعِلْمِ، لَمْ يَحِلَّ لَهُ تَعَاطِي الْفِقْهِ وَ لَا الْفُتْيَا، وَ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّعَلُّمُ أَوِ السَّكْتُ إِلَى أَنْ يُدْرِكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَجُوْزُ مَعَهُ الْفُتْيَا وَتَعَاطِي الْعِلْمَ. وَ مَنْ فَهِمَ هٰذِهِ الصَّنَاعَةَ عَلِمَ أَنَّ مَا أُبِيحَ غَيْرُ مَا حُظِرَ، وَ إِنْ كَانَ اسْمُ الْوَاحِدِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْمُبَاحِ وَ عَلَى الْمَحْظُوْرِ جَمِيْعاً فَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ دَلَّ فِيْ كِتَابِهِ أَنَّ مُبَاشَرَةَ النِّسَاءِ فِيْ نَهَارِ الصَّوْمِ غَيْرُ جَائِزٍ لِقَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ، ثُمَّ أَتِمُّوْا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ﴾ فَأَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُبَاشَرَةَ النِّسَاءِ وَالْأَكْلَ وَالشُّرْبَ بِاللَّيْلِ، ثُمَّ أَمَرَنَا بِإِتْمَامِ الصِّيَامِ إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُبَاشَرَةَ الْمُبَاحَةَ بِاللَّيْلِ الْمَقْرُوْنَةِ إِلَى الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ هِيَ الْجِمَاعُ الْمُفْطِرُ لِلصَّائِمِ، وَأَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِفِعْلِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبَاشَرَةَ الَّتِيْ هِيَ دُوْنَ الْجِمَاعِ فِي الصِّيَامِ، إِذْ كَانَ يُبَاشِرُ وَ هُوَ صَائِمٌ. وَ الْمُبَاشَرَةُ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ أَنَّهَا تُفْطِرُ

ممنوع کیا گیا ہے۔ جس شخص کا کل علم اتنا ہی ہو تو اس کے لیے فقہی مسائل بیان کرنا اور فتوے جاری کرنا جائز نہیں ہے۔ اس پر واجب ہے کہ علم حاصل کرے یا خاموش بیٹھ جائے۔ یہاں تک کہ وہ اتنا علم حاصل کر لے جس کے ساتھ فتوے دینا اور علمی مسائل حل کرنا جائز ہو۔ اور جو شخص یہ فن سمجھ لے وہ جان لیتا ہے کہ جو چیز جائز قرار دی گئی ہے وہ ممنوع چیز کے علاوہ ہے۔ اگر چہ دونوں پر ایک ہی اسم کا اطلاق ہوا ہو۔ اسی قسم سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ روزے والے دن عورتوں سے مباشرت کرنا جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ﴾ (البقرة: ۱۸۷) "اس لیے اب تم ان سے ہم بستری کر سکتے ہو اور اللہ نے تمہارے لیے جو لکھ رکھا ہے وہ تلاش کرو اور کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری، کالی دھاری سے واضح ہو جائے پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو۔" لہٰذا اللہ تعالیٰ نے رات کے وقت عورتوں سے مباشرت اور کھانا پینا جائز قرار دیا ہے۔ پھر ہمیں رات تک روزہ مکمل کرنے کا حکم دیا ہے اس شرط کے ساتھ کہ رات کو مباشرت کرنا اور کھانا پینا جائز تھا اب وہ مباشرت جو جماع ہے وہ روزے دار کا روزہ توڑ دے گی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے فعل سے روزے کی حالت میں جماع سے کم مباشرت (بوس وکنار اور پیار ومحبت) کو جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے۔ وہ مباشرت جو اللہ تعالیٰ نے اپنی

الصَّائِمِ هِيَ غَيْرُ الْمُبَاشَرَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُهَا فِي صِيَامِهِ . وَ الْمُبَاشَرَةُ اسْمٌ وَّاحِدٌ وَاقِعٌ عَلٰى فِعْلَيْنِ ، إِحْدَاهُمَا مُبَاحَةٌ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ ، وَ الْأُخْرٰى مَحْظُوْرَةٌ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ مُفْطِرَةٌ لِّلصَّائِمِ . وَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ﴾ فَأَمَرَ رَبُّنَا جَلَّ وَ عَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوْهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَوْنَ ، إِيْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ . فَاسْمُ السَّعْيِ يَقَعُ عَلَى الْهَرْوَلَةِ ، وَشِدَّةِ الْمَشْيِ وَ الْمَضْيِ إِلَى الْمَوْضِعِ . فَالسَّعْيُ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُّسْعٰى إِلَى الْجُمُعَةِ هُوَ الْمَضْيُ إِلَيْهَا ، وَ السَّعْيُ الَّذِيْ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ إِتْيَانَ الصَّلَاةِ هُوَ الْهَرْوَلَةُ وَسُرْعَةُ الْمَشْيِ . فَاسْمُ السَّعْيِ وَاقِعٌ عَلٰى فِعْلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا مَأْمُوْرٌ ، وَ الْاٰخَرُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ . وَسَأُبَيِّنُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا الْجِنْسَ فِي كِتَابِ ((مَعَانِي الْقُرْاٰنِ)) إِنْ وَّفَّقَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ .

کتاب میں ذکر کی ہے کہ وہ روزہ توڑ دیتی ہے وہ اس مباشرت سے مختلف ہے جو نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں کیا کرتے تھے۔" چنانچہ مباشرت ایک ہی اسم ہے جو دو فعلوں پر واقع ہوا ہے۔ ان میں سے ایک روزے کی حالت میں دن کے وقت جائز ہے جبکہ دوسرا روزے کی حالت میں منع ہے اور روزے کو توڑ دیتا ہے۔ اسی قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ﴾ "اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کرنا چھوڑ دو۔" (سورۂ جمعہ آیت: ۹) ۔ پس اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے سعی (دوڑنے) کا حکم دیا ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ آرام وسکون کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔" لہٰذا سعی ایک ایسا اسم ہے جو دوڑنے اور تیز چلنے پر واقع ہوتا ہے اور کسی جگہ کی طرف جانے پر بھی واقع ہوتا ہے۔ لہٰذا جس سعی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس سے مراد جمعہ کے لیے مسجد میں جانا ہے۔ اور جس سعی سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے اس سے مراد دوڑنا اور تیز رفتاری ہے۔ اس طرح سعی کا اسم دو فعلوں پر واقع ہوا ہے۔ ایک جائز ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور دوسرا ممنوع ہے۔ میں عنقریب یہ قسم، کتاب "معانی القرآن" میں بیان کروں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کام کی توفیق عطا کی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

فوائد:......۱۔ مباشرت کے دو معنی ہیں: (۱) جلد سے جلد ملانا۔ (۲) جماع کرنا۔

۲۔ اس حدیث میں پہلا معنی مقصود ہے کہ روزہ دار بیوی سے ہاتھ ملا سکتا ہے اور جماع کے علاوہ بیوی سے گلے وغیرہ مل سکتا ہے۔ اس میں قباحت نہیں پھر یہ جواز ان لوگوں کے لیے ہے جو جذبات پر کنٹرول رکھ سکیں، دیگر لوگوں کے لیے

بیوی سے میل ملاپ جائز نہیں کیونکہ یہ کام روزہ توڑنے کا باعث بن سکتا ہے۔

٨٢..... بَابُ تَمْثِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْلَةَ الصَّائِمِ بِالْمَضْمَضَةِ مِنْهُ بِالْمَاءِ

نبی کریم ﷺ کا روزے دار کے بوسے کو پانی کے ساتھ کلی کرنے کے مثل قرار دینے کا بیان

١٩٩٩ـ حَدَّثَنَا الرُّبَيِّعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ -هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ-، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ قَالَ: هَشَشْتُ يَوْماً، فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْراً عَظِيْماً. قَبَّلْتُ وَ أَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَ أَنْتَ صَائِمٌ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّبَيِّعُ أَظُنُّهُ قَالَ ((فَفِيْمَ؟)) حَدَّثْنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ: جَاءَنِيْ هِلَالُ الرَّازِيُّ. فَسَأَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عَبْدُالْمَلِكُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ.

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں (اپنی بیوی کو دیکھ کر) خوش ہوا تو میں نے اس کا بوسہ لے لیا، حالانکہ میں روزے دار تھا۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے آج بہت بڑا (خطرناک) کام کر لیا ہے۔ میں نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر تم روزے کی حالت میں پانی کے ساتھ کلی کر لیتے تو کیا ہوتا؟ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جناب ربیع کرتے ہیں) میرے خیال میں آپ نے فرمایا: "پھر پریشانی کس بات کی ہے؟ (پھر اس میں حرج کیا ہے)۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "عبدالملک بن سعید سے مراد ابن سوید ہے۔"

٨٣..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ

روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت ہے

٢٠٠٠ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا.........

سُفْيَانُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ

"امام سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن

(١٩٩٩) اسناده صحيح: سنن ابی داد، کتاب الصيام، باب القبلة للصائم، حديث: ٢٣٨٥ـ سنن کبریٰ نسائی: ٣٠٢٦ـ مسند احمد: ٢١/١ـ سنن الدارمی: ١٧٢٤.

(٢٠٠٠) صحيح مسلم، کتاب الصيام، باب بيان ان القبلة فی الصوم......، حديث: ١١٠٦/٦٣ـ مسند احمد: ٣٩/٦ـ مسند الحميدی: ١٩٧ـ سنن الدارمی: ٦٤٠.

الْقَاسِمِ، أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَ هُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ عَنِّيْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

قاسم سے پوچھا: کیا تم نے اپنے والد گرامی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لے لیتے تھے؟ تو وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: ہاں۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔"

۸۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ رُؤُوْسَ النِّسَاءِ وَ وُجُوْهَهُنَّ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ

روزے دار کو بیویوں کے سروں اور ان کے چہروں کا بوسہ لینے کی رخصت ہے۔ ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ ح وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ صَائِماً لَا يُبَالِيْ مَا قَبَّلَ مِنْ وَجْهِيْ حَتّٰى يُفْطِرَ. وَ قَالَ يُوْسُفُ: فَقَبَّلَ مَا شَاءَ مِنْ وَجْهِيْ. وَ قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ: فَقَبَّلَ أَيَّ مَكَانٍ شَاءَ مِنْ وَجْهِيْ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ہوتے اور افطاری تک میرے چہرے کا بوسہ لینے میں کوئی پروا نہ کرتے۔" جناب یوسف کی روایت میں ہے: "آپ جتنی بار چاہتے میرے چہرے کا بوسہ لے لیتے۔" اور جناب زعفرانی کی روایت میں ہے: "تو آپ میرے چہرے کا جہاں سے چاہتے بوسہ لے لیتے۔"

۲۰۰۲۔ وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصِيْبُ مِنَ الرُّؤُوْسِ وَ هُوَ صَائِمٌ.

"امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جناب عبداللہ بن شقیق کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں (اپنی بیویوں کے) سروں کا بوسہ لے لیتے تھے۔"

فوائد:......ا۔ حالت روزہ میں بوس وکنار سے روزہ باطل نہیں ہوتا اور بیوی کو بوسہ دینا جائز ومباح ہے، اس

(۲۰۰۱) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۶/۱۰۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۰۶۶۔

(۲۰۰۲) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۱/۲۴۹۔ شرح معانی الآثار طحاوی: ۲/۹۰۔

میں کراہت نہیں۔

۲۔ جو شخص اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکے اس کے لیے بوسہ و کنار کی رخصت ہے اور جو جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور اس سے جماع کا مرتکب ہو اس کے لیے روزہ میں بیوی کو بوسہ دینا مکروہ ہے۔

۸۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مَصِّ الصَّائِمِ لِسَانَ الْمَرْأَةِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى الْفَمِ إِنْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِمِصْدَعٍ أَبِيْ يَحْيٰى، فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَّ لَا جَرْحٍ

روزے دار کے لیے اپنی بیوی کی زبان چوسنے کی رخصت ہے، ان علماء کے موقف کے برخلاف جو روزے دار کے لیے منہ کا بوسہ لینا مکروہ قرار دیتے ہیں۔ بشرطیکہ مصدع ابی یحییٰ کی روایت کو حجت بنانا درست ہو، کیونکہ مجھے اس کے متعلق جرح و تعدیل کا علم نہیں

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ، عَنْ مِصْدَعٍ أَبِيْ يَحْيٰى.........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَ هُوَ صَائِمٌ وَّ يُمُصُّ لِسَانَهَا .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیتے تھے اور ان کی زبان چوس لیا کرتے تھے۔"

۸۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ الْمَرْأَةَ الصَّائِمَةَ

روزے دار کے لیے روزے دار بیوی کا بوسہ لینے کی رخصت ہے

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْوٰى إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقَبِّلَنِيْ، فَقُلْتُ: إِنِّيْ صَائِمَةٌ . قَالَ: وَ أَنَا صَائِمٌ، فَقَبَّلَنِيْ . قَالَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ: عَنْ طَلْحَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لینے کے لیے میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی بے شک میں روزے سے ہوں۔" آپ نے فرمایا: میرا بھی روزہ ہے۔" تو آپ نے میرا بوسہ لے لیا۔" جناب بشر بن معاذ اپنی قوم کے طلحہ نامی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔"

(۲۰۰۳) اسناده ضعيف : مصدع راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب الصائم يبلع الريق، حديث : ۲۳۸۶۔ مسند احمد : ۱۲۳/۶، ۲۳۴.

(۲۰۰۴) اسناده صحيح : سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب القبلة للصائم، حدیث : ۲۳۸۴۔ مسند احمد : ۱۲۴/۶۔ شرح معانی الآثار طحاوی : ۹۲/۲.

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ روزہ دار خاوند روزہ دار بیوی کو بوسہ دے سکتا ہے۔ نیز طرفین میں سے دونوں روزہ دار ہوں یا کسی کا روزہ ہو تب بھی بوسہ دینا مباح ہے۔

٨٧..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ مُبَاحَةٌ لِجَمِيْعِ الصُّوَّامِ وَ لَمْ تَكُنْ خَاصَّةً لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے دار کے لیے بوسہ لینے کی رخصت تمام روزے داروں کے لیے ہے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص نہیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی مسئلہ کے بارے میں ہے۔

(دیکھیے حدیث نمبر: ١٩٩٩)

٢٠٠٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْداً، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ .

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت دی ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت روزہ میں بیوی کو بوسہ دینا خاصہ رسول نہیں، بلکہ تمام روزہ داروں کو اس کی رخصت ہے، البتہ جو جذبات میں بہہ جائیں ان کے لیے یہ عمل مکروہ ہے۔ اور انہیں اس عمل سے گریز کرنا چاہیے۔

٨٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کو مسواک کرنے کی رخصت ہے

٢٠٠٦ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ . وَلَمْ يَسْتَثْنِ مُفْطِراً دُوْنَ صَائِمٍ . فَفِيْهَا دَلَالَةٌ

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل روایات میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ روزے دار کا ہر نماز کے وقت مسواک کرنا باعث فضیلت واجر ہے۔ جیسا کہ بے روزہ دار شخص کے لیے فضیلت کا باعث ہے۔ آپ کا ارشاد

(٢٠٠٥) تقدم تخريجه برقم: ١٩٦٧.

(٢٠٠٦) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، حديث: ٨٨٧ـ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك، حديث: ٢٥٢ـ سنن ابي داود: ٤٦ـ سنن ترمذي: ٢٢ـ سنن نسائي: ٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٧.

عَلٰی أَنَّ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَضِيلَةٌ كَهُوَ لِلْمُفْطِرِ.

ہے: ”اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں ڈال دینے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“ آپ نے اس فرمان عالی میں روزے دار کو بے روزہ داروں سے مستثنیٰ نہیں کیا (بلکہ دونوں کے لیے یہی حکم دینے کی خواہش کی)۔“

فوائد :......مسواک کرنے کا یہ حکم عام ہے۔اس میں روزہ اور بے روزہ ہونے کی کوئی قید نہیں۔لہٰذا حالت روزہ میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا مستحب فعل ہے اور حالت روزہ میں ظہر،عصر یا مغرب کے قریب مسواک نہ کرنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں،لہٰذا ذاتی تخمینوں اور تخیلات سے حالت روزہ میں اس افضل فعل کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

۲۰۰۷۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ رَوٰى عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.......... عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيْ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ -يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ- عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ أَبُوْمُوْسٰى ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى ، عَنْ سُفْيَانَ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ (ح) وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّعْلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى قَالَ فِي حَدِيْثِ يَحْيٰى ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ

”حضرت عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے بے شمار مرتبہ دیکھا ہے۔“ جناب جعفر بن محمد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”(اتنی بار دیکھا ہے) جسے میں شمار نہیں کرسکتا یا میں اسے گن نہیں سکتا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں عاصم کے معاملے سے بری الذمہ ہوں۔ میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عاصم بن عبید اللہ پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔“ اور میں نے امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہم نے امام یحییٰ بن معین سے سوال کیا تو ہم نے عرض کی: آپ کے نزدیک عبداللہ بن محمد بن عقیل پسندیدہ راوی ہے یا عاصم بن عبید اللہ؟ انہوں نے فرمایا: ”میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں عاصم بن عبید اللہ کی روایات اس کتاب

(۲۰۰۷) اسناده ضعيف : سند میں عاصم بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب السواك للصائم، حديث: ۲۳٦٤۔ سنن ترمذی: ۷۲۵۔ مسند احمد: ۳/٤٤٥۔ مسند الحميدی: ۱٤۱۔

مُحَمَّدٍ فِيْ حَدِيْثِهِ: مَالَا أُحْصِيْ أَوْ مَا لَا أُعِدُّهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ أَنَا بَرِيْءٌ مِّنْ عُهْدَةِ عَاصِمٍ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ عَلَيْهِ قِيَاسٌ. وَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُوْلُ: سَأَلْنَا يَحْيَى بْنَ مُعِيْنٍ، فَقُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ؟ قَالَ: لَسْتُ أُحِبُّ وَاحِداً مِّنْهُمَا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: كُنْتُ لَا أُخْرِجُ حَدِيْثَ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ قَدْ رَوَيَا عَنْهُ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَ هُمَا إِمَامَا أَهْلِ زَمَانِهِمَا قَدْ رَوَيَا عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْهُ. وَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ خَبَرًا فِيْ غَيْرِ الْمُوَطَّأِ.

میں بیان نہیں کر رہا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ امام شعبہ اور امام ثوری نے اس سے روایات لی ہیں۔ اور امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے امام سفیان ثوری کے واسطے سے عاصم سے روایات بیان کی ہیں جبکہ یہ دونوں اپنے وقت کے جلیل القدر ائمہ ہیں۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''الموطا'' کے علاوہ اپنی کسی کتاب میں اس سے روایت بیان کی ہے۔ (اس لیے میں نے بھی اس سے روایت لے لی ہے)۔''

٨٩. بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اكْتِحَالِ الصَّائِمِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ وَ إِنْ لَّمْ يَصِحَّ الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ فَالْقُرْاٰنُ دَالٌّ عَلٰى إِبَاحَتِهِ وَ هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ﴾ اَلْاٰيَةَ. دَالٌّ عَلٰى إِبَاحَةِ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت ہے بشرطیکہ روایت صحیح ہو اور اگر روایت صحیح نہ ہو تو قرآن مجید سرمہ لگانے کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ﴾ اب تم (بیویوں سے رات کے وقت) مباشرت کر سکتے ہو۔ یہ فرمان باری تعالیٰ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت کی دلیل ہے

٢٠٠٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ أَبِيْهِ عُبَيْدِاللّٰهِ..........

(٢٠٠٨) اسناده ضعيف: مسند ابی یعلی کما فی المطالب العالية: ١١١٤۔ معجم كبير طبرانی كما فی المجمع: ١٦٧/٣.

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، وَ نَزَلْتُ مَعَهُ، فَدَعَانِي بِكُحْلٍ إِثْمَدَ، فَاكْتَحَلَ فِيْ رَمَضَانَ وَ هُوَ صَائِمٌ إِثْمَدَ غَيْرَ مُمَسَّكٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَةِ هٰذَا الْإِسْنَادِ لِمَعْمَرٍ.

"حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر میں تشریف فرما ہوئے تو میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑاؤ کیا۔ "تو آپ نے مجھے بلایا جبکہ آپ اثمد سرمہ لگا رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں اثمد سرمہ لگایا جس میں خوشبو نہیں تھی۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں معمر کی وجہ سے اس سند سے بری الذمہ ہوں۔"

٩٠..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجُنُبِ الْاِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِذَا كَانَ مُرِيْداً لِّلصَّوْمِ.

جنبی شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ غسل جنابت کو طلوع فجر تک مؤخر کر سکتا ہے

٢٠٠٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُمَيٌّ وَّ سَمِعْتُهُ مِنْ سُمَيٍّ، وَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، سَمِعَهُ مِنْ.........

أَبِي بَكْرٍ. أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَرْسَلَ إِلٰى عَائِشَةَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ أَبِي، فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَ هُوَ جُنُبٌ فَيَصُوْمُ.

"جناب ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان بن حارث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ جناب ابو بکر کہتے ہیں: میں بھی اپنے والد کے ساتھ گیا۔ تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کر لیتے تھے پھر (اسی حالت میں) روزہ رکھ لیتے تھے۔"

٢٠١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ وَّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُمَيٌّ، سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيَّ،.........

أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ فِيْ كُلِّهَا: عَنْ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔"

(٢٠٠٩) مسند احمد: ٣٨/٦۔ مسند الحميدي: ١٩٩ من طريق سفيان۔ صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب اغتسال الصائم، حديث: ١٩٣١۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، حديث: ٧٨/ ١١٠٩.

(٢٠١٠) انظر الحديث السابق.

۹۱..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي الزَّجْرِ عَنِ الصَّوْمِ إِذَا أَدْرَكَ الْجُنُبَ الصُّبْحُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

اس حدیث کا بیان جس میں جنبی شخص کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جانے پر روزہ رکھنے کی ممانعت کا ذکر ہے

لَمْ يَفْهَمْ مَعْنَاهُ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ، فَأَنْكَرَ الْخَبَرَ، وَ تَوَهَّمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ مَعَ جَلَالَتِهِ وَ مَكَانِهِ مِنَ الْعِلْمِ غَلَطَ فِي رِوَايَتِهِ. وَ الْخَبَرُ ثَابِتٌ صَحِيحٌ مِّنْ جِهَةِ النَّقْلِ إِلَّا أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ غَلَطَ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْخَبَرِ .

بعض علماء اس کا معنی نہیں سمجھ سکے تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اور یہ خیال کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے علمی مقام و مرتبے اور جلیل القدر ہونے کے باوجود اس روایت میں غلطی کر گئے ہیں۔ جبکہ یہ روایت سند کے اعتبار سے بالکل صحیح ثابت ہے مگر یہ منسوخ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت میں غلطی نہیں ہوئی۔

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ خَالِدٍ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، بَلَغَ مَرْوَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا يَصُومُ. قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَ أَبُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَ عَائِشَةَ، وَكِلَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَصُومُ. فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَ أَبُوهُ حَتّٰى أَتَيَا مَرْوَانَ، فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: عَزَمْتُ

”جناب ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ”بے شک میں اس روایت کو سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ مروان کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کرتے ہیں۔ جناب ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کی تو اس کا روزہ نہیں ہے۔“ (وہ روزہ نہیں رکھ سکتا) چنانچہ ابوبکر اور ان کے والد حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور مسئلہ پوچھا تو) دونوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے (پھر روزہ رکھ لیتے تھے) پھر ابوبکر اور ان کے والد مروان کے پاس آئے اور انہیں صورت حال بیان کی تو اس نے کہا: میں تمہیں پختہ حکم دیتا ہوں کہ تم دونوں

(۲۰۱۱) صحيح بخاري، كتاب الصيام، باب الصائم يصبح جنبا، حديث: ۱۹۲۵، ۱۹۲۶۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، حديث: ۱۱۰۹۔ سنن ابي داود: ۲۳۸۸۔ سنن ترمذي: ۷۷۹۔ مسند احمد: ۲۰۳/۶، ۲۱۳.

عَلَيْكُمَا لَمَا انْطَلَقْتُمَا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: أَهُمَا قَالَتَا لَكُمَا ؟ قَالَا: نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ . إِنَّمَا أَنْبَأَنِيهِ الْفَضْلُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَحَالَ الْخَبَرَ عَلَى مَلِيءٍ صَادِقٍ بَارٍّ فِيْ خَبَرِهِ إِلَّا أَنَّ الْخَبَرَ مَنْسُوْخٌ لَا أَنَّهُ وَهُمٌ لَا غَلَطٌ، وَ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حُظِرَ عَلَيْهِمُ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ فِيْ لَيْلِ الصَّوْمِ بَعْدَ النَّوْمِ كَذٰلِكَ الْجِمَاعُ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ خَبَرُ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ: مَنْ أَصْبَحَ وَ هُوَ جُنُبٌ فَلَا يَصُوْمُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ قَبْلَ أَنْ يُبِيْحَ اللّٰهُ الْجِمَاعَ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا أَبَاحَ اللّٰهُ تَعَالَى الْجِمَاعَ إِلَى طُلُوْعَ الْفَجْرِ كَانَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَصْبَحَ قَبْلَ أَنْ يَّغْتَسِلَ أَنْ يَّصُوْمَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَبَاحَ الْجِمَاعَ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ كَانَ الْعِلْمُ مُحِيْطاً بِأَنَّ الْمُجَامِعَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ يَطْرُقُهُ فَاعِلًا مَا قَدْ أَبَاحَهُ اللّٰهُ لَهُ فِيْ نَصِّ تَنْزِيْلِهِ . وَلَا سَبِيْلَ لِمَنْ هٰذَا فِعْلُهُ إِلَى الْاِغْتِسَالِ إِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَلَوْ كَانَ إِذَا أَدْرَكَهُ الصُّبْحُ قَبْلَ أَنْ يَّغْتَسِلَ لَمْ يَجُزْ لَهُ الصَّوْمُ، كَانَ الْجِمَاعُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِأَقَلِّ وَقْتٍ يُمْكِنُ الْاِغْتِسَالُ فِيْهِ مَحْظُوْراً غَيْرَ مُبَاحٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں یہ صورت حال بتاؤ۔ (وہ گئے اور اصل واقعہ بیان کیا) تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا دونوں امہات المومنین نے یہ بات فرمائی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: وہ دونوں بہتر جانتی ہیں مجھے تو حضرت فضل نے یہ حدیث سنائی تھی۔ (کہ جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو پھر روزہ نہیں رکھا جا سکتا) امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کا حوالہ ایک معزز اور سچے شخص کی طرف کیا جو اپنی روایت کے بیان میں صادق ہے (یعنی حضرت فضل رضی اللہ عنہ) مگر یہ روایت منسوخ ہو چکی ہے۔ یہ بات نہیں کہ انہیں وہم ہوا ہے یا انہیں روایت بیان کرنے میں غلطی لگی ہے۔ وہ اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر روزے فرض کیے تو ان کے لیے روزے کی رات سونے کے بعد کھانا، پینا اور جماع کرنا ممنوع تھا۔ لہٰذا یہ ممکن ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت ”جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کر لی تو وہ روزہ نہ رکھے“ کا تعلق اس وقت سے ہو جبکہ ابھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت دے دی تو جنبی شخص کو اجازت مل گئی کہ اگر وہ حالت جنابت میں صبح کرے تو وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت دے دی تو پھر یہ یقینی بات ہے کہ طلوع فجر سے چند لمحے پہلے مجامعت کرنے والے شخص نے ایک جائز کام کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی نص میں جائز قرار دیا ہے۔ اور جو شخص یہ کام (طلوع فجر سے کچھ پہلے

وَفِی إِبَاحَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْجِمَاعَ فِی جِمَاعِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا كَانَ مَحْظُوْراً بَعْدَ النَّوْمِ، بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الْجَنَابَةَ الْبَاقِيَةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِجِمَاعٍ فِی اللَّيْلِ مُبَاحٌ لَا يَمْنَعُ الصَّوْمَ . فَخَبَرُ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا كَانَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ جُنُباً نَاسِخٌ لِخَبَرِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، لِأَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ أَن يَّكُوْنَ بَعْدَ نُزُوْلِ إِبَاحَةِ الْجِمَاعِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ . فَاسْمَعِ الْآنَ خَبَراً عَنْ كَاتِبِ الْوَحْیِ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ خَبَرَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

جماع) کرے تو وہ طلوع فجر کے بعد ہی غسل کر سکے گا۔ اور اگر بات یہ ہوتی کہ غسل کرنے سے پہلے صبح ہو جانے کی صورت میں اس کے لیے روزہ رکھنا جائز نہ ہوتا تو پھر طلوع فجر سے پہلے اس کم سے کم وقت میں جس میں غسل کرنا ممکن ہے، اس میں جماع کرنا منع ہوتا اور جائز نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے ساری رات میں جماع کرنے کی اجازت دینے میں جبکہ شروع میں سو جانے کے بعد جماع کرنا ممنوع تھا، اس بات کا ثبوت اور وضاحت ہے کہ رات کے وقت جماع کرنے سے طلوع فجر کے وقت باقی رہنے والی جنابت روزہ رکھنے میں رکاوٹ نہیں ہے۔ اس طرح حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح کرنے کے بعد روزہ رکھ لیتے تھے، یہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے لیے ناسخ ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل اس بات کے زیادہ مشابہ ہے کہ یہ طلوع فجر تک جماع کرنے کی اباحت و اجازت کے بعد کا ہوگا۔ میں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی جو تاویل کی ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی سے سنیے۔"

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِیُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ -يَعْنِی ابْنَ مُسْلِمٍ- قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ ثَوْبَانَ- وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ..........

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ قَوْلِ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَطْلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ فِی شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ لَمْ يَغْتَسِلْ، أَفْطَرَ وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ . فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْنَا

"جناب قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ بتایا کہ وہ فرماتے ہیں: "جس شخص کو رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں صبح ہو گئی اور اس نے غسل نہ کیا ہو تو وہ روزہ نہیں رکھے گا اور اس پر قضا دینا لازم ہے۔ تو حضرت زید بن

(۲۰۱۲) اسناده حسن.

الصِّيَامَ، كَمَا كُتِبَ عَلَيْنَا الصَّلَاةَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلاً طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ هُوَ نَائِمٌ كَانَ يَتْرُكُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لِزَيْدٍ: فَيَصُوْمُ، وَ يَصُوْمُ يَوْماً آخَرَ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: يَوْمَيْنِ بِيَوْمٍ؟

ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کیے ہیں جس طرح ہم پر نماز فرض کی ہے۔ تو اگر کسی شخص پر سورج طلوع ہو جائے جبکہ وہ سویا ہوا ہو تو کیا وہ نماز چھوڑ دے گا؟ کہتے ہیں: میں نے حضرت زید سے عرض کی: تو کیا ایسا شخص روزہ رکھ لے گا اور ایک اور روزہ (اس کی قضا کے لیے) رکھے گا؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا ایک روزے کے بدلے میں دو روزے رکھے گا؟ (بلکہ صرف اسی دن کا روزہ رکھے گا۔)''

۹۲..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جَنَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ أَخَّرَ الْغُسْلَ بَعْدَهَا إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَصَامَ كَانَ مِنْ جِمَاعٍ لَّا مِنِ احْتِلَامٍ

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ جنابت جس کے بعد آپ نے طلوع فجر تک غسل مؤخر کر دیا تھا اور روزہ رکھ لیا تھا، وہ جنابت جماع کی وجہ سے تھی، احتلام کے سبب سے نہیں تھی۔

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُباً مِّنَ النِّسَاءِ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِماً.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے (ہم بستری) جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے، احتلام کی وجہ سے نہیں، پھر آپ روزے رکھ لیتے۔''

۹۳..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّوْمَ جَائِزٌ لِكُلِّ مَنْ أَصْبَحَ جُنُباً وَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر اس شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے جو جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے اور طلوع فجر کے بعد غسل کرتا ہے

وَ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُّقَالَ كَانَ هٰذَا خَاصًّا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يَجُزْ أَنَّهُ خَاصٌّ لَّهُ، فَعَلَى النَّاسِ التَّأَسِّيْ بِهٖ وَ اتِّبَاعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۰۱۳) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، حديث: ۱۱۰۹/۷۷.

اور یہ کہنا منع ہے کہ یہ کام نبی کریم ﷺ کے لیے خاص تھا۔ اس دلیل کے ساتھ کہ نبی کریم ﷺ کا ہر وہ فعل جو آپ کا خاصہ بنا ممکن ہو، تو لوگوں کو اس فعل میں آپ کی اقتدا اور اتباع کرنا ضروری ہے۔

٢٠١٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ أَبِيْ طَوَالَةَ- أَنَّ أَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيْهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُوْمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ أَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَ أَنَا جُنُبٌ فَأَصُوْمُ)). فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ. فَقَالَ: ((وَ اللّٰهِ -يَعْنِي إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَ أَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الرَّجَاءُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَقُوْلُ: إِنَّهُ جَائِزٌ أَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ فِيْمَا لَا يَشُكُّ فِيْهِ وَ لَا يَمْتَرِيْ: وَ أَنَا أَرْجُوْ أَنْ يَّكُوْنَ كَذَا وَ كَذَا، إِذْ لَا شَكَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُسْتَيْقِنًا غَيْرَ شَاكٍّ، وَلَا مُرْتَابٍ أَنْ كَانَ أَخْشَى الْقَوْمِ لِلّٰهِ، وَ أَعْلَمُهُمْ بِمَا يَتَّقِي. وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْجُوْ وَ لَا شَكَّ وَ لَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کے پیچھے سن رہی تھیں، تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے جنابت کی حالت میں نماز کا وقت ہو جاتا ہے، تو کیا میں روزہ رکھوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی اس حالت میں نماز کا وقت ہو جاتا ہے کہ میں جنبی ہوتا ہوں، تو میں روزہ رکھتا ہوں، اس نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! آپ ہماری طرح نہیں ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے تمام قصور معاف فرما دیئے ہیں۔'' تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ تقویٰ کو جاننے والا ہوں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ امید اسی جنس کے متعلق ہے جس کے بارے میں مَیں کہتا ہوں: ''کہ آدمی جس چیز میں کوئی شک وشبہ نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں کہہ دیتا ہے: '' مجھے امید ہے کہ میں ایسے ایسے ہوں گا۔'' کیونکہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں بلکہ آپ کو مکمل یقین ہے کہ آپ سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والے اور ان سب سے بڑھ کر تقویٰ کی چیزوں کو جاننے والے ہیں۔ یہ

(٢٠١٤) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، حديث: ١١١٠۔ سنن ابی داود: ٢٣٨٩۔ مسند احمد: ٦/٦٧، ١٥٦۔ صحيح ابن حبان: ٣٤٨٧۔

ارْتِيَابَ أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ كَانَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْمُنَاكِحَاتِ وَ الْمُبَايَعَاتِ وَ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ . وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ . فَاسْمَعِ الدَّلِيْلَ الْوَاضِحَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: إِنِّيْ لَأَرْجُوْ مَا أَعْلَمْتُ أَنَّهُ قَدْ أَقْسَمَ بِاللّٰهِ أَنَّهُ أَشَدُّهُمْ خَشْيَةً .

مسئلہ اسی قسم سے ہے جو علقمہ بن قیس سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کیا آپ مومن ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے امید ہے کہ میں مومن ہوں۔ جبکہ اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ ان مؤمنوں میں سے تھے جن پر مومنوں کے احکام نکاح، خرید و فروخت اور شریعت کے دیگر احکام لاگو ہوتے ہیں۔ میں نے یہ مسئلہ ''کتاب الایمان'' میں بیان کیا ہے۔ لیجیے اس بات کی واضح دلیل سنیے کہ آپ کے اس فرمان ''مجھے امید ہے'' سے مراد پختہ یقین ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ آپ نے قسم اٹھا کر فرمایا تھا کہ آپ سب لوگوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔''

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الْأَمْرِ، فَرَغِبَ عَنْهُ رِجَالٌ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ آمُرُهُمْ بِالْأَمْرِ يَرْغَبُوْنَ عَنْهُ، وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَ أَشَدُّهُمْ خَشْيَةً)) .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی معاملے میں رخصت دی تو کچھ لوگوں نے اس سے اعراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ میں انہیں ایک حکم دیتا ہوں تو وہ اس سے اعراض کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہوں اور ان سے بڑھ کر اللہ سے ڈرتا ہوں۔''

فوائد :......۱۔ اگر روزہ دار حالت جنابت میں سحری تناول کر لے پھر اسی حالت میں سحری کا وقت ختم ہو جائے اور روزہ کا وقت شروع ہو جائے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، بلکہ ایسا شخص اذان فجر کے بعد غسل کر کے نماز ادا کر لے اور اس کا روزہ باقی رہے گا، کیونکہ اذان فجر تک جماع کی رخصت ہے اور رخصت تک مباشرت کرنا جائز ہے پھر اس وقت جواز کے بعد طلوع فجر ہی کو غسل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس آیت مباشرت کا مفہوم اور نبی ﷺ کا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ حالت جنابت میں فجر طلوع ہو جائے تو اس حالت میں روزہ رکھنا درست ہے۔ اور ایسے شخص پر کسی قسم کا کوئی

(۲۰۱۵) صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من لم یواجه الناس بالعتاب، حدیث: ۶۱۰۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب علمه ﷺ بالله تعالی، حدیث: ۲۳۵۶۔ الادب المفرد: ۴۳۶۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۲۳۴۔ مسند احمد: ۶/۱۸۱.

حرج نہیں۔

۲۔ ان احادیث میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی فعل سامنے آنے پر انہوں نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔ لہٰذا خیر وعظمت اسی چیز میں ہے کہ انسان اصل حقیقت معلوم ہونے پر اور دلیل کے سامنے سر تسلیم خم کر دے اور اپنا موقف ترک کر دے۔

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اگر حیض اور نفاس والی عورتوں کا خون رات کے وقت بند ہو جائے، پھر وقت طلوع فجر تک انہوں نے غسل نہ کیا ہو تو ان کا روزہ درست ہے۔ جسے مکمل کرنا واجب ہے۔ خواہ انہوں نے غسل عمداً ترک کیا ہو یا بھول کر، شافعیہ اور جمیع علماء کا یہی موقف ہے۔ (شرح النووی: ۷/ ۲۲۲)

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
مَنْ أُبِيحَ لَهُ الْفِطْرُ فِي رَمَضَانَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ

رمضان المبارک میں سفر کے دوران
جن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان کے ابواب کا مجموعہ

۹۴..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق نبی کریم ﷺ سے مروی آپ کی ایک حدیث کا بیان

بِلَفْظَةٍ مُّخْتَصَرَةٍ مِّنْ غَيْرِ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِي قَالَ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ . تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مَنْ لَّمْ يَفْهَمِ السَّبَبَ أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ حَتّٰى أَمَرَ بَعْضُهُمُ الصَّائِمَ فِي السَّفَرِ بِإِعَادَةِ الصَّوْمِ بَعْدُ فِي الْحَضَرِ .

جومختصر الفاظ میں اس فرمان کی وجہ بتائے بغیر بیان کی گئی ہے۔ بعض علماء جنہیں اس کا سبب اور وجہ سمجھ نہیں آئی، انہیں وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ حتی کہ ان میں سے بعض علماء نے سفر میں روزہ رکھنے والے کو حالت اقامت میں اس روزے کو دہرانے کا حکم دیا ہے۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ . حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ (ح) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ..........

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)). لَمْ يَنْسِبِ الْحَسَنُ

”حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“ امام حسن نے کعب رضی اللہ عنہ کی نسبت بیان نہیں کی اور نہ

(۲۰۱۶) اسناده صحيح: سنن نسائی، كتاب الصيام، باب ما يكره من الصيام في السفر، حديث ۲۲۵۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۶۴۔ مسند احمد: ۴۳۴/۵۔ مسند الحميدی: ۸۶۴۔ سنن الدارمی: ۱۷۱۱۔

كَعْباً، وَلَمْ يَقُلِ الْمَخْزُومِيُّ: الْأَشْعَرِيَّ . خَرَّجْتُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

جناب مخزومی نے انہیں ''اشعری'' کہا ہے۔ میں نے یہ الفاظ کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔''

٩٥..... بَابُ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ))

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے'' کے سبب کا بیان

٢٠١٧ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ صَائِمٌ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ إِذِ الصَّائِمُ الْمُسَافِرُ غَيْرُ قَابِلٍ يُسْرَ اللّٰهِ حَتّٰى اشْتَدَّ بِهِ الصَّوْمُ وَاحْتِيْجَ إِلٰى أَنْ يُظَلَّ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے گرد لوگ جمع تھے اور اس پر سایہ کیا گیا تھا۔ (آپ نے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے؟) تو انہوں نے عرض کی: یہ شخص روزے دار ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نیکی نہیں ہے کہ تم (اس مشقت کے ساتھ) سفر میں روزہ رکھو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا تھا جب روزہ رکھنے والے مسافر شخص نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آسانی اور رخصت کو قبول نہیں کیا تھا۔ حتیٰ کہ اس پر روزہ نہایت مشکل ہو گیا اور وہ سائے کا محتاج ہو گیا۔''

٢٠١٨ـ وَفِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ جَابِرٍ، فَغُشِيَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ يُنْضَحُ الْمَاءُ أَيْ عَلَيْهِ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا قَالَ: لَيْسَ الْبِرُّ الصَّوْمُ فِي

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شخص بے ہوش ہو گیا تو اس پر پانی چھڑکا جانے لگا۔'' [امام صاحب فرماتے ہیں]: نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

(٢٠١٧) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ لمن ظلل عليه ......، حديث: ١٩٤٦ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، حديث: ١١١٥ـ سنن ابي داود: ٢٤٠٧ـ سنن نسائي: ٢٢٦٤ـ مسند احمد: ٢٩٩/٣.

(٢٠١٨) اسناده صحيح: شرح معاني الآثار للطحاوي: ٦٢/٢ وانظر الحديث السابق.

السَّفَرِ . أَيْ: لَيْسَ الْبِرُّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ حَتّٰى يُغْشٰى عَلَى الصَّائِمِ وَ يُحْتَاجُ إِلٰى أَنْ يُظَلَّلَ وَ يُنْضَحَ عَلَيْهِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ فِي الْفِطْرِ وَ جَعَلَ لَهُ أَنَّ يَصُوْمَ فِي أَيَّامٍ أُخَرَ ، وَ أَعْلَمَ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيْلِهِ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِمُ الْيُسْرَ لَا الْعُسْرَ فِي ذٰلِكَ ، فَمَنْ لَمْ يَقْبَلْ يُسْرَ اللّٰهِ ، جَازَ أَنْ يُقَالَ لَهُ: لَيْسَ أَخْذُكَ بِالْعُسْرِ ، فَيَشْتَدُّ الْعُسْرُ عَلَيْكَ مِنَ الْبِرِّ ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ ، أَيْ: لَيْسَ كُلُّ الْبِرِّ هٰذَا ، قَدْ يَكُوْنُ الْبِرُّ أَيْضاً أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ وَ قَبُوْلُ رُخْصَةِ اللّٰهِ وَالْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ . وَ سَأَدُلُّ بَعْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ . حَدَّثَنَا بِخَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ ، بُنْدَارٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ .

ہے''اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ سفر میں (ایسی مشقت کے ساتھ) روزہ رکھنا کہ جس سے روزہ دار بے ہوش ہو جائے اور اس پر سایہ کرنا پڑے اور اس پر پانی چھڑکنا پڑے، یہ نیکی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو رخصت دی ہے کہ وہ سفر میں روزہ چھوڑے اور رمضان کے بعد رکھ لے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ''قرآن مجید'' میں یہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آسانی دینا چاہتا ہے، ان پر تنگی اور مشقت نہیں ڈالنا چاہتا۔ لہٰذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی آسانی کو قبول نہیں کرتا، اس کے لیے یہ کہنا درست ہے کہ تمہارا تنگی کو اختیار کرنا، اس حال میں کہ تنگی تمہارے لیے شدید مشکل بن جائے، یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔ اسی طرح اس روایت کا یہ معنی کرنا بھی درست ہوگا کہ سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے یعنی یہ کوئی مکمل نیکی نہیں ہے بلکہ کبھی سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی ہوگا اور کبھی اللہ کی رخصت کو قبول کرنا۔ اور سفر میں روزہ نہ رکھنا نیکی ہوگا۔'' میں عنقریب اس تاویل کی دلیل بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

فوائد:...... حالت سفر میں روزہ رکھنا اور ترک کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ البتہ جن لوگوں کو سفر میں روزہ رکھنے سے سخت مشقت اٹھانا پڑے اور وہ بے حال ہو جائیں کہ دوسروں پر بوجھ بن جائے، ایسے لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا روزہ رکھنے سے افضل ہے۔ اور ایسی ہی حالت سے دو چار لوگوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا ان کے لیے نیکی نہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کو روزہ ترک کر دینا چاہیے اور اختتام رمضان کے بعد ان کی قضا دے لینی چاہیے، یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔

٩٦..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَسْمِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ عُصَاةً مِّنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي أَسْمَاهُمْ بِهٰذَا الْإِسْمِ تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ لِهٰذَا الْخَبَرِ

اس روایت کا بیان جو نبی کریم سے مروی ہے کہ آپ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا، مگر اس روایت میں انہیں نافرمان قرار دیئے جانے کی علت بیان نہیں ہوئی جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

٢٠١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ . حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ، وَ صَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَهُ . فَقِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ . قَالَ: ((أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ، أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ)) . حَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ نے روزہ رکھا۔ حتی کہ آپ ''کراع الغمیم'' نامی جگہ پر پہنچے۔ اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا تھا۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا حتی کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ نے وہ پانی نوش کیا۔ بعد میں آپ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ ابھی تک روزہ رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہی لوگ نافرمان ہیں۔ وہی لوگ نافرمان ہیں۔''

٩٧..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمَّاهُمْ عُصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالْإِفْطَارِ وَصَامُوْا. وَ مَنْ أُمِرَ بِفِعْلٍ وَّ إِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحاً فَرْضًا وَاجِبًا فَتَرْكُ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْمُبَاحِ جَازَ أَنْ يُسَمّٰى عَاصِياً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نافرمان اس لیے قرار دیا تھا کہ آپ نے انہیں روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے روزہ رکھے رکھا اور کھولا نہیں۔ اور جس شخص کو کسی کام کا حکم دیا جائے اگرچہ وہ کام مباح ہو یا فرض، واجب تو مباح کام کے ترک کرنے والے کو بھی نافرمان کہنا جائز ہے۔

(٢٠١٩) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، حديث: ١١١٤۔ سنن ترمذی: ٧١٠۔ سنن نسائی: ٢٢٦٥ . مسند الحميدي: ١٣٨٩.

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِيْ رَمَضَانَ، فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَجَعَلَتْ رَاحِلَتُهُ تَهِيْمُ بِهِ تَحْتَ الشَّجَرِ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُفْطِرَ، ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ ثُمَّ شَرِبَ وَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا تو آپ کے ایک صحابی پر روزہ نہایت مشکل ہو گیا تو اس کی سواری بار بار درختوں کے سائے تلے جانے لگی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے اسے روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن منگوایا، اسے اپنے ہاتھ پر رکھا پھر آپ نے اسے نوش فرمایا جبکہ لوگ دیکھ رہے تھے۔''

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الْأَمْرِ فَرَغِبَ عَنْهُ رِجَالٌ. فَقَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ اٰمُرُهُمْ بِالْأَمْرِ يَرْغَبُوْنَ عَنْهُ وَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ، وَ أَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)).

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسئلہ میں رخصت دی تو کچھ لوگوں نے اس سے بے رغبتی کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: ''کچھ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ میں انہیں ایک چیز کا حکم دیتا ہوں تو وہ اس سے بے رغبتی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔''

۲۰۲۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى عَلٰى نَهْرٍ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ أَيْضاً. قَالَ فِي الْخَبَرِ: ((إِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّيْ رَاكِبٌ وَّأَنْتُمْ مُشَاةٌ إِنِّيْ أَيْسَرُكُمْ)). فَهٰذَا

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برساتی نہر پر تشریف لائے'' بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں سواری پر سوار ہوں اور تم پیدل چل رہے ہو، میں تمہاری نسبت زیادہ آسانی

(۲۰۲۰) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ۳۵۵۷۔ مستدرك حاكم: ۴۳۳/۱.

(۲۰۲۱) تقدم تخريجه برقم: ۲۰۱۵. (۲۰۲۲) تقدم تخريجه برقم: ۱۹۶۶.

الْخَبَرُ دَلَّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ وَأَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ فِي الْابْتِدَاءِ إِذْ كَانَ الصَّوْمُ لَا يَشُقُّ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ رَاكِباً، لَهُ ظَهْرٌ لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْمَشْيِ، وَأَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ إِذْ كَانُوْا مُشَاةً يَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ مَعَ الرَّجَالَةِ فَسَمَّاهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُصَاةً إِذِ امْتَنَعُوْا مِنَ الْفِطْرِ بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بَعْدَ عِلْمِهِ أَنَّ يَشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلَيْهِمْ، إِذْ لَا ظَهْرَ لَهُمْ وَ هُمْ يَحْتَاجُوْنَ إِلَى الْمَشْيِ .

اور سہولت میں ہوں۔'' یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابتداء میں نبی کریم ﷺ نے خود روزہ رکھا ہوا تھا اور صحابہ کو روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ آپ سواری پر تھے اور آپ کے لیے روزے میں مشقت نہیں تھی اور آپ کی سواری ہونے کی وجہ سے آپ پیدل چلنے سے بے نیاز تھے اور آپ نے صحابہ کرام کو روزہ کھولنے کا حکم دیا کیونکہ وہ پیدل چل رہے تھے جس کی وجہ سے ان کے لیے روزہ رکھنا بڑا مشکل ہو گیا تھا۔ لہٰذا جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حکم کے باوجود روزہ نہ کھولا تو آپ نے انہیں نافرمان قرار دیا، آپ نے انہیں یہ حکم اس اطلاع کے بعد دیا تھا کہ روزہ ان کے لیے مشکل ہو چکا ہے کیونکہ سواریاں نہ ہونے کی وجہ سے وہ پیدل چلنے پر مجبور تھے۔

۹۸..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْفِطْرِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ إِذِ الْفِطْرُ أَقْوَى لَهُمْ عَلَى الْحَرْبِ، لَا أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے سال (دوران سفر) صحابہ کرام کو روزہ کھولنے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ روزہ کھولنا ان کے لیے جنگ میں قوت و طاقت کا باعث تھا۔ یہ وجہ نہیں تھی کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

۲۰۲۳ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ رَبِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ..........

قَزْعَةُ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ، وَ هُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قُلْتُ: لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ . وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ . فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

''جناب قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ ان کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا تو جب لوگ منتشر ہوئے تو میں نے عرض کی: میں آپ سے ان چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کروں گا جن کے بارے میں یہ لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے۔ اور میں نے ان سے سفر میں روزہ

(۲۰۲۳) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب اجر المفطر فی السفر اذا تول العمل، حدیث: ۱۱۲۰۔ سنن ابی داود: ۲۴۰۶۔ مسند احمد: ۳/۳۵۔ صحیح ابن حبان: ۴۷۲۲.

مَكَّةَ وَ نَحْنُ صِيَامٌ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَ الْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَ مِنَّا مَنْ أَفْطَرَ. ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مُصَبِّحِيْ عَدُوِّكُمْ وَ الْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ، فَأَفْطِرُوْا. فَكَانَتْ عَزْمَةً، فَأَفْطَرْنَا. ثُمَّ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ بَيِّنٌ وَاضِحٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُمْ عُصَاةً إِذْ عَزَمَ عَلَيْهِمْ فِي الْفِطْرِ لِيَكُوْنَ أَقْوٰى لَهُمْ عَلٰى عَدُوِّهِمْ إِذْ قَدْ دَنَوْا مِنْهُمْ، وَ يَحْتَاجُوْنَ إِلٰى مُحَارَبَتِهِمْ فَلَمْ يَأْتَمِرُوْا لِأَمْرِهِ، لِأَنَّ خَبَرَ جَابِرٍ فِيْ عَامِ الْفَتْحِ وَ هٰذَا الْخَبَرُ فِيْ تِلْكَ السَّفَرَةِ أَيْضاً فَلَمَّا عَزَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِالْفِطْرِ، لِيَكُوْنَ الْفِطْرُ أَقْوٰى لَهُمْ، فَصَامُوْا حَتّٰى كَانَ يُغْشٰى عَلٰى بَعْضِهِمْ، وَ يَحْتَاجُ إِلٰى أَنْ يُظَلَّلَ، وَ يُنْضَحَ الْمَاءُ عَلَيْهِ، فَيَضْعُفُوْا عَنْ مُحَارَبَةِ عَدُوِّهِمْ، جَازَ أَنْ يُسَمِّيَهُمْ عُصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالتَّقْوٰى لِعَدُوِّهِمْ، فَلَمْ يُطِيْعُوْا، وَلَمْ يَتَقَوَّوْا لَهُمْ.

رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ''ہم نے روزہ رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا پھر ہم ایک جگہ آرام کرنے کے لیے رکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو اور روزہ نہ رکھنا یہ تمہارے لیے تقویت کا باعث ہے۔'' تو یہ رخصت تھی لہٰذا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھ لیا اور کچھ افراد نے روزہ نہ رکھا۔ پھر ہم ایک اور منزل پر اترے تو آپ نے فرمایا: ''تم صبح کے وقت دشمن کے پاس پہنچنے والے ہو اور اب تمہارا روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے (دشمن کے مقابلے میں) طاقت کا باعث ہو گا۔ لہٰذا روزہ کھول دو۔ اس طرح یہ لازمی حکم تھا تو ہم نے روزہ چھوڑ دیا۔ پھر فرماتے ہیں: ''پھر اس سفر کے بعد میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ ہم سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھ لیتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت واضح طور پر بتاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں نافرمان اس وقت قرار دیا جبکہ آپ نے انہیں روزہ کھولنے کا وجوبی حکم دے دیا تھا تاکہ دشمن کے مقابلے میں انہیں قوت و طاقت حاصل ہو سکے۔ کیونکہ وہ دشمن کے قریب آ چکے تھے اور ان کے ساتھ جنگ کی ضرورت تھی۔ مگر انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل نہ کی (تو آپ نے انہیں نافرمان قرار دیا) کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اور یہ روایت دونوں فتح مکہ والے سال کے سفر سے متعلق ہیں۔ پھر جب نبی کریم ﷺ نے روزہ کھولنا ان کے لیے ضروری قرار دے دیا تاکہ روزہ کھولنا ان کے لیے طاقت کا باعث ہو اور انہوں نے روزہ نہ کھولا حتیٰ کہ ایک شخص بے ہوش ہو گیا اور اس پر سایہ کرنا پڑا اور پانی کا چھڑکاؤ کرنا پڑا، اور وہ دشمن کے مقابلے کے لیے کمزور

ہو گئے تو ایسے وقت میں انہیں نافرمان قرار دینا درست اور جائز تھا کیونکہ آپ نے انہیں دشمن کے مقابلے کے لیے طاقت حاصل کرنے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی اور نہ دشمن کے لیے طاقت حاصل کی۔“

فوائد:......١۔ ان احادیث سے استدلال کرنا کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا ناجائز ہے درست نہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ صریح حکم دیا کہ روزہ توڑ دو، پھر اس حکم کی عدم تعمیل کی صورت میں روزہ پر قائم رہنا نافرمانی تھی۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو اس وجہ سے نافرمان نہیں کہا کہ وہ حالت روزہ سے تھے، بلکہ نافرمان اس لیے کہا کہ انہوں نے آپ ﷺ کے حکم پر عمل نہیں کیا تھا۔ (بلکہ روزے کے اجر وثواب پر ہی حریص رہے)۔

٢۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روزہ توڑنے کا حکم اس لیے دیا کہ روزہ ان کے لیے نقاہت و کمزوری کا باعث تھا اور روزہ توڑنے سے وہ تازہ دم ہو کر جنگی اقدامات کا بہتر مظاہرہ کر سکتے تھے لہٰذا دوران جہاد روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے اور یہ عمل افضل ہے۔

٩٩..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغْبَةً عَنْهَا

نبی کریم ﷺ کی سنت کو اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے چھوڑنے پر سخت وعید کا بیان

وَجَائِزٌ اَنْ يُّسَمّٰى تَارِكُ السُّنَّةِ عَاصِيًا اِذَا تَرَكَهَا رَغْبَةً عَنْهَا لَا بِتَرْكِهَا، اِذِ التَّرْكُ غَيْرُ مَعْصِيَةٍ وَّفِعْلُهَا فَضِيْلَةٌ

بے رغبتی کی وجہ سے سنت نبوی کو ترک کرنے والے کو نافرمان قرار دینا درست ہے۔ صرف سنت نبوی کو چھوڑنے پر نافرمان نہیں کہا جائے گا کیونکہ سنت نبوی کو چھوڑنا معصیت و نافرمانی نہیں ہے جبکہ اس پر عمل کرنا فضیلت کا باعث ہے

٢٠٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)).

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔“

فوائد:......١۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ فعل ہے۔

٢۔ نبی ﷺ کے حکم کی صریح مخالفت کرنے والا عاصی ہے اور صاحب اختیار واقتدار ایسے لوگوں کو عاصی کہہ سکتے

(٢٠٢٤) اسناده صحيح.

ہیں۔ عام لوگوں کا تارکین سنت کو نافرمان کے القابات سے پکارنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس سے لوگ صحیح اثر لینے کی بجائے بغاوت پر اتر آتے ہیں اور ضد میں آ کر غیر مسنون طریقوں پر اڑ جاتے ہیں، لہٰذا حکمت سے ایسے لوگوں کو غیر مسنون طریقہ سے چھٹکارا دلایا جا سکتا ہے۔

١٠٠..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسَافِرِ

مسافر سے روزے کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان

إِذْ هُوَ مُبَاحٌ لَّهُ الْفِطْرُ فِي السَّفَرِ عَلَى أَن يَّصُوْمَ فِي الْحَضَرِ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ لَا أَنَّ الْفَرْضَ سَاقِطٌ عَنْهُ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾

کیونکہ مسافر کے لیے سفر میں روزہ چھوڑنا جائز ہے بشرطیکہ وہ رمضان المبارک کے بعد حالت اقامت میں اس کی قضا دے گا، یہ مطلب نہیں کہ روزہ اس سے ساقط ہو گیا ہے۔ اب اسے قضا دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿فَمَنْ كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ١٨٤) ''جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا وہ سفر پر ہو تو وہ دیگر دنوں میں گنتی پوری کر لے۔''

٢٠٢٥۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْقُشَيْرِيِّ خَرَّجْتُهُ بَعْدُ فِي إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ لِلْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رمضان المبارک میں حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے روزہ چھوڑنے کے جواز کے باب میں حضرت انس بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نے بعد میں ذکر کی ہے۔''

فوائد:......بیمار، مسافر، حاملہ اور مرضعہ کو رمضان میں روزے ترک کرنے کی رخصت ہے۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ ان سے رمضان کے روزوں کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے، ان روزوں کی فرضیت ثابت رہتی ہے۔ البتہ (دودھ پلانے والی عورت) رمضان میں روزے چھوڑ کر رمضان کے بعد اس کی قضا دے گی۔

١٠١..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ رُخْصَةٌ لَا أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ يُّفْطِرَ

اس بات کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا رخصت ہے، روزہ نہ رکھنا فرض نہیں ہے

٢٠٢٦۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ (ح) وَأَخْبَرَنِي عَبْدُالْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ......

(٢٠٢٥) سيأتي برقم: ٢٠٤٢، ٢٠٤٣.

(٢٠٢٦) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، حديث: ١١٢١/١٠٧ ـ سنن نسائي: ٢٣٠٤ ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٥٩.

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)). قَالَ: وَفِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا)).

''حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! میں سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو کیا (روزہ رکھنے کی صورت میں) مجھے کوئی گناہ ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے تو جو شخص اس رخصت سے فائدہ اٹھائے تو بہت اچھا ہے۔ اور جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو اختیار کرو، جو رخصت اللہ نے تمہیں عطا کی ہے اسے قبول کرو۔''

۱۰۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ فِي رَمَضَانَ لِقَبُولِ رُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِي رَخَّصَ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، إِذِ اللّٰهُ يُحِبُّ قَابِلَ رُخْصَتِهِ

اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں کو دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی رخصت کو قبول کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، وَزَعَمَ عَمَّارَةُ أَنَّهُ رَضِيَ عَنْ نَّافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُتْرَكَ مَعْصِيَتُهُ)).

''حضرت ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں کو اختیار کیا جائے جیسا کہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی ترک کر دی جائے۔''

۱۰۳..... بَابُ ذِكْرِ تَخْيِيرِ الْمُسَافِرِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ

مسافر کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار دینے کا بیان

إِذِ الْفِطْرُ رُخْصَةٌ وَالصَّوْمُ جَائِزٌ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ ((لَيْسَ الْبِرُّ)) وَ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)) عَلَى مَا تَأَوَّلْتُ، لِأَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ، إِذْ مَالَيْسَ مِنَ الْبِرِّ، فَمَعْصِيَةٌ،

(۲۰۲۷) تقدم تخریجه برقم: ۹۵۰.

وَ لَوْ كَانَ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مَعْصِيَةٌ، لَمَا جُعِلَ لِلْمُسَافِرِ الْخِيَارُ بَيْنَ الطَّاعَةِ وَ الْمَعْصِيَةِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْمُسَافِرَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَ الْإِفْطَارِ.

کیونکہ مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا رخصت ہے اور روزہ رکھنا جائز ہے۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ آپ کا فرمان ''نیکی نہیں ہے'' اور: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے'' سے آپ کی مراد وہی ہے جو میں نے تاویل کی ہے۔ کیونکہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے، جب یہ نیکی نہیں تو پھر معصیت ہے۔ اور اگر سفر میں روزہ رکھنا معصیت ہوتا تو پھر مسافر کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے میں اختیار نہ دیا جاتا۔ یعنی اسے اطاعت و معصیت میں اختیار نہ دیا جاتا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے مسافر کو روزہ رکھنے اور روزہ چھوڑنے میں اختیار دیا ہے۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ.........

حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ. سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتَ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتَ، فَصُمْ، وَ إِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

''حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھتے تھے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اختیار ہے تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تم چاہو تو روزہ چھوڑ دو۔''

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَ كَانَ يَصُومُ الصَّائِمُ وَ يُفْطِرُ الْمُفْطِرُ، فَلَا يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، وَ لَا الصَّائِمُ

''حضرت ابو سعید خدری اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو روزہ رکھنے والا روزہ رکھ لیتا اور چھوڑنے والا چھوڑ دیتا۔ پھر روزہ چھوڑنے والا روزے دار پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور نہ روزے دار

(۲۰۲۸) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب الصوم في السفر والافطار، حديث ۱۹۴۳۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، حديث: ۱۱۲۱۔ سنن ابي داود: ۲۴۰۲۔ سنن ترمذي: ۷۱۱۔ سنن نسائي: ۲۳۰۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۶۲۔ مسند احمد: ۴۶/۶.

(۲۰۲۹) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، حديث: ۱۱۱۷۔ سنن نسائي: ۲۳۱۴۔ مسند احمد: ۳۱۶/۳ عن جابر رضي الله عنه وحده.

عَلَى الْمُفْطِرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)).

روزہ چھوڑنے والے پر کوئی عیب لگاتا۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ باب بڑا طویل ہے۔ میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔"

۱۰۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَ الْفِطْرِ لِمَنْ ضَعُفَ عَنْهُ

طاقت وقوت رکھنے والے شخص کے لیے سفر میں روزہ رکھنا مستحب ہے اور جو کمزور اور ضعیف ہو اس کے لیے روزہ چھوڑنا مستحب ہے۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي الثَّقَفِيَّ (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضاً، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ- وَ هُوَ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَ مِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَمْ يَعِبِ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، وَ لَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ . وَ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ أَنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ جَمِيْلٌ، وَ مَنْ وَّجَدَ ضُعْفاً، فَأَفْطَرَ، فَذٰلِكَ حَسَنٌ جَمِيْلٌ. هٰذَا حَدِيْثُ الثَّقَفِيِّ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فِيْ رَمَضَانَ. وَ لَمْ يَقُلْ سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ: جَمِيْلٌ، وَ قَالَ: يَرَوْنَ. وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ: كُنَّا نَغْدُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ لَمْ يَقُلْ: فِيْ رَمَضَانَ.

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا، تو ہم سے کچھ روزے دار تھے اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ تو نہ روزہ چھوڑنے والے نے روزے دار پر اعتراض کیا اور نہ روزے دار نے بے روزہ پر عیب لگایا۔ اور صحابہ کرام کا موقف یہ تھا کہ جو شخص قوت و طاقت رکھتا ہو وہ روزہ رکھ لے تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ اور جو شخص کمزوری محسوس کرے تو وہ روزہ نہ رکھے تو یہ (اس کے حق میں) بہت اچھا ہے۔" یہ جناب ثقفی کی روایت ہے، لیکن انہوں نے "في رمضان" (رمضان میں) کے الفاظ بیان نہیں کیے اور جناب سالم بن نوح کی روایت میں "جميل" کا لفظ نہیں ہے اور "يرون" کا لفظ روایت کیا ہے۔ اور جناب ابن علیہ کی روایت میں ہے: "ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔" "في رمضان" (رمضان میں) کے الفاظ بیان نہیں کیے۔"

(۲۰۳۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر، حدیث: ۱۱۱۶۔ سنن ترمذی: ۷۱۳۔ سنن نسائی: ۲۳۱۱۔ مسند احمد: ۱۲/۳۔

فوائد .... ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا اور ترک کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں، پھر جنہیں سفر میں روزہ رکھنے سے سخت تکلیف ہو اور مشکل جھیلنا پڑے تو ایسے لوگوں کے حق میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور جو لوگ سفر میں آسانی سے روزہ رکھ سکیں، ان کے لیے روزہ رکھنا بہتر ہے۔

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جمہور علم اور جمیع اہل فتویٰ کا بیان ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے، سفر میں روزہ منعقد ہوتا ہے اور صاحب روزہ ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ پھر علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یا روزہ توڑنا؟ چنانچہ مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور اکثر علماء کا مذہب ہے کہ جو شخص سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے اور اسے مشقت و تنگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر سفر میں روزہ سے مشقت اٹھانا پڑے تو روزہ چھوڑنا افضل ہے اور یہی مذہب راجح اور اقرب الی الصواب ہے۔

(شرح النووی: ۷/ ۲۲۹)

۱۰۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ إِذَا عَجَزَ عَنْ خِدْمَةِ نَفْسِهِ إِذَا صَامَ

اگر روزہ رکھ کر اپنی خدمت کرنے سے بھی عاجز آ جائے تو سفر میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْحَدَّادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ: أُدْنُوْا فَكُلَا فَقَالَا: إِنَّا صَائِمَانِ. فَقَالَ: ((إِعْمَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ، ارْحَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ، أُدْنُوْا فَكُلَا.)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ أَيْضاً مِّنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ قَبْلُ أَنَّ لِلصَّائِمِ فِي السَّفَرِ الْفِطْرَ بَعْدَ مَضِيِّ بَعْضِ النَّهَارِ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَهُمَا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ "مر الظھران" مقام پر آپ کے ساتھ تھے تو کھانا لایا گیا تو آپ نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔'' تو انہوں نے عرض کیا ہم روزے دار ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھیوں کے ضروری کام کر دو اور ان کی سواریاں تیار کر دو۔ تم دونوں قریب ہو جاؤ اور کھانا کھا لو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت بھی اسی قسم سے ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ روزے دار کے لیے سفر میں دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد روزہ کھولنا جائز ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں کھانے کا حکم دیا ہے جبکہ انہوں نے

(۲۰۳۱) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی علی بن المبارک، حدیث: ۲۳۶۶۔ مسند احمد: ۲/۳۳۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۴۹۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۳/۱۵، ح: ۸۹۷۳۔

بِالْأَكْلِ بَعْدَ مَا أَعْلَمَاهُ أَنَّهُمَا صَائِمَانِ . بتایا تھا کہ وہ روزے دار ہیں۔"

فوائد: ......۱۔ سفر میں روزہ رکھنے والا اگر اپنی خدمت اور ذاتی افعال سرانجام دینے سے قاصر ہو اور وہ دوسرے لوگوں کے لیے مشقت کا باعث بنے تو اسے روزہ ترک کر دینا چاہیے، روزہ توڑنا اس کے لیے بہتر ہے۔

۲۔ جو لوگ مشقت کے باوجود سفر میں روزہ رکھنے پر مصر رہیں انہیں روزہ چھوڑنے کی تلقین کرنی چاہیے اور روزہ داروں کو اپنی ضد ترک کر دینی چاہیے۔

۱۰۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُفْطِرَ لِلْخَادِمِ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْمَخْدُوْمِ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنے والا خادم، سفر میں روزہ رکھنے والے مخدوم سے بہتر و افضل ہے

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ . عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُؤَرِّقٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ ، فَصَامَ بَعْضٌ وَ أَفْطَرَ بَعْضٌ ، فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ ، وَ عَمِلُوْا ، وَ ضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ ، فَقَالَ فِي ذٰلِكَ: ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ .))

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو کچھ صحابہ نے روزہ رکھ لیا اور کچھ نے روزہ نہ رکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے ہمت و احتیاط سے کام لیا اور خدمت کے کام انجام دیئے۔ جبکہ روزے دار کچھ کام کرنے سے کمزور و بے بس ہو گئے تو آپ نے اس بارے میں فرمایا: "آج روزہ نہ رکھنے والے اجر و ثواب لے گئے ہیں۔"

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ مُؤَرِّقٍ.......

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَمِنَّا الصَّائِمُ ، وَ مِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ شَدِيْدِ

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم میں سے کچھ افراد روزے دار تھے اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ تو ہم ایک سخت گرمی والے

(۲۰۳۲) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل الخدمة في الغزو، حديث: ۲۸۹۰ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب اجر المفطر في السفر، حديث: ۱۱۱۹۔ سنن نسائی: ۲۲۸۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۵۱.

(۲۰۳۳) انظر الحديث السابق.

الْحَرِّ، فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ، وَ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ يَسْتَظِلُّ بِهَا الصَّائِمُوْنَ، وَ قَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوْا الْأَبْنِيَّةَ وَ سَقُوْا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ.))

دن شدید گرمی میں ایک منزل پر اترے۔ ہم میں سے کچھ لوگ اپنے ہاتھ سے سورج کی دھوپ سے بچ رہے تھے اور ہم میں سے زیادہ سائے والا وہ شخص تھا جس کے پاس چادر تھی اور روزے دار اس کے سائے میں جگہ لے رہے تھے۔ جن افراد نے روزہ نہیں رکھا تھا وہ اٹھے اور انہوں نے خیمے نصب کیے اور سواریوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ نہ رکھنے والے آج اجر و ثواب لے گئے ہیں۔''

فوائد :......ابوعبداللہ بن ابی صفرہ کہتے ہیں: ا۔ جہاد میں خدمت کا اجر روزہ رکھنے کے اجر و ثواب سے زیادہ ہے، کیونکہ روزہ نہ رکھنے والا جہاد، طلب علم اور دیگر افعال مثلاً کمزور کی معاونت، یا مسلمانوں کا بوجھ اٹھانے کی زیادہ قوت رکھتا ہے۔

۲۔ جہاد میں باہمی تعاون اور سفر و اقامت میں باہمی خدمت میں پیش پیش رہنا تمام مجاہدین پر واجب ہے۔

(شرح ابن بطال: ۸/ ۱۰۷)

۱۰۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَوْمِ بَعْضِ رَمَضَانَ وَ فِطْرِ بَعْضٍ فِي السَّفَرِ

سفر میں رمضان المبارک کے کچھ روزے رکھنے اور کچھ نہ رکھنے کی رخصت کا بیان

۲۰۳۴۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ أَفْطَرَ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ''رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے سال رمضان المبارک میں (دوران سفر) روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ ''الکدید'' مقام پر پہنچے تو روزہ کھول دیا۔''

فوائد:......ا۔ اگر انسان روزہ سے ہو پھر حالت روزہ میں سفر شروع کر دے تو اس کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے۔

۲۔ مسافر حالت روزہ سے ہو وہ روزہ میں مشقت محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ ترک کرنا مباح ہے۔

۱۰۸..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ نَاسِخٌ لِّإِبَاحَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ.

اس روایت کا بیان جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا، سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناسخ ہے۔

(۲۰۳۴) انظر الحديث الآتي.

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ حَتّٰى إِذْ بَلَغَ الْكَدِيْدَ، أَفْطَرَ، وَ إِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَ زَادَ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِيْ هٰذَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَوْ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِاللّٰهِ أَوْ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال (دوران سفر) روزے رکھے حتی کہ جب آپ الکدید مقام پر پہنچے تو روزہ کھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری اور مؤخر فرمان پر عمل کیا جائے گا۔'' یہ جناب عبد الجبار کی روایت ہے۔ اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ امام سفیان فرماتے ہیں: ''مجھے معلوم نہیں (یہ آخری جملہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے یا عبید اللہ یا امام زہری کا قول ہے۔''

فوائد :......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ حالت سفر میں روزوں کی اباحت کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ درست نہیں کیونکہ انما یوخذ بالآخر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ نہیں، بلکہ یہ کسی اور راوی کے الفاظ ہیں۔ جس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل حالت روزہ میں روزہ افطار کرنا ہی ہے بالفرض یہ امر ثابت بھی ہو جائے، تب بھی سفر میں روزہ رکھنے کی اباحت منسوخ نہیں ہوتی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ توڑنا دلیل نہیں کہ حالت سفر میں روزہ نہیں رکھا جا سکتا، بلکہ دیگر احادیث کا حکم باقی رہتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے۔

۱۰۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ ((وَ إِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ)) لَيْسَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اس بات کا بیان کہ یہ الفاظ ''آپ کے آخری فرمان پر عمل ہوگا'' یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ.........

(۲۰۳۵) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الخروج في رمضان، حدیث: ۲۹۵۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر في رمضان، حدیث: ۱۱۱۳۔ سنن نسائی: ۲۳۱۵۔ مسند احمد: ۲۱۹/۱۔ مسند الحمیدی: ۵۱۴.

(۲۰۳۶) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من افطر في السفر ليراه الناس، حدیث: ۱۹۴۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان، حدیث: ۱۱۱۳۔ سنن ابی داود: ۲۴۰۴۔ سنن نسائی: ۲۲۹۳۔ مسند احمد: ۲۵۹/۱.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يُرِيْدُ مَكَّةَ، فَصَامَ حَتّٰى أَتٰى عُسْفَانَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ، حَتّٰى نَظَرَ إِلَيْهِ النَّاسُ، ثُمَّ أَفْطَرَ. وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. هٰذَا حَدِيْثُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَقَالَ يُوْسُفُ: سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَشَرِبَ نَهَاراً، لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ. قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ، وَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَرٰى صَوْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فِي الْإِبْتِدَاءِ، وَإِفْطَارَهُ بَعْدَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الْمُبَاحِ أَنَّ كِلَا الْفِعْلَيْنِ جَائِزٌ، لَا أَنَّ إِفْطَارَهُ بَعْدَ بُلُوْغِهِ عُسْفَانَ كَانَ نَسْخاً لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ صَوْمِهِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے ارادے سے روانہ ہوئے تو آپ (دوران سفر) روزہ رکھتے رہے حتیٰ کہ جب عسفان مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے اپنے دست مبارک پر رکھا حتیٰ کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ نے روزہ کھول دیا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: ''جو شخص چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو چاہیے وہ روزہ نہ رکھے۔'' یہ جناب حسن بن محمد کی روایت ہے۔ جناب یوسف کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سفر کیا'' تو آپ نے روزے رکھے حتیٰ کہ آپ عسفان مقام پر پہنچ گئے پھر آپ نے پانی کا برتن منگوایا تو دن کے وقت پی لیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں۔ پھر آپ نے مکہ مکرمہ پہنچنے تک روزے چھوڑے رکھے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزے رکھے ہیں اور روزے چھوڑے بھی ہیں۔ لہٰذا جو شخص چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث اس بات کی صراحت کر رہی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتداء میں دوران سفر روزے رکھنا اور پھر بعد میں روزے نہ رکھنا جائز قسم سے تعلق رکھتا ہے اور یہ دونوں کام ہی جائز ودرست ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ عسفان مقام پر پہنچ کر آپ کا روزہ کھولنا (اور باقی سفر میں روزے نہ رکھنا) ابتدائی روزے رکھنے کے حکم کا ناسخ ہے۔''

١١٠..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ ثَانٍ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ عَامَ الْفَتْحِ لَمْ يَكُنْ بِنَاسِخٍ لِإِبَاحَتِهِ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دوسری دلیل کہ فتح مکہ والے سال نبی کریم ﷺ کا روزہ کھولنے کا حکم دینا سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناسخ نہیں ہے۔

خَبَرُ قَزْعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: وَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُوْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ اس کے بعد ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔'' میں یہ روایت اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے اور روزہ ترک کرنے کا حکم باقی ہے اور سفر میں روزہ رکھنے کا حکم منسوخ نہیں نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔

١١١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَدْ صَامَ بَعْضَهُ فِي الْحَضَرِ

جس شخص نے حالت اقامت میں کچھ روزے رکھے ہوں اسے رمضان المبارک میں سفر کے دورانِ روزے نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ أَوْجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ إِذَا كَانَ قَدْ صَامَ بَعْضَهُ فِي الْحَضَرِ. تَوَهَّمَ أَنَّ قَوْلَهُ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ أَنَّ مَنْ شَهِدَ بَعْضَ الشَّهْرِ وَ هُوَ حَاضِرٌ غَيْرُ مُسَافِرٍ فَوَجَبَ عَلَيْهِ صَوْمُ جَمِيْعِ الشَّهْرِ وَ إِنْ سَافَرَ فِيْ بَعْضِهِ.

ان علماء کے موقف کے برخلاف جو دورانِ سفر اس کے لیے روزے رکھنا واجب قرار دیتے ہیں جبکہ وہ اقامت کی حالت میں کچھ روزے رکھ چکا ہو۔ ان کے خیال میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (سورۂ بقرة: ١٨٥) ''تو تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے تو اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے'' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو شخص رمضان کے کچھ دنوں میں گھر میں موجود ہو تو اُسے پورے مہینے کے روزے رکھنا واجب ہے۔ اگرچہ وہ رمضان کے آخری دنوں میں سفر پر چلا جائے۔

٢٠٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيِّ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا قَزْعَةُ بْنُ يَحْيٰى.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَيْلَتَيْنِ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رمضان المبارک کی دو تاریخ کو (سفر پر) نکلے جبکہ ہم نے روزہ رکھا ہوا

(٢٠٣٨) اسناده ثقات۔ سنن ترمذی، کتاب الجهاد، باب ما جاء في الفطر عند القتال، حدیث: ١٦٨٤۔ مسند احمد: ٣/٢٩.

خَلَتَا مِنْ رَمَضَانَ ، فَخَرَجْنَا صُوَّامًا ، حَتّٰى بَلَغْنَا الْكَدِيْدَ ، أُمِرْنَا بِالْفِطْرِ ، فَأَصْبَحْنَا شَرِحَيْنِ مِنَّا الصَّائِمُ ، وَ مِنَّا الْمُفْطِرُ إِذَا بَلَغْنَا مَرَّ الظَّهْرَانِ ، أَعْلَمَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ ، أُمِرْنَا بِالْفِطْرِ ، فَأَفْطَرْنَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

تھا۔ یہاں تک کہ ہم الکدید جگہ پر پہنچے تو ہم کو روزہ نہ رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔ تو ہم نے صبح خوش وخرم اور فراخی میں کی، ہم میں سے کچھ نے روزہ رکھ لیا اور کچھ نے نہ رکھا حتی کہ جب ''مرالظہران'' مقام پر پہنچے تو ہمیں دشمن کے مقابلے کی اطلاع ملی، ہمیں روزہ کھولنے کا حکم دے دیا گیا تو ہم سب نے روزہ کھول لیا۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عباس اور ابونضرہ کی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت بھی اسی مسئلہ کے متعلق ہے۔''

۱۱۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ قَدْ مَضٰى بَعْضُهُ وَ الْمَرْءُ نَاوٍ لِّلصَّوْمِ فِيْهِ.

رمضان المبارک میں سفر کے دوران میں روزہ کھولنے کی اجازت کا بیان جبکہ دن کا کچھ حصہ گزر چکا ہو۔ اور آدمی کی نیت بھی روزہ رکھنے کی ہو۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث لکھوا چکا ہوں۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَزَنِيَّ حَدَّثَهُ ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَّ مَعَهُ أَصْحَابُهُ فَشَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ ، فَشَرِبَ وَ هُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سفر میں تھے تو آپ کے صحابہ پر روزہ بہت شاق گزرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا تو آپ نے اپنی سواری پر بیٹھے بیٹھے اسے نوش فرمایا جبکہ صحابہ کرام آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔''

فوائد:......۱۔ حالت سفر میں مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔

۲۔ دوران سفر روزہ رکھنے کے بعد مسافر روزہ کی مشقت وتکلیف محسوس کرنے پر دن کے کسی بھی حصہ میں روزہ توڑ سکتا ہے اس سے اس پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ لہٰذا مسافر روزہ دار روزہ کی مشقت محسوس کرنے پر دن کے کسی بھی حصہ میں روزہ توڑ سکتا ہے۔

(۲۰۳۹) اسناده صحيح: شرح معاني الآثار: ۲/۶۶.

۳۔ دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت مجاہدین روزہ ترک کر دیں، یہ ان کے لیے بہتر ہے کیونکہ اس سے حاصل ہونے والی قوت سے دشمن کا بہتر انداز سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ سفر میں لوگ روزہ کی وجہ سے بدحال ہوں تو انہیں روزہ توڑنے کی تلقین کرنی چاہیے، پھر اس کے باوجود بھی لوگ روزہ نہ چھوڑیں تو امام خود اس کام کا آغاز کر دے۔ باقی لوگ بھی پیروی میں یہ کام سرانجام دیں گے۔

۱۱۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ يَخْرُجُ فِيْهِ الْمَرْءُ مُسَافِراً مِّنْ بَلَدِهِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

جس دن آدمی اپنے شہر سے سفر کے لیے نکلے اس دن روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو

ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّوْمِ مُقِيْماً، ثُمَّ سَافَرَ لَمْ يَجُزْ لَهُ الْفِطْرُ، وَ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ إِذَا جَاوَزَ الْمَرْءُ بُيُوْتَ الْبَلْدَةِ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْهَا وَ إِنْ كَانَ قَرِيْباً يُرٰى بُيُوْتُهَا.

ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جب اس نے حالت اقامت میں روزہ رکھ لیا، پھر سفر پر روانہ ہوا تو اس کے لیے روزہ کھولنا جائز نہیں ہے۔ اور جب روزے دار اپنے شہر کی آبادی سے نکل جائے تو اس کے لیے روزہ کھولنا جائز ہے اگرچہ ابھی وہ شہر کے قریب ہی ہو اور آبادی اسے نظر آ رہی ہو۔

۲۰۴۰۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيَّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ۔ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ، أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ..........

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: رَكِبْتُ مَعَ أَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفِيْنَةٍ مِّنَ الْفُسْطَاطِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَدَفَعَ ثُمَّ قُرِّبَ غَدَاءُهُ، فَقَالَ: اقْتَرِبْ. فَقُلْتُ: أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوْتَ؟ فَقَالَ أَبُوْ بَصْرَةَ: أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ:

"جناب عبید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان المبارک میں فسطاط شہر سے کشتی میں سوار ہوا۔ وہ روانہ ہوئے پھر انہیں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: "قریب ہو جاؤ: (اور کھانا کھاؤ)۔ میں نے عرض کیا: "کیا آپ (ابھی) شہر کی آبادی نہیں دیکھ رہے؟ تو حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیا تم رسول اللہ ﷺ کی سنت سے

(۲۰۴۰) صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب متی یفطر المسافر اذا خرج، حدیث: ۲۴۱۲۔ مسند احمد: ۶/۳۹۸۔ سنن الدارمی: ۱۷۱۳۔

لَسْتُ أَعْرِفُ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ، وَ لَا عُبَيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَ لَا أَقْبَلُ دِيْنَ مَنْ لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ.

اعراض کر رہے ہو؟ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں کلیب بن ذہل اور عبید بن جبیر کو نہیں جانتا اور جس شخص کی عدالت وامانت کو میں نہ جانتا ہوں، میں اس کے دین (روایات) کو قبول نہیں کرتا۔''

۱۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ فِي مَسِيْرَةٍ أَقَلَّ مِنْ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ

رمضان المبارک میں ایک دن، رات کی مسافت سے کم مسافت پر روزہ نہ رکھنے کی رخصت کا بیان

إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ مَنْصُوْرَ بْنَ زَيْدٍ الْكَلْبِيَّ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّ لَا جَرْحٍ

بشرطیکہ روایت ثابت ہو۔ کیونکہ مجھے اس حدیث کے راوی منصور بن زید کلبی کے بارے میں جرح وتعدیل کا علم نہیں ہے۔

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ..........

عَنْ مَنْصُوْرٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيْفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهٖ إِلٰى قَرْيَةِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِيْ رَمَضَانَ، فَأَفْطَرَ، وَ أَفْطَرَ مَعَهُ النَّاسُ وَ كَرِهَ اٰخَرُوْنَ أَنْ يُّفْطِرُوْا، فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى قَرْيَتِهٖ، قَالَ: وَ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَّا كُنْتُ أَظُنُّ أَرَاهُ. إِنَّ قَوْمًا رَغِبُوْا عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابِهٖ، يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ لِلَّذِيْنَ صَامُوْا، قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اللّٰهُمَّ اقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ. وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهٖ بِدِمَشْقَ الْمِزَّةِ إِلٰى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ثُمَّ أَنَّهُ أَفْطَرَ. وَالْبَاقِيْ لَفْظًا وَّاحِدًا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: ابْنُ لَهِيْعَةَ

''جناب منصور کلبی بیان کرتے ہیں کہ جناب دحیہ بن خلیفہ رمضان المبارک میں اپنی بستی فسطاط سے حضرت عقبہ بن عامر کی بستی کی طرف نکلے تو روزہ کھول دیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ روزہ کھول دیا۔ جبکہ کچھ لوگوں نے روزہ کھولنا ناپسند کیا۔ پھر جب وہ اپنی بستی میں واپس آ گئے تو فرمایا: ''اللہ کی قسم! آج میں نے ایک ایسا منظر دیکھا ہے جسے دیکھنے کی مجھے امید نہ تھی۔ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی سیرت سے بے رغبتی کی ہے۔ یہ بات انہوں نے ان لوگوں کے بارے میں فرمائی جنہوں نے (دوران سفر) روزہ رکھا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے دعا کی: ''اے اللہ! مجھے اپنے پاس بلا لو (مجھے فوت کرلو)۔'' جناب ابن عبدالحکم بیان کرتے ہیں: ''وہ اپنی دمشق کی بستی ''المزہ'' سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بستی کی مقدار کے برابر مسافت کے لیے نکلے پھر

(۲۰۴۱) صحيح لغيره: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب قدر مسيرة ما يفطر فيه، حديث: ۲۴۱۳۔ مسند احمد: ۳۹۸/۶.

يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا: مَنْصُوْرُ بْنُ زَيْدِ الْكَلْبِيُّ .

انہوں نے روزہ کھول دیا۔" باقی روایت ایک جیسی ہے۔ جناب محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ابن لہیعہ اس راوی کے بارے میں کہتے تھے: "منصور بن زید کلبی"

فوائد:......١۔ مقیم روزہ دار اگر روزہ کے دوران سفر شروع کر دے تو اس کے لیے روزہ ترک کرنا مباح ہے، خواہ سفر کی مدت دن رات سے کم ہی ہو اور روزہ ترک کرتے وقت خواہ اسے اپنی بستی اور شہر کے مکانات نظر ہی آ رہے ہو۔ کیونکہ وہ مسافر ہے اس پر سفر کا اطلاق ہوتا ہے، لہٰذا مسافر کے لیے سفر شروع کرنے کے بعد روزہ ترک کرنا جائز ہے۔

٢۔ سفر میں روزہ ترک کرنا روزہ رکھنے سے افضل ہے لیکن مسافر کو سفر میں روزہ رکھنے کی بھی رخصت ہے، لہٰذا مسافر کے لیے جو کام آسان لگے وہ اس پر عمل کر سکتا ہے۔

١١٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَامِلِ وَ الْمُرْضِعِ فِي الْأَفْطَارِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے

وَالْبَيَانِ أَنَّ فَرْضَ الصَّوْمِ سَاقِطٌ عَنْهُمَا فِيْ رَمَضَانَ عَلَى أَنْ يَقْضِيَا مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَهُمَا، أَوْ إِحْدَيْهِمَا إِلَى الْمُسَافِرِ، فَجَعَلَ حُكْمَهُمَا أَوْ حُكْمَ إِحْدَيْهِمَا حُكْمَ الْمُسَافِرِ .

اور اس بات کا بیان کہ ان دونوں سے روزہ رمضان المبارک میں ساقط ہو جاتا ہے بشرطیکہ رمضان کے بعد وہ قضا ادا کریں گی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں یا ان میں سے کسی ایک کو مسافر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس طرح آپ نے ان (کے روزے) کا حکم یا ان میں سے کسی ایک کے روزے کا حکم مسافر کے روزے کے حکم جیسا قرار دیا ہے۔

٢٠٤٢ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَ أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ۔ وَ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا.........

أَيُّوْبُ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ لِيْ: هَلْ لَكَ فِي الَّذِيْ حَدَّثَنِيْهِ، فَدَلَّنِيْ عَلَيْهِ، فَلَقِيْتُهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَرِيْبٌ لِيْ يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبِلٍ كَانَتْ لِيْ أُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَ

"جناب ایوب کہتے ہیں: حضرت ابوقلابہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی پھر انہوں نے مجھے کہا: "کیا تمہیں اس استاد کی معرفت حاصل کرنے کا شوق ہے جس نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی؟ پھر مجھے اس کے بارے میں بتایا تو میں انہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے میرے قریبی رشتہ دار حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

(٢٠٤٢) صحيح لغيره: سنن نسائي، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف معاوية بن سلام، حديث: ٢٢٧٨۔ مسند حمد: ٥/٢٩.

هُوَ يَأْكُلُ، فَدَعَا إِلَى طَعَامِهِ، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ: ((ادْنُ أَوْ قَالَ: هَلُمَّ، أُخْبِرْكَ عَنْ ذَاكَ: إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَ شَطْرَ الصَّلَاةِ، وَ عَنِ الْحُبْلٰى وَ الْمُرْضِعِ.)) فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: أَلَّا أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَعَانِيْ إِلَيْهِ.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ أَنَّ اسْمَ النِّصْفِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى جُزْءٍ مِّنْ أَجْزَاءِ الشَّيْءِ، وَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ نِصْفاً عَلَى الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ، وَ الشَّطْرُ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ النِّصْفُ لَا الْقِبَلُ وَ لَا التِّلْقَاءُ وَالْجِهَةُ، أَعْنِيْ قَوْلَهُ تَعَالٰى: ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾. وَ لَمْ يَضَعِ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ فَرِيْضَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَضَعْ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَ لَا مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَنِ الْمُسَافِرِ شَيْئاً.

اپنے اونٹوں کے سلسلے میں حاضر ہوا جو کہ پکڑ لیے گئے تھے، تو میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کھانا کھا رہے تھے تو آپ نے مجھے کھانا کھانے کی دعوت دی تو میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ یا فرمایا: آ جاؤ (کھالو) میں تمہیں اس بارے میں خبر دوں گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔ اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی (روزہ معاف کر دیا ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے بعد فرمایا کرتے تھے: ''اے کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر آپ کے کھانے میں سے کھا لیتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے جسے میں نے کتاب الایمان میں بیان کیا ہے کہ نصف کا اطلاق کسی چیز کے کسی حصے پر بھی ہو جاتا ہے اگرچہ وہ حصہ مکمل طور پر آدھا بھی نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے شطر (آدھی) نماز معاف کر دی ہے۔ اس مقام پر شطر کا معنی نصف ہے۔ اس جگہ شطر کا معنی طرف، سمت اور جہت نہیں ہے۔ میری مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرہ: ١٤٤) ''تو تم مسجد حرام کی طرف اپنے چہرے کو پھیر لو۔'' (اس میں شطر کا معنی: طرف اور جہت ہے) اور اللہ تعالیٰ نے مسافر سے مکمل آدھی نماز معاف نہیں کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو نماز فجر اور مغرب سے کچھ نماز معاف نہیں کی۔''

٢٠٤٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ.........

(٢٠٤٣) انظر الحديث السابق.

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ يَتَغَدَّى، فَقَالَ: ((أُدْنُهْ)). قَالَ: إِنِّيْ صَائِمٌ. فَقَالَ: ((أُدْنُهْ، أُحَدِّثْكَ عَنِ الصِّيَامِ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى أَوِ الْمُرْضِعِ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، هُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ.

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جبکہ آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: "کھانے کے قریب ہو جاؤ۔" اس نے عرض کی: "میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔" آپ نے فرمایا: "کھانے کے قریب ہو جاؤ (اور کھالو) میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی (روزہ معاف کر دیا ہے)۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "انس بن مالک انصاری سے مراد عبداللہ بن مالک کے خاندان کا ایک فرد ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص مراد نہیں ہیں)۔"

٢٠٤٤ـ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ أَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ـ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ، (ح) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَيْضاً حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. فَقَالَ عَفَّانُ فِيْ حَدِيْثِهِ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَلَيْسَ بِالْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ عَفَّانُ فِيْ حَدِيْثِهِ وَالْمُرْضِعِ.

"امام صاحب مذکورہ بالا روایت جناب عفان کی سند سے بیان کرتے ہیں: اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے مگر وہ انصاری نہیں ہیں۔ اور جناب عفان نے اپنی حدیث میں دودھ پلانے والی عورت کا ذکر کیا ہے (حاملہ کا ذکر نہیں کیا)۔"

فوائد :......١۔ سفر، حمل اور رضاعت کی حالت میں روزہ چھوڑنا افضل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان امور میں روزہ ترک کرنے کی رخصت دی ہے اور شرعی رخصتوں پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

٢۔ مسافر، حاملہ اور مرضعہ کو روزہ چھوڑنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں، لہٰذا ان میں سے جو فرد روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

(٢٠٤٤) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصوم، باب اختیار الفطر، حدیث: ٢٤٠٨ـ سنن ترمذی: ٧١٥ـ سنن ابن ماجہ: ١٦٦٧ـ مسند احمد: ٤/٣٤٧.

۱۱۲..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَنِ النِّسَاءِ أَيَّامَ حَيْضِهِنَّ

عورتوں سے ان کے ایام حیض میں روزے کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ وَ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ . عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ .)) فَقُلْنَ لَهُ: مَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَ عَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟)) قُلْنَ: بَلٰى . قَالَ: ((ذٰلِكَ لِنُقْصَانُ عَقْلِهَا . أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ تُصَلِّ وَ لَمْ تَصُمْ؟)) قَالَ: ((فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا)) هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى .

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عورتوں کی جماعت! تمہارے دین اور عقل کے نقص وکمی کے باوجود میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو عقل مند شخص کی عقل و ہوش کو اڑانے والا نہیں دیکھا۔ تو انہوں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! ہمارے دین اور عقل کا نقصان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کی عقل کی کمی اور نقص کی وجہ سے ہے۔ کیا جب عورت کو حیض آجاتا ہے تو وہ نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا چھوڑ نہیں دیتی؟ آپ نے فرمایا: تو یہ چیز اس کے دین کا نقصان ہے۔" یہ حدیث جناب محمد بن یحییٰ کی ہے۔

فوائد :......۱۔ تمام امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عورت ایام حیض میں روزہ نہیں رکھے گی اور حالت حیض میں اس کا روزہ رکھنا غیر صحیح امر ہے اور ایسا روزہ شمار نہیں ہوگا، نیز حیض سے پاک ہونے کے بعد حالت حیض میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا لازم ہے۔ (فتح الباری لابن رجب : ۲/ ۹۱)

۲۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت حیض میں حائضہ پر نماز اور روزہ واجب نہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۲۲۷)

۱۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَائِضَ يَجِبُ عَلَيْهَا قَضَاءُ الصَّوْمِ فِيْ أَيَّامِ طُهْرِهَا، وَ الرُّخْصَةِ لَهَا فِيْ تَأْخِيْرِ قَضَاءِ الصَّوْمِ الَّذِيْ أَسْقَطَ الْفَرْضَ عَنْهَا فِيْ أَيَّامِ حَيْضِهَا إِلٰى شَعْبَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حائضہ عورت طہارت کے دنوں میں روزے کی قضا دے گی اور حیض کے دنوں میں ساقط ہونے والے فرض روزے کی قضا آئندہ شعبان تک دینے کی اسے رخصت ہے۔

(۲۰۴۵) صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم، حدیث: ۳۰۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات، حدیث: ۸۰، ۸۸۹.

٢٠٤٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ......

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میرے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا ہوتی تھی تو میں انہیں شعبان آنے تک ادا نہ کرسکتی تھی۔''

٢٠٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

امام صاحب اپنے استاد محمد بن بشار کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔

٢٠٤٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ......

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَدْ كَانَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَصُوْمَهُ حَتَّى يَجِيْءَ شَعْبَانُ. وَ ظَنَنْتُ أَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَحْيَى يَقُوْلُهُ. قَالَ: وَ كَانَ يَسْتَنْظِرُهُ مَا لَمْ يُدْرِكْهُ رَمَضَانُ اٰخَرَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میرے ذمہ رمضان المبارک کے کچھ روزوں کی قضا واجب ہوتی پھر میں شعبان کا مہینہ آنے تک وہ روزے نہ رکھ سکتی۔'' جناب یحیٰی کہتے ہیں: ''میرا خیال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت کی بناپر (آئندہ شعبان تک) روزے نہ رکھ سکتی تھیں۔'' جناب یحیٰی کہتے ہیں: ''آپ ان سے آئندہ رمضان آنے تک مہلت طلب کرتے تھے۔''

٢٠٤٩ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِيِّ، عَنِ الْبَهِيِّ، ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَبْقَى عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں، میں رمضان المبارک میں چھوڑے ہوئے

(٢٠٤٦) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب متى يقضى قضاء رمضان، حديث: ١٩٥٠ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز تاخير قضاء رمضان، حديث: ١١٤٦ـ سنن ابى داود: ٢٣٩٩ـ سنن نسائى: ٢٣٢١.

(٢٠٤٧) انظر الحديث السابق.

(٢٠٤٩) اسناده حسن: سنن ترمذى، كتاب الصوم، باب ما جاء فى تأخير قضاء رمضان، حديث: ٧٨٣ـ مسند احمد: ٦/١٢٤، ١٣١.

فِي شَعْبَانَ .

روزوں کی قضا صرف ماہ شعبان ہی میں دیا کرتی تھی۔‘‘

٢٠٥٠ ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهَمْدَانِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ . بِمِثْلِهِ . وَ قَالَ: حَيَاةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا .

’’امام صاحب جناب ابراہیم بن مسعود ہمدانی کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کرتے ہیں، اس میں یہ الفاظ ہیں: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی میں (میں نے روزوں کی قضا شعبان میں دی ہے)۔‘‘

٢٠٥١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ السُّدِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللهِ الْبَهِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: مَا قَضَيْتُ شَيْئاً مِمَّا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَّمَضَانَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ أَبِيْ حَبِيْبٍ وَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ جَعْفَرٍ وَ هُمَا جَوْهَرَتَا الْبِلَادِ يَقُوْلَانِ: فُتِحَتْ مِصْرُ صُلْحاً .

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک میں رمضان المبارک کے روزوں کی قضا صرف ماہِ شعبان ہی میں دیا کرتی تھی۔‘‘ جناب لیث بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’جناب یزید بن ابی حبیب اور عبید اللہ بن ابی جعفر جو اپنے علاقے کے دو موتی تھے، وہ فرماتے تھے: ’’مصر صلح کے ساتھ فتح ہوا تھا۔‘‘

فوائد:......ا۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ حائضہ حالت حیض میں چھوڑے ہوئے رمضان کے روزوں کی قضا دے گی، اس سے یہ فرضیت ساقط نہیں ہوگی۔

۲۔ خاوند کی موجودگی میں فرض روزوں کی قضا میں بھی اس کی مرضی کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

۳۔ رمضان کے روزوں کی قضا میں تاخیر جائز ہے، البتہ آئندہ رمضان سے قبل ان کی قضا دینا افضل و مستحب ہے۔

۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان میں رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کا اہتمام اس لیے کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

(٢٠٥٠) انظر الحديث السابق.

(٢٠٥١) انظر الحديث السابق: ٢٠٤٩.

۱۱۸..... بَابُ قَضَاءِ وَلِيِّ الْمَيِّتِ صَوْمَ رَمَضَانَ عَنِ الْمَيِّتِ إِذَا مَاتَ وَ أَمْكَنَهُ الْقَضَاءُ فَفَرَّطَ فِيْ قَضَائِهِ

میت کے ولی کا میت کی طرف سے ماہ رمضان کے روزوں کی قضا ادا کرنے کا بیان جبکہ وہ اس حال میں مرا کہ وہ روزوں کی قضا دے سکتا تھا۔ لیکن اس نے قضا دینے میں کوتاہی برتی۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ، وَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبَّانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَافِرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ هُوَ ابْنُ الزُّبَيْرِ- عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَّاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.))

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے ذمے روزے فرض تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

۱۱۹..... بَابُ قَضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوْتُ وَ عَلَيْهَا صِيَامٌ

فوت شدہ عورت کے ذمہ واجب روزوں کی قضا ادا کرنے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا قَضَى الْحَيُّ عَنِ الْمَيِّتِ يَكُوْنُ سَاقِطاً عَنِ الْمَيِّتِ، كَالدَّيْنِ يُقْضٰى عَنْهُ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّهَ قَضَاءَ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ زندہ شخص، فوت ہونے والے کے روزوں کی قضا ادا کرے تو وہ فوت شدہ سے ساقط ہو جائیں گے۔ جیسا کہ اس کی موت کے بعد اس کے قرض کی ادائیگی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذمے روزوں کی قضا کو اس کے قرض کی ادائیگی سے تشبیہ دی ہے۔

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِيْ حُرَيْزٍ فِي الْمَرْأَةِ مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ..........

(۲۰۵۲) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعلیه صوم، حدیث: ۱۹۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصوم عن المیت، حدیث: ۱۱۴۷۔ سنن ابی داود: ۲۴۰۰۔ مسند احمد: ۶/۶۹.

(۲۰۵۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعلیه صوم، حدیث: ۱۹۵۳ تعلیقاً عن ابی حریز۔ سنن کبریٰ بیهقی ۴/۲۵۶.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً. قَالَ: ((أَرَأَيْتِ لَوْ أَنَّ أُمَّكِ مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَقْضِي دَيْنَ أُمِّكِ)) وَ الْمَرْأَةُ مِنْ خَثْعَمَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری والدہ اس حال میں فوت ہوئی ہے کہ اس کے ذمہ پندرہ دن کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ اس حال میں فوت ہوتی کہ اس کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اس کا قرض ادا کرتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی والدہ کا قرض ادا کرو۔'' یہ عورت خثعم قبیلے کی تھی۔''

۱۲۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ بِالنَّذْرِ عَنِ النَّاذِرَةِ إِذَا مَاتَتْ قَبْلَ الْوَفَاءِ بِنَذْرِهَا

اگر روزوں کی نذر ماننے والی عورت نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کی نذر کے روزوں کی قضا ادا کرنے کے حکم کا بیان۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ أَنْ تَصُوْمَ شَهْراً فَمَاتَتْ، فَسَأَلَ أَخُوْهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّصُوْمَ عَنْهَا.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے سمندری سفر کیا تو اس نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی، پھر وہ فوت ہوگئی تو اس کے بھائی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کی نذر کے بارے میں) سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَنْ قَضَى الصَّوْمَ عَنِ النَّاذِرِ وَ النَّاذِرَةِ مِنْ وَلِيٍّ أَوْ قَرِيْبٍ أَوْ بَعِيْدٍ أَوْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَوْ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ أَوْ حُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْقَضَاءُ جَائِزٌ عَنِ الْمَيِّتِ

اس بات کا بیان کہ نذر ماننے والے مرد یا نذر ماننے والی عورت کی طرف سے اس کے ولی، قریبی رشتہ دار، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، آزاد کردہ لونڈی ہو یا غلام، لونڈی کا روزوں کی قضا دینا جائز ہے

إِذِ النَّبِيُّ ﷺ شَبَّهَ قَضَاءَ صَوْمِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيْتَةِ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهَا، وَ الدَّيْنُ إِذَا قُضِيَ عَنِ الْمَيِّتِ أَوِ

(۲۰۵۴) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الایمان والنذور، باب قضاء النذر عن المیت، حدیث: ۳۳۰۸۔ سنن نسائی: ۳۸۴۷۔ مسند احمد: ۱/۲۳۸.

الْـمَيِّتَةِ، كَانَ الْقَاضِيْ مَنْ كَانَ، مِنْ قَرِيْبٍ أَوْ بَعِيْدٍ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، وَ الدَّيْنُ سَاقِطٌ عَنِ الْمَيِّتِ . مَعَ الـدَّلِيْـلِ عَـلـى أَنَّ قَـضَـاءَ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ أَحَقُّ مِنْ قَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ الصَّومَ مِنْ حُقُوقِ اللّٰهِ ، وَ أَنَّ قَضَاءَهُ أَحَقُّ مِنْ قَضَاءِ حُقُوقِ الْآدَمِيِّيْنَ .

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے میت کی طرف سے روزوں کی قضا دینے کو اس کے قرض کی ادائیگی سے تشبیہ دی ہے اور قرض میت کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور ادا کرنے والا اس کا قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا، آزاد مرد ہو یا صرف غلام۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ میت کے روزوں کی قضا دینا اس کے قرض کی ادائیگی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور اللہ کے حق کی ادائیگی بندوں کے حقوق کی ادائیگی سے زیادہ حقدار ہے۔

۲۰۵۵۔ حَـدَّثَـنَـا عَبْـدُ الـلّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّ عَطَاءٍ وَّ مُجَاهِدٍ.........

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ، قَالَ: جَاءَ تْ امْرَأَةٌ إِلَى الـنَّبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِـي مَـاتَـتْ وَ عَـلَيْهَـا صِيَـامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَـابِـعَيْـنِ . قَـالَ: ((أَرَأَيْتِ إِنْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْـنٌ أَكُـنْـتِ قَضَيْتِهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ . قَـالَ: ((فَـحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ .)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ: عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ إِلَّاهُوَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: ''میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمہ دو ماہ کے مسلسل روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر تمہاری بہن کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو اللہ کا حق ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''جناب حکم اور سلمہ بن کہیل سے صرف انہوں (اعمش) نے ہی روایت بیان کی ہے۔''

فوائد :......۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ فرض روزوں کی قضا ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے گا، محدثین کا یہی موقف ہے اور یہی قول راجح ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۲۰۳)

۲۔ میت فوت ہو جائے اور اس پر فرض روزوں کی قضا ہو تو اس کے ولی کا اس کی طرف سے روزے رکھنا کافی ہے، یہاں خبر امر کے معنی میں ہے کہ اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے، پھر امر وجوب کا متقاضی ہے لیکن اجماع ہے کہ یہاں امر ندب واستحباب کے لیے ہے۔ (لہٰذا میت کی طرف سے ولی کا روزہ رکھنا مستحب فعل ہے۔)

(سبیل السلام: ۳/ ۳٤۹)

(۲۰۵۵) تقدم تخریجه برقم: ۱۹۵۳.

١٢٢..... بَابُ الْإِطْعَامِ عَنِ الْمَيِّتِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ صَوْمٌ لِّكُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِينًا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِسُوْءِ حِفْظِهِ

جس میت کے ذمہ فرض روزے ہوں اس کی طرف سے روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اشعث بن سوار رحمہ اللہ کے برے حافظے کی وجہ سے میرا دل غیر مطمئن ہے۔

٢٠٥٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِيْنًا.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا عِنْدِيْ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَاضِي الْكُوْفَةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک محمد بن ابی لیلیٰ سے مراد محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ ہے جو کوفہ کے قاضی تھے۔''

١٢٣..... بَابُ قَدْرِ مَكِيْلَةِ مَا يُطْعَمُ كُلُّ مِسْكِيْنٍ فِيْ كَفَّارَةِ الصَّوْمِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

روزے کے کفارے میں ہر روز مسکین کو کھانا کھلانے کے ناپ کی مقدار کا بیان بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اس سند کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے

٢٠٥٧ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ زِيَادِ الضَّبِّيُّ الْوَاسِطِيُّ بِالْأَيْلَةِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ لَمْ يَقْضِهِ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ لِكُلِّ يَوْمٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزے ہوں جو اُس نے ادا نہ کیے ہوں تو اس کی طرف سے ہر روز ایک مسکین کو گندم کا آدھا صاع کھلا دیا جائے۔''

(٢٠٥٦) اسناده ضعيف: اشعث بن سوار اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ سنن ترمذی، كتاب الصوم، باب (٢٣) ما جاء في الكفارة، حديث: ٧١٨. سنن ابن ماجه: ١٧٥٧.

(٢٠٥٧) اسناده ضعيف: سنن كبرىٰ بيهقي: ٤/٢٥٤ انظر الحديث السابق.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ وَقْتِ الْإِفْطَارِ وَ مَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يُّفْطَرَ عَلَيْهِ

افطاری کے وقت اور جن چیزوں سے افطاری کرنا مستحب ہے ان کے ابواب کا مجموعہ

۱۲۴..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَقْتِ الْفِطْرِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مَّعْنَاهُ عِنْدِيْ مَعْنَى الْأَمْرِ

اس حدیث کا بیان جو افطاری کے وقت کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے خبر کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ جبکہ میرے نزدیک اس کا معنی امر و حکم کا ہے۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، (ح) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.)) قَالَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ: فَقَدْ أَفْطَرْتَ. وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا. وَلَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَلَا هَارُوْنُ: لِيْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ ((فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ))، لَفْظُ خَبَرٍ

''حضرت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب رات آ جائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار، روزہ کھول لے۔'' جناب ہارون کی روایت میں ہے: ''تو تم نے روزہ کھول دیا۔'' اور جناب احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے: ''جب ادھر سے رات آ جائے۔'' جناب احمد اور ہارون کی روایات میں ''لی'' (مجھے فرمایا) کا لفظ نہیں ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''تو روزے دار نے روزہ کھول

(۲۰۵۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب متی یحل فطر الصائم، حدیث: ۱۹۵۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان وقت انقضاء الصوم، حدیث: ۱۱۰۰۔ سنن ابی داود: ۲۳۵۱۔ سنن ترمذی: ۶۹۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۹۶۔ مسند احمد: ۴۸/۱۔ مسند الحمیدی: ۲۰۔

وَمَعْنَاهُ مَعْنَى الْأَمْرِ، أَيْ: فَلْيُفْطِرِ الصَّائِمُ إِذْ قَدْ حَلَّ لَهُ الْإِفْطَارُ. وَلَوْ كَانَ مَعْنَى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ مَعْنَى لَفْظِهِ، كَانَ جَمِيعُ الصُّوَّامِ فِطْرُهُمْ وَقْتاً وَاحِداً، وَلَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ))، وَلِقَوْلِهِ: ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِراً مَّا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ))، مَعْنًى، وَلَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)) مَعْنًى لَوْ كَانَ اللَّيْلُ إِذَا أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ كَانَ الصُّوَّامُ جَمِيْعاً يُفْطِرُوْنَ، وَلَوْ كَانَ فِطْرُ جَمِيْعِهِمْ فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ لَا يَتَقَدَّمُ فِطْرُ أَحَدِهِمْ غَيْرَهُ لِمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَّجَدَ تَمْراً، فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ، فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ)) مَعْنًى، وَلٰكِنْ مَعْنٰى قَوْلِهِ: ((فَقَدْ أَفْطَرَ)) أَيْ: فَقَدْ حَلَّ لَهُ الْفِطْرُ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

دیا۔'' یہ الفاظ خبری انداز کے ہیں، لیکن ان کا معنی امر کا ہے۔ یعنی تو روزے دار روزہ کھول دے کیونکہ اس کی افطاری کا وقت ہوگیا ہے۔ اور اگر ان الفاظ کا معنی الفاظ کے مطابق خبری ہوتا تو تمام روزے داروں کی افطاری کا وقت ایک ہی ہوتا اور نبی کریم ﷺ کے درج ذیل فرامین کا کوئی معنی نہیں رہتا۔ آپ کا فرمان ہے: ''لوگ جب تک افطاری کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے، وہ خیر وبھلائی کے ساتھ رہیں گے۔'' اور آپ کا فرمان مبارک ہے: ''دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔'' اور آپ کے اس فرمان کا بھی کوئی معنی نہیں ہوگا کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں میں سے میرا زیادہ محبوب وہ ہے جو اُن میں سے جلدی افطاری کرتا ہے۔'' اگر رات کے آنے اور دن کے جانے پر اور سورج کے غروب ہونے پر تمام روزے دار روزہ کھول دیتے اور اگر ان سب کی افطاری ایک ہی وقت میں ہوتی اور کوئی شخص دوسرے سے پہلے افطاری نہ کر سکتا تو پھر آپ کے اس فرمان کا بھی کوئی معنی نہیں رہتا۔ آپ کا ارشاد ہے: ''جس شخص کو کھجور ملے وہ اسی سے افطاری کر لے اور جسے کھجور نہ ملے تو وہ پانی سے روزہ کھول لے۔'' لیکن آپ کے اس فرمان ''تو اس کا روزہ کھل گیا'' کا معنی یہ ہے کہ اس کے لیے روزہ کھولنا حلال ہوگیا۔'' واللہ علم

فوائد :......١۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ سورج غروب ہونے پر روزہ دار کی افطاری کا وقت ہو جاتا ہے اور یہ دن کا آخری اور رات کا اول وقت ہوتا ہے۔ (شرح ابن بطال: ٧/ ١١٩)

٢۔ جب رات آجائے، دن ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کا روزہ مکمل ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد وہ روزہ دار نہیں رہتا کیونکہ غروب آفتاب سے دن ختم ہو جاتا اور رات شروع ہو جاتی ہے اور رات روزے کا محل نہیں (لہٰذا غروب آفتاب کے ساتھ ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے) (شرح النووی: ٤/ ٧٧)

۳۔ اس حدیث میں غروب آفتاب کے ساتھ ہی روزہ جلد افطار کرنے کی تاکید وترغیب ہے، کیونکہ روزہ جلد افطار کرنے میں دین حنیف کا دوام ہے۔ جیسا کہ آئندہ احادیث سے ثابت ہے لہٰذا افطاری کے وقت سے افطاری میں تاخیر نہ کی جائے۔

۱۲۵..... بَابُ ذِكْرِ دَوَامِ النَّاسِ عَلَى الْخَيْرِ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَ فِيْهِ كَالدَّلَالَةِ عَلٰى أَنَّهُمْ إِذَا أَخَّرُوا الْفِطْرَ وَقَعُوا فِي الشَّرِّ

لوگ اس وقت تک خیر وبھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ کھولنے میں جلدی کریں گے اور اس میں گویا اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ روزہ کھولنے میں تاخیر کریں گے تو وہ شر میں واقع ہو جائیں گے۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَهْلٍ وَ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ۔ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، (ح) وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ.))

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس وقت تک خیر وبھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔''

۱۲۶..... بَابُ ذِكْرِ ظُهُوْرِ الدِّيْنِ مَا عَجَّلَ النَّاسُ فِطْرَهُمْ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الدِّيْنِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ

دین اسلام کے غلبے کا بیان۔ جب تک مسلمان افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دین کا اطلاق اسلام کے بعض شعبوں پر بھی ہو جاتا ہے

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسُ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

(۲۰۵۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب تعجیل الافطار، حدیث: ۱۹۵۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، حدیث: ۱۰۹۸۔ سنن ترمذی: ۶۹۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۷۔ سنن کبری نسائی: ۳۲۹۸۔ مسند احمد: ۳۳۱/۵.

(۲۰۶۰) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب ما یستحب من تعجیل الفطر، حدیث: ۲۳۵۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۹۹۔ مسند احمد: ۲/ ۴۵۰.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِراً مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، إِنَّ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ .))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین اسلام اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔ بلاشبہ یہود و نصاری افطاری کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔''

فوائد:......ا۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: (اس حدیث میں) نبی ﷺ نے جلد روزہ افطار کرنے کی ترغیب دی ہے تاکہ دن میں رات کی ساعت کا اضافہ نہ ہو کیونکہ اس سے فرض کی مدت بڑھ جاتی ہے اور افطاری میں اس لیے بھی عجلت کرنی چاہیے کہ روزہ جلد افطار کرنا روزہ دار کے لیے زیادہ مفید اور آئندہ روزہ کے لیے تقویت کا باعث ہے۔

(شرح ابن بطال: ۷/ ۱۲۲)

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: (ان احادیث میں) غروب آفتاب کے ثبوت کے بعد جلد روزہ افطاری کی ترغیب ہے اور جب تک امت اس سنت کی محافظت کرے گی ان میں اتحاد و یگانگت رہے گی اور یہ خیر پر رہے گی اور جب یہ افطاری میں تاخیر کریں گے تو ان میں فساد پھوٹ پڑے گا اور یہ باہمی فساد میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (لہٰذا باہمی فساد سے بچاؤ کا ایک حل افطاری میں تعجیل ہے)(شرح النووی: ٤/ ٧٥)

۱۲۷..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْسَانِ سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُنْتَظَرْ بِالْفِطْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ النُّجُوْمِ

نبی اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت اس وقت تک مستحسن سمجھی جائے گی جب تک روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے طلوع کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔

٢٠٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ عَلٰى سُنَّتِيْ مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُوْمَ .)) قَالَ: وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ صَائِماً أَمَرَ رَجُلًا، فَأَوْفٰى عَلٰى شَيْءٍ، فَإِذَا قَالَ: غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ:

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک وہ روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔'' حضرت سہل فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ جب روزے سے ہوتے تو ایک شخص کو حکم دیتے تو وہ کسی بلند جگہ سے (سورج کے غروب ہونے کو) دیکھتا، پھر

(٢٠٦١) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ٣٥٠١ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد۔ مستدرك حاكم: ٤٣٤.

هٰـكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ ، وَأَهَابُ أَن يَّـكُوْنَ الْكَلَامُ الْأَخِيْرُ عَنْ غَيْرِ سَهْلِ بْنِ سَـعْـدٍ لَـعَـلَّهُ مِنْ كَلَامِ الثَّوْرِيِّ أَوْ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ حَازِمٍ ، فَأُدْرِجَ فِي الْحَدِيْثِ .

جب وہ اطلاع دیتا کہ سورج غروب ہوگیا ہے تو آپ روزہ کھول لیتے۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہمیں محمد بن ابی صفوان نے اس طرح روایت بیان کی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ آخری کلام حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی نہیں ہوگی۔ شاید یہ کلام امام سفیان ثوری یا ابو حازم کا قول ہوگا، جو حدیث میں درج کر دیا گیا۔"

١٢٨..... بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُعَجِّلِيْنَ لِلْإِفْطَارِ

جلدی روزہ افطار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کا بیان

وَالـدَّلِيْـلِ عَـلٰى ضِدِّ قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يُّقَالَ اَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللّٰهِ أَعْـجَـلُهُـمْ فِـطْـراً ، إِلَّا أَن يَّـكُـوْنَ الـلّٰهُ يُحِبُّ جَمِيْعَ عِبَادِهِ ، وَ خَالَفَنَا فِيْ بَابِ أَفْعَلَ فَادَّعٰى مَالَا يُحْسِنُهُ ، فَقَدْ بَيَّنْتُ بَابَ أَفْعَلَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كُتُبِنَا فِيْ كِتَابِ مُعَانِي الْقُرْاٰنِ وَ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ مِنَ الْمُسْنَدِ .

ہمارے بعض ہم عصر کے اس قول کے برخلاف دلیل کا بیان کہ یہ کہنا جائز نہیں: "افطاری میں جلدی کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں سے زیادہ محبوب ہے۔" الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو پسند کرے۔ اس نے اَفعل (اسم تفضیل) کے مسئلے میں ہماری مخالفت کر کے ایک غیر مستحسن دعویٰ کیا ہے۔ جبکہ میں نے اپنی کتب معانی القرآن اور مسند کی کئی کتب میں کئی جگہ پر افعل کے مسئلے کی وضاحت کی ہے۔

٢٠٦٢۔ حَـدَّثَـنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ نِ الـرَّمَـلِيُّ ، حَـدَّثَـنَا الْوَلِيْدُ ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِيْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الـرَّحْـمٰنِ بْنِ حَيْوَئِيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ۔ وَ هُوَ الزُّهْرِيُّ۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَـنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((قَـالَ الـلّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْراً .))

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: "میرا سب سے محبوب بندہ وہ ہے جو ان میں سے سب سے

(٢٠٦٢) اسناده ضعيف: قرہ بن عبدالرحمٰن خراب حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الافطار، حديث: ٧٠٠۔ مسند احمد: ٢/٢٣٧۔ مسند ابی يعلى: ٥٩٧٤۔ صحيح ابن حبان: ٣٤٩٨.

جلدی افطاری کرتا ہے۔"

۱۲۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب سے پہلے روزہ کھولنا مستحب ہے۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ:.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حَتَّى يُفْطِرَ وَ لَوْ كَانَ شَرْبَةً مِّنْ مَاءٍ. قَالَ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ: أَصْلُهُ كُوفِيٌّ يَعْنِي الْقَاسِمَ بْنَ غُصْنٍ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز مغرب، افطاری کرنے کے بعد ادا کرتے تھے اگرچہ افطاری میں پانی کا ایک گھونٹ ہی ہوتا۔" جناب موسیٰ بن سہل کہتے ہیں: قاسم بن غصن کوفہ کے رہنے والے ہیں، ان سے امام وکیع اور سلیمان بن حیان روایت کرتے ہیں۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ افطاری میں جلدی کرنا مستحب فعل ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا افطاری میں تعجیل معمول رہا ہے۔ لہٰذا اگر افطاری کے لیے پانی کا گھونٹ ہی میسر ہو تو افطاری میں تعجیل کرنی چاہیے اور نماز مغرب افطار کے بعد ادا کرنی چاہیے۔

۱۳۰..... بَابُ إِعْطَاءِ مُفَطِّرِ الصَّائِمِ مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْتَقَصَ الصَّائِمُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا

روزہ کھلوانے والے کو روزے دار کے اجر میں کمی کیے بغیر اس کے برابر ثواب دیئے جانے کا بیان۔

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ۔ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، كِلَاهُمَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ.........

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ

"حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے مجاہد کو (سامان جنگ

(۲۰۶۳) صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۴۹۵۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۳۲۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ۴/ ۲۳۹.

(۲۰۶۴) اسناده صحيح: سنن ترمذى، كتاب الصوم، باب ما جاء فى فضل من فطر صائما، حديث: ۸۰۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۴۶۔ مسند احمد: ۴/ ۱۱۴۔ مسند الحميدى: ۸۱۸.

جَهَّـزَ غَازِياً، أَوْ جَهَّزَ حَاجًّا، أَوْ خَلَّفَهُ فِيْ أَهْلِهِ، أَوْ فَطَّرَ صَائِماً كَانَ لَهُ مِثْلَ أُجُوْرِهِمْ مِـنْ غَيْرِ أَن يَّنْتَقِصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ.)) هٰـذَا حَـدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ . وَ لَمْ يَقُلْ عَلِيٌّ: أَوْ جَهَّزَ حَاجًّا.

دے کر) تیار کیا یا حاجی کو تیاری میں مدد دی یا اس کے بعد اس کے گھر والوں کا خیال رکھا یا روزے دار کو افطاری کرائی تو اسے ان کے برابر اجر ملے گا، جبکہ ان سب کے اجر وثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہو گی۔'' یہ حدیث جناب صنعانی کی ہے۔ اور جناب علی بن منذر کی روایت میں ''یا حاجی کو تیاری میں مدد دی'' کے الفاظ نہیں ہیں۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی اور حاجی کا سامان تیار کرنا، غازی کے گھر کی دیکھ بھال کرنا اور روزہ دار کو روزہ افطار کرانا بڑی فضیلت کے کام ہیں۔ اوران نیک کاموں کے فاعلین کو عاملین کے برابر اجر وثواب ملتا ہے۔

۲۔ روزہ دار کو روزہ افطار کرانا مستحب فعل ہے۔(المغنی ۶/ ۱۹۲)

۱۳۱..... بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الرُّطَبِ اِذَا وُجِدَ وَعَلَى التَّمْرِ اِذَا لَمْ يُوْجَدِ الرُّطَبُ

تازہ کھجور موجود ہوتو اس سے روزہ کھولنا مستحب ہے اور اگر تازہ کھجور (رطب) موجود نہ ہوتو خشک کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمِيْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ.........

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ صَائِماً لَّمْ يُـصَـلِّ حَتّٰـى نَأْتِيَهُ بِرُطَبٍ وَّ مَاءٍ، فَيَأْكُلُ وَ يَشْـرَبُ، إِذَا كَانَ الرُّطَبُ، وَ أَمَّا الشِّتَاءُ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى نَأْتِيَهُ بِتَمْرٍ وَّ مَاءٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجُعْفِيِّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ بِهٰذَا.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ ہوتا تو آپ اس وقت تک نماز نہ پڑھتے جب تک ہم آپ کے پاس پانی اور رطب (تر وتازہ) کھجوریں نہ لے آتے اور وہ کھانہ لیتے اور پانی پی نہ لیتے۔ جب تازہ کھجوریں میسر ہوتیں۔ لیکن سردیوں میں آپ اس وقت تک نماز نہ ادا کرتے جب تک ہم آپ کے پاس خشک کھجوریں اور پانی نہ لے آتے (اور آپ افطاری نہ کر لیتے)۔''

فوائد:......ا۔ افطاری کے لیے لمبے چوڑے انتظام کی ضرورت نہیں بلکہ افطار کے لیے پانی اور کھجور کافی ہے۔

۲۔ اگر تر کھجور میسر ہوتو اس سے روزہ کھولنا افضل ہے اور اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوں تو خشک کھجور (چھوہارے) سے

(۲۰۶۵) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب ما یفطر علیه، حدیث: ۲۳۵۶۔ سنن ترمذی: ۶۹۶۔ نحوه من طریق ثابت عن انس رضی الله عنه۔ وانظر الحدیث المتقدم برقم: ۲۰۶۳.

روزہ افطار کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۳۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أَعْوَزَ الصَّائِمُ الرُّطَبَ وَ التَّمْرَ جَمِيْعاً

جب روزے دار کو تازہ اور خشک کھجوریں دونوں ہی نہ ملیں تو پانی کے ساتھ روزہ کھولنا مستحب ہے۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَقَدَّمٍ وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حَبِيْبٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَّجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَ مَنْ لَّا، فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طُهُوْرٌ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ إِلَّا هٰذَا.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو خشک کھجور مل جائے تو وہ اس سے روزہ کھولے، اور جسے نہ ملے تو وہ پانی سے روزہ افطار کرے کیونکہ وہ پاکیزہ ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس روایت کو سعید بن عامر کی سند سے امام شعبہ سے صرف ابوبکر بن اسحاق اور محمد بن عمر ہی بیان کرتے ہیں۔“

۱۳۳..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى التَّمْرِ إِذَا كَانَ مَوْجُوْداً أَمْرُ اخْتِيَارٍ وَ اسْتِحْبَابٍ طَالِباً لِّلْبَرَكَةِ إِذِ التَّمْرُ بَرَكَةٌ، وَ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أَعْوَزَ التَّمْرَ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ وَّ اخْتِيَارٍ إِذِ الْمَاءُ طَهُوْرٌ، لَا أَنَّ الْأَمْرَ بِذٰلِكَ أَمْرُ فَرْضٍ وَّ إِيْجَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کھجور کی موجودگی میں کھجور کی برکت کے حصول کے لیے اس سے روزہ افطار کرنے کا حکم استحبابی اور اختیاری ہے، کیونکہ کھجور باعث برکت ہے اور کھجور کی عدم موجودگی میں پانی سے روزہ کھولنے کا حکم بھی اختیاری اور مستحب ہے کیونکہ پانی پاکیزہ ہے۔ یہ حکم واجب اور فرض نہیں ہے۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ، وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ عَمِّهَا.........

سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ نِالضَّبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ

”حضرت سلیمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

(۲۰۶۶) اسنادہ ضعیف: الضعیفۃ: ۶۳۸۳۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء ما یستحب علیه الافطار، حدیث: ۶۹۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۰۳۔

(۲۰۶۷) صحیح: سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی الصدقة علی ذی القرابة، حدیث: ۶۵۸۔ بذکر الفطر والصدقة، سنن ابن ماجه: ۱۶۹۹ (۱۸۴۴) بذکر الفطر والصدقة۔ سنن نسائی: ۲۵۸۳۰ بذکر الصدقة۔ مسند احمد: ۱۷/۴۔ سنن ابی داود: ۳۸۳۹۔ سنن ترمذی: ۱۵۱۵۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۶۴ بذکر العقیقة۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى الْقَرِيْبِ صَدَقَتَانِ: صَدَقَةٌ وَّ صِلَةٌ)) . وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِن لَّمْ يَجِدْ فَمَاءٌ فَإِنَّهُ طُهُوْرٌ)) . وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذْبَحُوْا عَنِ الْغُلَامِ عَقِيْقَتَهُ، وَأَمِيْطُوْا عَنْهُ الْأَذٰى، وَأَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَماً . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ . وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طُهُوْرٌ)) . وَلَمْ يَذْكُرَا قِصَّةَ الصَّدَقَةِ وَلَا الْعَقِيْقَةِ .

نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے۔ ”مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے جبکہ قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا دو صدقے ہیں: ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص روزہ کھولے تو اسے کھجور سے روزہ کھولنا چاہیے کیونکہ وہ باعث برکت ہے، اور اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی سے افطاری کرے کیونکہ وہ بہت پاکیزہ ہے۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”بچے کی طرف سے ایک بکرے کو عقیقے میں ذبح کرو۔ اور اس سے گندگی صاف کرو اور اس کی طرف سے (بکرے کا) خون بہاؤ۔ (اسے ذبح کرو)۔“ یہ حدیث جناب عبدالجبار کی ہے۔ جبکہ دیگر دو اساتذہ کی روایات میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے کھجور کے ساتھ روزہ افطار کرنا چاہیے۔ اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ساتھ افطار کرلے کیونکہ وہ پاکیزہ ہے۔“ دونوں اساتذہ کرام نے صدقہ کرنے اور عقیقہ کرنے کا قصہ ذکر نہیں کیا۔“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ کھجور میسر ہو تو کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب فعل ہے اور اگر کھجور دستیاب نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولنا بہتر ہے اور اگر دونوں چیزیں میسر نہ ہوں تو کسی بھی حلال چیز سے روزہ کھولنا درست ہے۔

۱۳۴..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان

وَ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الْوِصَالِ إِذِ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فَرَّقَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أُمَّتِهِ فِي ذٰلِكَ أَنْ كَانَ اللّٰهُ يُطْعِمُهُ وَ يَسْقِيْهِ بِاللَّيْلِ دُوْنَهُمْ مَكْرَمَةً لَهُ ﷺ .

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کو روزوں میں وصال کی اجازت خصوصی کا ذکر، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں اپنے نبی ﷺ اور آپ کی امت میں فرق رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر خصوصی کرم کرتے ہوئے انہیں رات کے وقت کھلاتا اور پلاتا ہے جبکہ امت کو یہ فضل و کرم حاصل نہیں۔

٢٠٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِيَّاكُمْ وَ الْوِصَالَ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟! قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ، إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَ يَسْقِيْنِي)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وصال کرنے (رات اور دن کا مسلسل روزہ رکھنے) سے بچو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔'' میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ يَعْنِي مَوْلَى بَنِيْ هَاشِمٍ۔ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِيَّاكُمْ وَ الْوِصَالَ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ تُوَاصِلُ. ((قَالَ: إِنِّي أَبِيْتُ أُطْعَمُ وَ أُسْقٰى)).

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صومِ وصال سے اجتناب کرو۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔''

۱۳۵..... بَابُ تَسْمِيَةِ الْوِصَالِ بِتَعَمُّقٍ فِي الدِّيْنِ

روزوں میں وصال کرنے کو دین میں تشدد اور غلو قرار دینے کا بیان

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ.........

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْق شَهْرِ رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے روزوں میں وصال کیا

(۲۰۶۸) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال، حديث: ۱۱۰۳۔ سنن الدارمي: ۱۷۰۳۔ مسند احمد: ۲۴۴/۲۔ مسند الحميدي: ۱۰۰۹ من طريق ابي الزناد۔ صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب التنكيل لمن اكثر الوصال، حديث: ۱۹۶۶ من طريق همام عن ابي هريرة رضي الله عنه.

(۲۰۶۹) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب الوصال، حديث: ۱۹۶۱۔ سنن ترمذي: ۷۷۸۔ مسند احمد: ۲۷۶/۳۔ سنن الدارمي: ۱۷۰۴.

(۲۰۷۰) صحيح بخاري، كتاب التمني، باب ما يجوز من اللو، حديث: ۷۲۴۱۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب النهي عن الوصال، حديث: ۱۱۰۴۔ مسند احمد: ۱۲۴/۳.

نَـاسٌ مِـنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْـمُتَـعَـمِّـقُوْنَ التَّعَمُّقَ، لَسْتُمْ مِثْلِيْ، إِنِّيْ أُظَلُّ فَيُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَ يَسْقِيْنِيْ)).

تو کچھ مسلمانوں نے بھی وصال کرنا شروع کر دیا۔ آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اگر ہمارے لیے اس مہینے کو بڑھایا جاتا تو میں ایسا شدید وصال کرتا کہ دین میں سختی اور غلو کرنے والے غلو سے باز آ جاتے۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں (روزے میں وصال) کرتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

۱۳۶..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوِصَالَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وصال کرنا منع ہے

إِذْ ذٰلِكَ يَشُـقُّ عَـلَـى الْمَرْءِ، خِلَافَ مَا يَتَأَوَّلُهُ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ مِمَّنْ يُفْطِرُ عَلَى اللُّقْمَةِ أَوِ الْجُرْعَةِ مِنَ الْمَاءِ فَيُعَذِّبُ نَفْسَهُ لَيَالِيَ وَ أَيَّاماً .

کیونکہ یہ روزے دار کے لیے مشقت کا باعث ہے۔ صوفیوں کی تاویل کے برخلاف جو ایک لقمہ کھا کر یا ایک گھونٹ پانی پی کر افطاری کرتے ہیں، پھر کئی کئی دن رات اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا رکھتے ہیں۔

۲۰۷۱۔ حَـدَّثَـنَـا عَـلِـيُّ بْـنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

أَبَا هُـرَيْرَةَ يَـذْكُـرُ، قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰــهُ عَـلَيْــهِ وَسَلَّمَ: ((إِيَّـاكُمْ وَ الْـوِصَـالَ)). قَـالَهَـا ثَـلَاثاً. قَالُوْا: فَإِنَّكَ تُـوَاصِـلُ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَسْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِثْـلِيْ إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِيْ، فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم وصال سے بچو'' آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی، صحابہ کرام نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اس معاملے میں میرے جیسے نہیں ہو۔ بے شک میں رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ پس اس قدر (اعمال کا) بوجھ اٹھاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔''

۱۳۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ إِلَى السَّحْرِ إِذْ تَعْجِيْلُ الْفِطْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيْرِهٖ، إِنْ كَانَ الْوِصَالُ إِلَى السَّحْرِ قَدْ أَبَاحَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سحری تک روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان۔ کیونکہ افطاری کرنے میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے افضل ہے، اگرچہ سحری تک وصال کرنے کی نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔

(۲۰۷۱) وانظر ما تقدم برقم: ۲۰۶۸.

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ۔ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ، فَفَعَلَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ، قَالَ: لَسْتُمْ مِثْلِيْ، إِنِّيْ أَظَلُّ عِنْدَ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سحری تک وصال کیا کرتے تھے۔ تو آپ کے صحابی بعض صحابہ نے بھی وصال کیا تو آپ نے اسے منع فرما دیا۔ پس اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی یہ عمل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میری مثل نہیں ہو، میں اپنے رب کے پاس اس طرح ہوتا ہوں کہ وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

فوائد:......۱۔ وصال کا معنی سحری اور افطاری کے بغیر دو یا دو سے زیادہ دن مسلسل روزے رکھنا ہے۔

(شرح النووی: ۷/ ۲۱۱)

۲۔ احادیث الباب سے استدلال کیا جاتا ہے کہ روزوں میں وصال نبی ﷺ کا خاصہ اور دیگر امت کے لیے ممنوع ہے البتہ وہ سحری سے سحری تک وصال کر سکتے ہیں۔ (فتح الباری: ٦/ ۲۲۱)

۳۔ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ (امتیوں کے لیے) روزوں میں وصال مکروہ فعل ہے۔ (المغنی ٦/ ۱۹۰)

۴۔ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّي وَيَسْقِيْنِيْ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں کھانے پینے والی جتنی قوت پیدا کر دیتے ہیں۔ (شرح النووی: ۷/ ۲۱۲)

۱۳۸...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ وَ إِنْ كَانَ تَعْجِيْلُ الْفِطْرِ أَفْضَلُ

سحری تک وصال کرنا جائز ہے اگرچہ (مغرب کے وقت) جلدی افطاری کرنا افضل ہے

۲۰۷۳۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ نِالشَّرْعَبِيُّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ الْخُدْرِيِّ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، يَعْنِي مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْوِصَالِ . قَالَ: فَأَيُّكُمْ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وصال کے بارے میں حدیث کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: تو تم میں سے کس نے سحری سے سحری

(۲۰۷۲) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال، حدیث: ۱۱۰۳۔ مسند احمد: ۲/ ۲۵۳ وانظر ما تقدم: ۲۰۶۸.

(۲۰۷۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الوصال، حدیث: ۱۹٦۳۔ سنن ابی داود: ۲۳٦۱۔ مسند احمد: ۳/ ۸۔ سنن الدارمی: ۱۷۰۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۵٦۹.

وَاصَلَ مِّنْ سَحْرٍ إِلَى سَحْرٍ . تک وصال کیا ہے (مسلسل روزہ رکھا ہے)۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نفل روزوں میں سحری سے لے کر سحری تک وصال امت کے لیے مشروع ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزہ دار سحری کرے پھر افطاری وغیرہ چھوڑ دے اور آئندہ روز دوبارہ سحری کر کے روزہ رکھ لے یہ صورت جائز و مباح ہے۔

۱۳۹...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَنْ أَنْ لَّا فَرْضَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الصِّيَامِ غَيْرَ رَمَضَانَ إِلَّا مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ بِأَفْعَالِهِمْ وَ أَقْوَالِهِمْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسلمانوں پر رمضان المبارک کے علاوہ صرف وہی روزے فرض ہیں جو اُن کے اپنے افعال اور اقوال کی وجہ سے فرض ہوتے ہیں۔

٢٠٧٤ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْأَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَ صِيَامُ رَمَضَانَ . قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی روایت میں نبی کریم ﷺ سے اسلام کے بارے میں مذکور سوال میں آیا ہے، آپ نے فرمایا: ”اور رمضان کے روزے (تم پر فرض ہیں)۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر روزے فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفلی روزے رکھو۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مسلمانوں پر ماہ رمضان کے سوا کسی اور مہینے کے روزے فرض نہیں البتہ نفلی روزے رکھنا جائز ہے۔

۱۴۰...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے ہیں، منع ہے

٢٠٧٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ـ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ ـ حَدَّثَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبَةَ، عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا

”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں

(٢٠٧٤) تقدم برقم: ٣٠٦.

(٢٠٧٥) اسناده ضعيف : حسن بصری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ الضعيفة : ٤٨١٩ـ سنن ابی داود، کتاب الصيام، باب من يقول صمت رمضان كله، حديث : ٢٤١٥ـ سنن نسائی : ٢١١١ـ مسند احمد : ٥/ ٣٩.

يَـقُـولَـنَّ أَحَدُكُمْ: صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ، أَوْ قُـمْـتُ رَمَـضَـانَ كُـلَّهُ . اللّٰهُ أَعْلَمُ، أَكْرَه التَّـزْكِيَةَ عَـلـى أُمَّتِـهِ)) ، أَوْ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ رَقْدَةٍ، أَوْ مِنْ غَفْلَةٍ .

کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ہرگز نہ کہے: ''میں نے پورا رمضان روزے رکھے ہیں یا میں نے پورا رمضان قیام کیا ہے۔ اللہ اعلم۔ آپ نے اپنی امت کا خود کو پاک صاف یا نیک قرار دینا ناپسند کیا یا کہا: نیند کا آنا یا غفلت کا ہونا تو ضروری ہے۔ (ہو ہی جاتی ہے)''

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَوْمِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزوں کے ابواب کا مجموعہ

۱۴۱..... بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي الْمُحَرَّمِ إِذْ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ محرم میں روزوں کی فضیلت کا بیان کیونکہ رمضان المبارک کے بعد محرم کے روزے سب سے افضل ہیں

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ۔ وَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، يَرْفَعُهُ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى۔ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ وَ أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ.))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے سوال کیا گیا: ''فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل ہے؟ اور رمضان المبارک کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز آدھی رات کی نماز (تہجد) ہے۔ اور رمضان المبارک کے روزوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے سب سے افضل ہیں۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رمضان کے بعد محرم کے روزے زیادہ فضیلت والے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ ماہ محرم کی بجائے شعبان کے روزے کثرت سے کیوں رکھتے ہیں۔ اس کے دو جواب ہیں:

(۱) ممکن ہے محرم کے روزوں کے فضیلت آپ کو آخر عمر میں معلوم ہوئی ہو۔

(۲) شاید محرم کے مہینوں میں آپ کو سفر، مرض یا دیگر عوارض پیش آتے رہے ہوں، جس کی وجہ سے آپ محرم کے روزوں کا بکثرت اہتمام نہیں کر پائے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٥٨)

(۲۰۷٦) تقدم تخريجه برقم: ۱۱۳٤.

۱۴۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ شَعْبَانَ وَ وَصْلِهِ بِشَهْرِ رَمَضَانَ إِذْ كَانَ أَحَبُّ الشُّهُوْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُوْمَهُ

ماہ شعبان کے روزے رکھتے ہوئے اسے ماہ رمضان کے ساتھ ملانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کو اس ماہ میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ ۔ وَ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ ۔ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ قَيْسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ أَحَبُّ الشُّهُوْرِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّصُوْمَهُ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام مہینوں میں سے ماہ شعبان کے روزے رکھنا زیادہ محبوب تھا پھر آپ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے۔''

۱۴۳..... بَابُ إِبَاحَةِ وَصْلِ صَوْمِ شَعْبَانَ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

ماہ شعبان کے روزے رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ملانا جائز ہے۔

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى مَعْنٰى خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى رَمَضَانَ))، أَيْ أَلَّا تُوَاصِلُوْا شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ فَتَصُوْمُوْا جَمِيْعَ شَعْبَانَ، أَوْ أَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ الْمَرْءُ قَبْلَ ذَاكَ فَيَصُوْمُ ذٰلِكَ الصِّيَامَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَا أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّوْمِ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ نَهْيًا مُطْلَقًا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث'' جب شعبان کا نصف ہو جائے تو پھر رمضان المبارک آنے تک روزے نہ رکھو'' کا مطلب یہ ہے کہ سارے شعبان کے روزے رکھ کر اسے رمضان کے ساتھ نہ ملاؤ۔ البتہ اگر کسی شخص کا ایسا روزہ آ جائے جو وہ اس سے پہلے بھی رکھا کرتا تھا تو وہ نصف شعبان کے بعد بھی رکھ سکتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ نے نصف شعبان کے بعد ہر قسم کے روزے رکھنے کی مطلق ممانعت کی ہے۔

۲۰۷۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْنِيْ.........

(۲۰۷۷) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب فی صوم شعبان، حديث: ۲٤۳۱۔ سنن نسائی: ۲۳۵۲۔ مسند احمد: ۱۸۸/٦.

(۲۰۷۸) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب صوم شعبان، حديث: ۱۹۷۰۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صيام النبی ﷺ فی غير رمضان، حديث: ۱۷۷/ ۷۸۲۔ سنن نسائی: ۲۱۸۲۔ مسند احمد: ۸٤/٦.

عَائِشَةُ، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ أَشْهُرِ السَّنَةِ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ سال کے مہینوں میں سے ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے، آپ اس ماہ کے سارے روزے رکھتے تھے۔''

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَّحْيٰى وَ ذَكَرَ أَبَا سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ، بِمِثْلِهِ. وَ زَادَ، قَالَ: وَ كَانَ يَقُوْلُ: خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا، وَ كَانَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهَا مِنْهَا وَ إِنْ قَلَّتْ، وَ كَانَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَثْبَتَهَا .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اتنا عمل کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر وثواب دیتے ہوئے) نہیں تھکتے حتی کہ تم ہی (عمل کر کے) تھک جاتے ہو اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب (نفلی) نماز وہ تھی جس پر ہمیشگی کی جاتی، اگرچہ وہ تھوڑی سی ہو اور آپ کا عمل مبارک یہ تھا کہ آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اسے ہمیشہ ادا کرتے۔''

فوائد :......۱۔شعبان کے تمام مہینے کے روزے رکھنے سے مقصود شعبان کے اکثر روزے رکھنا ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے عمر بھر رمضان کے سوا کسی بھی مہینے کے کامل روزے نہیں رکھے۔

۲۔ جو شعبان کے اکثر روزے رکھے اور معمول کے مطابق رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھ لے یہ عمل ممنوع نہیں، بلکہ قصداً شعبان کے روزے رمضان سے ملانا ممنوع ہے۔

۳۔ رمضان اور محرم کے روزوں کے فضیلت کے بعد باقی مہینوں کی نسبت شعبان کے نفلی روزوں کا اجر وثواب زیادہ ہے۔

۱۴۴..... بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَ صَامَهُ

نبی کریم ﷺ کا عاشوراء کے روزے کی ابتداء کرنا اور عاشوراء کا روزہ رکھنے کا بیان

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عاشوراء کے ن قریش

(۲۰۷۹) انظر الحدیث السابق.

(۲۰۸۰) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۲۰۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۵۔ سنن ابی داود: ۲۴۴۴۔ سنن ترمذی: ۷۵۳۔ مسند احمد: ۶/۵۰۔ مسند الحمیدی: ۲۰۰.

يَوْمَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ - يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ - صَامَهُ، وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، فَكَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةُ وَتَرَكَ عَاشُوْرَاءَ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَ مَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ .

زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے تو پھر فرض روزے رمضان المبارک ہی کے ہوتے تھے اور عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ لہٰذا جو شخص چاہتا اس دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔‘‘

۱۴۵..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بَدْءَ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ كَانَ قَبْلَ فَرْضِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عاشوراء کے روزے کی ابتداء ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے ہوئی تھی

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ (ح) وَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعاً عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمَّارَةَ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ـ وَ هُوَ يَتَغَدّٰى ـ وَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: أُدْنُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَاطْعِمْ . قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا كَانَ عَاشُوْرَاءُ؟ قَالَ: وَ مَا كَانَ؟ قَالَ: كَانَ يَصُوْمُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ ثُمَّ تَرَكَهُ . وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ يُوْسُفُ: فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ،

’’جناب عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عاشوراء کے دن حاضر ہوئے جبکہ وہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابومحمد! قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔‘‘ انہوں نے عرض کی کہ میں روزے سے ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’کیا تمہیں معلوم ہے کہ عاشوراء کیا تھا؟ انہوں نے پوچھا: عاشوراء کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ’’رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔‘‘

(۲۰۸۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۵۸۔ مسند احمد: ۱/۴۲۴ من طریق عن الاعمش۔ صحیح بخری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب ﴿یایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام......﴾، حدیث: ۴۵۰۳ مختصراً من طریق اخر۔

تَرَكَهُ . قَالَ يُوسُفُ: عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ .

جناب علی بن خشرم اور یوسف کی روایت میں ہے: ''پھر جب رمضان کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ نے عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا۔''

۱۴۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ نُزُوْلِ فَرْضِ صَوْمِ رَمَضَانَ، إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، لَا أَنَّهُ كَانَ يَتْرُكُهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، بَلْ كَانَ يَتْرُكُهُ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَ يَصُوْمُ إِنْ شَاءَ صَامَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ کا عاشوراء کا روزہ چھوڑنا آپ کی مرضی پر منحصر تھا۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ نے اسے ہر حال میں بالکل چھوڑ دیا تھا۔ بلکہ آپ چاہتے تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر چاہتے تو اس کا روزہ رکھ لیتے

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ ، ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمَ يَصُوْمُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ، فَقَالَ: ((يَوْمٌ مِّنْ أَيَّامِ اللّٰهِ ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَ مَنْ شَاءَ تَرَكَهُ .))

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کے دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب رمضان المبارک کی فرضیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔ لہٰذا جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔''

۱۴۷..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلَطَ فِيْ مَعْنَاهُ عَالِمٌ مِمَّنْ لَّمْ يَفْهَمْ مَعْنَى الْخَبَرِ، وَ تَوَهَّمَ أَنَّ الْأَمْرَ لِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ جَمِيْعاً مَنْسُوْخٌ بِفَرْضِ صَوْمِ رَمَضَانَ

اس حدیث کا بیان جس کا معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے ایک عالم دین کو اس کے معنی میں غلطی لگی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے عاشوراء کا روزہ مکمل طور پر منسوخ ہو گیا ہے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أُمِرْنَا بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ لَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ . خَرَّجْتُهُ فِيْ ((كِتَابِ الزَّكَاةِ))

(۲۰۸۲) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب ﴿یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام......﴾، حدیث: ۴۵۰۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۶۔ سنن ابی داود: ۲۴۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۳۷۔ مسند احمد: ۲/۵۷.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث میں نے کتاب الزکاۃ میں بیان کی ہے کہ: ''رمضان کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے ہمیں عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ پھر جب رمضان کی فرضیت نازل ہوگئی پھر ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔''

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا نَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَهَّدُنَا عَلَيْهِ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَحُثَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَتَعَهَّدْنَا عَلَيْهِ، وَكُنَّا نَفْعَلُهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَبْنِيٌّ بِخَبَرِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ نُزُوْلِ فَرْضِ رَمَضَانَ كَخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ: فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَأَلَنِيْ مُسَدَّدٌ وَهُوَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مَعْنٰى خَبَرِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَقُلْتُ لَهُ مُجِيْباً لَّهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذْ أَمَرَ أُمَّتَهُ بِأَمْرٍ مَرَّةً وَّاحِدَةً، لَمْ يَجِبْ أَنْ يَّكُوْنَ الْأَمْرُ بِذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ، وَلَا فِيْ كُلِّ وَقْتٍ ثَانٍ . وَكَانَ مَا أَمَرَ بِهِ فِيْ وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ، فَعَلٰى أُمَّتِهِ فِعْلُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ إِنْ كَانَ الْأَمْرُ أَمْرَ فَرْضٍ، فَالْفَرْضُ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ أَبَداً حَتّٰى يُخْبِرَ فِيْ وَقْتٍ ثَانٍ أَنَّ

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے ہم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ہمیں اس روزے کی ترغیب دلاتے تھے اور اس بارے میں ہماری نگرانی کرتے تھے۔ پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوگئے تو پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کی ترغیب نہیں دلائی اور نہ اس پر ہماری نگرانی کی، اور ہم یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کی بنیاد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان المبارک کی فرضیت کے نازل ہونے کے بعد بھی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے: ''جو شخص چاہتا وہ اس دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا روزہ نہ رکھتا۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ہمارے ساتھی مسدد نے مجھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی حدیث کا معنی پوچھا تو میں نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا: ''نبی کریم ﷺ نے جب اپنی امت کو کوئی ایک حکم ایک ہی بار دیا تو وہ حکم ہر سال اور ہر دوسرے وقت میں دینا واجب نہیں ہوتا۔ آپ نے جب کبھی کوئی حکم دیا تو آپ کی امت پر لازم ہے کہ وہ اس پر عمل

(۲۰۸۳) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۸۔ مسند احمد: ۹۶/۵۔

ذٰلِكَ الْفَرْضَ سَاقِطٌ عَنْهُمْ، وَ إِنْ كَانَ الْأَمْرُ أَمْرَ نَدْبٍ وَّ إِرْشَادٍ وَّ فَضِيْلَةٍ، كَانَ ذٰلِكَ الْفِعْلُ فَضِيْلَةً أَبَداً حَتّٰى يَزْجُرَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ فِيْ وَقْتٍ ثَانٍ، وَ لَيْسَ سَكْتُهُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِيْ بَعْدَ الْأَمْرِ بِهِ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ يُسْقِطُ فَرْضاً إِنْ كَانَ أَمْرُهُمْ فِي الْإِبْتِدَاءِ أَمْرَ فَرْضٍ، وَ لَا كَانَ سُكُوْتُهُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِيْ عَنِ الْأَمْرِ بِأَمْرِ الْفَضِيْلَةِ مَا يُبْطِلُ أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْفِعْلُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِيْ فِعْلَ فَضِيْلَةٍ، لِأَنَّهُ إِذَا أَمَرَ بِالشَّيْءِ مَرَّةً، كَفٰى ذٰلِكَ الْأَمْرُ إِلَى الْأَبَدِ إِلَّا أَنْ يَأْمُرَهُ بِضِدِّهِ. وَ السَّكْتُ لَا يَفْسَخُ الْأَمْرَ، هٰذَا مَعْنٰى مَا أَجَبْتُ السَّائِلَ عَنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَ لَعَلِّيْ زِدْتُّ فِي الشَّرْحِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَلٰى مَا أَجَبْتُ السَّائِلَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ.

کرے اگر وہ حکم فرضی تھا تو وہ فرض ہمیشہ ہمیشہ فرض رہے گا حتی کہ آپ کسی دوسرے موقع پر بتادیں کہ وہ فرض ان سے ساقط ہوگیا ہے اور اگر وہ حکم استحباب، ارشاد یا فضیلت وثواب کے حصول کے لیے تھا تو وہ کام ہمیشہ فضیلت کا باعث ہوگا حتی کہ آپ کسی دوسرے وقت پر اس فعل سے منع فرما دیں اور آپ کا دوسرے موقع پر خاموش رہنا، جبکہ آپ پہلے اس کا حکم دے چکے ہوں، اس فرض کے ساقط ہونے کی دلیل نہیں اگر ابتداء میں انہیں فرض حکم دیا گیا ہو اور آپ کا دوسرے موقع پر خاموش رہنا کسی فضیلت والے کام کے باطل ہونے کی دلیل نہیں۔ جبکہ آپ اس کا مستحب حکم دے چکے ہوں۔ کیونکہ جب آپ کسی چیز کا ایک بار حکم دے دیں۔ تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کافی ہوتا ہے الا یہ کہ آپ اس حکم کے متضاد حکم دے دیں۔ جبکہ آپ کا خاموش رہنا اس حکم کو منسوخ نہیں کرتا۔'' اس مسئلہ میں میں نے سائل کو یہی معنی بتایا تھا اور شاید کہ میں نے اس وقت اس مسئلے کے متعلق زیادہ شرح بھی کی ہے اور سائل کو اس وقت مختصر جواب دیا تھا۔''

فوائد :......ا۔ احادیث الباب دلیل ہے کہ عاشوراء (دس محرم) کا روزہ (فرضیت رمضان سے قبل) واجب تھا، کیونکہ آپ نے اس روزے کا حکم دیا تھا پھر اس حکم میں تاکید واقع ہوئی، بعد ازاں ندائے عام کے ذریعے اس میں مزید تاکید پیدا کی گئی، پھر عاشوراء کے دن روزے نہ رکھنے والے کو مغرب تک کچھ نہ کھانے کا پابند کر کے اس کی فرضیت کے شدید اہتمام کی تاکید ہوئی، اس کے بعد عورتوں کو یہ حکم دے کر کہ وہ شیر خوار بچوں کو عاشوراء کے دن دوودھ نہ پلائیں عاشوراء کی فرضیت میں مزید تاکید واقع ہوئی، پھر بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان کی فرضیت پر عاشوراء کی فرضیت متروک قرار پائی۔ لیکن عاشوراء کے روزے کا مستحب ہونا باقی ہے۔ سو عاشوراء کے روزہ کی فرضیت متروک ہوئی ہے۔ اس کا استحباب متروک نہیں ہوا۔ (فتح الباری: ٦/ ٢٨٣)

٢۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا، پھر جب رمضان کے روزے فرض قرار پائے۔ تو عاشوراء کے روزہ کی فرضیت کالعدم قرار دی گئی چنانچہ اس کی فرضیت ساقط ہو چکی ہے، لہٰذا اب عاشوراء کا روزہ

رکھنے اور ترک کرنے کا اختیار ہے لیکن یہ روزہ رکھنا ترک کرنے سے افضل ہے۔

۱۴۸..... بَابُ عِلَّةِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةِ

نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دینے کی علت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِنَا فِي مَعْنٰى ﴿أَوْلٰى﴾ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ يَدَّعِي مَا لَا يُحْسِنُهُ مِنَ الْعِلْمِ، فَزَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ أَوْلٰى بِفُلَانٍ مِّنْ فُلَانٍ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ لِفُلَانٍ أَيْضًا وَلَايَةٌ، وَلَوْ كَانَ عَلٰى مَا زَعَمَ، كَانَ الْيَهُوْدُ أَوْلِيَاءُ مُوْسٰى وَالْمُسْلِمُوْنَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْهُمْ.

اور ''اَوْلٰی'' (زیادہ قریب اور زیادہ حقدار) کے بارے میں ہمارے موقف کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان۔ اس شخص کے مذہب کے برخلاف جو کم علمی کے باوجود عالم ہونے کا دعویدار ہے۔ اس کے خیال میں یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ فلاں شخص فلاں کے زیادہ قریب یا زیادہ حقدار ہے فلاں شخص سے۔ الا یہ کہ دوسرے شخص کو بھی قرابت حاصل ہو۔ اگر اس کی بات درست ہوتی تو یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریبی ہوتے اور مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہودیوں کی نسبت زیادہ قریبی ہوتے۔

٢٠٨٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ، فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالُوْا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِي إِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ، وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ)). وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ. قَالَ: فَصَامَهُ،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا: ''اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ اور فتح دی تھی لہٰذا اس دن کی تعظیم کے لیے روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریبی اور حقدار ہیں۔'' اور آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جناب ابوبشر سے اسی طرح روایت مروی ہے۔ اس میں یہ ہے: ''آپ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم

(٢٠٨٤) صحيح بخاری، كتاب مناقب الانصار، باب اتيان اليهود النبی ﷺ حين قدم المدينة، حديث: ٣٩٤٣ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، حديث: ـ سنن ابی داود: ٢٤٤٤ـ سنن كبری نسائی: ٢٨٤٧ـ مسند احمد: ١/ ٣٤٠.

وَ أَمَـرَ بِصَوْمِهِ . قَالَ لَنَا أَبُوْ بَكْرٍ : مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ كَانَ سَأَلَنِیْ عَنْ هٰذَا ؟ .

بھی دیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام مسلم بن حجاج نے مجھ سے اس بارے میں سوال کیا تھا۔''

فوائد:......ا۔ عاشوراء کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنواسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی تھی، یہود اس آزادی کی خوشی میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جو اُن کے اس عمل کی دیکھا دیکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس روزے کا حکم دیا، لہٰذا آزادی کی خوشی میں یا یوم نجات کے طور پر رقص وسرود کی محافل منعقد کرنا، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا ڈانس کرنا اور فحاشی وعریانی پھیلانا ممنوع فعل ہے، بلکہ آزادی کی خوشی منانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس دن روزہ رکھا جائے تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احسان وانعام کا شکر ادا کیا جائے۔ اور منکرات وغیرہ کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے تاکہ وہ اس نعمت کو دوام بخشے۔

۲۔ عاشوراء کے روزے کی یہ فرضیت فرضیت رمضان تک باقی رہی، پھر اس فرضیت کو متروک قرار دیا گیا۔ لہٰذا اس دن کے روزہ کی فرضیت ساقط ہو چکی ہے۔

۱۴۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰی أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ لَمْ يَكُنْ بِأَمْرِ فَرْضٍ وَ إِيْجَابٍ بَدْءً ا وَّ لَا عَدَدًا، وَأَنَّهُ كَانَ أَمْرَ فَضِيْلَةٍ وَّ اسْتِحْبَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرضی حکم نہیں تھا نہ ابتداء کے طور پر اور نہ گنتی کے اعتبار سے۔ بلکہ یہ فضیلت اور استحباب کا حکم تھا

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ ، وَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ ، وَ أَنَا صَائِمٌ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ .)) قَالَ

''جناب حمید بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عاشورا کے دن مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: ''اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کرام کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''یہ عاشوراء کا دن ہے، تم پر اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا گیا۔ جبکہ میں نے روزہ رکھا ہے تو جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے، وہ روزہ رکھ لے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''لَـــمْ

(۲۰۸۵) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث : ۲۰۰۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث : ۱۱۲۹۔ سنن نسائی: ۲۳۷۳۔ مسند احمد: ۹۵/۴۔ مسند الحمیدی: ۶۰۱.

أَبُوْبَكْرٍ: لَا يَكُوْنُ ((لَمْ)) إِلَّا مَاضِي . (نہیں) صرف ماضی کے لیے آتا ہے۔

فوائد :......اس حدیث سے مصنف رحمہ اللہ کا یہ استدلال کرنا کہ عاشوراء کے روزہ کا حکم استحبابی تھا، وجوبی نہیں تھا، محل نظر ہے۔ کیونکہ گزشتہ احادیث صریح دلیل ہیں کہ عاشوراء کے روزہ کا حکم فرضیت رمضان سے قبل وجوبی تھا، استحباب کے لیے نہیں بلکہ فرضیت رمضان کے بعد عاشوراء کے روزہ کی فرضیت معدوم ہوئی ہے۔

۱۵۰..... بَابُ فَضِيْلَةِ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَ تَحَرِّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُ لِفَضْلِهِ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ خَلَا صِيَامَ رَمَضَانَ

عاشوراء کے روزے کی فضیلت اور رمضان المبارک کے روزوں کے سوا باقی دنوں کے روزوں پر اس کی فضیلت کی بنا پر نبی کریم ﷺ کا اس روزے کا اہتمام کرنا

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي يَزِيْدَ، وَ أَتْقَنْتُهُ مِنْهُ ۔ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْماً يَتَحَرّٰى فَضْلَهُ إِلَّا عَاشُوْرَاءَ، وَ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ .

”جناب عبید اللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے روزے کے سوا کسی روزے کی فضیلت کا اہتمام کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھا ہو اور اس ماہ رمضان کے روزوں کا۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عاشوراء کا روزہ مستحب عمل ہے۔ اس کا استحباب اور فضیلت ہنوز باقی ہے اور رسول اللہ ﷺ اس روزہ کی فرضیت متروک ہونے کے باوجود، اس روزہ کا اہتمام کرتے رہے ہیں۔

۱۵۱..... بَابُ ذِكْرِ تَكْفِيرِ الذُّنُوْبِ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ

عاشوراء کے روزے سے گناہوں کی بخشش کا بیان

وَالْبَيَانِ أَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ يَتَقَدَّمُ الْفِعْلَ، الشَّيْءُ يَكُوْنُ بَعْدَهُ، فَيُكَفِّرُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الذُّنُوْبَ، تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ، لَا كَمَا يَتَوَهَّمُ مَنْ خَالَفَنَا فِيْ تَقْدِيْمِ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَبْلَ الْحِنْثِ، وَ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ الْمَرْءُ عَمَلاً صَالِحًا يُكَفِّرُ ذَنْباً يَكُوْنُ بَعْدَهُ .

اور اس بات کا بیان کہ نیک عمل کسی بعد والی چیز کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔ لہٰذا نیک عمل بعد میں واقع ہونے والے گناہوں کی بخشش کا باعث بنتا ہے۔ قسم توڑنے سے پہلے اس کا کفارہ دینے کے مسئلے میں ہمارے مخالفین کے موقف کے

(۲۰۸۶) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۲۰۰۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۳۲/۱۳۱۔ سنن النسائی: ۲۳۷۲۔ مسند احمد: ۲۲۲/۱۔ مسند الحمیدی: ٤٨٤۔

خلاف جو خیال کرتا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ آدمی کے پیشگی نیک اعمال بعد والے گناہوں کا کفارہ بنیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ۔ وَ هُوَ ابْنُ جَرِيرٍ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْبَدٍ۔ هُوَ الزِّمَانِيُّ..........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ إِنِّيْ لَأَحْسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ، وَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنِّيْ لَأَحْسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَ الَّتِيْ بَعْدَهُ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَ الَّتِيْ بَعْدَهُ، فَدَلَّ أَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ قَدْ يَتَقَدَّمُ الْفِعْلَ، فَيَكُوْنُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الْمُتَقَدِّمُ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ بَعْدَهُ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عاشوراء کے دن کے بارے میں، میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنے گا اور عرفہ کے دن کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کی مغفرت کا سبب بنے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نیک عمل کبھی فعل سے متقدم بھی ہوتا ہے۔ اس طرح سابقہ نیک عمل آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

فوائد :......۱۔ اس حدیث میں عاشوراء کے دن اور عرفہ کے دن کے روزوں کی فضیلت کا بیان ہے کہ ان روزوں سے صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں، لہٰذا ان روزوں کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں (حدیث الباب دلیل ہے کہ) عرفہ کا روزہ عاشوراء کے روزہ سے افضل ہے روزہ عاشوراء کے اس فضیلت کی حکمت کیا ہے۔ اس حکمت کے بارے یہ قول منقول ہے کہ عاشوراء کا روزہ موسیٰ علیہ السلام اور عرفہ کا روزہ نبی ﷺ کی طرف منسوب ہے، اس نسبت کی وجہ سے عرفہ کا روزہ افضل ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۲/ ۲۹۲)

۱۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْأُمَّهَاتِ إِرْضَاعَ الْأَطْفَالِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ تَعْظِيْماً لِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ. فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ

عاشوراء کے دن کی عظمت کے لیے ماؤں کا اپنے بچوں کو عاشوراء کے دن دودھ نہ پلانا مستحب ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو، کیونکہ میرا دل خالد بن ذکوان کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔

(۲۰۸۷) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام، حدیث: ۱۱۶۲۔ سنن ابی داود: ۲۴۲۵۔ سنن ترمذی: ۷۴۹، ۷۵۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۳۰، ۱۷۳۸۔ مسند احمد: ۵/۲۹۶۔

۲۰۸۸۔ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِيْ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ، مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدُ نَصُوْمُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ، وَنَذْهَبُ بِهِمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكٰى أَحَدُهُمْ، أَعْطَيْنَاهُ إِيَّاهُ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ .

''حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے اردگرد کی انصاری بستیوں میں پیغام بھیجا کہ جس شخص نے روزے کی حالت میں صبح کی ہے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے اور جس نے بغیر روزہ رکھے صبح کی ہے تو وہ باقی دن (روزے دار کی حیثیت سے) مکمل کرے تو ہم اس کے بعد اس دن روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے۔ ہم انہیں مسجد میں لے جاتے اور انہیں روئی سے کھلونے بنا دیتے۔ جب ان میں سے کوئی ایک (بھوک کی وجہ سے) روتا تو ہم اسے وہی کھلونا دے دیتے حتی کہ افطاری کا وقت ہوتا (تو اسے دودھ دیتے)۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ فرضیت رمضان سے قبل عاشوراء کے روزہ کا حکم وجوبی تھا، پھر فرضیت رمضان کی وجہ سے اس روزہ کی فرضیت معدوم ہوگئی۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ بچوں کو نیک کاموں کی مشق کرانا اور انہیں عبادات کا عادی بنانا درست ہے، لیکن وہ ان اعمال کے مکلف نہیں ہوتے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٢٥)

۲۰۸۹۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، حَدَّثَنَا غُلَيْلَةُ بِنْتُ أُمَيْنَةَ أَمَةِ اللّٰهِ وَهِيَ بِنْتُ رُزَيْنَةَ۔ قَالَتْ: قُلْتُ لِأُمِّي: أَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَتْ: كَانَ يُعَظِّمُهُ، وَيَدْعُو بِرُضَعَائِهِ وَرُضَعَاءِ فَاطِمَةَ فَيَتْفُلُ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَيَأْمُرُ أُمَّهَاتَهُنَّ أَلَّا يُرْضِعْنَ إِلَى اللَّيْلِ .

''غلیلہ بنت امینہ امۃ اللہ بنت رزینہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عاشوراء کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''آپ اس دن کی تعظیم کرتے تھے۔ آپ اپنے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شیر خوار بچوں کو بلاتے اور ان کے منوؤں میں اپنا لعاب مبارک ڈالتے اور ان کی ماؤں کو حکم دیتے کہ انہیں شام تک دودھ نہ پلائیں۔''

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ وَهٰذَا مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ

(۲۰۸۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم الصبیان، حدیث: ۱۹۶۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب من اکل فی عاشوراء، حدیث: ۱۱۳۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۱۱.

(۲۰۸۹) اسناده ضعیف: مسند ابی یعلی: ۔ معجم کبیر طبرانی: ۔ مجمع الزوائد: ۱۸۶/۳.

الْحَدِيْثِ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا..........

عُلَيْلَةُ بِنْتُ الْكُمَيْتِ الْعَتَكِيَّةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمِّي أُمَيْنَةَ . بِمِثْلِهِ، وَ زَادَ: فَكَانَ اللّٰهُ يَكْفِيهِمْ . قَالَ: وَ كَانَتْ أُمُّهَا خَادِمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا: رُزَيْنَةُ .

''حضرت عُلیلہ بنت کمیت عتکیہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ امینہ کو سنا، اوپر والی حدیث کی مثل روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ ہے۔ ''تو اللہ تعالیٰ ان شیر خوار بچوں کو کافی ہو جاتا تھا۔'' جناب مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کی خادمہ تھیں جنہیں رزینہ کہا جاتا تھا۔''

۱۵۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

عاشوراء کے روزے کے حکم کا بیان

إِنْ أَصْبَحَ الْمَرْءُ غَيْرَ نَاوٍ لِلصِّيَامِ، غَيْرَ مُجْمِعٍ عَلَى الصِّيَامِ مِنَ اللَّيْلِ . وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ ((لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّا يُجْمِعُ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ)) صَوْمَ الْوَاجِبِ دُوْنَ صَوْمِ التَّطَوُّعِ .

اگرچہ آدمی نے روزے کی نیت سے صبح نہ کی ہو اور نہ رات کے وقت روزے کی پختہ نیت کی ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''جس شخص نے رات کے وقت روزے کی پختہ نیت نہ کی تو اس کا روزہ نہیں ہوگا'' سے آپ کی مراد فرضی روزہ ہے، نفلی روزہ مراد نہیں۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: ((أَصُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هٰذَا؟)) فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ . وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا . قَالَ: ((فَأَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا))، وَ أَمَرَهُمْ أَنْ يُؤَذِّنُوْا أَهْلَ الْعُرُوْضِ أَنْ يُتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ ذٰلِكَ .

''حضرت محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کے دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ کچھ نے کہا: جی ہاں رکھا ہے۔ اور کچھ افراد نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم آج کا باقی دن روزہ مکمل کرو۔ اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ مدینہ منورہ کے مضافات میں واقع بستیوں کو بھی اطلاع کر دیں کہ وہ باقی دن (روزہ رکھ کر) پورا کریں۔''

(۲۰۹۰) اسناده ضعيف: مسند ابى يعلى: ـ معجم كبير طبرانى: ـ مجمع الزوائد: ۳/۱۸۶.

(۲۰۹۱) سنن نسائى، كتاب الصيام، باب اذا طهرت الحائض او قدم المسافر......، حديث: ۲۳۲۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۳۵۔ مسند احمد: ٤/۳۸۸۔ صحيح ابن حبان: ۳۶۰۸.

۱۵۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ بَعْضِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ
عاشوراء کے دن کے بعض حصے کا روزہ رکھنے کے حکم کا بیان

إِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْمَرْءُ بِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يَّطْعَمَ. وَ الْفَرْقُ فِي الصَّوْمِ بَيْنَ عَاشُوْرَاءَ وَ بَيْنَ غَيْرِهِ، إِذْ صَوْمُ بَعْضِ يَوْمٍ لَا يَكُوْنُ صَوْمًا فِيْ غَيْرِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، لِمَا خَصَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَأَمَرَ بِصَوْمِ بَعْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ إِنْ كَانَ الْمَرْءُ قَدْ طَعِمَ أَوَّلَ النَّهَارِ.

جبکہ آدمی کو کھانے سے پہلے عاشوراء کے دن کا علم نہ ہوا ہو۔ عاشوراء کے دن اور دوسرے دنوں کے روزے میں فرق ہے کیونکہ عاشوراء کے علاوہ کسی دن کے کچھ حصے کا روزہ، روزہ نہیں بن سکتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عاشوراء کے دن کو اس کے لیے مخصوص فرمایا ہے۔ لہٰذا آپ نے عاشوراء کے بقیہ دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اگرچہ آدمی صبح کے وقت کھانا بھی کھا چکا ہو۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا.......... سَلَمَةُ وَ هُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ: أَذِّنْ فِيْ قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ: ((أَنْ مَّنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَ مَن لَّمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ.))

”حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلم قبیلے کے ایک شخص سے کہا: ”اپنی قوم میں یا لوگوں میں عاشوراء کے دن اعلان کردو: ”جس شخص نے کھانا کھالیا ہے وہ بقیہ دن روزہ رکھے اور جس نے کھانا نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔“

۲۰۹۳۔ خَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ، وَ أَسْمَاءَ بْنِ حَارِثَةَ وَ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)).

”حضرت ابوسعید خدری، محمد بن صیفی انصاری، عبداللہ بن منہال خزاعی کی اپنے چچا سے روایت، اسماء بن حارثہ اور حضرت عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہم کی روایات اسی مسئلہ کے متعلق ہیں۔ میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔“

فوائد:......۱۔ رمضان کے روزوں کے لیے رات کے وقت نیت کرنا لازم ہے۔ لیکن نفل روزوں کے لیے رات

(۲۰۹۲) صحیح بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ما کان یبعث النبی ﷺ من الامراء، حدیث: ۷۲۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب من اکل فی عاشوراء فلیکف ......، حدیث: ۱۱۳۵۔ سنن نسائی: ۲۳۲۳۔ مسند احمد: ۴/ ۵۰۔ سنن الدارمی: ۱۷۶۱.

(۲۰۹۳) الصحیحة: ۲۶۲۴.

کو نیت کرنا شرط نہیں، بلکہ دن کے وقت نیت کر لی جائے تب بھی نفلی روزہ کا اہتمام جائز ہے۔

۲۔ احادیث الباب دلیل ہے کہ رمضان کی فرضیت سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا، اور اسے ترک کرنے کی رخصت نہیں تھی، پھر فرضیت رمضان کے بعد عاشوراء کے روزہ میں تخفیف کی گئی اور اس کی فرضیت ساقط قرار پائی۔

۱۵۵..... بَابُ ذِكْرُ التَّخْيِيْرِ بَيْنَ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَإِفْطَارِهِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ الْاَمْرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَمْرُ نَدْبٍ وَّاِرْشَادٍ وَّفَضِيْلَةٍ

عاشوراء کا روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ عاشوراء کے دن کے روزے کا حکم استحباب، راہنمائی اور فضیلت کے لیے ہے

٢٠٩٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُوْ عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ. خَبَرُ عَائِشَةَ وَ مُعَاوِيَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج عاشوراء کا دن ہے تو جو شخص چاہے وہ اس دن کا روزہ رکھ لے اور جو شخص چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔'' حضرت عائشہ اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی روایات اسی مسئلہ کے متعلق ہیں۔

فوائد :......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کی فرضیت سے قبل مستحب تھا، فرض نہیں تھا، درست نہیں، کیونکہ عاشوراء کے روزہ میں اختیار فرضیت رمضان کے بعد دیا گیا ہے۔

۱۵۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يُّصَامَ قَبْلَ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا مُّخَالَفَةً لِّفِعْلِ الْيَهُوْدِ فِيْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

عاشوراء کے دن میں یہودیوں کے روزے کی مخالفت کے لیے عاشوراء سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنے کے حکم کا بیان

٢٠٩٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ.........

ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(٢٠٩٤) صحيح بخارى، كتاب الصوم، باب صوم يوم عاشوراء، حديث: ٢٠٠٠، ١٨٩٢ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، حديث: ١٢١/ ١١٢٦.

(٢٠٩٥) اسناده ضعيف: ابن ابی لیلی کا حافظہ خراب تھا۔ تاہم موقوفا صحیح ہے۔ مسند احمد: ١/ ٢٤١ـ مسند الحميدى: ٤٨٥ـ سنن كبرىٰ بيهقى: ٤/ ٢٨٧.

((صُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ خَالِفُوْا الْيَهُوْدَ، صُوْمُوْا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْماً.))

نے فرمایا: ”عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔“

١٥٧..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ مِنَ الْمُحَرَّمِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ماہ محرم کی نو تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے

٢٠٩٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا......... الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: اعْدُدْ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ يَوْمَ التَّاسِعِ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَأَصْبِحْ صَائِماً. قَالَ: قُلْتُ: أَكَذَاكَ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ؟ قَالَ: كَذَاكَ كَانَ يَصُوْمُ.

”جناب حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جبکہ وہ مسجد حرام میں اپنی چادر سے ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے، تو میں نے ان سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: گنتی کرتے رہو پھر جب تم محرم کی نو تاریخ کو صبح کرو تو روزہ رکھ لو۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد ﷺ اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: اسی طرح آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔“

٢٠٩٧ـ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ بِمِثْلِهِ، وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِيْ زَمْزَمَ.

”جناب جعفر بن محمد کی سند سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ زمزم کے قریب اپنی چادر کو تکیہ بنائے بیٹھے ہوئے تھے۔“

٢٠٩٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ.......... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ: هُوَ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے عاشوراء

(٢٠٩٦) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب اى يوم يصام عاشوراء، حديث: ١١٣٣ـ سنن ابى داود: ٢٤٤٦ـ سنن كبرىٰ نسائى: ٢٨٧٣ـ مسند احمد: ٢٤٦/١.

(٢٠٩٧) سنن ترمذى، كتاب الصوم، باب ما جاء فى عاشوراء اى يوم هو، حديث: ٧٥٤ـ وانظر الحديث السابق.

(٢٠٩٨) تقدم تخريجه برقم: ٢٠٩٦.

يَوْمُ التَّاسِعِ . قُلْتُ: كَذٰلِكَ صَامَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

کے دن کے بارے میں فرمایا: ''وہ نو تاریخ کا دن ہے۔'' میں نے عرض کیا: کیا محمد ﷺ اسی طرح (نو تاریخ کا) روزہ رکھتے تھے؟''

فوائد :......ا۔ شافعی، اصحاب شافعی، احمد اور اسحٰق کا موقف ہے کہ نو اور دس محرم دو دن کا روزہ رکھنا مستحب فعل ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے دس محرم کا روزہ رکھا اور نو محرم کے روزے کی نیت کی، لہٰذا دونوں دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۲)

۲۔ دس کے روزے کے ساتھ نو کے روزہ کی نیت میں یہود کی مخالفت مقصود ہے، لہٰذا نو محرم کا روزہ ساتھ ملانے سے عاشوراء کے روزہ کی فضیلت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور مخالفت بھی۔

۱۵۸..... بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ تَكْفِيرِ الذُّنُوبِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ عرفہ کے دن کی فضیلت اور اس سے گناہوں کی بخشش کا بیان

۲۰۹۹۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَوْمُ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَ السَّنَةَ الْمُقْبِلَةَ)) أَمْلَيْتُهُ فِي بَابِ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث کہ عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔'' میں عاشوراء کے باب میں لکھوا چکا ہوں۔''

فوائد:......مکرر ۲۰۸۸۔

۱۵۹..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ مروی حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے کی ممانعت میں ذکر ہوئی ہے

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الثَّعْلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَوْمُ عَرَفَةَ وَ يَوْمُ

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور تشریق کے

(۲۰۹۹) تقدم تخریجه برقم: ۲۰۸۸.

(۲۱۰۰) اسناده صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق، حدیث: ۲۴۱۹۔ سنن ترمذی: ۷۷۳۔ سنن نسائی: ۳۰۰۷۔ مسند احمد: ۴/۱۵۲.

النَّحْرِ وَ أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَ هِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَّ شُرْبٍ .)) حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ نِ اللَّخْمِيِّ ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ .

دن ہم اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور وہ کھانے پینے کے دن ہیں۔"

فوائد :......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے، درست نہیں کیونکہ یہ روایت مجمل ہے اور مفسر روایات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے لہٰذا ان روایات میں تطبیق یوں ہوگی، کہ میدان عرفات میں عرفہ کے دن روزہ چھوڑنا روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ یہ حجاج کرام کے اجتماع کا دن ہے اور اس دن مناسک حج کی ادائیگی کے لیے بے روزہ ہونا افضل ہے تاکہ تمام مناسک احسن انداز سے ادا کیے جاسکیں۔

۱۶۰..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ مُّفَسِّرٍ لِّلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا

گزشتہ دو مجمل روایات کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَرِهَ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ لَا غَيْرِهِ، وَ فِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَ السَّنَةَ الْمُسْتَقْبِلَةَ بِغَيْرِ عَرَفَاتٍ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے عرفات کے مقام پر عرفہ کے دن روزہ رکھنے کو ناپسند کیا ہے۔ عرفات کے علاوہ علاقوں میں منع نہیں کیا۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا یہ فرمان "عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے" یہ فرمان عرفات کے علاوہ علاقوں کے لیے ہے۔

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دِحْيَةَ حَوْشَبُ بْنُ عُقَيْلٍ نِ الْجُرْمِيُّ ، حَدَّثَنَا الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے مقام پر عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔"

(۲۱۰۱) اسنادہ ضعیف : مہدی العبدی راوی مجہول ہے۔ الضعیفۃ : ۴۰۴۔ سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم یوم عرفہ، حدیث : ۲۴۴۰۔ سنن کبری نسائی : ۲۸۴۳۔ سنن ابن ماجہ : ۱۷۳۲۔ مسند احمد : ۲/۳۰۴.

۱۶۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِفْطَارِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقْوِياً بِالْفِطْرِ عَلَى الدُّعَاءِ. إِذِ الدُّعَاءُ يَوْمَ عَرَفَةَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ أَوْ مِنْ أَفْضَلِهِ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اور دعا کے لیے قوت وطاقت کو جمع کرنے کے لیے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ عرفہ کے دن کی دعا سب دعاؤں سے افضل واعلیٰ ہے یا افضل دعاؤں میں سے ایک ہے۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی والدہ محترمہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں روزہ نہیں رکھا تھا۔ آپ کے پاس دودھ لایا گیا تو آپ نے نوش فرمالیا۔''

فوائد :......۱۔ شافعی، مالک، ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ حاجی کے لیے عرفات میں عرفہ کے دن کا روزہ نہ رکھنا مستحب فعل ہے اور یہی مذہب راجح ہے۔ (شرح النووی: ۱۱۸)

۲۔ عرفہ میں موقوف کرنے والا عرفہ کا روزہ چھوڑ دے۔ یہ بہتر عمل ہے۔

۳۔ سواری پر وقوف کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

عشرہ ذوالحجہ میں نبی کریم ﷺ کے روزہ نہ رکھنے کا بیان

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ. وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ: قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ نہیں رکھا۔'' جناب ابوبکر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان

(۲۱۰۲) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۶/۳۳۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۹۶ و له طريق اخر سياتی برقم: ۲۸۲۸.

(۲۱۰۳) صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب صوم عشر ذی الحجة، حدیث: ۱۱۷۶۔ سنن ابی داود: ۲۴۳۹۔ سنن ترمذی: ۷۵۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۲۹۔ مسند احمد: ۶/۱۹۰.

قَطُّ .

کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشرۂ ذوالحجہ میں کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

فوائد :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالحجہ کے پہلے نو دن کے روزے چھوڑنا افضل اور ان دنوں کے روزے رکھنا مکروہ ہیں، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے، کیونکہ ان دنوں کے روزے افضل ہیں کیونکہ نبی ﷺ ان دنوں کے روزوں کا اہتمام کرتے تھے۔ زوج نبی ﷺ روایت کرتی ہیں: ﴿كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ﴾. رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کے نو دن عاشوراء اور ہر مہینے کے تین دن روزہ رکھتے تھے۔ (ابو داؤد: ٢٤٣٧ ـ صحیحه الالبانی)

١٦٣..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ لَهَا بَعْضَ أَعْمَالِ التَّطَوُّعِ وَ إِنْ كَانَ يَحُثُّ عَلَيْهَا، وَ هِيَ خَشْيَةٌ أَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ مَعَ اسْتِحْبَابِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفَّفَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ

اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ بعض نفلی کام ترک کر دیتے تھے اگرچہ آپ ان کی ترغیب بھی دلاتے تھے۔ اور ڈر یہ تھا کہ کہیں وہ فعل مسلمانوں پر فرض نہ کر دیا جائے، جبکہ نبی کریم ﷺ لوگوں پر فرائض میں تخفیف کرنا پسند فرماتے تھے۔

٢١٠٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ...........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ وَ هُوَ يُحِبُّ أَنْ يَّفْعَلَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَّسْتَنَّ بِهِ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ . وَ كَانَ يُحِبُّ مَا خَفَّ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل ترک کر دیتے حالانکہ آپ اسے کرنا پسند فرماتے تھے، آپ اس ڈر سے ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اس پر باقاعدگی سے عمل کرنے لگیں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور آپ کو لوگوں پر خفیف اور آسان فرائض پسندیدہ تھے۔“

فوائد :......١۔ رسول اللہ ﷺ کئی پسندیدہ اعمال کو محض اس لیے ترک کر دیتے کہ یہ اعمال امت پر فرض نہ ہو جائیں اور ان کے لیے مشقت کا باعث نہ بنیں۔

٢۔ رسول اللہ ﷺ امت کے حق میں انتہائی شفیق اور ان کے معاملات کے بارے میں فکر گیر رہتے تھے۔

(٢١٠٤) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل، حدیث: ١١٢٨ ـ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ٧١٨ ـ صحیح ابن حبان: ٣١٢.

۱۲۴...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّ إِفْطَارِ يَوْمٍ، وَ الْإِعْلَامِ بِأَنَّهُ صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا مستحب ہے اور اس بات کی اطلاع کہ یہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے روزوں کی کیفیت ہے

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مُجْتَهِدًا، فَزَوَّجَنِي أَبِي، ثُمَّ زَارَنِي، فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَيْفَ تَجِدِيْنَ بَعْلَكِ؟ فَقَالَتْ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ وَ لَا يُفْطِرُ. قَالَ: فَوَقَعَ بِي أَبِي، ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَلْتَهَا، فَلَمْ أُبَالِ مَا قَالَ لِي مِمَّا أَجِدُ مِنَ الْقُوَّةِ وَ الْاِجْتِهَادِ إِلَى أَنْ بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لٰكِنِّي أَنَامُ وَ أُصَلِّي وَ أَصُوْمُ وَ أُفْطِرُ، فَنَمْ وَ صَلِّ وَ أَفْطِرْ، وَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، صُمْ يَوْمًا وَ أَفْطِرْ يَوْمًا، وَ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ.)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: ((اقْرَأْهُ فِي خَمْسَ عَشَرَةَ.)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ حُصَيْنٌ، فَذَكَرَ لِي مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبادت میں سخت محنت کرنے والا شخص تھا۔ تو میرے والد گرامی نے میری شادی کر دی۔ پھر وہ مجھے ملنے کے لیے آئے تو میری بیوی سے پوچھا:'' تم نے اپنے خاوند کو کیسے پایا؟ اس نے جواب دیا:'' وہ بڑے اچھے نیک مرد ہیں جو نہ رات کو سوتے ہیں، نہ دن کو روزہ چھوڑتے ہیں۔ کہتے ہیں: میرے والد صاحب نے مجھے سخت ڈانٹ پلائی، پھر کہا: میں نے تیری شادی ایک مسلمان شریف عورت کے ساتھ کی ہے اور تم نے اسے حقوقِ زوجیت سے محروم کر رکھا ہے۔ لیکن میں نے اپنی عبادت میں قوت و محنت کی وجہ سے والد صاحب کی باتوں کی پروا نہ کی حتی کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔ تو آپ نے فرمایا: ''لیکن میں تو سوتا بھی ہوں اور (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں۔ روزے بھی رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں۔ اس لیے تم بھی (رات کو) سویا بھی کرو اور نماز بھی پڑھ لیا کرو۔ روزے رکھنے میں ناغہ بھی کیا کرو۔ اور ہر مہینے تین دن روزے رکھ لیا کرو۔'' تو میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ عمل کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ لیا کرو۔ ایک دن روزہ

(۲۱۰۵) صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فی کم یقرأ القرآن، حدیث: ۵۰۵۲۔ سنن نسائی: ۲۳۹۱، ۲۳۹۲۔ مسند احمد: ۲/۱۵۸ من طریق مجاهد.

بَـلَـغَ سَبْعاً ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً ، وَ لِكُلِّ شِـرَّ ةٍ فَتْرَةٌ ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلٰى سُنَّتِىْ ، فَـقَـدِ اهْتَـدٰى ، وَ مَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَـقَـدْ هَـلَكَ .)) فَـقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لِأَنْ أَكُوْنَ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لِىْ مِثْـلُ أَهْـلِـىْ وَ مَـالِىْ ، وَأَنَا الْيَوْمَ شَيْخٌ قَدْ كَبِـرْتُ وَ ضَـعُـفْـتُ ، وَ أَكْـرَهُ أَنْ أَتْرُكَ مَا أَمَـرَنِـىْ بِـهٖ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو اور قرآن مجید ہر مہینے میں ختم کر لیا کرو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ عمل کرنے کی طاقت و ہمت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پندرہ دن میں قرآن مجید ختم کر لیا کرو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ جناب مجاہد کہتے ہیں: '' آپ نے سات دن میں قرآن ختم کرنے کا مشورہ و ہدایت کی پھر آپ نے فرمایا: ''بے شک ہر عمل کا شوق اور رغبت ہوتی ہے اور ہر رغبت و شوق کے لیے سستی ہوتی ہے۔ تو جس شخص کی سستی و کمزوری سنت نبوی کے مطابق ہوئی تو وہ ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس کی سستی کسی دوسرے سبب سے ہوئی تو وہ ہلاک ہو گیا'' تو حضرت عبداللہ کہتے ہیں ''اگر میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا تو مجھے یہ بات میرے گھر والوں اور مال و دولت جیسی نعمتوں کے حصول سے زیادہ محبوب ہوتی اور میں آج بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہوں۔'' اور میں وہ عمل ترک کرنا ناپسند کرتا ہوں جس کا حکم مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا۔''

١٦٥..... بَابُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ صَوْمَ يَوْمٍ وَّ فِطْرَ يَوْمٍ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَ أَحَبُّهُ إِلَى اللّٰهِ وَ أَعْدَلُهُ

اس بات کا بیان کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل، پسندیدہ اور عدل پر مبنی روزے ہیں

٢١٠٦۔ حَـدَّثَـنَـا عَبْـدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَمْلٰى مِنْ أَصْلِهٖ ، حَدَّثَنِىْ أَبِىْ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ ، عَنْ أَبِىْ عَيَّاضٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور روزوں کے متعلق

(٢١٠٦) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر، حدیث: ١٩٢/ ١١٥٩۔ سنن نسائی: ٢٣٩٦۔ مسند احمد: ٢/٢٠٥، ٢٢٥۔

الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) . قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) . قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) . قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: ((صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَّ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) . قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ صَوْمُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا)) .

سوال کیا، آپ نے فرمایا: ''ہر مہینے ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا اجر بھی ملے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ''ہر مہینے دو دن روزہ رکھا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا اجر و ثواب بھی ملے گا۔'' میں نے عرض کیا: بلاشبہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب بھی مل جائے گا۔ میں نے پھر کہا: میں اس سے زیادہ کی ہمت وطاقت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: چار روزے رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب بھی ملے گا۔ انہوں نے کہا: بے شک میں اس سے زیادہ عمل کی طاقت وقوت پاتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔''

۲۱۰۷۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ، ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: ((صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ)) . وَ فِيْ خَبَرِ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عمدہ اور متعدل روزے ہیں۔''

۲۱۰۸۔ ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ صَوْمُ دَاوُدَ)) . خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِيْ كِتَابِ (الْكَبِيْرِ) .

''افضل ترین روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ میں نے ان روایات کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔''

فوائد:......ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑنا روزوں کی افضل قسم ہے۔(المغنی: ٦/ ١٩٩)

۲۔ ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا امت کے ساتھ نرمی اور شفقت کا بیان ہے اور امت کو ان اعمال کو اختیار

(٢١٠٧) سيأتي برقم: ٢١١٠.

(٢١٠٨) سنن ترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في سرد الصوم، حديث: ٧٧٠.

کرنے کی نصیحت ہے۔ اور امت کو ان اعمال کو اختیار کرنے کی نصیحت ہے، جو اس پر دوام کی طاقت رکھتے ہوں۔ دوام کی طاقت رکھتے ہوں اور عبادات میں تعمق و بے جا کثرت کی ممانعت ہے کہ اس سے وہ اکتاہٹ اور ان عبادات کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ (شرح النووی: ۸/ ۳۹)

۳۔ بہترین نفلی روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ ترک کرنا ہے۔ اس کے علاوہ افضل روزوں کی کوئی اور قسم نہیں۔

۴۔ بغیر ناغہ کے مسلسل روزے رکھنا ممنوع ہے اور ہمیشہ روزوں کا اہتمام کرنے سے اجر وثواب نہیں ملتا اور نہ ہی ایسے روزے قبول ہوتے ہیں۔

۵۔ رخصت کو اختیار کرنا ایسی عزیمت کو اختیار کرنے سے بہتر ہے جس میں رخصت دی گئی ہو۔

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَبَّرَ أَنَّ صِيَامَ دَاوُدَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَ أَفْضَلُهُ، وَ أَحَبُّهُ إِلَى اللّٰهِ

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ داؤد علیہ السلام کے روزے سب سے معتدل، افضل ترین اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں

إِذْ صَائِمُ يَوْمٍ، مُفْطِرُ يَوْمٍ، يَكُوْنُ مُؤَدِّياً لِحَظِّ نَفْسِهِ وَ عَيْنِهِ وَ أَهْلِهِ أَيَّامَ فِطْرِهِ، وَ لَا يَكُوْنُ مُضَيِّعاً لِحَظِّ نَفْسِهِ وَ عَيْنِهِ وَ أَهْلِهِ

کیونکہ ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن ناغہ کرنے والا، ناغے والے دن اپنی جان، آنکھ اور گھر والوں کا حق ادا کرتا ہے اور اس طرح وہ اپنی جان، آنکھ اور اپنے گھر والوں کے حقوق کو ضائع نہیں کرتا۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ وَ أُصَلِّي اللَّيْلَ، قَالَ: وَ إِمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَ إِمَّا لَقِيَهُ، فَقَالَ: ((أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ وَ لَا

"حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں: یا تو آپ نے مجھے بلانے کے لیے کسی کو بھیجا، یا میں آپ کو ملا تو آپ نے

(۲۱۰۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب حق الاهل فی الصوم، حدیث: ۱۹۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر، حدیث: ۱۸۶/ ۱۱۵۹۔ سنن ترمذی: ۷۷۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۰۶۔ سنن نسائی: ۲۴۰۳۔ مسند احمد: ۲/ ۱۹۵۔

تُفْطِرُ، وَ تُصَلِّي اللَّيْلَ ؟ فَلا تفعَلْ، فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا، وَ لِنَفْسِكَ حَظًّا، وَلِأَهْلِكَ حَظًّا، فَصُمْ، وَ أَفْطِرْ، وَ صَلِّ، وَ نَمْ، وَ صُمْ كُلَّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَ لَكَ أَجْرُ تِسْعَةَ)) . قَالَ: فَإِنِّي أَجِدُنِي أَقْوَى لِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ: ((فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ)) . قَالَ: وَ كَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: ((كَانَ يَصُوْمُ يَوْماً وَّ يُفْطِرُ يَوْماً، وَ لا يَفِرُّ إِذَا لاقٰى . قَالَ: مَنْ لِّيْ بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ؟ قَالَ عَطَاءٌ: فَلا أَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ)) . هٰذَا حَدِيْثُ الْبُرْسَانِيِّ . وَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ: إِنِّيْ أَصُوْمُ أَسْرُدُ، وَ قَالَ: فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ . وَ قَالَ: إِنِّيْ أَجِدُنِيْ أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ .

فرمایا: ”کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم مسلسل روزے رکھتے ہو اور پوری رات نماز پڑھتے ہو؟ تو ایسے مت کرو۔ کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی نصیب (حصہ) ہے۔ روزے رکھو اور ناغہ بھی کرو، رات کو نماز پڑھو اور سویا بھی کرو اور ہر دس دنوں میں ایک دن روزہ رکھا کرو اور تمہیں باقی نو دنوں کا اجر بھی ملے گا“ کہتے ہیں: بے شک میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تو داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ لیا کرو۔“ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! داؤد علیہ السلام کیسے روزے رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔ اور جب دشمن سے آمنا سامنا ہوتا تو بھاگتے نہیں تھے۔“ انہوں نے کہا: ”اے اللہ کے نبی! مجھے یہ شرف کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ جناب عطاء کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کیسے ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے ہمیشہ کے روزے رکھے اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا۔“ یہ حدیث برسانی کی ہے۔ جناب عبدالرزاق کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا: ”بے شک میں پے درپے روزے رکھتا ہوں“ اور کہا: ”یا تو آپ نے مجھے بلانے کے لیے کسی کو بھیجا:“ اور کہا: ”بے شک میں اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔“

١٦٧..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ دَاوُدَ كَانَ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ إِذَا كَانَ صَوْمُهُ مَا ذَكَرْنَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ داؤد علیہ السلام سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔ جبکہ ان کے روزوں کا معمول اس طرح تھا جیسا ہم نے بیان کیا ہے

٢١١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ، وَتَصُوْمُ النَّهَارَ))، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. وَقَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَيُفْطِرُ يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّهُ أَنْ يَطُوْلَ بِكَ الْعُمَرُ)). فَلَوَدِدْتُّ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ الرُّخْصَةَ الَّتِي أَمَرَنِي بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھے بلانے کے لیے) پیغام بھیجا۔ (میں حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا: ''کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم ساری رات نفل پڑھتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ وہ کہتے ہیں: تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے روزے رکھا کرو کیونکہ وہ سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار بندے تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔'' پھر فرمایا: ''بے شک تمہیں معلوم نہیں ہے شاید کہ تمہیں طویل عمر نصیب ہو۔'' وہ کہتے ہیں: اب میں خواہش کرتا ہوں کہ کاش میں نے وہ رخصت قبول کی ہوتی جس کا حکم مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑ نا نفلی روزوں کی افضل قسم ہے اور روزوں اور قیام اللیل کے انتخاب میں داؤد علیہ السلام زیادہ عبادت گزار تھے۔

۱۶۸..... بَابُ ذِكْرِ تَمَنِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِطَاعَةَ صَوْمِ يَوْمٍ وَّ إِفْطَارِ يَوْمَيْنِ

نبی کریم ﷺ کی ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن ناغہ کرنے کی استطاعت ملنے کی تمنا کا بیان

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَنَّا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَعْبَدٍ الزَّمَانِيُّ........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ: ((وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ''جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن ناغہ کرے اس کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا

(۲۱۱۰) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب حق الجسم فی الصوم، حدیث: ۱۹۷۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر، حدیث: ۱۸۲/۱۱۵۹۔ سنن نسائی: ۲۳۹۳۔ مسند احمد: ۱۸۸/۲.

(۲۱۱۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر، حدیث: ۱۱۶۲۔ سنن ابی داود: ۲۴۲۵۔ سنن نسائی: ۲۳۸۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۱۳ وتقدم طرفه برقم: ۲۰۸۷.

أَحَدٌ؟)) قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ)). قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: ((وَدِدْتُ أَنِّىْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ)).

کوئی شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ''اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ چھوڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ طریقہ حضرت داوٗد علیہ السلام کے روزوں کا ہے۔'' انہوں نے پوچھا: وہ شخص کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا: میری خواہش اور چاہت ہے کہ مجھے بھی اس کی طاقت نصیب ہو۔''

فوائد: ......۱۔ سارا سال دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑنا انسان کے بہت زیادہ مشقت کا باعث ہے کہ اس سے پیدا ہونے والے ضعف سے انسان بیوی کے حقوق اور دیگر عبادات ومعاملات میں سستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا افضل ہے۔

۲۔ وَدِدْتُ اَنِّی طُوِّقْتُ ذٰلِكَ. کے بارے میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا مفہوم ہے کہ میری خواہش ہے کہ میری امت کو اس عمل (ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن روزہ چھوڑنے) کی طاقت نصیب ہو۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کی بلکہ اس سے اکثر کی بھی طاقت رکھتے تھے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری وافطاری کے بغیر کئی کئی دن مسلسل روزہ رکھتے تھے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٧٩)

۱۶۹...... بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مُبَاعَدَةِ اللّٰهِ الْمَرْءَ يَصُوْمُ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا ذکر

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِىُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ۔ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ۔ عَنْ سُهَيْلٍ وَّ هُوَ ابْنُ أَبِىْ صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِىْ عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِىِّ.........

عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَصُوْمُ يَوْمًا عَبْدٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)).

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ بھی اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کی وجہ سے اس کا چہرہ جہنم کی آگ سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔''

(۲۱۱۲) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل الصوم فی سبیل الله، حدیث: ۲۸٤۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام فی سبیل الله......، حدیث: ۱۱۵۳۔ سنن ترمذی: ۱۶۲۳۔ سنن نسائی: ۲۲۵۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۱۷۔ مسند احمد: ۸۳/۳ مرفوعاً.

١٧٠..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ صَوْمَ الْيَوْمِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِنَّمَا بَاعَدَ اللّٰهُ صَائِمَهُ بِهِ عَنِ النَّارِ أَنَّهُ إِذَا صَامَهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ ، إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصاً .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ کی راہ میں رکھے جانے والے روزے سے اللہ تعالیٰ روزے دار کو جہنم کی آگ سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔ جبکہ روزے دار نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وہی اعمال قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے کیے جائیں۔

٢١١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ ، إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفاً)) .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ بھی اللہ کی رضا کے لیے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے اور جہنم کی آگ کے درمیان ستر سال کی دوری ڈال دیتا ہے۔''

فوائد:......١۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں (یہ احادیث دلیل ہیں کہ) نیکی کے تمام اعمال سے روزہ افضل ہے الا کہ روزہ کی وجہ سے دشمن سے آمنا سامنا ہونے کے وقت ضعف بدن کا خدشہ نہ ہو۔ (شرح ابن بطال : ٩/ ٦٢)

٢۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (احادیث الباب میں اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان ہے) اور یہ اس شخص کے حق میں افضل ہے جو روزہ سے تکلیف محسوس نہ کرے کسی کے حق میں کوتاہی نہ کرے اور روزہ کی وجہ سے قتال اور مہمات غزوہ میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔

٣۔ جہنم کی دوری سے مراد جہنم سے معافی ہے اور خریف سے مراد سال ہے۔ (شرح النووی : ٨/ ٣٣)

١٧١..... بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ صِيَامِ رَمَضَانَ بِصِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ، فَيَكُوْنُ كَصِيَامِ السَّنَةِ كُلِّهَا

رمضان المبارک کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان تو یہ روزے سارے سال کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے

٢١١٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ نِالدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

(٢١١٣) انظر الحديث السابق.

سُلَيْمَانَ، وَ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ.........

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتَّةَ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ)).

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سارے سال کے روزے رکھے ہیں۔''

۱۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ صِيَامَ رَمَضَانَ وَ سِتَّةَ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ يَكُوْنُ كَصِيَامِ الدَّهْرِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا أَوْ يَزِيْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَزَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے یہ اطلاع دی ہے کہ رمضان المبارک کے روزے اور شوال کے چھ روزے عمر بھر کے روزوں کی مانند ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا رکھا ہے یا اگر اللہ چاہے تو اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمِصْرِيَانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِيِّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، ....

عَنْ ثَوْبَانَ. أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ، وَ صِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذٰلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ، يَعْنِي رَمَضَانَ وَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ)).

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان المبارک کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہیں اور چھ دنوں کے روزے دو ماہ کے روزوں کے برابر ہوں گے۔ تو یہ رمضان المبارک اور اس کے بعد چھ دن کے روزے سال بھر کے روزے ہوں گے۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں شافعی، احمد، داؤد ظاہری اور ان کے موافقین کے مذہب کی صریح دلیل ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ شافعیہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے بعد شوال کے مسلسل چھ روزے رکھنا افضل ہیں لیکن تمام شوال متفرق روزے رکھنے

(۲۱۱۴) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال، حدیث: ۱۱۶۴۔ سنن ابی داود: ۲۴۳۳۔ سنن ترمذی: ۷۵۹۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۷۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۱۶۔ مسند احمد: ۴۱۷/۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۵۴۔

(۲۱۱۵) اسنادہ صحیح: سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام ستة ایام من شوال، حدیث: ۱۷۱۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۷۳۔ مسند احمد: ۲۸۰/۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۵۵۔

سے بھی یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ٥٦)

۳۔ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے سے سال کے روزہ کی فضیلت اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ ہر روزے کا ثواب دس گنا ہے اور رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر ہیں یوں پورے سال کا اجر ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

۱۷۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَ يَوْمِ الْخَمِيسِ، وَ تَحَرِّي صَوْمِهِمَا، اقْتِدَاءً بِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب ہے اور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ان دو روزوں کا اہتمام کرنا کرنا چاہیے

۲۱۱٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ سَوَاءِ الْخُزَاعِيِّ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيسِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔''

۱۷۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَ فِيهِ أُوحِيَ إِلَيْهِ، وَ فِيهِ مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سوموار کا روزہ رکھنا مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت اس دن ہوئی، اسی دن آپ کی طرف وحی بھیجی گئی اور اسی دن آپ کی وفات ہوئی

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ أَبُو مُوسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضاً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ، كُلُّهُمْ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ يَعْنِي..........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ

''حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران

(۲۱۱٦) صحیح لغیرہ: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی ﷺ، حدیث: ۲۳٦٦۔ من طریق اسحاق بهذا الاسناد۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی صوم الاثنین والخمیس، حدیث: ۷٤٥۔ سنن نسائی: ۲۳٦۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۳۹۔ من طریق ربیعة الجرشی عن عائشة رضی الله عنها.

(۲۱۱۷) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر، حدیث: ۱۹۸/ ۱۱٦۳۔ سنن ابی داود: ۲٤۲٦۔ مسند احمد: ٥/ ۳۰۳.

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَوْمُ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ؟ ((قَالَ: يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ، وَ يَوْمٌ أَمُوْتُ فِيْهِ)). هٰذَا حَدِيْثُ قَتَادَةَ. وَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: سَأَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ لَمْ يَذْكُرْ عُمَرَ. وَ قَالَ: فِيْهِ وُلِدْتُ، وَ فِيْهِ أُوْحِيَ إِلَيَّ.

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو پوچھا: ''اے اللہ کے نبی! سوموار کے دن کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن میری وفات ہوگی۔'' یہ حدیث قتادہ کی ہے۔ جناب وکیع کی روایت میں ہے: ''ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے: اور اس میں ہے: ''اس دن میں پیدا ہوا، اور اس دن میری طرف وحی کی گئی۔''

۲۱۱۸۔ وَ حَدِيْثُ شُعْبَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ، فَغَضِبَ وَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ، قَالَ: ((ذَاكَ يَوْمٌ - يَعْنِي الْاِثْنَيْنِ - وُلِدْتُ فِيْهِ، وَ بُعِثْتُ فِيْهِ، أَوْ قَالَ: أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ. وَ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ: سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْبَدِ نِ الزِّمَّانِيَّ.

امام شعبہ کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ سخت ناراض ہو گئے اور آپ سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''سوموار والے دن میری ولادت ہوئی اور اس دن مجھے نبوت عطا کی گئی یا فرمایا: ''اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔''

فوائد: ......ا۔ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب عمل ہے۔ کیونکہ ان دو دنوں کا روزہ رکھنا رسول اللہ ﷺ کا دائمی عمل تھا۔

۲۔ سوموار کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ اس دن نبی ﷺ کی پیدائش ہوئی اور اس دن آپ ﷺ پر وحی کا آغاز ہوا تھا۔ لہٰذا اس خوشی کے شکریہ کے طور پر روزہ رکھنا مستحب عمل ہے۔

۱۷۵..... بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ أَيْضًا، لِأَنَّ الْأَعْمَالَ فِيْهِمَا تُعْرَضُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا اس لیے بھی مستحب ہے کیونکہ ان دو دنوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ وَرَّاقُ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ

(۲۱۱۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر، حدیث: ۱۹۸/ ۱۱۶۳۔ سنن ابی داود: ۲٤۲٦۔ مسند احمد: ۵/ ۳۰۳.

عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ..........

عَنْ أُسَامَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ، وَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْأَعْمَالُ)).

''حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: ''ان دو دنوں میں اعمال (اللہ تعالیٰ کے سامنے) پیش کیے جاتے ہیں۔''

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ نِالسَّمَّانِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِيق كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ، يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَ يَوْمِ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدٌ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيَقُوْلُ: اتْرُكُوْا أَوْ أَرْجِئُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ فِيْ مُؤَطَّا مَالِكٍ مَوْقُوْفٌ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ وَ هُوَ فِيْ موطأ ابْنِ وَهْبٍ مَرْفُوْعٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں۔ سوموار اور جمعرات کے دن۔ لہٰذا ہر مومن کی بخشش ہو جاتی ہے، سوائے اس بندے کے جس کی اپنے بھائی سے دشمنی یا جھگڑا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ان دو کو رہنے دو یا انہیں مہلت دو حتی کہ (صلح کی طرف) لوٹ آئیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت مؤطا امام مالک میں موقوف بیان ہوئی ہے جبکہ مؤطا ابن وہب میں مرفوع صحیح بیان ہوئی ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہے کہ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب فعل ہے۔ کیونکہ اس دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ (عون المعبود: ۵/ ۳۱۶)

۱۷۶...... بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ إِعْطَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ صَائِمَ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مِنَ الشَّهْرِ

ہر مہینے ایک دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ایک دن کا روزہ رکھنے والے کو پورے مہینے کا ثواب عطا فرمانا

(۲۱۱۹) سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم یوم الاثنین والخمیس، حدیث: ۲۴۳۶۔ سنن کبری نسائی: ۲۷۹۴۔ سنن الدارمی: ۱۷۵۰۔ من طریق اخر عن اسامة رضی الله عنه.

(۲۱۲۰) صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی عن الشحناء، حدیث: ۳۶/ ۲۵۶۵۔ سنن ابی داود: ۴۹۱۶۔ سنن ترمذی: ۷۴۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۴۰۔ مسند احمد: ۲/۲۶۸۔ مسند الحمیدی: ۹۷۵.

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ أَنَّهُ لَا يُعْطِي بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرِ أَمْثَالِهَا إِذِ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبَيِّنُ عَنْهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ يُعْطِي بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّاحِدٍ جَزَاءَ شَهْرٍ تَامٍّ

اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (الانعام: ١٦٠) ''جو ایک نیکی لے کر آئے گا اسے دس گنا ثواب ملے گا'' سے یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا ثواب دس گنا سے زیادہ عطا نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کی وضاحت کرنے والے نبی مصطفیٰ ﷺ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک روزے کا ثواب پورے مہینے کے برابر عطا کرتا ہے۔

٢١٢١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ أَبِيْ عَيَّاضٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِّنَ الشَّهْرِ، وَ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)).

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے روزے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا اجر ملے گا۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مہینے کا ایک روزہ رکھنے سے بھی تمام مہینے کے روزوں کا اجر حاصل ہو جاتا ہے، لیکن آئندہ احادیث کی رو سے ہر مہینے کے تین روزے رکھنا افضل ہیں۔

١٧٧..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اسْتِحْبَابًا لَا إِيْجَابًا

ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم استحباب کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں

٢١٢٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ حَرْمَلَةَ۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَّا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَبَدًا، أَوْصَانِيْ بِصَلَاةِ الضُّحٰى، وَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی تھی، میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ ان شاء اللہ۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی

(٢١٢١) تقدم تخريجه برقم: ٢١٠٦.

(٢١٢٢) تقدم تخريجه برقم: ١٠٨٣، ١٢٢١.

وصیت کی تھی۔"

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ الْعَنْبَرِيَّ - عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنے، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے اور چاشت کی دو رکعت ادا کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔"

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں دو رکعت نماز چاشت، ہر مہینے کے تین روزوں اور سونے سے قبل وتر ادا کرنے کی ترغیب ہے اور اس شخص کے لیے اول رات میں وتر پڑھنا افضل ہے۔ جو رات کے پچھلے پہر بیدار نہ ہوسکتا ہو۔

(شرح النووی: ۳/ ۴۸)

۲۔ ہر مہینے کے تین روزے رکھنا واجب نہیں بلکہ مستحب فعل ہے۔

۱۷۸...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَمْرُ نَدْبٍ لَا أَمْرُ فَرْضٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں

۲۱۲۴۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْأَلَةِ الْأَعْرَابِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ، قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ صَوْمُ رَمَضَانَ))، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)).

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں اعرابی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کیا تھا، اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور رمضان کے روزے فرض ہیں، اس نے عرض کیا: "رمضان کے روزوں کے سوا کوئی اور روزے مجھ پر فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفلی روزے رکھو۔"

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا مِنْ بَنِيْ

عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي

"بنی عامر بن صعصعہ کے فرد جناب مطرف بیان کرتے ہیں کہ

(۲۱۲۳) تقدم تخریجه برقم: ۱۲۲۲. (۲۱۲۴) تقدم تخریجه برقم: ۳۰۶.

(۲۱۲۵) سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب، حدیث: ۲۲۳۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۳۹۔ مسند احمد: ۴/۲۲ وتقدم طرفه برقم: ۱۸۹۱.

الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ يَسْقِيهِ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ))، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((صِيَامٌ حَسَنٌ، صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ)).

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے انہیں پلانے کے لیے دودھ منگوایا تو جناب مطرف نے عرض کی: ''میں روزے سے ہوں۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''روزہ جہنم کی آگ سے بچاؤ کی ایسی ہی ڈھال ہے جیسی تم میں سے کسی شخص کی جنگ میں بچاؤ کی ڈھال ہوتی ہے۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بہترین روزے ہر مہینے کے تین روزے ہیں۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ ہر مہینے کے تین روزے واجب نہیں، بلکہ مستحب ہیں اور ہر مہینے تین روزوں کا حکم استحبابی حکم ہے، وجوبی نہیں۔

۱۷۹...... بَابُ ذِكْرِ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الصَّائِمِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ بِإِعْطَائِهِ أَجْرَ صِيَامِ الدَّهْرِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا

ہر مہینے تین دن روزہ رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا بیان کہ وہ ایک نیکی کا اجر دس گنا عطا کر کے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيُّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ. أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ شُعْبَةَ. وَفِي حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: ((صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَخْبَارُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِي هٰذَا الْمَعْنٰى خَرَّجْتُهُ فِي

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مہینے میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔'' یہ الفاظ جناب شعبہ کی روایت کے ہیں۔ اور جناب حماد بن زید کی روایت میں ہے: ''ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان المبارک کے روزے اگلے رمضان تک عمر بھر کے روزوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی اس معنی کی احادیث میں کتاب الکبیر میں بیان کر چکا ہوں۔ امام

(۲۱۲۶) تقدم طرفه برقم: ۲۰۸۷، ۲۱۱۱.

كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)). قَالَ: وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: ((فَإِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَاكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)). وَكَذَاكَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾.

صاحب فرماتے ہیں: ''حضرت ابوسلمہ کی حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پس ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے، پس اس طرح یہ عمر بھر کے روزوں کے برابر ہوں گے۔'' اسی طرح جناب ابوعثمان کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ''اور اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں بھی ہے ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (سورہ انعام: ۱۶۰) ''جو ایک نیکی لائے گا اسے دس گنا اجر ملے گا''

فوائد: ......۱۔ ہر مہینے کے تین روزے رکھنے سے سال بھر کے روزوں کا اجر وثواب حاصل ہوتا ہے اور تمام عمر یہ عمل کرنے سے عمر بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ مہینے میں تین دن روزہ رکھنے سے مہینے کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور یہ اجر مہینے کے کسی بھی دنوں کے روزے رکھنے سے حاصل ہو جائے گا۔ خواہ مسلسل تین دن روزے رکھے جائیں یا بلاتعیین وقفے سے ان پر عمل کیا جائے۔

۱۸۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامِ الْبِيْضِ مِنْهَا

ہر مہینے کے تین روزے ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) میں رکھنا مستحب ہے

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ..........

عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ؟ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: أَنَا شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِأَرْنَبٍ، وَقَالَ مَرَّةً: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بِأَرْنَبٍ، فَقَالَ الَّذِيْ جَاءَ بِهَا: إِنِّيْ رَأَيْتُهَا كَأَنَّهَا تَدْمَى، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا فَقَالَ لَهُمْ: ((كُلُوْا)). فَقَالَ

''جناب ابوحوتکیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''قاحہ والے دن ہمارے ساتھ کون حاضر تھا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس خرگوش کا گوشت لایا گیا۔ اور ایک مرتبہ کہا: ایک اعرابی خرگوش کا گوشت لے کر آیا۔'' تو جو شخص لے کر آیا تھا اس نے کہا: میں نے اسے دیکھا ہے گویا کہ اسے حیض کا خون آتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے کھانا شروع کیا

(۲۱۲۷) اسناده ضعيف: ابن الحوتکیہ راوی مجہول ہے۔ سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی موسی بن طلحه، حدیث: ۲۴۲۷، ۲۴۲۸۔ مسند احمد: ۵/ ۱۵۰۔ مسند الحمیدی: ۱۳۶.

رَجُلٌ: إِنِّي صَائِمٌ . قَالَ: ((وَ مَا صَوْمُكَ؟)) فَأَخْبَرَهُ . قَالَ: ((فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبِيْضِ الْغُرِّ؟)) قَالَ: وَ مَا هُنَّ ؟ قَالَ: ((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ)). وَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ بِمِثْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)) وَ بَيَّنْتُ أَنَّ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيْ ذَرٍّ قِصَّةَ الصَّوْمِ دُوْنَ قِصَّةِ الْأَرْنَبِ . وَ رَوٰى عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ الْقِصَّتَيْنِ جَمِيْعاً .

اور صحابہ سے فرمایا: تم بھی کھالو۔" ایک شخص نے عرض کیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے پوچھا: روزہ کیسے رکھتے ہو؟ تو اس نے بتایا (کہ فلاں فلاں دن روزہ رکھتا ہوں) آپ نے کہا: تم چمکدار وخوبصورت دنوں کا روزہ کیوں نہیں رکھتے؟ اس نے عرض کی: وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "ہر مہینے کے تین روزے تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھنا۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے اور میں نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روزوں کا قصہ سنا ہے اور خرگوش والا قصہ نہیں سنا۔ جبکہ ابن حوتکیہ نے دونوں قصے اکٹھے بیان کیے ہیں۔"

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ..........

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ .))

"جناب موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربذہ مقام پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم مہینے میں تین روزے رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھ لیا کرو۔"

۱۸۱..... بَابُ إِبَاحَةِ صَوْمِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ الشَّهْرِ مُبَادَرَةً بِصَوْمِهَا خَوْفَ أَنْ لَّا يُدْرِكَ الْمَرْءُ صَوْمَهَا أَيَّامَ الْبِيْضِ

ہر مہینے کے تین روزے مہینے کے شروع میں رکھنا جائز ہے اس ڈر سے کہ ممکن ہے کہ آدمی یہ تین روزے ایام بیض میں نہ پا سکے

(۲۱۲۸) اسناده حسن: سنن ترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم ثلاثة ايام من كل شهر، حديث: ۷٦۱۔ سنن نسائي: ۲٤۲٦۔ مسند احمد: ١٦٢/٥۔

٢١٢٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ، وَيَكُوْنُ مِنْ صَوْمِهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَخَبَرِ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، وَأَوْصٰى بِذٰلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَيَصُوْمُ أَيْضاً أَيَّامَ الْبِيْضِ، فَيُجْمَعُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ مَعَ صَوْمِ أَيَّامِ الْبِيْضِ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنٰى فِعْلِهِ وَمَا أَوْصٰى بِهِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ صَوْمِ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ مُبَادَرَةً بِهٰذَا الْفِعْلِ بَدَلَ صَوْمِ الثَّلَاثَةِ أَيَّامِ الْبِيْضِ إِمَّا لِعِلَّةٍ مِنْ مَرَضٍ، أَوْ سَفَرٍ، أَوْ خَوْفِ نُزُوْلِ الْمَنِيَّةِ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھتے تھے اور آپ کے روزوں میں جمعہ کا دن بھی ہوتا تھا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ممکن ہے کہ یہ روایت حضرت ابوعثمان کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی طرح ہو۔'' مجھے میرے خلیل نے تین باتوں کی وصیت کی ہے: ''مہینے کے شروع میں تین روزے رکھنے کی وصیت کی ہے۔'' آپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس کی وصیت فرمائی اور ایام بیض کی وصیت بھی کی۔ لہٰذا ہر مہینے کے تین روزے ایام بیض کے روزوں کے ساتھ جمع کر لیے جائیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ﷺ کے اپنے فعل اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی وصیت کا معنی یہ ہو کہ بیماری کے ڈر، سفر اور موت کے آجانے کے خوف کی وجہ سے ایام بیض کی بجائے مہینے کی ابتداء میں جلد تین روزے رکھ لیے جائیں۔''

فوائد:......ا۔ ایام بیض قمری تاریخ کے حساب سے تیرہ، چودہ اور پندرہ ایام تاریخ ہیں۔ (المغنی: ٦/ ٢٠٠)

٢۔ مہینے کے تین روزے رکھنا مستحب فعل ہے اور ان تین روزوں کو ایام بیض میں رکھنا مستحب ہے۔ (المغنی: ٦/ ٢٠٠)

١٨٢..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَقُوْمُ مَقَامَ صِيَامِ الدَّهْرِ، كَانَ صَوْمُ الثَّلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، أَوْ مِنْ وَسَطِهِ، أَوْ مِنْ اٰخِرِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر مہینے کے تین روزے عمر بھر کے روزوں کے قائم مقام ہوں گے، خواہ یہ تین روزے مہینے کے شروع میں، مہینے کے وسط میں یا اس کے آخر میں رکھے جائیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

(٢١٢٩) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم الثلاث من کل شهر، حدیث: ٢٤٥٠۔ سنن ترمذی: ٧٤٢۔ سنن نسائی: ٢٣٧٠۔ سنن ابن ماجه: ١٧٢٥۔ مسند احمد: ١/ ٤٠٦.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرت عبداللہ بن عمرو سے ابوسلمہ کی روایت میں ہے: ”پس بے شک ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔“

۲۱۳۰۔ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ وَ هُوَ الرِّشْكُ..........

عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ، أَوْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَتْ: مِنْ أَيِّهِ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ.

”حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے روزے رکھتے تھے۔ یا کیا آپ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا۔ کون سے دنوں میں رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”آپ اس کی پروا نہیں کرتے تھے کہ کن دنوں کا روزہ رکھا ہے۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مہینے کے تین روزے مہینے کے کسی بھی وقت رکھے جا سکتے ہیں۔ دنوں کی خاص تعیین مقصود نہیں۔ پھر اگر انہیں ایام بیض میں رکھا جائے تو مزید استحباب حاصل ہو جاتا ہے۔

۱۸۳..... بَابُ ذِكْرِ إِيجَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْجَنَّةَ لِلصَّائِمِ يَوْماً وَّاحِدًا إِذَا جَمَعَ مَعَ صَوْمِهِ صَدَقَةً، وَّ شُهُودَ جَنَازَةٍ، وَّعِيَادَةَ مَرِيضٍ

اللہ تعالیٰ ایک دن کا روزہ رکھنے والے کے لیے جنت واجب کر دیتے ہیں جبکہ وہ اپنے روزے کے ساتھ ساتھ صدقہ کرے، نماز جنازہ میں شرکت کرے اور مریض کی تیمارداری کرے

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ أَمْلَى بِبَغْدَادِ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِماً؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَقَالَ: ((مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيناً؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. فَقَالَ: ((مَنْ

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کس نے آج صبح روزے کی حالت میں کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کس شخص نے آج کسی مسکین کو کھانا

(۲۱۳۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام ......، حدیث: ۱۱۶۰۔ سنن ابی داود: ۲۴۵۳۔ سنن ترمذی: ۷۶۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۰۹۔ مسند احمد: ۶/۱۴۵۔

(۲۱۳۱) صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل من ضم الی الصدقة غیرها، حدیث: ۱۰۲۸۔ الادب المفرد للبخاری: ۵۱۵۔ سنن کبری نسائی: ۸۰۵۳۔

تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً ؟)) فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا . قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضاً ؟)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِيْ رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ فَلَوْ كَانَ فِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ الْإِيْمَانِ قَوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَكَانَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ الْإِيْمَانِ صَوْمُ يَوْمٍ وَّ إِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ وَّ شُهُوْدُ جَنَازَةٍ وَّ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، لٰكِنَّ هٰذِهٖ فَضَائِلُ لِهٰذِهِ الْأَعْمَالِ لَا كَمَا يَدَّعِيْ مَنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَ لَا يُحْسِنُهُ.

کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کھلایا ہے۔ آپ نے پھر پوچھا: تم میں سے کس شخص نے آج جنازے میں شرکت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے شرکت کی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''تم میں سے کسی نے مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص میں بھی یہ خوبیاں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت اسی قسم سے ہے جسے میں نے کتاب الایمان میں بیان کیا ہے۔ لہٰذا اگر آپ کے اس فرمان: ''جس شخص نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' میں اس بات کی دلیل ہوتی کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار ہی مکمل ایمان ہے تو پھر اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہوتی کہ مکمل ایمان ایک روزہ رکھنا، مسکین کو کھانا کھلانا، جنازے میں شریک ہونا اور بیمار کی تیمار داری کرنا ہے۔ لیکن یہ تو ان اعمال کے فضائل ہیں۔ ان سے مقصود وہ نہیں ہے جیسا کہ کم علم ناتجربہ کار لوگوں نے دعویٰ کیا ہے۔''

فوائد :...... جو شخص ایک دن میں نفلی روزہ رکھے، مسکین کو کھانا کھلائے، نماز جنازہ میں شریک ہو۔ مریض کی عیادت کرے۔ تو ایک دن میں یہ نیک اعمال اس کے جنت میں داخلے کا سبب بن جاتے ہیں۔

۱۸۴...... بَابٌ فِيْ صِفَةِ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے بیان کے ساتھ سابقہ احادیث کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کی کیفیت

۲۱۳۲۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ..........

(۲۱۳۲) صلاۃ الضحی: تقدم تخریجه برقم: ۵۳۹۔ الصوم: صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان، حدیث: ۱۱۵۶۔ سنن نسائی: ۲۱۸۷۔ مسند احمد: ۲۱۸/۶.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ، وَ سَأَلْتُهَا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا تَامًّا؟ قَالَتْ: لَا، وَ اللّٰهِ مَا صَامَ شَهْرًا تَامًّا غَيْرَ رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ، وَ مَا مَضٰى شَهْرٌ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ، وَ مَا أَفْطَرَهُ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ، وَ سَأَلْتُهَا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مَعَ السَّحْرِ؟ قَالَتْ: لَا، وَ لَا الْمُصَلِّيْنَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: تَعْنِي الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ الْكَثِيْرَ.

”جناب عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، مگر یہ کہ آپ کسی سفر سے واپس آئیں تو پھر ادا کرتے تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے مکمل روزے بھی رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ نے اپنی وفات تک رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے مکمل روزے نہیں رکھے اور آپ ہر مہینے سے کچھ روزے رکھتے تھے اور کچھ دن روزے نہیں رکھتے تھے اور میں نے ان سے دریافت کیا: ”کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری تک نماز تہجد پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، اور نہ نماز پڑھنے والوں نے (اتنی طویل پڑھی ہے)۔“ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ ہے کہ جو رات کو بکثرت نماز پڑھتے ہیں، (انہوں نے بھی ساری رات نماز نہیں پڑھی)۔“

فوائد:......ا۔ رمضان کے علاوہ مہینے بھر کے مسلسل روزہ رکھنا خلاف سنت اور مکروہ فعل ہے۔

۲۔ مہینے کے بعض ایام کے روزے رکھنا اور بعض کے افطار کرنا جائز و مشروع فعل ہے۔

۱۸۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا. وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا غَيْرَ رَمَضَانَ شَهْرُ شَعْبَانَ الَّذِيْ كَانَ يَصِلُ صَوْمَهُ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے مکمل روزے نہیں رکھے“ سے ان کی مراد ماہِ شعبان ہے۔ آپ اس مہینے کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ أَبِيْ سَلَمَةَ وَ عَائِشَةَ فِيْ م؟ وَاصَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شعبان کے روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا دینے کے بارے میں

حضرت ابوسلمہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات میں لکھوا چکا ہوں۔"

٢١٣٣ ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُ.........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ .

"حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "آپ (اس قدر مسلسل) روزے رکھتے کہ ہم کہتے: آپ ناغہ نہیں کریں گے اور پھر روزے رکھنا چھوڑ دیتے، حتیٰ کہ ہم کہنا شروع ہو جاتے کہ آپ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ آپ سارا ماہ شعبان یا اکثر شعبان روزے رکھتے تھے۔"

١٨٢..... بَابُ ذِكْرِ صَوْمِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةٍ مِنَ الشَّهْرِ وَ إِفْطَارِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةٍ بَعْدَهَا مِنَ الشَّهْرِ

ایک مہینے میں مسلسل روزے رکھنا اور پھر مسلسل روزے نہ رکھنے کا بیان

٢١٣٤ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ـ قَالَا: حَدَّثَنَا.........

حُمَيْدٌ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئًا وَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ يَصُومُ مِنْهُ شَيْئًا . وَ كُنْتُ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَ لَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ . هٰذَا حَدِيثُ

"جناب حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: "آپ کسی مہینے روزے رکھتے رہتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس مہینے میں کوئی ناغہ نہیں کرنا چاہتے۔ اور پھر کسی مہینے روزے رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور تم رات کے جس حصے میں آپ کو نماز پڑھتے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو اور

(٢١٣٣) سنن نسائی، كتاب الصيام، باب الاختلاف على محمد بن ابراهيم، حديث: ٢١٧٩ ـ صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب صوم شعبان حديث: ١٩٦٩ ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صيام النبي ﷺ، حديث: ١١٥٦/١٧٥ ـ سنن ابی داود: ٢٤٣٤ ـ سنن ترمذی: ٧٣٧ ـ سنن ابن ماجه: ١٧١٠ ـ مسند احمد: ٢٦٨/٦.

(٢١٣٤) سنن ترمذی، كتاب الصوم، باب ما جاء في سرد الصوم، حديث: ٧٦٩ ـ صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي ﷺ، حديث: ١٩٧٢ ـ سنن نسائی: ١٦٢٨ ـ مسند احمد: ١٠٤/٣.

إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ . وَ فِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صَوْمِهِ تَطَوُّعاً .

اگر تم آپ کو سویا ہوا دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔" یہ روایت اسماعیل بن جعفر کی ہے۔ اور جناب خالد بن حارث کی روایت میں ہے: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز اور روزوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔"

۲۱۳۵۔ أَخْبَرَنِى ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى أَعْرِفَ عَنْهُ، وَ يُفْطِرُ حَتّٰى أَقُوْلَ: مَا هُوَ بِصَائِمٍ، وَ كَانَ أَكْثَرُ صِيَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ مجھے معلوم ہو جاتا۔ اور آپ روزے رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ میں کہتی: آپ روزے نہیں رکھیں گے اور آپ اکثر روزے شعبان میں رکھتے تھے۔"

فوائد :......۱۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) نفل اعمال میں معین اوقات سے مختص نہیں، بلکہ ان کا مدار ارادہ ونشاط پر ہے (چنانچہ جب طبیعت میں نشاط ہو تو بلا تعیین نفلی اعمال کیے جا سکتے ہیں)

(شرح ابن بطال: ۷/ ۱۳۵)

۲۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ احادیث الباب دلیل ہیں کہ ہر مہینے میں نفلی روزے رکھنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ نفلی روزے معین اوقات سے مختص نہیں بلکہ رمضان، عید اور ایام تشریق کے سوا سال بھر ہی نفلی روزے رکھنا جائز ہیں۔ (شرح النووی: ٤/ ١٦١)

۱۸۷..... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْغُرَفِ لِمُدَاوِمِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

ہمیشہ نفلی روزے رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو بالا خانے تیار کر رکھے ہیں، ان کا بیان بشرطیکہ روایت صحیح ہو

فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ أَبِيْ شَيْبَةَ الْكُوْفِيِّ، وَ لَيْسَ هُوَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُلَقَّبِ بِعِبَادِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ وَ الزُّهْرِيِّ وَ غَيْرِهِمَا هُوَ صَالِحُ الْحَدِيْثِ، مَدَنِيٌّ سَكَنَ وَاسِطَ، ثُمَّ انْتَقَلَ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَ لَسْتُ أَعْرِفُ ابْنَ مُعَانِقٍ وَ لَا أَبَا مُعَانِقٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ .

(۲۱۳۵) اسناده حسن.

کیونکہ عبدالرحمان بن اسحاق کوفی کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے، اور یہ عبدالرحمان بن اسحاق وہ نہیں ہے جن کا لقب عباد ہے، اور جس نے سعید مقبری اور امام زہری سے روایت بیان کی ہے وہ صالح الحدیث ہے۔ مدنی ہے اور واسط میں رہائش پذیر تھا۔ پھر بصرہ منتقل ہوگیا اور میں ابن معانق اور اس کے والد معانق کو نہیں جانتا۔ جس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت بیان کی ہے۔

۲۱۳۶۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَّا خَبَرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ أَبِيْ شَيْبَةَ ، فَإِنَّ ابْنَ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ.........

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفاً يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا ، وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا)) . فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، لِمَنْ هِيَ ؟ قَالَ: ((هِيَ لِمَنْ قَالَ طَيِّبَ الْكَلَامِ ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ ، وَقَامَ لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) .

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ ان کے بیرونی حصے کا نظارہ اندر سے کیا جاسکتا ہے اور اندر سے بیرونی حصہ دکھائی دیتا ہے۔“ تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کس کے لیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”یہ اس کے لیے ہیں جو پاکیزہ شیریں گفتگو کرتا ہے، بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے، ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور رات کو اس وقت اللہ کی رضا کے لیے نفل پڑھتا ہے جبکہ لوگ سوئے ہوتے ہیں۔“

۲۱۳۷۔ وَأَمَّا خَبَرُ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ . قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، حَدَّثَنَا ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنِ ابْنِ مُعَانِقٍ ، أَوْ.........

أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرْفَةً قَدْ يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا ، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا ، أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَلَانَ الْكَلَامَ ، وَتَابَعَ

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے دیکھا جاسکتا ہے اور اندرونی نظارہ باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بالا خانے اس شخص کے لیے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلاتا ہے، نرم گفتگو کرتا ہے،

(۲۱۳۶) حسن: هداية الرواة: ۱۱۸۹۔ سنن ترمذی، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في قول المعروف، حديث: ۱۹۸۴۔ عبدالله بن احمد في الزيادات على المسند: ۱/۱۵۵.

(۲۱۳۷) حسن لغيره: مصنف عبدالرزاق: ۲۰۸۸۳۔ مسند احمد: ۳۴۳/۴۔ صحيح ابن حبان: ۵۰۹.

الصِّيَامَ، وَ صَلّٰى بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ)) .

پے در پے روزے رکھتا ہے اور رات کو نفل نماز پڑھتا ہے جبکہ لوگ سوئے ہوتے ہیں۔"

۱۸۸..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ أَكْلِ الْمُفْطِرِيْنَ عِنْدَهُ

روزہ دار کے پاس روزہ نہ رکھنے والے کھائیں تو فرشتے روزے دار کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ يُقَالُ لَهَا: لَيْلٰى، عَنْ جَدَّتِهٖ أُمِّ عَمَّارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ ۔ يَعْنِيْ جَدَّةَ.........

حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ هِيَ صَائِمَةٌ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: ((تَعَالَيْ، فَكُلِيْ)) . فَقَالَتْ: إِنِّيْ صَائِمَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ)) .

"جناب حبیب بن زید کی دادی حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ روزے سے تھیں۔ انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا: "تم بھی آ جاؤ اور کھانا کھالو۔" انہوں نے عرض کی: "میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔" تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب روزے دار کے پاس کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔"

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ۔ يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ۔ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيْبٍ، أَوْ حَبِيْبِ الْأَنْصَارِيِّ ۔ شَكَّ عَلِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَّنَا يُقَالُ لَهَا: لَيْلٰى، عَنْ جَدَّتِهٖ أُمِّ عَمَّارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ بِمِثْلِهٖ سَوَاءٌ . وَ زَادَ حَتّٰى يَفْرُغُوْا، أَوْ يَقْضُوْا أَكْلَهُ . شُعْبَةُ شَكَّ . قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ وَكِيْعٌ: حَبِيْبٌ

"جناب علی بن خشرم کی سند سے حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ بیان کیا ہے۔ "حتیٰ کہ وہ کھانے سے فارغ ہو جائیں، یا وہ کھانا ختم کر لیں۔" امام شعبہ کو شک ہے کون سے الفاظ کہے تھے۔"

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ.........

(۲۱۳۸) اسنادہ ضعیف: لیلیٰ راویہ مجہولہ ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل الصائم اذا اکل عندہ، حدیث: ۷۸۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۴۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۲۱.

(۲۱۳۹) اسنادہ ضعیف ایضا: انظر الحدیث السابق.

(۲۱۴۰) اسنادہ ضعیف: انظر الحدیث السابق۔ الضعیفہ: ۱۳۳۲.

عَنْ لَيْلٰى، عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُمْسِيَ.

''حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب روزہ نہ رکھنے والے روزے دار کے پاس کھاتے ہیں تو فرشتے اس کے لیے شام تک دعائیں کرتے ہیں۔''

۱۸۹..... بَابٌ: الرُّخْصَةُ فِي صَوْمِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزہ رکھنے کی رخصت کا بیان

وَإِنْ لَّمْ يُجْمِعِ الْمَرْءُ عَلَى الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، صَوْمُ الْوَاجِبِ دُوْنَ صَوْمِ التَّطَوُّعِ.

اگرچہ آدمی نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ بھی کی ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ''جس نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے'' سے آپ کی مراد فرض روزہ ہے، نفلی روزہ مراد نہیں۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّ أَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ نِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامَنَا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ؟)). فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: ((إِنِّيْ صَائِمٌ)).

''حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے کھانے کو پسند فرماتے تھے۔ پس ایک دن آپ تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اس کھانے سے کچھ ہے؟ تو میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا ''(پھر) میں روزے سے ہوں۔''

۲۱۴۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ ذَكَرْنَا أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَ أَمْرِهِ بِالصَّوْمِ مَنْ لَّمْ يَجْمَعْ صِيَامَهُ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ أَبْوَابِ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہم نے عاشوراء کے روزے کے ابواب میں عاشوراء کے روزے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث بیان کردی ہیں۔ جن میں آپ کا یہ حکم بھی ہے کہ جس شخص نے رات کو نیت نہیں بھی کی وہ بھی

(۲۱۴۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز صوم النافلۃ بنیۃ من النہار، حدیث: ۱۱۵۴۔ سنن ابی داود: ۲۴۵۵۔ سنن ترمذی: ۷۳۴۔ سنن نسائی: ۲۳۲۸۔ مسند الحمیدی: ۱۹۰، ۱۹۱۔

(۲۱۴۲) تقدم برقم: ۲۰۹۲، ۲۰۹۳۔

عاشوراء کا روزہ رکھے۔"

۱۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ مَضْيِ بَعْضِ النَّهَارِ، وَ الْمَرْءُ نَاوٍ لِّلصَّوْمِ فِيْمَا مَضٰى مِنَ النَّهَارِ

دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نفلی روزہ کھولنے کے جواز کا بیان، اگرچہ گزرے ہوئے دن میں آدمی کی نیت روزے کی ہو

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قُلْنَا: لَا۔ قَالَ: ((فَإِنِّيْ إِذًا صَائِمٌ)). قَالَتْ: ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا اٰخَرَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَأْنَا لَكَ، فَقَالَ: ((أَدْنِيْهِ، فَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا))، فَأَكَلَ. هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ.

"عائشہ بنت طلحہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو پوچھا: "کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر میں روزے سے ہوں۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "پھر ایک دن آپ تشریف لائے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں حیس کا تحفہ دیا گیا ہے اور ہم نے آپ کے لیے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: "اسے لے آؤ، میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔" پھر آپ نے وہ کھالیا۔" یہ جناب وکیع کی روایت ہے۔

فوائد :......نفلی روزہ کے لیے رات کو نیت کرنا صحت روزہ کی شرط نہیں، بلکہ نفلی روزہ کے لیے دن کے وقت نیت کرنا بھی جائز ہے۔

۲۔ اگر نفلی روزہ کی نیت نہ ہو اور کھانے کو کوئی چیز میسر نہ ہو تو روزے کا اہتمام کرنا جائز ہے اور ایسا روزہ مقبول ہے۔

۱۹۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُفْطِرَ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ دُخُوْلِهِ فِيْهِ مُجْمِعاً عَلٰى صَوْمِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ رَأٰى إِيْجَابَ إِعَادَةِ صَوْمِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نفلی روزہ رکھنے کے بعد، اس دن کے روزے کی نیت کرنے کے بعد کھولنا جائز ہے، ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ اس پر اس روزے کی قضا ادا کرنا واجب ہے

(۲۱۴۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۱۴۱۔

٢١٤٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عِيسٰى، عَنْ عَوْنِ بْنِ............

أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُوْرُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَوَجَدَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ فَقَالَتْ: إِنَّ أَخَاكَ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا. زَادَ يُوسُفُ: يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ، قَالَا: فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَرَحَّبَ بِهِ، وَ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ لَهُ: كُلْ. فَقَالَ: أَوَلَسْتَ أَطْعَمُ؟ فَقَالَ: مَا أَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَأْكُلَ. فَأَكَلَ مَعَهُ، وَبَاتَ عِنْدَهُ. فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْمُ، فَحَبَسَهُ سَلْمَانُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْفَجْرِ، قَالَ: قُمِ الْاٰنَ. فَقَامَا فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ لِأَهْلِكَ وَ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((صَدَقَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ)).

"حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا تھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لیے آئے تو انہوں نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اس سے پوچھا: "تمہیں کیا ہوا ہے (اس قدر بد حال کیوں ہو؟) اس نے جواب دیا: "تمہارے بھائی کو دنیا سے کچھ غرض نہیں ہے (اس لیے مجھے بھی بننے سنورنے کی ضرورت نہیں) جناب یوسف کی روایت میں یہ اضافہ ہے: "وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نفل پڑھتا رہتا ہے۔ پھر جب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ گھر آئے تو انہوں نے حضرت سلمان کو خوش آمدید کہا اور انہیں کھانا پیش کیا اور کہا: کھایئے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نہیں کھائیں گے اور میں کھالوں؟ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ تو انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا اور انہیں کے ہاں رات بسر کی۔ پھر جب رات کا آخری پہر ہوا تو حضرت ابودرداء نماز پڑھنے کے لیے اٹھنے لگے تو حضرت سلمان نے انہیں روک دیا۔ پھر جب فجر کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: اب اٹھو، چنانچہ وہ دونوں اٹھے اور نماز تہجد ادا کی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: بے شک تم پر تمہارے رب کا حق ہے، اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والوں اور

(٢١٤٤) صحيح بخارى، كتاب الصوم، باب من اقسم على اخيه ليفطر، حديث: ١٩٦٨ـ سنن ترمذى، كتاب الزهد، باب (٦٣)، حديث: ٢٤١٣ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٠.

تمہارے مہمان کا بھی حق ہے، تو ہر حق والے کو اس کا حق ادا
کرو۔ پھر جب نبی کریم ﷺ کو اس بات سے آگاہ کیا گیا تو
آپ نے فرمایا: ''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔''

فوائد :......۱۔ زوال آفتاب سے قبل سورج چڑھنے کے بعد نفلی روزہ کی نیت کرنا جائز ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔

۲۔ نفلی روزہ توڑنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٥٧) ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْرُ نَفْسِهِ، اِنْ شَاءَ صَامَ، وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ)) ''نفلی روزہ دار اپنے نفس کا امیر ہے، اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو روزہ افطار کر دے۔'' لہٰذا نفلی روزے دار کا روزہ ترک کرنا جائز و مباح ہے اور اس عمل سے نہ وہ گناہ گار ہوتا ہے اور نہ اس پر قضا لازم آتی ہے۔ (صحیح الجامع الصغیر: ٣٨٥٤)

فوائد :......مہمان کے اصرار پر نفلی روزہ توڑنا جائز ہے۔ خواہ روزہ دار نے روزہ جاری رکھنے کی نیت کی ہو۔ اس عمل سے وہ گناہ گار نہیں ہوتا اور نہ اس پر روزہ کی قضا لازم آتی ہے۔

١٩٢..... بَابُ تَمْثِيْلِ الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ بِالْغَنِيْمَةِ الْبَارِدَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِمَا يُشْبِهُهُ فِيْ بَعْضِ الْمَعَانِيْ لَا فِيْ كُلِّهَا

موسم سرما کے روزوں کو ٹھنڈی غنیمت سے تشبیہ دینا اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مشبہ کو مشبہ بہ سے جزوی تشبیہ ہوتی ہے، کلی تشبیہ نہیں ہوتی

٢١٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عُرَيْبٍ الْعَبَسِيِّ..........

عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ)) .

''حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھنڈی غنیمت سردیوں کے روزے ہیں۔''

١٩٣..... جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْأَيَّامِ وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَنْهٰى عَنِ الشَّيْءِ، وَ يَسْكُتُ عَنْ غَيْرِهِ غَيْرَ مُبِيْحٍ لِّمَا سَكَتَ عَنْهُ

دنوں کے ذکر کے ابواب کا مجموعہ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کبھی ایک چیز سے منع فرما دیتے ہیں جبکہ دوسری چیز کو جائز قرار دیئے بغیر اس سے خاموشی اختیار کرتے ہیں

(٢١٤٥) اسناده ضعيف لا رسالہ: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في الصوم في الشتاء، حديث: ٧٩٧۔ مسند احمد: ٤/٢٣٥.

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ النَّحْرِ فِي الْأَخْبَارِ الَّتِي رُوِيَتْ عَنْهُ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهِمَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي نَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهِمَا إِبَاحَةُ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِذْ قَدْ نَهٰى أَيْضاً عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فِي غَيْرِ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ الَّتِي نَهٰى فِيهَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْأَضْحٰى .

نبی کریم ﷺ سے مروی روایات میں آپ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ان دو دنوں میں روزے کی ممانعت میں ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اباحت و جواز موجود نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے دیگر احادیث میں ایام تشریق میں بھی روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

٢١٤٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ، فِيهِمْ عُمَرُ، وَ أَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَ يَوْمِ النَّحْرِ . حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس چند پسندیدہ لوگوں نے گواہی دی، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، اور میرے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے۔ اور آپ نے دو دن، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے بیان کی ہے۔"

فوائد :......۱۔ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ خواہ روزہ دار ان دونوں میں نذر، نفل، کفارہ یا کوئی اور روزہ رکھے ان دنوں میں ہر حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ پھر اگر کوئی شخص عمداً ان دنوں کے روزوں کی نذر مانے تو شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ نہ ایسے شخص کی نذر منعقد ہوگی اور نہ اس پر ان روزوں کی قضا لازم آئے گی۔ (شرح النووی : ٨/ ١٤)

٢١٤٦ ـ صحيح بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر، حديث : ٥٨١ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها، حديث : ٨٢٦ ـ مختصراً بذكر الصلاة.

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عیدین کے روزوں کی ممانعت کی حکمت یہ ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا بندوں کا اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے اعراض ہے۔ جو اس نے اپنے بندوں کے لیے تیار کی ہے۔(نیل الاوطار: ٤/ ٢٧٨)

۱۹۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِدَلَالَةٍ بِتَصْرِيحِ نَهْيٍ

صریح ممانعت کے بغیر ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

٢١٤٧۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ حَكَمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ....

عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أُمِّهِ، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، قَالَتْ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى عَلِيٍّ عَلٰى بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْضَاءَ فِيْ شِعْبِ الْأَنْصَارِ وَ هُوَ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ أَيَّامُ صَوْمٍ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ)).

"جناب مسعود بن حکم اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں گویا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سفید خچر پر سوار انصار کی گھاٹی میں دیکھ رہی ہوں، اور وہ کہہ رہے ہیں: "اے لوگو! بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "صورت حال یہ ہے کہ یہ روزے رکھنے کے دن نہیں ہیں، بلاشبہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔"

۱۹۵..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ التَّشْرِيقِ بِتَصْرِيحِ نَهْيٍ

ایام تشریق میں روزے رکھنے کی صریح ممانعت کا بیان

٢١٤٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ..........

عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: دَعَا أَعْرَابِياً إِلٰى طَعَامِهِ، وَ ذٰلِكَ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنِّيْ صَائِمٌ. فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَنْهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ.

"جناب مطلب سے مروی ہے کہ انہوں نے عید الاضحیٰ کے دن کے بعد ایک اعرابی کو کھانے کی دعوت دی تو اعرابی کہنے لگا: "میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔" تو حضرت مطلب نے فرمایا: "بے شک میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دنوں کا روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔"

٢١٤٩۔ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ أَبَاهُ وَ شُعَيْباً أَخْبَرَاهُمْ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ

(٢١٤٧) صحیح: سنن کبریٰ نسائی، ٢٨٩٩۔ مسند احمد: ١/ ٩٢۔ مستدرك حاکم: ١/ ٤٣٤، ٤٣٥۔

(٢١٤٨) صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ٢٩١١۔ مسند عبد بن حمید: ٨٣٠۔ وفیه عبدالله بن عمرو رضی الله عنهما۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ..........

عَنْ أَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عُقَیْلٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَ ذٰلِكَ الْغَدُ أَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ یَوْمِ الْأَضْحٰی، فَقَرَّبَ إِلَیْهِمْ عَمْرٌو طَعَامًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنِّیْ صَائِمٌ. فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَفْطِرْ، فَإِنَّ هٰذِهِ الْأَیَّامُ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُ بِفِطْرِهَا، وَ یَنْهٰی عَنْ صِیَامِهَا. فَأَفْطَرَ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَكَلَ، وَ أَكَلْتُ مَعَهُ.

''حضرت عقیل کے آزاد کردہ غلام ابومرہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت عبداللہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عید الاضحیٰ کے دوسرے یا تیسرے دن حاضر ہوئے، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں کھانا پیش کیا تو حضرت عبداللہ نے عرض کی: میں روزے سے ہوں تو حضرت عمرو نے انہیں کہا: روزہ کھول لو۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ان دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔ اس پر حضرت عبداللہ نے روزہ کھول لیا اور کھانا کھالیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا۔''

فوائد:......۱۔ ایام تشریق میں روزے رکھنا حرام ہیں، شافعی، ابن منذر اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۔ مالک، اوزاعی، اسحاق اور شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ حج تمتع کرنے والا اگر قربانی نہ پاتا ہو تو اس کے سوا ایام تشریق کے روزے کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہیں۔

۳۔ ایام تشریق میں کثرت سے ذکر واذکار اور تکبیرات کہنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۷)

۱۹۲..... بَابُ ذِكْرِ النَّهْیِ عَنْ صِیَامِ الدَّهْرِ مِنْ غَیْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِیْ لَهَا نُهِیَ عَنْهُ

عمر بھر روزہ رکھنے کی ممانعت کی علت ذکر کیے بغیر اس کی ممانعت کا بیان

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَ أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِیْهِ. أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ الدَّهْرَ مَا صَامَ وَ مَا أَفْطَرَ، أَوْ لَا صَامَ وَ لَا أَفْطَرَ)).

''جناب مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عمر بھر روزے رکھے اس نے نہ روزے رکھے اور نہ روزے چھوڑے۔ یا اس نے نہ روزے رکھے اور نہ روزے چھوڑے۔''

(۲۱۴۹) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق، حدیث: ۲۴۱۸۔ مسند احمد: ۴/۱۹۷۔ سنن الدارمی: ۱۷۶۷۔

(۲۱۵۰) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب النهی عن صیام الدهر، حدیث: ۲۳۸۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۰۵۔ مسند احمد: ۴/۲۴۔ سنن الدارمی: ۱۷۴۴۔

فوائد:......سال بھر کے مسلسل روزے رکھنا مکروہ فعل ہے۔ (فتح الباری: ٦/ ٢٥٠)

٢۔ مسلسل روزے رکھنے سے بدن انسانی میں پیدا ہونے والے ضعف کے سبب اس عمل میں دوام باقی نہیں رہتا اور انسان اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ بالخصوص بڑھاپے میں تو یہ عمل مشکل بن جاتا ہے۔ لہٰذا اعمال میں اعتدال بہتر ہے۔

٣۔ زمانہ بھر کے روزے اس لیے مکروہ ہیں کہ یہ مشقت، ضعف اور بیویوں سے کٹ جانے کا باعث ہیں۔

(المغنی: ٦/ ١٨٢)

٢١٥١۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَيَّاسٍ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الشِّخِّيرِ، عَنْ مُطَرِّفٍ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ، قَالَ: ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ، قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مَشْهُورٌ وَّ أَمَّا فِي الصَّوْمِ فَقَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ فَهُوَ غَرِيبٌ .

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: "فلاں شخص ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا ہے۔" آپ نے فرمایا: "اس نے روزے رکھے اور نہ روزے چھوڑے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت قتادہ کی سند سے حضرت ابوالعالیہ سے نماز کی ممانعت کے بارے میں روایت مشہور ہے لیکن روزوں کے بارے میں ممانعت کی روایت ان کی سند سے غریب ہے۔ (مشہور نہیں ہے)۔"

١٩٧..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ

اس علت کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے عمر بھر کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

٢١٥٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَمْ أُخْبِرْ

"حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم ساری رات

(٢١٥١) اسناده صحيح: سنن نسائی، كتاب الصيام، باب النهي عن صيام الدهر، حديث: ٢٣٨١۔ مسند احمد: ٤/ ٤٢٦، ٤٣١۔ صحيح ابن حبان: ٣٥٧٤.

(٢١٥٢) صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب (٢٠)، حديث: ١١٥٣۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر، حديث: ١٨٨/ ١١٥٩۔ سنن نسائی: ٢٤٠٢۔ مسند احمد: ٢/ ١٨٥.

أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَ تَصُوْمُ النَّهَارَ))؟ قُلْتُ إِنِّيْ لَأَفْعَلُ . قَالَ: ((وَ لا تَفْعَلْ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ ، وَ نَفِهَتْ نَفْسُكَ ، وَ إِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا ، وَ لِأَهْلِكَ حَقًّا ، وَ لِعَيْنِكَ حَقًّا ، فَنَمْ وَ قُمْ وَ صُمْ ، وَ أَفْطِرْ))، مَعْنًى وَاحِدًا . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ . وَ لَمْ يَقُلِ الْمَخْزُوْمِيُّ: وَلا تَفْعَلْ .

نفل نماز پڑھتے ہو اور دن کو (روزانہ) روزہ رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں ایسے ہی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایسے مت کرو، جب تم ایسے عمل کرو گے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہوکر دھنس جائیں گی اور تمہارا نفس تھکاوٹ و اکتاہٹ کا شکار ہو جائے گا اور بے شک تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے، اس لیے سویا بھی کرو اور نماز بھی پڑھ لیا کرو، روزے بھی رکھو اور ناغہ بھی کیا کرو۔“ یہ جناب عبد الجبار کی حدیث ہے اور جناب مخزومی کی روایت میں: ”ایسے مت کرو“ کے الفاظ نہیں ہیں۔“

۱۹۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ الْمَرْءُ الْأَيَّامَ الَّتِيْ زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيْهِنَّ

عمر بھر روزے رکھنے کی رخصت جبکہ آدمی ممنوعہ دنوں کے روزے نہ رکھے

۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصُوْمُ وَ لا أُفْطِرُ أَفَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَ إِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .

”حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا تو میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! بے شک میں بغیر ناغہ کیے مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔“ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میں نے اس روایت کے دیگر طرق ایک اور مقام پر بیان کیے ہیں۔“

فوائد:......۱۔ اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ زمانہ بھر کے مسلسل روزے رکھنا مکروہ نہیں۔ لیکن اس

(۲۱۵۳) صحيح: سنن نسائي، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على سليمان بن يسار، حديث ۲۲۹۸۔ مسند احمد: ٤/٤٣٤۔ وقدم تقدم برقم: ۲۰۲٦۔

حدیث سے یہ استدلال درست نہیں کیونکہ روزوں میں تسلسل زمانہ بھر کے ہمیشہ روزے نہ رکھنے پر بھی صادق آتا ہے۔

(فتح الباری: ٦/ ١٩٦)

۲۔ سفر میں روزہ رکھنا اور روزہ ترک کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

١٩٩..... بَابُ فَضْلِ صِيَامِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ الْأَيَّامَ الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيهَا

عمر بھر کے روزوں کی فضیلت کا بیان جبکہ ممنوعہ دنوں کے روزے نہ رکھے

٢١٥٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيْمَةَ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ يَعْنِي......... أَبَا مُوْسٰى. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا))، وَ عَقَدَ تِسْعِيْنَ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے عمر بھر کے روزے رکھے اس پر جہنم اس طرح تنگ کردی جاتی ہے'' اور آپ نے نوے کا عدد بنا کر انگلی کو گرہ لگا کر دکھائی۔''

٢١٥٥۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ......... عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الَّذِيْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ تُضَيَّقُ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ تَضِيْقَ هٰذِهِ)) وَ عَقَدَ تِسْعِيْنَ. قَالَ ابْنُ بَزِيْعٍ: فِي الَّذِيْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ، وَ قَالَ: وَ عَقَدَ التِّسْعِيْنَ. سَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ: اسْمُ أَبِي تَمِيْمَةَ طُرَيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ، سَمِعَهُ مِنْ مَّسْلَمَةَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَهْضَمٍ الْهُجَيْمِيِّ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ. قَالَ

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جو زمانہ بھر ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو اس پر جہنم اس طرح تنگ کردی جاتی ہے جس طرح یہ تنگ ہے۔'' اور آپ نے نوے کا عدد بناتے ہوئے انگلیوں میں گرہ لگائی۔'' جناب ابن بزیع کی روایت میں ہے: ''اس شخص کے بارے میں جو زمانہ بھر روزے رکھتا ہے۔'' اور کہا: ''نوے کی گرہ لگا کر دکھائی۔'' امام صاحب کہتے ہیں: ''میں نے ابوموسیٰ سے سنا وہ فرما رہے تھے: ''ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے اور اس نے مسلمہ بن صلت اور جھضم الھجیمی سے روایات سنی ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس روایت کو

(٢١٥٤) صحيح: سنن كبرىٰ نسائى (تحفة: ٩٠١١)، مسند احمد: ٤/ ٥٤ـ مسند عبد بن حميد: ٥٦٤ـ سنن كبرىٰ بيهقى: ٤/ ٢٠٠.

(٢١٥٥) اسناده صحيح: انظر الحديث السابق.

أَبُـو بَـكْـرٍ: سَـأَلْـتُ الْمُزَنِيَّ عَنْ مَّعْنٰى هٰذَا الْـحَـدِيْـثِ، فَـقَـالَ: يُشْبِـهُ أَن يَّكُوْنَ عَلَيْهِ مَـعْـنَـاهُ، أَيْ: ضُـيِّـقَـتْ عَنْهُ جَهَنَّمُ، فَـلَا يَدْخُلُ جَهَنَّمَ وَ لَا يُشْبِهُ أَن يَّكُوْنَ مَعنَاهُ غَيرَ هٰـذَا، لِأَنَّ مَـنِ ازْدَادَ لِـلّٰـهِ عَمَلًا وَ طَاعَةً اِزْدَادَ عِـنْـدَ الـلّٰـهِ رِفْعَةً، وَ عَلَيْهِ كَرَامَةٌ، وَ إِلَيْهِ قُرْبَةٌ هٰذَا مَعْنٰى جَوَابِ الْمُزَنِيِّ .

قتادہ سے صرف ابن ابی عدی نے سعید کے واسطے سے مسند بیان کیا ہے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''ممکن ہے اس کا معنی یہ ہو کہ اس شخص سے جہنم تنگ کردی جائے گی لہٰذا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور اس کے علاوہ اس کا کوئی معنی نہیں ہوسکتا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے زیادہ عمل کرتا ہے اور اطاعت و فرمانبرداری میں آگے بڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و مرتبہ، عزت و کرامت اور قرب میں بھی زیادہ ہوگا۔ یہ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ کے جواب کا معنی ہے۔''

فوائد :......١۔ جو شخص زمانے بھر کے روزوں کی طاقت رکھتا ہے اور عیدین، ایام تشریق اور دیگر ممنوعہ روزوں سے اجتناب کرے تو وہ واقعی جہنم سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

٢۔ شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب ہے کہ عیدین اور ایام تشریق کے سوا مسلسل روزے رکھنا جائز ہیں مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہیں۔ بشرطیکہ اس عمل سے کوئی حق فوت نہ ہو۔ اور اسے سخت تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

(تحفة الاحوذی: ٢/ ٣٠٩)

٢١٥٦۔ حَـدَّثَـنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ جُشَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ..........

زُرْعَةَ بْـنُ ثَوْبٍ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: كُنَّا نَعُدُّ أُوْلٰئِكَ فِيْنَا مِنَ السَّابِقِيْنَ . قَالَ: وَ سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ يَـوْمٍ وَّ فِـطْـرِ يَـوْمٍ، فَـقَـالَ: لَمْ يَدَعْ ذٰلِكَ لِـصَـائِمٍ مَصَاماً، وَ سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: صَامَ ذٰلِكَ الدَّهْرَ وَ أَفْطَرَهُ .

''جناب زرعہ بن ثوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمر بھر کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: ''ہم ایسے لوگوں کو ہم میں سے نیک اعمال میں سبقت لے جانے والے شمار کرتے تھے۔ کہتے ہیں: ''تو میں نے ان سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن ناغہ کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا: ''اس نے روزے دار کے لیے کوئی روزہ چھوڑا ہی نہیں (گویا سارے ہی رکھ لیے ہیں) اور میں نے ان سے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے

(٢١٥٦) اسناده ضعيف: زرعہ بن ایوب مجہول الحال راوی ہے۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ٤/ ٢٠١.

بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا اس شخص نے عمر بھر روزے رکھ لیے اور ناغہ بھی کرلیا۔"

۲۰۰..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

نبی کریم ﷺ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کے بارے میں مروی مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو الْقَارِيَّ يَقُوْلُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: وَ هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ مَا أَنَا نُهِيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ نَهٰى عَنْهَا . قَالَ سَعِيْدٌ: عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، وَ لَمْ يَقُلْ: وَ هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ .

"جناب عبداللہ بن عمرو القاری بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے فرما رہے تھے: "ربِ کعبہ کی قسم! جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے میں نے منع نہیں کیا۔ رب کعبہ کی قسم! محمد ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔" جناب سعید نے بھی یہ روایت یحیٰی بن جعدہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمرو القاری سے بیان کی ہے۔ مگر یہ لفظ بیان نہیں کیے: "جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کررہے تھے۔"

۲۰۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْهُ إِذَا أُفْرِدَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّصَامَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کرنے والی روایت کی مفسر روایت کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ممانعت اس وقت ہے جب اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھا جائے اور اس سے پہلے یا بعد میں روزہ نہ رکھا جائے۔

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(۲۱۵۷) صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ۲۷۵۷۔ مسند احمد: ۲/۲۴۸۔ مسند الحمیدی: ۱۰۱۷، ۱۰۱۸۔

(۲۱۵۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الجمعة، حدیث: ۱۹۸۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب کراهة افراد یوم الجمعة، حدیث: ۱۱۴۴۔ سنن ابی داود: ۲۴۲۰۔ سنن ترمذی: ۷۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۲۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۰۵۔

((لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَ قَبْلَهُ يَوْمٌ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمٌ)).

نے فرمایا: ”صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو، الا یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔“

۲۱۵۹۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِيْهِ.

”امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ روایت عمر بن حفص کی سند سے بیان کی ہے۔“

۲۱۶۰۔ وَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ.

”امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ روایت ابوبکر بن ابی شیبہ اور یحییٰ بن یحییٰ کی سند سے روایت کی ہے۔“

فوائد:......۱۔ (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) جمعہ کا منفرد روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ البتہ عادت کے مطابق جمعہ کا روزہ آ جائے یا جمعہ سے پہلے یا بعد میں ایک دن مزید روزہ رکھ لیا جائے تو یہ عمل مکروہ نہیں۔ مثلاً عادت کا روزہ یوں کہ کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ مریض کے شفا کے دن کا ہمیشہ روزہ رکھے گا اور شفایابی کا دن جمعہ ہو تو اس دن روزہ رکھنا مکروہ نہیں۔

۲۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے روزہ کی ممانعت میں حکمت یہ ہے۔ جمعہ کا دن ذکر ودعا، غسل، نماز کے لیے جلدی جانے، نماز جمعہ کے انتظار، خطبہ کو بغور سننے اور دیگر عبادت اور اذکار کی کثرت کا دن ہے، لہٰذا اس دن روزہ چھوڑنا افضل ہے اور ان وظائف کی ادائیگی میں زیادہ معاون ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۹)

۲۰۲..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ، وَ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صِيَامِهِ إِذْ هُوَ عِيْدٌ، وَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ بَيْنَ الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَ الْأَضْحٰى، إِذَا جَاءَ بِنَهْيِ صَوْمِهِمَا مُفْرَداً، وَ لَا مَوْصُوْلاً بِصِيَامٍ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس کے عید ہونے کی وجہ سے ہے اور جمعہ اور عیدین، عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں فرق یہ ہے کہ ان دونوں میں روزے کی ممانعت اس طرح آئی ہے کہ ان سے ایک دن پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھ کر ان کا روزہ نہیں رکھا جاسکتا (جبکہ جمعہ کا روزہ اس طریقے سے رکھا جاسکتا ہے)

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ لَدِيْنِ الْأَشْعَرِيِّ.........

(۲۱۵۹) انظر السابق. (۲۱۶۰) انظر السابق.

(۲۱۶۱) اسنادہ ضعیف: ابوبشر راوی مجہول ہے۔ الضعیفة: ۵۳۴۴۔ مسند احمد: ۲/ ۳۰۳۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۳۷.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ، فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ بِشْرٍ هٰذَا شَامِيٌّ لَيْسَ بِأَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ وَحْشِيَّةَ صَاحِبِ شُعْبَةَ وَ هُشَيْمٍ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔ لہٰذا تم اپنے عید والے دن روزہ مت رکھو الا یہ کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی روزہ رکھو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ ابوبشر شامی ہے اور یہ ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ نہیں ہے جو کہ امام شعبہ اور ہشیم کے ساتھی ہیں۔''

٢٠٣..... بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُفْرَدًا بِالْفِطْرِ بَعْدَ مَضْيِ بَعْضِ النَّهَارِ

اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنے والے کو دن کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد روزہ کھولنے کا حکم دینا

٢١٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، وَ عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَ هِيَ صَائِمَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: ((أَصُمْتِ أَمْسِ ؟)) قَالَتْ: لَا . قَالَ: ((فَتَصُوْمِيْنَ غَداً ؟)) قَالَتْ: لَا . قَالَ: ((فَأَفْطِرِيْ)) . وَ قَالَ هَارُوْنُ: ((أَتُرِيْدِيْنَ الصِّيَامَ غَداً؟)) .

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن حضرت جویریہ بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جبکہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے دریافت کیا: ''کیا صبح روزہ رکھو گی؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر روزہ کھول دو۔'' جناب ہارون کی روایت میں ہے: ''کیا تم کل صبح روزہ رکھنا چاہتی ہو؟''

فوائد:......

١۔ جمعہ کا منفرد روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

٢۔ اگر کسی نے جمعہ کا منفرد روزہ رکھا ہو اس سے پہلے جمعرات کا روزہ بھی نہیں رکھا اور ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو اسے روزہ توڑ دینا چاہیے۔

(٢١٦٢) اسناده صحيح: مسند احمد: ١٨٩/٢۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ٧٧٦٦۔ صحيح ابن حبان: ٣٦٠٢.

٢٠٤..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أُفْرِدَ بِالصَّوْمِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ . وَ أَحْسِبُ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صِيَامِهِ

ایک مجمل غیر مفسر روایت جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے، اس کے ذکر کے ساتھ اکیلے ہفتے کے دن کا نفل روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

إِذِ الْيَهُوْدُ تُعَظِّمُهُ وَ قَدِ اتَّخَذَتْهُ عِيْدًا بَدَلَ الْجُمُعَةِ

میرے خیال میں اس دن روزے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں اور انہوں نے اسے جمعہ کے بدلے اپنی عید قرار دیا ہے

٢١٦٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ أُخْتِهِ وَ هِيَ الصَّمَّاءُ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَ إِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُوْدَ عِنَبَةٍ أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهَا)).

''جناب عبداللہ بن بسر اپنی بہن صماء سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف ہفتے کے دن کا روزہ نہ رکھو سوائے اس ہفتے کے جو تم پر فرض روزوں میں آ جائے اور اگر تم میں سے کسی شخص کو صرف انگور کی ٹہنی یا کسی درخت کی چھال ہی ملے تو وہ اسے چبالے (اور روزہ کھول دے)۔''

٢١٦٤ـ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ وَ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمَّتِهِ..........

الصَّمَّاءِ أُخْتِ بُسْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ، وَ يَقُوْلُ: ((إِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُوْدًا أَخْضَرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَالَفَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَوْرَ

''حضرت صماء بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے فرمایا ہے: ''اگر تم میں سے کسی شخص کو صرف سبز ٹہنی ہی ملے تو وہ اسی سے روزہ کھول لے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جناب معاویہ بن صالح نے اس سند میں ثور بن یزید کی مخالفت کی

(٢١٦٣) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الصيام، باب النهى ان يحض يوم السبت بصوم، حديث: ٢٤٢١ـ سنن ترمذى: ٧٤٤ـ سنن كبرىٰ نسائى: ٢٧٧٥ـ سنن ابن ماجه: ١٧٢٦ـ مسند احمد: ٢٦٨/٦.

(٢١٦٤) انظر الحديث السابق.

بْـنَ يَـزِيْـدَ فِـى هٰـذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ثَوْرٌ عَنْ أُخْتِـهٖ، يُرِيْدُ أُخْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ مُـعَاوِيَةُ: عَنْ عَمَّتِهِ الصَّمَّاءِ أُخْتِ بُسْرٍ عَمَّةِ أَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ لَا أُخْتَ أَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ.

ہے۔ثور نے روایت کرتے ہوئے صماء کو حضرت عبداللہ بن بسر کی بہن قرار دیا ہے۔جبکہ جناب معاویہ نے حضرت صماء کو بسر کی بہن اور حضرت عبداللہ کی پھوپھی قرار دیا ہے۔"

۲۰۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْىَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أُفْرِدَ بِصَوْمٍ لَا إِذَا صَامَ صَائِمٌ يَوْمًا قَبْلَهٗ أَوْ يَوْمًا بَعْدَهٗ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہفتے کے دن نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت اس وقت ہے جب اکیلے ہفتے کا روزہ رکھا جائے اور اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد میں روزہ نہ رکھا جائے۔

۲۱۶۵۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِىْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يُّصَامَ قَبْلَهٗ أَوْ بَعْدَهٗ يَوْمًا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهٗ قَدْ أَبَاحَ صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ قَبْلَهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ بَعْدَهٗ يَوْمًا.

"امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جن میں آپ نے اکیلے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ جمعہ سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھا جائے تو ان احادیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آپ نے ہفتے کے دن روزے کی اجازت دی ہے جبکہ اس سے پہلے جمعہ کے دن روزہ رکھا جائے یا اس سے ایک دن بعد (اتوار) کا روزہ رکھا جائے۔"

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدٌ۔ يَعْنِى ابْنَ الْحَبَّابِ۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ۔ وَهُوَ ابْنُ لُدَيْنٍ۔ أَنَّهٗ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ: ((الْـجُـمُعَةُ عِيدٌ فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ الْـجُـمُـعَةِ صِيَـامًـا إِلَّا أَنْ يُّصَـامَ قَبْلَـهٗ أَوْ بَـعْدَهٗ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ صَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَهٗ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جمعہ کا دن عید ہے لہٰذا تم جمعہ کے دن کو روزہ مت رکھو الا یہ کہ اس سے پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی رخصت دی ہے جبکہ روزے دار اس سے پہلے جمعہ کے دن بھی روزہ رکھے۔"

(۲۱۶۶) اسناده ضعيف: تقدم تخريجه برقم: ۲۱۶۱.

فوائد:......ا۔ ہفتہ کے دن کا منفرد روزہ رکھنا مکروہ فعل ہے۔ (المغنی: ٦/ ١٨٠)

٢۔ ہفتہ کے آگے پیچھے ایک دن کا روزہ رکھا جائے تو ہفتہ کا روزہ رکھنا مباح ہے۔

٢٠٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ يَوْمَ الْأَحَدِ بَعْدَهُ

ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی رخصت ہے جبکہ روزے دار اس کے بعد اتوار کا روزہ بھی رکھے۔

٢١٦٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدُ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ كُرَيْباً مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ. أَنَّ..........

ابْنَ عَبَّاسٍ وَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوْنِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَسْأَلُهَا الْأَيَّامَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ لَهَا صِيَامًا، قَالَتْ: يَوْمُ السَّبْتِ وَ الْأَحَدِ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ وَ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوْا ذٰلِكَ، فَقَامُوْا بِأَجْمَعِهِمْ إِلَيْهَا، فَقَالُوْا: إِنَّا بَعَثْنَا إِلَيْكِ هٰذَا فِيْ كَذَا وَ كَذَا وَ ذَكَرَ أَنَّكِ قُلْتِ كَذَا، وَ كَذَا. فَقَالَتْ: صَدَقَ. إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الْأَيَّامِ يَوْمَ السَّبْتِ وَ الْأَحَدِ كَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ وَ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُخَالِفَهُمْ.))

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھ کر آؤں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن دنوں کا بکثرت روزہ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آپ ہفتہ اور اتوار کا روزہ بکثرت رکھتے تھے۔ پس میں نے واپس آکر انہیں اس کی خبر دی تو گویا انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا، تو وہ تمام افراد اٹھ کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم نے اسے آپ کی خدمت میں یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا تھا اور اس نے ہمیں بتایا ہے کہ آپ نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''اس نے سچ بتایا ہے۔'' بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھتے تھے اور آپ فرماتے تھے: ''یہ دو دن مشرکوں کے عید کے دن ہیں (وہ ان میں کھاتے پیتے ہیں) اور میں (روزہ رکھ کر) ان کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں۔''

(٢١٦٧) اسنادہ حسن: مسند احمد: ٦/٣٢٣۔ صحیح ابن حبان: ٣٦٠٧۔ سنن کبریٰ بیہقی: ٤/٢٠٣.

۲۰۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعاً بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا إِذَا كَانَ زَوْجُهَا حَاضِراً غَيْرُ غَائِبٍ عَنْهَا

جب عورت کا خاوند گھر میں موجود ہو، سفر پر نہ ہو تو عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا منع ہے

يُذْكَرُ خَبَرٌ لَفْظُهُ خَاصٌّ مُرَادُهُ عَامٌّ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُوْلُ إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتَى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةً كَانَ الْأَمْرُ وَاجِبًا

اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس کے الفاظ خاص ہیں اور مراد عام ہے اور یہ اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جب حکم کسی علت کی بنا پر ہو تو علت کی موجودگی میں وہ حکم وجوبی ہوتا ہے۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَلَغَ بِهِ ((لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ .)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ ﷺ: ((مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ)) مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُوْلُ: إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتَى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةً، وَ الْأَمْرُ قَائِمٌ، فَالْأَمْرُ قَائِمٌ وَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَبَاحَ لِلْمَرْأَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا إِذْ صَوْمُ رَمَضَانَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا كَانَ كُلُّ صَوْمٍ صَوْمَ وَاجِبٍ مِثْلَهُ جَائِزٌ لَهَا أَنْ تَصُوْمَ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا . وَ لِهٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ كِتَابٌ مُفْرَدٌ قَدْ بَيَّنْتُ الْأَمْرَ الَّذِي هُوَ لِعِلَّةٍ ، وَ الزَّجْرُ الَّذِي هُوَ لِعِلَّةٍ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عورت رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ ایک دن کا روزہ بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے جبکہ اس کا شوہر گھر میں موجود ہو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''ماہ رمضان کے علاوہ'' یہ اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جب حکم کسی علت کی بنا پر ہو اور علت موجود اور ثابت ہو تو وہ حکم ثابت اور وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ لہٰذا جب نبی کریم ﷺ نے عورت کے لیے رمضان المبارک کے روزے خاوند کی اجازت کے بغیر رکھنا جائز قرار دے دیئے، کیونکہ رمضان کے روزے اس پر واجب ہیں، تو ہر فرض روزہ اس کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر رکھنا جائز ہوا۔'' اس مسئلہ پر میں نے ایک مستقل کتاب

(۲۱۶۸) صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا تأذن المرأة في بيت زوجها لاحد، حدیث: ۵۱۹۵۔ سنن ترمذی: ۷۸۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۶۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۷۵۔ مسند احمد: ۲/۲۴۵۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ: ۱۰۲۶ من طریق همام عن ابی هريرة رضى الله عنه.

لکھی ہے جس میں میں نے وہ امر اور نہی کو بیان کیا جو کسی علت کی بنا پر ہوتے ہیں۔"

فوائد :......۱۔ رمضان کے سوا خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کے لیے نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں، کیونکہ خاوند کو بیوی سے استمتاع کا پورا حق ہے۔

۲۔ خاوند اگر گھر پر موجود نہ ہو یا سفر پر نکلا ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔

۲۰۸..... بَابُ ذِكْرِ أَبْوَابِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کے ابواب کا بیان

وَالتَّأْلِيفِ بَيْنَ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَا يَحْسِبُ كَثِيْراً مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ صَنَاعَةَ الْعِلْمِ أَنَّهَا مُتَهَاتِرَةٌ مُتَنَافِيَةٌ، وَ لَيْسَ كَذٰلِكَ هِيَ عِنْدَنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ نِعْمَتِهِ بَلْ هِيَ مُخْتَلِفَةُ الْأَلْفَاظِ مُتَّفِقَةُ الْمَعْنٰى عَلٰى مَا سَأُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

نبی کریم ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں مروی روایات میں جمع اور تطبیق کا بیان کہ جن کے بارے میں علم حدیث سے ناواقف بہت سے اہل علم کا خیال ہے کہ وہ باہم متضاد اور مخالف ہیں لیکن اللہ کے فضل وکرم سے وہ ہمارے نزدیک ایسی نہیں ہیں بلکہ ان کے الفاظ مختلف ہیں اور معنی متفق اور متحد ہیں۔ جیسا کہ میں عنقریب بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

۲۰۹..... بَابُ ذِكْرِ دَاوِمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ وَ نَفِي انْقِطَاعِهَا بَنَفْيِ الْأَنْبِيَاءِ

تا قیامت ہر رمضان المبارک میں شب قدر کے موجود ہونے کا بیان۔ انبیائے کرام کے سلسلے کے منقطع ہونے سے شب قدر کا آنا منقطع نہیں ہوتا

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ..........

عَنْ مَرْثَدٍ وَّ أَبُوْ مَرْثَدٍ۔ شَكَّ أَبُوْ عَاصِمٍ۔ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَقِيْنَا أَبَا ذَرٍّ وَ هُوَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى، فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ بِأَسْأَلَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنِّيْ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ أُنْزِلَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِوَحْيٍ إِلَيْهِمْ فِيْهَا ثُمَّ تَرْجِعُ؟

"جناب مرثد یا ابومرثد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملے جبکہ وہ درمیانے جمرے کے پاس تھے۔ تو میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: "شب قدر کے بارے میں مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔" میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا شب قدر کے بارے میں

(۲۱۶۹) اسناده ضعيف۔ مرثد ابن عبداللہ الزمانی راوی مجہول الحال ہے۔ الضعيفة: ۳۱۰۰ انظر الحديث الآتی۔

فَقَالَ: بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيَّتُهُنَّ هِيَ؟ قَالَ: ((لَوْ أُذِنَ لِي لَأَنْبَأْتُكُمْ . وَلَكِنِ الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِيْنَ، وَلَا تَسْأَلْنِي بَعْدَهَا .)) قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ فِيْ أَيِّ السَّبْعِيْنَ هِيَ؟ . فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضْبَةً لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا مِثْلَهَا . ثُمَّ قَالَ: ((أَلَمْ أَنْهَكَ أَنْ تَسْأَلَنِيْ عَنْهَا . لَوْ أُذِنَ لِي لَأَنْبَأْتُكُمْ عَنْهَا لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهَا، وَلَكِنْ لَا اٰمَنُ أَنْ تَكُوْنَ فِي السَّبْعِ الْاٰخِرِ .

انبیاء کرام پر وحی نازل ہوئی تھی پھر (انبیاء کے جانے کے بعد شب قدر بھی) واپس چلی گئی؟ تو آپ نے فرمایا:'' بلکہ شب قدر قیامت تک موجود ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی رات ہے؟ آپ نے فرمایا:''اگر مجھے اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا۔ لیکن تم اسے سات دنوں میں تلاش کرو اور آج کے بعد اس کے بارے میں سوال نہ کرنا۔ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر انہیں بیان کرنے لگے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ کون سے سات دنوں میں ہے؟ تو آپ مجھ پر اس قدر ناراض ہوئے کہ ایسی شدید ناراضی نہ اس سے پہلے کبھی ہوئی تھی اور نہ بعد میں کبھی ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا:''کیا میں نے تمہیں اس کے بارے میں سوال کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟ اگر مجھے اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا، میں تمہیں اس کے بارے میں ضرور اس کی خبر دے دیتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ یہ آخری سات دنوں میں ہوگی۔''

۲۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَّلَا ارْتِيَابٍ فِيْ غَيْرِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر بغیر کسی شک وشبہ کے رمضان المبارک میں ہے۔

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْحَالِفَ اٰخِرَ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ أَنَّ امْرَأَتَهُ طَالِقٌ، أَوْ عَبْدَهُ حُرٌّ، أَوْ أَمَتَهُ حُرَّةٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَنَّ الطَّلَاقَ وَالْعِتْقَ غَيْرُ وَاقِعٍ إِلَى مَضْيِ السَّنَةِ مِنْ يَوْمِ حَلْفٍ، لِأَنَّهُ زَعَمَ لَا يَدْرِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ أَوْ فِيْ غَيْرِهِ . لِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا .

اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ ماہ شعبان کے آخری دن کوئی شخص یہ قسم اٹھالے کہ اس کی بیوی کو شب قدر میں طلاق، یا اس کا غلام یا اس کی لونڈی شب قدر میں آزاد ہے تو قسم اٹھانے کے دن سے لے کر ایک سال گزرنے تک اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی، نہ اس کا غلام یا لونڈی آزاد ہوگی۔ کیونکہ اس کا خیال یہ ہے کہ معلوم نہیں شب قدر رمضان میں ہے یا کسی اور مہینے میں ہے۔ اس کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ:''جو شخص سارا سال تہجد پڑھے وہ

شب قدر کو پا لے گا۔"

۲۱۷۰ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: أَنَا كُنْتُ أَسْأَلَ النَّاسِ عَنْهَا. قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفِيْ رَمَضَانَ أَوْ فِيْ غَيْرِهِ؟ فَقَالَ: ((بَلْ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ.)) قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا فَإِذَا قُبِضَ الْأَنْبِيَاءُ رُفِعَتْ، أَمْ هِيَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ هِيَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ؟ قَالَ: ((اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَ الْعَشْرِ الْأَخِيْرِ))، قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَ، فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِيْ أَوْ لَمَّا أَخْبَرْتَنِيْ فِيْ أَيِّ الْعِشْرِيْنَ هِيَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ مَا غَضِبَ عَلَيَّ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَ لَا بَعْدَهُ. ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ أَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا، اِلْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.))

"حضرت مرثد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ نے فرمایا: "میں سب لوگوں سے بڑھ کر شب قدر کے بارے میں سوال کرنے والا شخص تھا۔" کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کیا شب قدر رمضان المبارک میں ہے یا اس کے علاوہ کسی اور مہینے میں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "بلکہ وہ رمضان میں ہے۔" میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! کیا شب قدر صرف انبیائے کرام کے زمانے میں ہوتی ہے، جب انبیائے کرام فوت ہوجاتے ہیں تو شب قدر بھی اٹھالی جاتی ہے؟ یا یہ قیامت تک باقی رہے گی؟ آپ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ یہ قیامت تک رہے گی۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ رمضان میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے پہلے اور آخری دس دس دنوں میں تلاش کرو۔ کہتے ہیں: پھر آپ لوگوں کو بیان کرتے رہے تو میں نے آپ کی بے دھیانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ یہ کن بیس دنوں میں ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ مجھ پر ایسے شدید ناراض ہوئے کہ اس جیسے ناراض نہ کبھی پہلے ہوئے تھے نہ کبھی بعد میں۔ پھر آپ نے فرمایا: "بے شک اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں اس کی اطلاع کر دیتا، تم اسے آخری سات دنوں میں تلاش کرو۔"

(۲۱۷۰) اسنادہ ضعیف ایضاً: مسند احمد: ۱۷۱/۵ـ سنن کبریٰ نسائی: ۳۴۱۳ـ صحیح ابن حبان: ۳۶۸۳.

۲۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہے

خِلَافَ قَوْلِ مَنْ ذَكَرْنَا مَقَالَتَهُمْ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا، وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْحَالِفَ يَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ بِطَرْفِهِ بِأَنَّ امْرَأَتَهُ طَالِقٌ أَوْ عَبْدَهُ حُرٌّ فَهَلَّ هِلَالُ شَوَّالٍ كَانَ الطَّلَاقُ أَوِ الْعِتْقُ أَوْ هُمَا لَوْ كَانَ الْحَلْفُ بِهِمَا جَمِيعاً وَاقِعاً إِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَدْ مَضَتْ بَعْدَ حَلْفِهِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَ لَا ارْتِيَابٍ، إِذْ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ لَا قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ.

ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا ذکر ہم نے گزشتہ باب میں کیا ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص نے رمضان کے آخری دن غروب آفتاب سے ایک لحہ پہلے قسم کھائی کہ اس کی بیوی کو شب قدر میں طلاق ہے، یا اس کا غلام آزاد ہے، پھر شوال کا چاند نظر آ گیا تو طلاق اور آزادی یا دونوں میں سے ایک جس کی قسم کھائی تھی وہ واقع ہو جائے گی کیونکہ بغیر شک و شبہ کے اس قسم کے بعد شب قدر یقیناً گزر گئی ہے۔ کیونکہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں ہے، نہ اس سے پہلے ہے اور نہ اس کے بعد۔

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِالْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَّمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْوَسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَةٍ عَلَى سُدَّتِهَا قِطْعَةٌ مِّنْ حَصِيْرٍ، قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيْرَ بِيَدِهِ. فَنَحَاهَا فِيْ نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ، فَكَلَّمَ النَّاسَ، فَدَنَوْا مِنْهُ، فَقَالَ: ((إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْوَسَطَ، ثُمَّ أُتِيْتُ، فَقِيْلَ لِيْ: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے دس دن اعتکاف کیا۔ پھر آپ نے دوسرا عشرہ بھی ایک ترکی قبے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر ایک چٹائی لٹکائی گئی تھی۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے وہ چٹائی پکڑی اور اسے ہٹا کر قبے کے کونے میں رکھ دیا۔ پھر اپنا سر مبارک باہر نکالا اور لوگوں سے بات چیت کی تو وہ آپ کے قریب آ گئے پس آپ نے فرمایا: ''بے شک میں نے شب قدر کی تلاش میں پہلا عشرہ اعتکاف کیا پھر میں نے درمیانے عشرے میں بھی اعتکاف کیا۔ پھر خواب میں میرے پاس فرشتہ آیا تو مجھے بتایا گیا کہ شب قدر

(۲۱۷۱) صحیح بخاری، کتاب فضل لیلة القدر، باب تحری لیلة القدر فی الوتر......، حدیث: ۲۰۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر، حدیث: ۱۱۶۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۷۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۳۴۔ مسند احمد: ۳/۱۷۱۔

أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ . فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ، قَالَ، ((وَ إِنِّيْ أُرِيْتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ، وَ إِنِّيْ أَسْجُدُ صَبِيْحَتَهَا فِيْ طِيْنٍ وَّ مَاءٍ))، فَأَصْبَحَ فِيْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَّ عِشْرِيْنَ وَ قَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَأَبْصَرْتُ الطِّيْنَ وَ الْمَاءَ، فَخَرَجَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَ جَبْهَتُهُ وَ أَنْفُهُ فِي الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ . وَ إِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَّ عِشْرِيْنَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ . هٰذَا حَدِيْثٌ شَرِيْفٌ شَرِيْفٌ .

آخری عشرے میں ہے۔ لہٰذا جو شخص تم میں سے پسند کرے کہ وہ اعتکاف کرے، چنانچہ لوگوں نے آپ کے ساتھ (آخری عشرے کا) اعتکاف کیا۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک مجھے وہ طاق راتوں میں دکھائی گئی ہے اور اس کی صبح کو میں نے کیچڑ میں سجدہ کیا ہے پھر جب آپ نے اکیسویں رات کی صبح کی اور آپ نے صبح تک نفل نماز ادا کی تھی تو بارش ہوگئی جس سے مسجد کی چھت ٹپکنے لگی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو میں نے کیچڑ دیکھا۔ پھر جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوکر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ لگا ہوا تھا اور وہ آخری عشرے میں اکیسویں رات تھی۔'' یہ حدیث نہایت بلند مرتبہ ہے۔''

٢١٢..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ بِلَفْظٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

شب قدر کو تلاش کرنے اور اسے رمضان کے آخری عشرے میں طلب کرنے کے حکم کا بیان مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ

٢١٧٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجُرْمِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَدْعُوْنِيْ مَعَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُوْلُ لِيْ: لَا تُكَلَّمْ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوْا . قَالَ: فَدَعَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ عَنْ لَّيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ))، أَيُّ لَيْلَةٍ تَرَوْنَهَا ؟ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْلَةَ إِحْدٰى، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْلَةَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ بلاتے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس وقت تک بات نہ کرنا جب تک صحابہ کرام بات چیت نہ کرلیں۔ کہتے ہیں: انہوں نے صحابہ کرام کو بلایا اور ان سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا اور کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو'' مجھے بتاؤ کہ تمہارے خیال میں یہ کون سی رات ہے۔ تو بعض نے کہا: یہ اکیسویں رات ہے۔ کچھ نے کہا: تیسویں رات ہے اور بعض

(٢١٧٢) اسناده صحيح: مسند احمد: ١/١٤، ٤٣۔ مستدرك حاكم: ١/٤٣٧، ٤٣٨۔

ثَـلَاثٍ، وَ قَـالَ اٰخَـرُ: خَمْـسٍ، وَ أَنَـا سَـاكِـتٌ، قَـالَ: فَـقَالَ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَـالَ، قُلْتُ: إِنْ أَذِنْتَ لِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَـكَـلَّـمْتُ. قَالَ، فَقَالَ: مَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكَ إِلَّا لِتَتَـكَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: أُحَدِّثُكُم بِرأْيِيْ؟ قَـالَ: عَـنْ ذٰلِكَ نَسْـأَلُكَ، قَـالَ، فَـقُلْتُ: السَّبْـعُ. رَأَيْـتُ الـلّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ ذَكَرَ سَبْعَ سَـمَـاوَاتٍ، وَ مِنَ الْأَرْضِ سَبْعاً، وَ خَلَقَ الْـإِنْسَـانَ مِنْ سَبْعٍ، وَ نَبْتَ الْأَرْضِ سَبْعٌ، قَالَ، فَقَالَ: هٰذَا أَخْبَرْتَنِيْ مَا أَعْلَمُ، أَرَأَيْتَ مَـا لَا أَعْـلَـمُ؟ مَـا هُوَ قَوْلُكَ نَبْتُ الْأَرْضِ سَبْـعٌ؟ قَـالَ: فَـقُلْتُ: إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿وَ فَاكِهَةً وَّ أَبًّا﴾ وَ الْأَبُّ نَبْتُ الْأَرْضِ مَا يَـأْكُـلُـهُ الـدَّوَابُّ وَ لَا يَأْكُلُهُ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: أَعْجَزْتُمْ أَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ لَمْ تَجْتَمِعْ شُؤُوْنَ رَأْسِهِ بَعْدُ. إِنِّـيْ وَ اللّٰهِ مَا أَرَى الْقَوْلَ إِلَّا كَمَا قُلْتَ. وَ قَـالَ: قَـدْ كُـنْـتُ أَمَـرْتُكَ أَنْ لَّا تُكَلِّمَ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوْا، وَ إِنِّيْ اٰمُرُكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ مَعَهُمْ.

نے پچیسویں رات قرار دی۔ اس دوران میں خاموش رہا۔ پھر انہوں نے مجھے کہا: ”تم کیوں نہیں بتاتے؟ میں نے عرض کی: ”اے امیر المومنین! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں بتاتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: ”میں نے تمہیں گفتگو کرنے کے لیے ہی بلایا ہے۔“ تو میں نے کہا: کیا میں تمہیں اپنی رائے سے بیان کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ہم نے تمہاری رائے ہی پوچھی ہے۔“ تو میں نے عرض کی: وہ ستائیسویں رات ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان، اور سات زمینیں ذکر کی ہیں۔ انسان کو سات سے پیدا کیا گیا ہے اور زمینی نباتات بھی سات قسم کی ہیں۔“ تو حضرت عمر نے فرمایا: ”تم نے مجھے وہ چیزیں بتائی ہیں جو میں جانتا ہوں۔ مجھے وہ چیز بتاؤ جو میں نہیں جانتا۔ زمینی نباتات سات قسم کی ہیں، اس سے تمہاری کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا: ”بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا..... وَفَاكِهَةً وَّأَبًّا﴾ (سورۂ عبس، ۲۶۔۳۱) ”پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں اناج اگایا اور انگور اور سبزیاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغات اور میوے اور چارا۔“ اور ﴿أَبًّ﴾ سے مراد وہ چارا ہے جو جانور کھاتے ہیں اور انسان نہیں کھاتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا تم اس بچے کی طرح بتانے سے بھی عاجز رہے، جس کی ابھی تک عقل بھی پوری نہیں ہوئی۔ اللہ کی قسم! میری رائے بھی تمہاری رائے کے موافق ہے اور فرمایا: میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ ان صحابہ کرام کے گفتگو کر لینے تک تم بات نہ کرنا اور میں اب تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ ہی گفتگو کیا کرو۔“

۲۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِیْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِطَلَبِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فِی الْوِتْرِ مِنْهَا لَا فِی الشَّفْعِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے، جفت میں نہیں۔

۲۱۷۳ـ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیْسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ ، عَنْ أَبِیْهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ یَسْأَلُنِیْ مَعَ الْأَكَابِرِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ یَقُوْلُ: لَا تَكَلَّمْ حَتّٰى یَتَكَلَّمُوْا . فَسَأَلَهُمْ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اطْلُبُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وِتْرًا)) ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَ عُمَرَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے اور مجھے فرماتے تھے: ''جب تک بزرگ صحابہ کرام بات چیت نہ کرلیں تم گفتگو نہ کرنا۔'' تو حضرت عمر نے ان سے شب قدر کے بارے میں پوچھا: ''تو کہا: ''یقیناً تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔'' پھر انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ بیان کیا۔''

۲۱۷۴ـ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیْسَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: الْأَبُّ: مِمَّا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِمَّا لَا یَأْكُلُهُ النَّاسُ وَ تَأْكُلُهُ الْأَنْعَامُ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں: ''الأب: اس گھاس اور چارے کو کہتے ہیں جو چوپائے کھاتے ہیں اور انسان نہیں کھاتے۔''

۲۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِطَلَبِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِمَّا یَبْقٰى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا فِی الْوِتْرِ مِمَّا یَمْضِیْ مِنْهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔ گزشتہ وتر راتوں میں تلاش کرنے کا حکم نہیں

۲۱۷۵ـ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ عُیَیْنَةَ بْنِ.........

(۲۱۷۳) انظر الحدیث السابق. (۲۱۷۴) انظر الحدیث السابق: ۲۱۷۲.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: ذَكَرْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرَةَ ، فَقَالَ: مَا أَنَا بِطَالِبِهَا إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ بَعْدَ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِيْ تِسْعٍ بَقِيْنَ ، أَوْ فِيْ سَبْعٍ بَقِيْنَ ، أَوْ فِيْ خَمْسٍ بَقِيْنَ ، أَوْ فِيْ ثَلَاثٍ بَقِيْنَ ، أَوْ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلَةِ)) ، فَكَانَ لَا يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ إِلَّا كَصَلَاتِهِ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ ، فَإِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ اِجْتَهَدَ .

''حضرت عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے پاس شب قدر کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سننے کے بعد میں تو اسے صرف آخری عشرے میں تلاش کروں گا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا جب سات باقی رہ جائیں یا پانچ رہ جائیں یا تین باقی رہ جائیں یا آخری رات میں تلاش کرو'' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ پہلی بیس راتوں میں اپنے سارے سال کے معمول کے مطابق نماز پڑھتے تھے، پھر جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو خوب محنت و ریاضت شروع کر دیتے۔''

۲۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلدَّلِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِيْ طَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِمَّا يَبْقٰى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا مِمَّا يَمْضِيْ مِنْهَا

اس دلیل کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے کہ شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے گا نہ کہ پہلے (دو عشروں کی) طاق راتوں میں

۲۱۷٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ وَ هُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ يَتَبَيَّنَ لَهُ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَنُقِضَ ، فَأُبِيْنَتْ لَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُعِيْدَ ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا أُبِيْنَتْ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا اور آپ شب قدر کو تلاش کر رہے تھے جبکہ ابھی آپ کے لیے معاملے کی وضاحت نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے خیمے اکھاڑنے کا حکم دیا تو وہ اکھاڑ دیئے گئے۔ پھر آپ کے لیے آخری عشرے میں اس کی نشاندہی کی گئی تھی تو آپ نے حکم

(۲۱۷۵) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی لیلۃ القدر، حدیث: ۷۹٤۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۸۹۔ مسند احمد: ٥/۳٦۔ صحیح ابن حبان: ۳٦۷۸.

(۲۱۷٦) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث: ۲۱۷/۱۱٦۷۔ سنن ابی داود: ۳۸۳ [illegible] سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۹۱۔ مسند احمد: ۳/۱٥.

لِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَ إِنِّيْ خَرَجْتُ لِأُبَيِّنَهَا لَكُمْ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ فَنُسِّيْتُهَا، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ وَ الْخَامِسَةِ . قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا، فَأَيُّ لَيْلَةِ التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ وَ الْخَامِسَةِ ؟ قَالَ: أَجَلْ: وَ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَاكَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ، فَالَّتِيْ تَلِيْهَا هِيَ التَّاسِعَةُ ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً، ثُمَّ الَّتِيْ تَلِيْهَا السَّابِعَةُ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً ثُمَّ الَّتِيْ تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ أَبَا سَعِيْدٍ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا أَرْبَعاً وَّ عِشْرِيْنَ، وَ سِتًّا وَّ عِشْرِيْنَ، وَ اثْنَتَيْنِ وَ عِشْرِيْنَ .

دیا اور خیمے دوبارہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''صورت حال یہ ہے کہ مجھے شب قدر کی نشاندہی کی گئی اور میں تمہیں بتانے کے لیے نکلا تو دو آدمی جھگڑ رہے تھے تو مجھے شب قدر بھلادی گئی۔ لہٰذا تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔'' جناب ابونضرہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوسعید رضی اللہ عنہ! بے شک آپ ہم سے زیادہ بہتر طور پر گنتی جانتے ہیں، تو نویں، ساتویں اور پانچویں رات کون سی بنتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اور ہم ہی اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ جب اکیسویں رات ہو تو اس کے ساتھ والی رات نویں ہے۔ پھر ایک رات چھوڑ دو، پھر اس کے ساتھ والی ساتویں ہے۔ پھر ایک رات چھوڑ دو، تو اس کے بعد والی پانچویں ہے۔ جنہیں تم چوبیں، چھبیس اور بائیس کا نام دیتے ہو۔ (انہیں چھوڑ دو)۔

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ نِالْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ وَ زَادَ الثَّالِثَةَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مذکورہ بالا کی طرح روایت کی اور تیسری رات کا اضافہ بیان کیا۔''

فوائد :......۱۔ لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس رات فرشتے جانداروں کی اقدار، ارزاق اور اموات لکھتے ہیں۔ جو اس سال واقع ہونی ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے قول کے مطابق لیلۃ القدر کو شب قدر کے شرف وعظمت کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ پھر اس کے وجود دوام پر علماء کا اجماع ہے اور احادیث صحیحہ کی رو سے لیلۃ القدر کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: لیلۃ القدر کی تعیین کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ علماء کی ایک جماعت کا موقف ہے کہ لیلۃ القدر کی رات ہر سال تبدیل ہوتی ہے۔ ایک سال ایک رات اور دوسری سال دوسری مختلف رات میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اس مفہوم کی تعیین سے شب قدر کے بارے مروی مختلف روایات میں تطبیق ممکن

(۲۱۷۷) اسناده صحيح على شرط البخاري: صحيح ابن حبان: ٣٦٥٣.

ہے۔ مالک، ثوری، احمد، اسحاق اور ابوثور رحمہم اللہ و دیگر کا بھی یہی موقف ہے کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ (کی طاقت راتوں) میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔(شرح النووی: ۸/ ۷۵)

۲۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں: لیلۃ القدر رمضان المبارک مہینے کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ اس بارے منقول تمام روایات کا ماحصل یہ ہے۔(فتح الباری: ۶/ ۳۰۱)

۲۱۶..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوِتْرَ مِمَّا يَبْقٰى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ قَدْ يَكُوْنُ أَيْضًا الْوِتْرُ مِمَّا مَضٰى مِنْهُ . إِذِ الشَّهْرُ قَدْ يَكُوْنَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بقیہ آخری عشرے کی طاق رات کبھی گزشتہ راتوں کے حساب سے بھی طاق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مہینہ کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ۔ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ۔ حَدَّثَنِيْ سِمَاكٌ أَبُوْ زَمِيْلٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِيْ.........

عُمَرُ، قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ فِيْ غُرْفَةٍ تِسْعَةً وَّ عِشْرِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّ عِشْرِيْنَ .))

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے (ایک مہینہ کی) علیحدگی اختیار کی۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بالا خانے میں انتیس دن رہے ہیں۔ (ابھی مہینہ مکمل نہیں ہوا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

فوائد :......آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کا وجود ہے اور جن روایت میں طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرنے کی تاکید ہے اس سے مقصود باقی ماندہ مہینے کی طاق راتیں ہیں، خواہ انتیس کا مہینے ہونے کی وجہ سے مہینہ کا ابتدائی اور آخری حصہ میں طاق راتیں یکجا ہو جائیں۔ لیکن مقصود باقی مہینہ کی طاق راتیں ہیں۔

۲۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلدَّلِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِطَلَبِهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ مِمَّا قَدْ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ وَ كَانَتْ لَيْلَةَ سَابِعَةٍ مِّمَّا تَبْقٰى

جو دلیل میں نے ذکر کی ہے اس کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کو مہینے کے گزر جانے والے دنوں کے حساب سے تیئسویں رات کو تلاش کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ باقی ماندہ دنوں کے اعتبار سے وہ ساتویں رات تھی

(۲۱۷۸) تقدم تخريجه برقم: ۱۹۲۱.

٢١٧٩ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: ذَكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَمْ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ؟)) قُلْنَا: مَضٰى اثْنَانِ وَّ عِشْرُوْنَ، وَبَقِيَ ثَمَانٌ. قَالَ: ((لَا بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ.)) قَالُوْا: لَا، بَلْ بَقِيَ ثَمَانٌ، قَالَ: ((لَا. بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ.)) قَالُوْا: لَا، بَلْ بَقِيَ ثَمَانٌ، قَالَ: ((لَا، بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ، الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ حَتّٰى عَدَّ تِسْعَةً وَّ عِشْرِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: ((الْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شب قدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''مہینے کے کتنے دن گزر گئے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: بائیس دن گزر گئے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سات دن باقی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: نہیں، بلکہ آٹھ دن باقی ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سات دن باقی ہیں، مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے انتیس دن شمار کیے پھر فرمایا: ''شب قدر کو آج رات تلاش کرو۔''

خَبَرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ مِّنْ هٰذَا الْبَابِ، ((الْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ))، وَ ذٰلِكَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ.

''حضرت عبداللہ بن انیس کی روایت اسی مسئلے کے متعلق ہے۔ ''شب قدر کو آج رات تلاش کرو، اور یہ تیئسویں رات تھی۔''

خَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَبِيْحَةَ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ وَ أَنَّ جَبِيْنَهُ وَ أَرْنَبَةَ أَنْفِهِ لَفِي الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ كَانَ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ رَأٰى أَنَّهُ يَسْجُدُ صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْ مَاءٍ وَّ طِيْنٍ، فَكَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ الْوِتْرَ مِمَّا مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَّكُوْنَ رَمَضَانُ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ كَانَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ التَّاسِعَةُ مِمَّا بَقِيَ مِنَ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی اسی مسئلے کے بارے میں ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اکیسویں رات کی صبح کو دیکھا تو آپ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر کیچڑ لگا ہوا تھا۔ کیونکہ آپ نے صحابہ کرام کو بتایا تھا کہ آپ نے شب قدر میں خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے تو اکیسویں رات گزر جانے والے مہینے کے دنوں کے اعتبار سے طاق رات تھی۔ ممکن ہے اس سال رمضان المبارک انتیس دنوں کا ہو۔ اس طرح وہ رات باقی ماندہ دنوں کے اعتبار سے نویں رات تھی۔ جبکہ گزر جانے والے دنوں کے اعتبار سے اکیسویں رات تھی۔''

(٢١٧٩) اسناده صحيح على شرط البخاري: سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في الشهر تسع وعشرون، حديث: ١٦٥٦ـ مسند احمد: ٢/٢٥١ـ صحيح ابن حبان: ٢٥٣٩ـ سنن كبرى بيهقي: ٤/٣١٠.

(٢١٨٠) سيأتي برقم: ٢١٨٥، ٢١٨٦.

(٢١٨١) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر، حديث: ٢١٦٠/١١٦٧ وقد تقدم برقم: ٢١٧١.

الشَّهْرِ الْحَادِيَةَ وَ الْعِشْرِيْنَ مِمَّا مَضٰى مِنْهُ .

۲۱۸..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمَرَ بِالْإِقْتِصَارِ عَلٰى طَلَبِهَا فِي السَّبْعِ دُوْنَ الْعَشْرِ جَمِيْعاً

آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی اس روایت کا بیان جس میں اس علت کا ذکر موجود نہیں جس کی بنا پر آپ نے دس دنوں کی بجائے صرف سات دنوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ.......... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَرَوْنَ الرُّؤْيَا فَيَقُصُّوْنَهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ عَلَى السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ، أَحَدُهُمَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ تَوَاطأَ رُؤْيَا الصَّحَابَةِ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَخِيْرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ، أَمَرَهُمْ تِلْكَ السَّنَةَ بِتَحَرِّيْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. وَ الْمَعْنَى الثَّانِيْ: أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَهُمْ بِتَحَرِّيْهَا وَ طَلَبِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ إِذَا ضَعُفُوْا وَ عَجَزُوْا عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ كُلِّهِ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”لوگ خواب دیکھتے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں متفق ہو گئے ہیں۔ پس جو شخص جستجو اور تلاش کرنا چاہے تو وہ آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس روایت کے دو معانی ہو سکتے ہیں: (۱) آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کے بارے میں ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کو علم ہو گیا کہ ان صحابہ کرام کے خواب اس سال آخری سات راتوں کے بارے میں متفق ہو گئے ہیں تو آپ نے انہیں اس سال آخری سات راتوں میں شب قدر تلاش کرنے کا حکم دے دیا۔ (۲) دوسرا معنی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں آخری سات راتوں میں شب قدر کی جستجو اور تلاش کا حکم اس وقت دیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آخری مکمل دس راتوں میں شب قدر تلاش کرنے سے عاجز آ گئے اور انہوں نے کمزوری کا اظہار کیا۔“

(۲۱۸۲) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، حدیث: ۱۱۵۸، ۲۰۱۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر، حدیث: ۱۱۶۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۸۵۔ مسند احمد: ۲/۵.

فوائد :......ا۔ جو شخص رمضان کی اکیسویں رات میں لیلۃ القدر کی تلاش سے محروم رہے۔ وہ باقی طاق راتوں میں سستی وکاہلی کا شکار نہ ہو بلکہ باقی سات راتوں کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرے، کیونکہ ممکن ہے شب قدر کا نزول موخر ہو اور باقی راتوں میں تلاش کا سلسلہ جاری رکھنے سے وہ شب قدر کے اجر وثواب سے مستفید ہو پائے۔

۲۔ رمضان المبارک کی اکیسویں رات کا قیام چھوٹ جائے تو رمضان المبارک کی تیئسویں رات کے قیام کا اہتمام کرنا مستحب ہے، یوں یہ رمضان کی تیئسویں رات ہوگی اور مہینے کی ساتویں باقی رات ہوگی۔

۲۱۹..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَةِ الْمَعْنَى الثَّانِيُ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّهُ أَمَرَ بِطَلَبِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ إِذَا ضَعُفَ وَ عَجَزَ طَالِبُهَا عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ كُلِّهٖ.

اس حدیث کا بیان جو دوسرے معنی کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم اس وقت دیا جب شب قدر کا متلاشی اسے آخری مکمل عشرے میں تلاش کرنے سے عاجز اور کمزور ہو گیا۔

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ - يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ - فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ ، أَوْ عَجَزَ ، فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ .))

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو، پھر اگر تم میں سے کوئی شخص کمزور ہو جائے یا عاجز آ جائے تو پھر وہ باقی سات راتوں میں ہرگز مغلوب ولاچار نہ ہو۔''

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ اللَّيَالِي الَّتِي كَانَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جن راتوں میں شب قدر آئی تھی، ان کے ابواب کا مجموعہ

وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فِي الْوِتْرِ عَلَى مَا ثَبَتَ

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے جیسا کہ ثابت ہوا ہے۔

۲۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الشَّهْرِ لَيْلَةَ إِحْدَى وَّ عِشْرِينَ فِي رَمَضَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں شب قدر ایک مرتبہ رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ میں بھی آئی تھی۔

۲۱۸۴۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ أَمْلَيْتُهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .

''امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک اور جگہ بیان کر چکا ہوں۔'' (جو اس مسئلہ کی دلیل ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر: ۲۱۷۱)

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عہد رسالت میں لیلۃ القدر اکیسویں رات بھی واقع ہوئی ہے۔ لیکن اس سے یہ موقف اختیار کرنا کہ شب قدر کا نزول اکیسویں رات ہی ہوتا ہے، درست نہیں، بلکہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے، لہٰذا آخری عشرے کی تمام طاق راتوں کے قیام اللیل وشب بیداری سے اس کا حصول ممکن ہے۔

(۲۱۸٤) تقدم برقم: ۲۱۷۱.

۲۲۱.... بَابُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِذْ جَائِزٌ أَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ وَ فِيْ بَعْضِ لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ

تیئسویں رات کو شب قدر تلاش کرنے کے حکم کا بیان، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ شب قدر کسی سال اکیسویں رات میں ہو اور کسی سال تیئسویں رات میں ہو

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ۔ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَخِيْهِ فُلَانِ بْنِ.........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ: جَلَسْنَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِيْ مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا يَحْيٰى هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الشَّهْرِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَتٰى نَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ؟ قَالَ: ((الْتَمِسُوْهَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثَلَاثَ وَ عِشْرِيْنَ.)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: تِلْكَ إِذًا أُوْلٰى ثَمَانٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُسَمِّهِ ابْنُ عُلَيَّةَ، هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ.

''جناب عبد اللہ بن عبد اللہ بن خبیب بیان کرتے ہیں: ''ہم اس مہینے میں (رمضان المبارک میں) جہینہ قبیلے کی مجلس میں حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تو ہم نے عرض کیا: اے ابو یحییٰ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس مبارک رات کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس مہینے کے آخر میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: ''ہم اس مبارک رات کو کب تلاش کریں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کو اس تیئسویں رات میں تلاش کرو تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: تب تو یہ رات آٹھوں راتوں میں سے پہلی رات ہوئی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابن علیہ نے جس راوی کا نام نہیں لیا، اس کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بن خبیب ہے۔''

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

''رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

(۲۱۸۵) صحیح: مسند احمد: ۴۹۵/۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر، حدیث: ۱۱۶۸۔ سنن ابی داود: ۱۳۷۹ من طریق اخر من عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ.

(۲۱۸۶) انظر الحدیث السابق.

أَنَّـهُ سُئِـلَ عَنْ لَّيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِلْتَـمِسُـوْهَا اللَّيْلَةَ.)) وَ تِلْكَ لَيْلَةُ ثَلاثٍ وَّ عِشْـرِيْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ إِذًا أُوْلَـى ثَـمَان، فَقَالَ: ((بَلْ أُوْلَى سَبْعٍ، فَإِنَّ الشَّهْرَ لا يُتِمُّ.))

سے روایت ہے کہ آپ سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اسے آج رات تلاش کرو۔'' اور وہ تیئسویں رات تھی تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو یہ آٹھ راتوں میں سے پہلی ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''بلکہ سات میں سے پہلی ہوئی کیونکہ مہینہ بعض اوقات پورے تیس دنوں کا نہیں ہوتا۔''

فـوائـد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ عہد رسالت میں ہی شب قدر کا نزول رمضان المبارک کی تیئسویں شب میں بھی ثابت ہے اور شب قدر کا نزول کسی معین رات کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس کا محل رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتیں ہیں۔

۲۲۲...... بَابُ ذِكْرِ كَوْنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ، لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ عَلَى مَا ذَكَرْتُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی سال شب قدر ستائیسویں رات بھی ہوتی ہے کیونکہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ.........

عَـنْ زِرِّ بْـنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: لَوْلا سُفَهَاؤُكُمْ لَـوَضَعْتُ يَدِيْ فِيْ أُذُنِيْ، فَنَادَيْتُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ سَبْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ. نَبَأَ مَن لَّمْ يُكَذِّبْنِيْ عَـنْ نَّبَأَ مَن لَّمْ يُكَذِّبْهُ، يَعْنِيْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَـنِ الـنَّبِـيِّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هٰذَا حَـدِيْـثُ بُـنْـدَارٍ. وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: قَالَ: سَـمِـعْـتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ. وَ قَالَ: رَمَضَانُ فِـي الْـعَشْـرِ الْأَوَاخِـرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

''حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''اگر تمہارے بے وقوف لوگوں کا خدشہ نہ ہوتا تو میں اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز سے پکارتا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے۔ یہ اس شخص کی خبر ہے جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، اور اس نے اس ہستی سے خبر دی ہے جس نے غلط بیانی نہیں کی یعنی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے۔ یہ جناب بندار کی روایت ہے۔ اور جناب ابوموسیٰ کہتے ہیں: میں نے حضرت زر بن حبیش کو سنا'' اور فرمایا: ''رمضان المبارک

(۲۱۸۷) اسناده حسن: مسند احمد: ۱۳۱/۵۔ سنن کبری نسائی: ۱۱۶۲۶ وانظر الحديث الآتي.

قَبْلَهَا . نَبَأُ مَنْ لَّمْ يُكَذِّبْنِيْ عَنْ نَبَإِ مَن لَّمْ يُكَذِّبْهُ ـ وَ لَمْ يَقُلْ يَعْنِيْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

کے آخری عشرے، آخری سات راتوں میں شب قدر ہوتی ہے۔'' یہ اس شخص کی خبر ہے جس نے مجھے جھوٹ نہیں بتایا اور اس ہستی سے بیان کیا ہے جس نے اس سے غلط بیانی نہیں کی'' اور یہ نہیں کہا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے روایت کی ہے۔''

۲۱۸۸ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدَةَ ـ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي لُبَابَةَ ـ قَالَ: سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ..........

عَنْ أُبَيِّ قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهَا هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ أَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ .

''حضرت ابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''شب قدر کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ یہ وہی رات ہے جس کا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ وہ ستائیسویں رات ہے۔''

فوائد :......۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں شب قدر کا نزول ستائیسوں شب کو بھی ثابت ہے اور آپ نے اس رات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پہلے ہی آگاہ کر دیا۔ پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس بات پر مصرر ہے کہ شب قدر ستائیسویں رات ہی کو ہے لیکن درج بالا احادیث میں کہیں وضاحت نہیں کہ لیلۃ القدر کا محل ستائیسویں شب ہے، بلکہ ایک سال اس کا وقوع ستائیسویں رات کو ہوا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش کا حکم دیا، لہٰذا یہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کسی ایک غیر معین رات میں ہوتی ہے اور طاق راتوں میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۳...... بَابُ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اٰخِرَ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ إِذْ جَائِزٌ أَن يَّكُوْنَ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ

رمضان المبارک کی آخری رات شب قدر تلاش کرنے کے حکم کا بیان، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کسی سال آخری رات ہی شب قدر ہو

۲۱۸۹ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ..........

(۲۱۸۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر، حدیث: ۲۲۰/ ۷٦۲۔ سنن ترمذی: ۳۳۵۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۹۲۔ مسند احمد: ۵/ ۱۳۰۔ مسند الحمیدی: ۳۷۵۔

(۲۱۸۹) صحیح: سنن ابی داود، کتاب شهر رمضان، باب من قال سبع وعشرین، حدیث: ۱۳۸٦ بلفظ "لیلة القدر لیلة سبع وعشرین۔"

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ.)) فِيْ خَبَرِ أَبِيْ بَكْرَةَ: أَوْ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ.

''حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر کو (رمضان المبارک کی) آخری رات میں تلاش کرو۔'' اور حضرت ابوبکرہ کی روایت میں ہے: ''یا آخری رات میں'' (تلاش کرو)۔''

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ شب قدر کا نزول رمضان المبارک کی آخری طاق رات میں بھی ممکن ہے کیونکہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

۲۲۴..... بَابُ صِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِنَفْيِ الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ فِيْهَا وَ شِدَّةِ ضَوْئِهَا وَ مَنْعِ خُرُوْجِ شَيَاطِيْنِهَا مِنْهَا حَتّٰى يُضِيْءَ فَجْرُهَا

شب قدر کی کیفیت کا بیان کہ اس میں گرمی سردی نہیں ہوتی چاند خوب روشن ہوتا ہے اور فجر روشن ہونے تک شیطان کا باہر نکلنا ممنوع ہوتا ہے۔

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزِّيَادِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّيْ كُنْتُ أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ نُسِّيْتُهَا وَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ لَيْلَتِهَا، وَ هِيَ لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ بَلْجَةٌ لَا حَارَّةٌ وَّلَا بَارِدَةٌ. وَ زَادَ الزِّيَادِيُّ: كَأَنَّ فِيْهَا قَمَراً يَفْضَحُ كَوَاكِبَهَا وَ قَالَا: لَا يَخْرُجُ شَيْطَانُهَا حَتّٰى يُضِيْءَ فَجْرُهَا.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی ایک رات ہے، وہ رات خوب روشن، پرسکون، نہ گرم اور نہ سرد ہوتی ہے۔'' جناب الزیادی نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ''گویا کہ اس رات چاند اپنے ستاروں کی روشنی کو ماند کر رہا ہوگا۔'' دونوں راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے: ''فجر روشن ہونے تک اس رات شیاطین باہر نہیں نکلتے۔''

فوائد: ......۱۔ شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے، لہٰذا ان راتوں میں اسے تلاش کیا جائے۔

۲۔ اس حدیث میں شب قدر کی علامات مذکور ہیں کہ شب قدر انتہائی پرسکون اور معتدل رات ہوتی ہے۔ جس میں گرمی اور سردی میں اعتدال ہوتا ہے، لہٰذا ان علامات سے لیلۃ القدر کی شناخت ممکن ہے۔

(۲۱۹۰) صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۶۸۰.

۲۲۵..... بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوْعِهَا صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کی صبح سورج کے طلوع ہونے کی کیفیت کا بیان

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيٍّ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ سَمِعَ.........

زِرًّا يَقُوْلُ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلُوْا، وَ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ . قَالَ، قُلْنَا: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ، بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَا شُعَاعَ لَهَا . لَمْ يَقُلِ الدَّوْرَقِيُّ: لَقَدْ أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلُوا . حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ فِي عَقِبِ خَبَرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ نَحْوَهُ . وَ حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زِرٍّ نَحْوَهُ .

''حضرت زر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، تو عرض کی: آپ کا بھائی ابن مسعود کہتا ہے: جو شخص سال بھر قیام کرے وہ شب قدر کو پالے گا۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، یقیناً ان کا ارادہ یہ ہے کہ لوگ (صرف آخری عشرے پر) بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں۔ یقیناً انہیں معلوم ہے کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہے اور وہ اس کے آخری عشرے میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے۔'' کہتے ہیں، ہم نے عرض کی: اے ابومنذر! یہ رات کیسے پہچانی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: اس علامت اور نشانی کے ذریعے سے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے کہ اس روز سورج اس حال میں طلوع ہوگا کہ اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔'' جناب دورقی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''یقیناً ان کا ارادہ یہ ہے کہ لوگ اعتماد و بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں۔''

۲۲۶..... بَابُ حُمْرَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوْعِهَا وَ ضُعْفِهَا صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ الْاِسْتِدْلَالِ بِصِفَةِ الشَّمْسِ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ حِفْظِ زَمْعَةَ

شب قدر کی صبح سورج کا طلوع ہوتے وقت سرخ اور کمزور ہونا۔ سورج کی اس کیفیت سے شب قدر پر استدلال کرنا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو کیونکہ زمعہ کے حافظے کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي أَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ ۔ هُوَ ابْنُ وَهْرَامٍ ۔ عَنْ

(۲۱۹۱) تقدم تخريجه برقم: ۲۱۸۸.

عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ: لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ لَا حَارَّةٌ وَّ لَا بَارِدَةٌ تُصْبِحُ الشَّمْسُ يَوْمَهَا حَمْرَاءَ ضَعِيْفَةً .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: ''یہ ایک خوشگوار رات ہے، نہ گرم، نہ سرد، اس کی صبح سورج سرخ اور کمزور ہوتا ہے۔''

۲۲۷..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّمْسَ لَا يَكُوْنُ لَهَا شُعَاعٌ إِلٰى وَقْتِ ارْتِفَاعِهَا ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلٰى اٰخِرِ النَّهَارِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر کی صبح سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ اسی طرح شام کے وقت بھی اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ عَنْ عَاصِمٍ......

عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَإِنَّ صَاحِبَنَا۔ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا . قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ، وَلٰكِنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَّكِلُوْا، أَوْ أَحَبَّ أَنْ لَّا يَتَّكِلُوْا . وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، لَا يَسْتَثْنِيْ . قَالَ: قُلْتُ: أَبَا الْمُنْذِرِ أَنّٰى عَلِمْتُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ لِزِرٍّ: مَا الْاٰيَةُ؟ قَالَ: تَطْلُعُ الشَّمْسُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ لَيْسَ لَهَا

''حضرت زر کہتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کی: مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں، کیونکہ ہمارے ساتھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''جو شخص سارا سال قیام کرے وہ شب قدر پالے گا۔ تو حضرت ابی نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمان پر رحم فرمائے! یقیناً انہیں علم ہے کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہے۔ لیکن انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ لوگ بھروسہ کرلیں (اور عبادت میں محنت چھوڑ دیں) یا انہوں نے پسند کیا ہے کہ لوگ بھروسہ نہ کریں۔ اللہ کی قسم! شب قدر رمضان المبارک میں ستائیسویں رات ہے، انہوں نے اس میں استثناء نہیں کیا (بلکہ قسم کے ساتھ ستائیسویں رات قرار دی) کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ابومنذر! یہ بات آپ کو کیسے معلوم ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا: اس نشانی سے معلوم ہوئی جونشانی

(۲۱۹۲) صحیح: مسند البزار کما فی مجمع الزوائد: ۱۷۷/۳.

(۲۱۹۳) اسنادہ حسن: مسند احمد: ۱۳۱/۵۔ سنن ابی داود، کتاب شهر رمضان، باب فی ليلة القدر، حديث: ۱۳۷۸۔ ...

تقدم برقم: ۲۱۸۸، ۲۱۹۱.

شُعَاعٌ مِثْلَ الطَّسْتِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ .

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی تھی۔ جناب عاصم کہتے ہیں: میں نے زرّ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: وہ نشانی کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''شب قدر کی صبح سورج تھال کی مانند طلوع ہوگا، بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔''

فوائد:......ا۔ شب قدر انتہائی روشن اور پر سکون رات ہے۔

۲۔ شب قدر کی صبح کو طلوع آفتاب کے وقت سورج مدہم اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور سورج بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں پھیلتیں۔ ان علامات سے شب قدر کی شناخت کی جا سکتی ہے۔

۲۲۸..... بَابُ ذِكْرِ كَثْرَةِ الْمَلَآئِكَةِ فِي الْأَرْضِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

شب قدر میں زمین میں فرشتوں کی کثرت کا بیان

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ السَّابِعَةِ أَوِ التَّاسِعَةِ وَ عِشْرِيْنَ، وَإِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَكْثَرُ فِي الْأَرْضِ مِنْ عَدَدِ الْحَصٰى .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے اور اس رات میں فرشتے کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔''

فوائد:......اس حدیث میں لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس میں بے حدوحساب فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، جو رحمت ایزدی اور انتہائی برکت کا باعث ہے، لہٰذا اس پُر نور مبارک بھری رات سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔

۲۲۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُدْرِكَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فِيْ جَمَاعَةٍ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَكُوْنُ مُدْرِكًا لِفَضِيْلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

اس بات کا بیان کہ شب قدر میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے والا شب قدر کی فضیلت پالیتا ہے

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ۔ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ۔ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْحَسْنَاءِ الْيَمَانِيُّ۔ قَالَ: سَمِعْتُ.........

(۲۱۹۴) اسنادہ حسن: مسند احمد: ۲/ ۵۱۹۔ مسند الطیالسی: ۲۵۴۵.

(۲۱۹۵) اسنادہ ضعیف: عقبہ بن ابی الحسناء مجہول راوی ہے۔

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي جَمَاعَةٍ فِي رَمَضَانَ فَقَدْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے عشاء کی نماز رمضان المبارک میں باجماعت ادا کی تو اس نے شب قدر کو پالیا۔''

٢٣٠..... بَابُ ذِكْرِ إِنْسَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بَعْدَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهَا

اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر دکھانے کے بعد آپ کو شب قدر بھلا دینے کا بیان

٢١٩٦۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ: ((إِنِّي كُنْتُ أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا.))

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوسلمہ کی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''بے شک مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی۔''

٢٣١..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَانَ فِيْ نَوْمٍ وَّ فِيْ يَقْظَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں دیکھی ہے

٢١٩٧۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي أَهْلِي فَنَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے شب قدر (خواب میں) دکھائی گئی پھر مجھے میرے گھر والوں نے بیدار کر دیا تو میں وہ بھول گیا۔ لہٰذا تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔''

(٢١٩٦) تقدم برقم: ٢١٧٧.

(٢١٩٧) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر، حديث: ١١٦٦۔ سنن كبرىٰ نسائى: ٣٣٧٨۔ سنن الدارمى: ١٧٨٢۔ مسند ابى يعلى: ٥٩٧٢۔ صحيح ابن حبان: ٣٦٧٨.

۲۳۲..... بَابُ ذِكْرِ رَجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ظَنِّهِ أَن يَّكُوْنَ رَفْعُ عِلْمِهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْراً لِأُمَّتِهِ مِنِ اطِّلَاعِهِمْ عَلٰى عِلْمِهَا، إِذِ الْاِجْتِهَادُ فِي الْعَمَلِ لَيَالِيَ طَمَعًا فِيْ إِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفْضَلُ وَ أَكْبَرُ عَمَلاً مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ لَيْلَةٍ وَّاحِدَةٍ خَاصَّةً

نبی کریم ﷺ کی اس امید اور خیال کا بیان کہ شب قدر کا علم اٹھایا جانا، ان کی امت کو اطلاع ملنے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ شب قدر کو حاصل کرنے کے طمع کے ساتھ ایک رات کی بجائے کئی راتیں عبادت میں محنت وکوشش کرنا افضل واعلیٰ ہے۔

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي............

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . فَقَالَ: ((إِنِّيْ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَ فُلَانٌ، فَرُفِعَتْ، وَ عَسٰى أَن يَّكُوْنَ خَيْراً لَّكُمْ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التِّسْعِ وَ السَّبْعِ وَ الْخَمْسِ .)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَرُفِعَتْ يَعْنِيْ مَعْرِفَتِيْ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ .

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شب قدر کی خبر دینے کے لیے گھر سے نکلے تو دو مسلمان شخص جھگڑ رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ''بے شک میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے گھر سے نکلا تھا تو فلاں فلاں شخص جھگڑ رہے تھے تو شب قدر کی معرفت اٹھالی گئی اور امید ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ لہٰذا تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''(فَرُفِعَتْ) کا معنی ہے: یعنی میری اس رات کی معرفت و شناخت اٹھالی گئی ہے۔''

فوائد:......۱۔ رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر کے بارے میں دو مرتبہ آگاہ کیا گیا۔ (۱) خواب میں (۲) حالت بیداری، لیکن دونوں مرتبہ آپ ﷺ بیٹھے تو لیلۃ القدر کی تعیین سے بے خبر کر دیا گیا، لہٰذا شب قدر کوئی معین رات نہیں، بلکہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔ لہٰذا اسے ان طاق راتوں میں تلاش کرنا ہے۔

۲۔ باہمی جھگڑے رحمتوں کے چھن جانے کا باعث اور برکتوں کے نزول کو روکنے کا باعث ہیں۔ لہٰذا باہمی لڑائیوں سے اجتناب برتنا چاہیے اور اتحاد واتفاق رحمتوں کے نزول کا باعث ہے۔

(۲۱۹۸) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من ان یحبط عملہ، حدیث: ۴۹ ۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۸۰۔ مسند احمد: ۵/۳۱۳۔ سنن الدارمی: ۱۷۸۱.

۲۳۳..... بَابُ مَغْفِرَةِ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِيمَاناً وَّ احْتِسَاباً

شب قدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرنے سے بندے کے گناہوں کی بخشش کا بیان

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ (ح) وَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً، قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَّ احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

فوائد :......حدیث دلیل ہے کہ شب قدر کا ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے قیام کرنا مستحب فعل ہے اور اس سے سابقہ تمام صغیرہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اور اگر صغیرہ گناہوں نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں میں تخفیف ہوتی ہے اور اگر صغیرہ کبیرہ دونوں قسم کے گناہ نہ ہوں تو درجات بلند ہوتے ہیں۔

۲۳۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ شُهُودِ الْبَدْوِيِّ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِينَ مِنْ رَّمَضَانَ إِذَا كَانَ سَكَنُهُ قُرْبَ الْمَدِينَةِ تَحَرِّيًا لِّإِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي مَسْجِدِهَا

رمضان المبارک کی تئیسویں رات کو دیہاتی شخص کا مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ جبکہ ان کی رہائش مدینہ منورہ کے قریب ہو تا کہ وہ شب قدر کو مسجد نبوی میں رہ کر تلاش کریں۔

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ابْنِ.........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَكُوْنُ بِالْبَادِيَةِ وَ أَنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ أُصَلِّي بِهَا، فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا لِهٰذَا الْمَسْجِدِ، أُصَلِّيْهَا فِيهِ. قَالَ: ((انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ.)) قَالَ: قُلْتُ: لِابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَكَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ؟ قَالَ:

''حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں گاؤں میں رہتا ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ وہاں نماز بھی ادا کرتا ہوں، تو آپ مجھے کسی رات کے بارے میں حکم دیں جس رات میں اس مسجد میں آ کر نماز ادا کروں (یعنی مسجد نبوی میں)۔ آپ نے فرمایا: تئیسویں رات کو آ جانا۔ جناب محمد بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے حضرت

(۲۱۹۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۸۹٤۔

(۲۲۰۰) حسن: سنن ابی داود، کتاب شهر رمضان، باب فی ليلة القدر، حديث: ۱۳۸۹۔ وقدم تقدم برقم: ۲۱۸۶.

يَـدْخُـلُ صَلاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ لا يَخْرُجُ حَتّٰى يُـصَلِّيَ صَلاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ يَخْرُجُ وَ دَابَّتُهُ ـ يَـعْـنِي عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ ـ فَيَرْكَبُهَا فَيَأْتِي أَهْلَهُ.

عبداللہ کے بیٹے سے پوچھا: آپ کے والد گرامی کیسے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ''وہ عصر کی نماز پڑھ کر مسجد نبوی میں داخل ہو جاتے پھر صبح کی نماز ادا کرنے تک نہیں نکلتے تھے۔ پھر وہ مسجد سے نکلتے تو ان کی سواری مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی تو وہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاتے۔''

فوائد :...... مدینے کے قریب بستیوں کے رہائشی شب قدر کی تلاش میں طاق راتیں مسجد نبوی میں گزار سکتے ہیں اور یہ عمل ان کے لیے جائز ہے۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ أَبْوَابِ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں قیام کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۲۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ زَعْمِ الرَّوَافِضِ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِدْعَةٌ لَّا سُنَّةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، رافضی شیعہ کے دعوے کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا بدعت ہے، سنت نہیں ہے۔

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسِ نِ الْحُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ..........

عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ: أَلَا تُحَدِّثُنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيْكَ سَمِعَهُ أَبُوْكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَلٰى أَقْبَلَ رَمَضَانُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ رَمَضَانَ شَهْرٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ صِيَامَهُ، وَإِنِّي سَنَنْتُ لِلْمُسْلِمِيْنَ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَّا خَبَرُ مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِلٰى اٰخِرِ الْخَبَرِ، فَمَشْهُوْرٌ مِّنْ حَدِيْثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

''جناب نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ سے کہا: کیا آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث نہیں سنائیں گے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے مسلمانوں کے لیے اس کا قیام جاری کیا ہے۔ لہٰذا جس شخص نے ایمان و ثواب کی نیت سے اس مہینے کے روزے رکھے اور قیام کیا تو وہ گناہوں سے اسی طرح پاک صاف ہوجائے گا جیسے وہ اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے اس مہینے کے روزے رکھے اور قیام کیا ......'' آخر روایت تک، یہ روایت

(۲۲۰۱) اسناده ضعیف: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف یحی بن کثیر، حدیث: ۲۲۱۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۲۸۔ مسند احمد: ۱/۱۹۴۔

أَبِـيْ هُرَيْرَةَ، ثَـابِتٌ لَّا شَكَّ وَ لَا ارْتِيَابَ فِيق ثُبُوْتِـهٖ أَوَّلَ الْكَلَامِ، وَ أَمَّا الَّذِيْ يُكْرَهُ ذِكْـرُهُ الـنَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْـهٖ، فَهٰـذِهِ الـلَّـفْـظَةُ مَعْنَاهَا صَحِيْحٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فَإِنِّيْ خَائِفٌ أَنْ يَّـكُـوْنَ هٰـذَا الْـإِسْنَادُ وَهْمًا، أَخَافُ أَنْ يَّكُوْنَ أَبُوْ سَلَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ شَيْئاً. وَ هٰـذَا الْـخَبَـرُ لَـمْ يَرْوِهٖ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ غَيْرَ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی صورت میں مشہور ہے۔ یہ پہلا حصہ بلا شک وشبہ ثابت ہے۔ لیکن نضر بن شیبان کی حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت عبدالرحمان سے روایت کردہ حصہ ناپسندیدہ ہے۔ یہ الفاظ ان کا معنی اللہ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کی سنت کی روشنی میں صحیح ہے۔ لیکن اس سند سے صحیح نہیں ہے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ سند وہم ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ حضرت ابوسلمہ نے اپنے والد گرامی سے کچھ نہیں سنا اور میرے علم کے مطابق اس روایت کو حضرت ابوسلمہ سے بھی صرف نضر بن شیبان ہی روایت کرتا ہے (گویا ان دو اسباب کی بنا پر یہ سند ضعیف ہے)۔''

۲۳۶..... بَابُ الْأَمْرُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ أَمْرُ تَرْغِيْبٍ لَّا أَمْرُ عَزْمٍ وَ إِيْجَابٍ

رمضان المبارک کے قیام کا حکم رغبت وشوق دلانے کے لیے ہے، تاکیدی اور وجوبی نہیں ہے۔

۲۲۰۲۔ حَـدَّثَـنَـا عَـمْـرُو بْـنُ عَـلِـيٍّ، حَـدَّثَـنَـا عُثْـمَـانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَـسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَـنْ أَبِـيْ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ كَانَ يَأْمُرُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْـرِ أَنْ يَّـأْمُـرَ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَامَ رَمَـضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.))

''حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں قیام کرنے کا حکم عزیمت و وجوب کے بغیر دیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایمان وثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا، تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

۲۳۷..... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ سَالِفِ ذُنُوْبٍ أُخَرَ بِقِيَامِ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَ احْتِسَاباً

رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کرنے پر گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا بیان

۲۲۰۳۔ حَـدَّثَـنَـا عَـمْـرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ

(۲۲۰۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان، حدیث: ۱۷٤/ ۷٥۹۔ سنن ابی داود: ۱۳۷۱۔ سنن ترمذی: ۸۰۸۔ سنن نسائی: ۲۱۰٦۔ مسند احمد: ۲/ ٥۲۹۔

الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ کیا، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

فوائد:......مکرر ۱۸۹۴

۲۳۸..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ يَتَوَهَّمُ أَنَّ الْفَارُوْقَ هُوَ أَوَّلُ مَنْ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رمضان المبارک میں باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا حکم دیا

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ..........

نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ أَبُوْ طَلْحَةَ الْأَنْمَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَلَى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُوْلُ: قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَّنْ نُدْرِكَ الْفَلَاحَ، وَ كُنَّا

''جناب نعیم بن زیاد ابوطلحہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو حمص کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کی تئیسویں رات کو تہائی رات تک قیام کیا پھر ہم نے پچیسویں رات کو آدھی رات تک نفل پڑھے۔ پھر ہم نے ستائیسویں رات کو اتنا طویل قیام کیا کہ ہم خیال کرنے لگے کہ سحری نہیں کھا سکیں گے۔ اور ہم فلاح کو سحری کا نام دیتے تھے اور تم ساتویں رات کو تئیسویں رات کہتے ہو، اور ہم ساتویں

(۲۲۰۳) صحیح بخاری، کتاب صلاۃ التراویح، باب فضل من قام رمضان، حدیث: ۲۰۰۹۔ صحیح مسلم، حدیث: ۷۵۹ وانظر الحدیث السابق.

(۲۲۰۴) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب قیام شهر رمضان، حدیث: ۱۶۰۷ وسنن کبریٰ نسائی: ۱۳۰۱۔ مسند احمد: ۲۷۲/٤.

نُسَمِّيْهِ السُّحُوْرَ، وَ أَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لَيْلَةَ سَابِعَةٍ ثَـلَاثٍ وَّ عِشْـرِيْـنَ، وَ نَـحْنُ نَقُوْلُ سَابِعَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ . فَنَحْنُ أَصْوَبُ أَمْ أَنْتُمْ ؟

رات کو ستائیسویں رات کہتے ہیں۔تو ہم زیادہ درست ہیں یا تم؟"

فوائد:......ا۔ رمضان کی راتوں میں نماز تراویح کا باجماعت اہتمام مستحب فعل اور سنت نبوی ہے۔

۲۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح باجماعت کا آغاز نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے سنت نبوی کی روشنی میں اسے باقاعدہ جاری کیا تھا، حالانکہ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھا اور نماز تراویح باجماعت کا آغاز کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

۲۳۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَصَّ الْقِيَامَ بِالنَّاسِ هٰذِهِ اللَّيَالِيَ الثَّلَاثَ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْهِنَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین راتوں میں خصوصاً قیام، ان میں شب قدر کے ہونے کی وجہ سے کرایا تھا

۲۲۰۵۔ حَـدَّثَـنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنَا زَيْدٌ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ.........

عَـنْ أَبِـيْ ذَرٍّ، قَـالَ: قَـامَ بِـنَـا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْـلَةَ ثَـلَاثٍ وَّ عِشْـرِيْـنَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُـمَّ قَـالَ: ((مَا أَحْسِبُ مَا تَطْلُبُوْنَ إِلَّا وَرَاءَ كُـمْ))، ثُـمَّ قَـامَ لَيْـلَةَ خَمْـسٍ وَّ عِشْـرِيْـنَ إِلٰـى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا أَحْسِـبُ مَـا تَـطْـلُبُوْنَ إِلَّا وَرَاءَ كُمْ))، ثُمَّ قُمْنَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِلَى الصُّبْحِ . قَالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: ((إِلَّا وَرَاءَ كُمْ))، هُـوَ عِـنْـدِيْ مِـنْ بَابِ الْأَضْدَادِ، وَ يُرِيْدُ: أَمَـامَـكُـمْ، لِأَنَّ مَـا قَـدْ مَضٰى هُوَ وَرَاءُ

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں تیئیسویں رات کو ہمیں پہلی تہائی رات تک نفل پڑھائے پھر آپ نے فرمایا: "میرا خیال ہے کہ تم جسے تلاش کر رہے ہو وہ تمہارے آگے ہے۔ پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک قیام کیا۔ پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ تمہاری مطلوبہ چیز آگے ہے۔ پھر ہم نے ستائیسویں رات کو صبح تک نفل پڑھے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ الفاظ "الا وراء کـم" (تمہارے پیچھے) یہ میرے نزدیک اضداد کے باب سے ہے۔ اور آپ کی مراد اس سے "آگے" ہے کیونکہ جو چیز گزر جائے وہ آدمی کے پیچھے ہوتی ہے اور جو آنے والی ہو وہ اس کے آگے ہوتی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ

(۲۲۰۵) اسناده حسن: مسند احمد: ۵/۱۸۰.

الْمَرْءِ، وَمَا يَسْتَقْبِلُهُ هُوَ أَمَامُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ: مَا أَحْسِبُ مَا تَطْلُبُوْنَ۔ أَيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔ إِلَّا فِيْمَا تَسْتَقْبِلُوْنَ، لَا أَنَّهَا فِي مَا مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ وَهٰذَا كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَانَ وَرَآءَ هُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا﴾ (الكهف: ٧٩) يُرِيْدُ: وَكَانَ أَمَامَهُمْ .

میرے خیال میں جو تم طلب کر رہے ہو یعنی شب قدر، تو وہ تمہارے آگے ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ گزشتہ دنوں میں تھی اور آپ کا یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے: ﴿وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا﴾ (سورۃ الکھف: ۷۹) ''جب کہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی غصب کر لیتا تھا۔'' آیت میں مذکور لفظ ''وراء هم'' کا معنی بھی اُن کے آگے ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز تراویح باجماعت کا اہتمام رمضان کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش کے لیے کیا تھا، لہٰذا جو شخص باقی رمضان نماز تراویح باجماعت کا اہتمام نہ کرے، اس کے لیے آخری عشرے کی طاق راتوں میں باجماعت نماز تراویح کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۴۰..... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ اللَّيْلِ كُلِّهِ لِلْمُصَلِّيْ مَعَ الْإِمَامِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَفْرُغَ

رمضان المبارک کے قیام میں مقتدی کا امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک مکمل قیام اللیل کرنے کا بیان

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ نِ الْحَضْرَمِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا، حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے ہمیں قیام نہیں کرایا۔ حتیٰ کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے۔ پھر آپ نے ہمیں قیام کرایا حتیٰ کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ پھر آپ نے چھٹی رات میں ہمیں قیام نہیں کرایا اور پانچویں رات ہمیں آدھی رات تک نفل پڑھائے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کاش آپ ہمیں ہماری بقیہ رات بھی نفل پڑھاتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ آپ نے فرمایا: بے شک

(۲۲۰۶) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب شهر رمضان، باب فی قیام شهر رمضان، حدیث: ۱۳۷۵۔ سنن ترمذی: ۸۰۶۔ سنن نسائی: ۱۶۰۶۔ مسند احمد: ۱۵۹/۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۳۸۔

يَنْصَرِفَ، كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ.)) ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ، وَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَ نِسَاءَهُ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ. قُلْتُ: وَ مَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُوْرُ.

جس شخص نے امام کے ساتھ قیام کیا حتیٰ کہ امام فارغ ہوگیا تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے پھر آپ نے ہمیں قیام نہ کرایا حتیٰ کہ تین دن باقی رہ گئے، پھر آپ نے تیسری رات ہمیں قیام کرایا اور آپ نے اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی جمع کیا اور ہمیں اس قدر طویل قیام کرایا کہ ہمیں خطرہ ہوا کہ ہماری فلاح رہ جائے گی۔ میں نے عرض کی: فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''سحری کا کھانا۔''

فوائد:......ا۔ نماز تراویح کا باجماعت اہتمام منفرد قیام اللیل سے افضل ہے۔

۲۔ مقتدی کا امام کی اقتداء میں مکمل نماز تراویح پڑھنا بہتر عمل ہے۔

۲۴۱..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَرَكَ قِيَامَ لَيَالِيْ رَمَضَانَ كُلَّهُ خَشْيَةً أَنْ يُفْتَرَضَ قِيَامُ اللَّيْلِ عَلٰى أُمَّتِهِ فَيُعْجِزُوْا عَنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے پورے رمضان المبارک کی راتوں میں اس لیے قیام نہیں کیا تھا کہ آپ ڈر گئے تھے کہ کہیں آپ کی امت پر قیام اللیل فرض نہ کر دیا جائے پھر وہ اس سے عاجز آ جائیں گے

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ نَاسٌ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو گھر سے نکلے اور مسجد میں نفل نماز پڑھی تو کچھ صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی تو صبح کے وقت لوگ آپس میں اس بارے میں بات چیت کرتے رہے۔ پھر جب تیسری رات ہوئی تو مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ گھر سے مسجد میں تشریف لائے اور نماز ادا کی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد

(۲۲۰۷) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان، حديث: ۱۷۸/۷۶۱۔ سنن نسائي: ۲۱۹۵۔ مسند احمد: ۲۳۲/۶۔ وقد تقدم برقم: ۱۱۲۸۔

إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ يُنَادُوْنَ الصَّلَاةُ فَلَا يَخْرُجُ، فَكَمِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ قَامَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَتَشَهَّدَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ، وَ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا.)) وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّأْمُرَ بِعَزِيْمَةِ أَمْرٍ، فَيَقُوْلُ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّ احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ أَبِيْ بَكْرٍ، وَ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، حَتّٰى جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّ صَلّٰى بِهِمْ فَكَانَ ذٰلِكَ أَوَّلُ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى قِيَامِ رَمَضَانَ .

میں پورے نہ آئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ پس کچھ لوگوں نے نماز، نماز پکارنا شروع کر دیا لیکن آپ تشریف نہ لائے بلکہ اندر ہی تشریف فرما رہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لیے باہر تشریف لائے۔ پھر جب آپ نے نماز فجر مکمل کر لی تو آپ کھڑے ہوئے، صحابہ کی طرف اپنے چہرہ اقدس کے ساتھ متوجہ ہوئے، تشہد پڑھا، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: امابعد! بے شک مجھ پر تمہاری آمد مخفی نہیں تھی لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر رات کی نفل نماز فرض نہ قرار دے دی جائے پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ گے۔ اور رسول اللہ ﷺ وجوبی حکم دیئے بغیر انہیں رمضان المبارک میں نفل نماز پڑھنے کی ترغیب اور شوق دلاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ''جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں رات کی نماز کا طریقہ کار یہی رہا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع کر دیا چنانچہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس طرح لوگ پہلی مرتبہ رمضان المبارک میں قیام اللیل کے لیے جمع ہوئے۔''

فوائد :......۱۔ قیام اللیل کا باجماعت اہتمام بالخصوص رمضان میں، مستحب فعل ہے کیونکہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد مذکورہ خوف ختم ہو گیا۔ اسی لیے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز تراویح کے لیے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کیا تھا۔

۲۔ اللہ کی قدر کو چھوڑ کر اللہ کی قدر (یعنی رخصت) کی طرف فرار جائز ہے۔ ۳۔ مذہبی پیشوا لوگوں کے معمول کے مخالف عمل کرے تو اسے اس کا عذر، حکم یا حکمت سے آگاہ کرنا چاہیے۔

۴۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی، کم تر سہولیات پر اکتفا اور امت کے لیے انتہائی شفقت کا بیان ہے۔

۵۔ نوافل کے باجماعت اہتمام کے لیے اذان واقامت مشروع نہیں۔ (فتح الباری: ٤/ ١٠٨)

۲۴۲..... بَابُ إِمَامَةِ الْقَارِئِ الْأُمِّيِّيْنَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِدْعَةٌ كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ

رمضان المبارک میں قاری قرآن کا ان پڑھ لوگوں کو نفل نماز کی امامت کرانا۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک میں نفل نماز کی جماعت کرانا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، بدعت نہیں ہے، جیسا کہ رافضیوں کا خیال ہے

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا النَّاسُ فِيْ رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: ((مَا هٰؤُلَاءِ؟)) فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْاٰنٌ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَصَابُوْا أَوْ نِعْمَ مَا صَنَعُوْا.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو اچانک کچھ لوگ رمضان المبارک میں مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا: یہ لوگ کون ہیں؟ آپ سے عرض کیا گیا: ''ان لوگوں کو قرآن مجید یاد نہیں ہے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ ان کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے درست کام کیا ہے یا انہوں نے بہت اچھا طریقہ اختیار کیا ہے۔''

۲۴۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً مَّعَ الْإِمَامِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ

قیام رمضان میں عورتوں کا امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا مستحب ہے

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ فِيْ جَمَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ مُنْفَرِدًا فِيْ رَمَضَانَ، وَإِنْ كَانَ الْمَأْمُوْمُوْنَ قُرَّاءً، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ، لَا كَمَنِ اخْتَارَ صَلَاةَ الْمُنْفَرِدِ عَلٰى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ.

(۲۲۰۸) اسناده ضعيف: مسلم بن خالد راوی متکلم فیہ ہے۔ سنن ابی داود، كتاب شهر رمضان، باب فی قیام شهر رمضان، حديث: ۱۳۷۷۔ صحيح ابن حبان: ۲۵۳۲.

اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک میں آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے کی بجائے باجماعت نفل نماز پڑھنا افضل ہے۔ اگرچہ مقتدی بھی قاری ہوں اور انہیں قرآن مجید یاد ہو۔ ان لوگوں کے موقف کے خلاف جو قیام رمضان میں اکیلے شخص کی نماز کو باجماعت نماز پر ترجیح دیتے ہیں۔

٢٢٠٩۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ.........

أَبِيْ هُرَيْرَةَ: وَ قَدْ أُعْلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَؤُمُّ قَوْمًا لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْاٰنٌ، فَصَوَّبَ فِعْلَهُمْ، فَقَالَ: ((أَصَابُوْا أَوْ نِعْمَ مَا صَنَعُوْا!))

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں جنہیں قرآن یاد نہیں ہے۔ تو آپ نے ان کے کام کو درست قرار دیا تھا اور فرمایا تھا: "انہوں نے درست یا بہت اچھا کام کیا ہے۔"

٢٢١٠۔ وَ فِيْ خَبَرِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ.........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ))، وَ جَاءَ فِي الْخَبَرِ: فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَ نِسَاءَهُ فَقَامَ حَتّٰى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ وَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ قَدْ صَلّٰى مَعَهُ قَارِئٌ لِّلْقُرْاٰنِ لَيْسَ كُلُّهُمْ أُمِّيِّيْنَ.

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: "تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔" اور ایک روایت میں آیا ہے: "تو پھر آپ نے تیسری رات ہمیں قیام کرایا، اپنے اہل و عیال اور ازواج مطہرات کو بھی جمع کیا۔ پھر آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ ہمیں فلاح کے چھوٹ جانے کا ڈر پیدا ہوا۔ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے صحابہ کرام قاری اور حافظ تھے۔ وہ سب کے سب ان پڑھ نہیں تھے۔"

٢٢١١۔ وَ فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهٖ))، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْقَارِئَ وَ الْأُمِّيَّ إِذَا قَامَا مَعَ الْإِمَامِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنْ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: "جس شخص نے امام کے ساتھ قیام کیا حتیٰ کہ امام نماز سے فارغ ہو گیا تو اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔" میں اس بات کی دلیل ہے کہ قاری اور ان پڑھ شخص جب امام کے ساتھ اس کی نماز سے

(٢٢٠٩) انظر الحديث السابق. (٢٢١٠) تقدم برقم: ٢٢٠٦.

(٢٢١١) تقدم برقم: ٢٢٠٦.

صَلَاتِهٖ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَتِهٖ . وَكَتْبُ قِيَامِ لَيْلَةٍ أَفْضَلُ مِنْ كَتْبِ قِيَامِ بَعْضِ اللَّيْلِ .

فارغ ہونے تک قیام کرتا ہے تو اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھا جاتا ہے اور ساری رات کے قیام کا ثواب کا لکھا جانا بعض رات کے قیام کے ثواب لکھے جانے سے افضل و بہتر ہے۔"

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ رات کے نوافل کا با جماعت اہتمام کرنا افضل اور زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

۲۔ نماز تراویح کے لیے نماز با جماعت کا انعقاد افضل عمل ہے اور عورتیں مردوں کی جماعت میں بھی شامل ہو سکتی ہیں عورتوں کے لیے علیحدہ مرد امام مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ اور عورتیں خود بھی با جماعت نماز تراویح کا انعقاد کر سکتی ہیں۔

۳۔ امام کی معیت میں نماز تراویح کے اہتمام کرنے والے کو ساری رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

۲۴۴..... بَابٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَ اسْتِحْقَاقِ قَائِمِهٖ اسْمَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ

قیام رمضان کی فضیلت اور قیام کرنے والے کو صدیق اور شہید کا نام ملنے کے استحقاق کا بیان

إِذَا جَمَعَ مَعَ قِيَامِهٖ رَمَضَانَ صِيَامَ نَهَارِهٖ وَ كَانَ مُقِيْمًا لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مُؤَدِّيًا لِلزَّكَاةِ ، شَاهِدًا لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ ، مُقِرًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ .

جبکہ اس نے قیام کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک کے دن میں روزہ رکھا، پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کیں، زکوٰۃ ادا کی، اللہ کی توحید کی گواہی دی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا۔

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ بِالتُّسْتَرِيُّ ، أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ۔ يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ حَمْزَةَ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ ، حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ: جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِّنْ قُضَاعَةَ ، فَقَالَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَ صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ صُمْتُ الشَّهْرَ ، وَ قُمْتُ رَمَضَانَ ، وَ اٰتَيْتُ الزَّكَاةَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ مَّاتَ

"حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قضاعہ قبیلے کا ایک شخص آیا تو اس نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بتائیں اگر میں گواہی دوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں نماز پنجگانہ ادا کروں، رمضان المبارک کے روزے رکھوں اور قیام کروں، زکوٰۃ ادا کروں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس حالت میں فوت ہوا تو وہ صدیقین اور شہداء

(۲۲۱۲) اسنادہ صحیح۔ مسند البزار (الکشف: ۲۵)۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۲۹.

عَلٰی هٰذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَاءِ .)) میں شمار ہوگا۔"

فوائد :......اس حدیث میں دلیل ہے کہ ارکان اسلام کا پابند اور نماز تراویح کا باقاعدہ اہتمام کرنے والا صدیقین اور شہداء میں شمار ہوگا، لہٰذا ارکان اسلام پر ایمان وعمل کے بعد نماز تراویح کا اہتمام بھی فضیلت وعظمت کا باعث ہے۔

۲۴۵..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کی راتوں میں نبی کریم ﷺ کی نماز کی تعداد رکعات کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ عَلٰى عَدَدِ الرَّكَعَاتِ فِي الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ مَا كَانَ يُصَلِّي مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کی ماہِ رمضان میں دیگر مہینوں میں رات کی نماز کی تعداد رکعات میں اضافہ نہیں کرتے تھے

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَبِيْدٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ لَبِيْدٍ ، سَمِعَ.........

أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ أَيْ أُمَّهْ ، أَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ . فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ . وَ قَالَ أَبُوْ هَاشِمٍ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ .

"حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، تو عرض کی: اماں جان! مجھے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا: "آپ کی رات کی نماز رمضان المبارک اور دیگر مہینوں میں تیرہ رکعات ہی تھیں۔" یہ عبد الجبار کی روایت ہے۔اور ابوہاشم کی روایت میں ہے: "میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو میں نے ان سے رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کی نماز تیرہ رکعت تھی۔ ان میں دو رکعات نماز فجر کی سنتیں ہوتی تھیں۔"

(۲۲۱۳) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ، حدیث: ۱۲۷/ ۷۳۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۸۲۔ مسند احمد: ۳۹/٦۔ مسند الحمیدی: ۱۷۳۔ وقد تقدم برقم: ۱۱۰۲.

فوائد:......١۔ ماہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ سے نماز تراویح گیارہ رکعت ثابت ہے اور نماز وتر میں رسول اللہ ﷺ سے رات کے وقت تیرہ نوافل پڑھنا بھی ثابت ہیں لہٰذا نماز تراویح میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع ملحوظ رکھی جائے۔ کیونکہ نبی ﷺ سے نماز وتر ایک رکعت سے لے کر تیرہ رکعت تک وتر پڑھنا ثابت ہیں۔ اس سے زیادہ رات کے کئی نوافل ثابت نہیں سو نیکی کے جذبہ اور وفود شوق عبادت میں اس مسنون نماز تراویح سے تجاوز نہ کیا جائے۔

٢۔ رسول اللہ ﷺ سے بیس رکعت، تیس رکعت یا اس سے زائد عدد میں نماز تراویح ثابت نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے شب بھر قیام کے دوران بھی گیارہ رکعت نماز تراویح ہی کا اہتمام کیا سو قیام کو لمبا کیا جائے، نہ کہ دھڑا دھڑ نوافل ادا کرنے سے ان کی تعداد چالیس پچاس تک پہنچا دیں۔

٢٤٦..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِحْيَاءِ لَيَالِيَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ تَرْكِ مُجَامَعَةِ النِّسَاءِ فِيهِنَّ وَ الْاِشْتِغَالِ بِالْعِبَادَةِ وَ إِيقَاظِ الْمَرْءِ أَهْلَهُ فِيهِنَّ

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی تمام راتوں میں عبادت کے لیے جاگنا مستحب ہے۔ ان راتوں میں بیویوں سے ہمبستری نہ کرنا، عبادت میں مشغول رہنا اور آدمی کا اپنے گھر والوں کو بھی جگانا مستحب ہے

٢٢١٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُوْرِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ - وَ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ - عَنْ مَسْرُوْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ شَدَّ الْمِئْزَرَ، وَ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ. وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْنَا عَائِشَةَ تَقُوْلُ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو اپنی کمر کس لیتے اور رات کو جاگتے (خوب عبادت کرتے) اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔" جناب عبداللہ بن محمد زہری بیان کرتے ہیں: "ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔"

٢٤٧..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں نیک اعمال میں خوب محنت کرنا مستحب ہے

(٢٢١٤) صحيح بخاری، كتاب فضل ليلة القدر، باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان، حديث: ٢٠٢٤۔ صحيح مسلم، كتاب الاعتكاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر، حديث: ١١٧٤۔ سنن ابی داود: ١٣٦٦۔ سنن نسائی: ١٦٤٠۔ سنن ابن ماجه: ١٧٦٨۔ مسند احمد: ٦/ ٤٠۔ مسند الحميدی: ١٨٧.

٢٢١٥ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جتنی محنت وکوشش آخری عشرے میں کرتے تھے، اتنی دوسرے کسی عشرے میں نہیں کرتے تھے۔''

فوائد :......١۔ کمر کسنے سے مراد معمول سے زیادہ عبادت کرنا ہے اور عبادات میں مشغولیت کی وجہ سے بیویوں سے کنارہ کشی کی طرف اشارہ ہے۔

٢۔ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں اضافہ مستحب فعل ہے۔

٣۔ آخری عشرہ کی راتیں عبادات میں گزارنا اور شب بیدار رہنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ٨/ ٧١)

٢٤٨...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْمَبِيْتِ عَلَى الْفِرَاشِ فِيْ رَمَضَانَ إِذِ الْبَائِتُ عَلَى الْفُرُشِ أَثْقَلُ نَوْمًا، وَ أَقَلُّ نَشَاطًا لِّلْقِيَامِ مِنَ النَّائِمِ عَلٰى غَيْرِ الْفُرُشِ الْوَطِيْئَةِ الْمُمَهَّدَةِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں آرام دہ بستر پر نہ سونا مستحب ہے کیونکہ آرام دہ بستر پر سونے والے کو نرم و گداز اور آرام دہ بستر پر نہ سونے والے شخص کی نسبت گہری نیند آتی ہے اور وہ نفل نماز کے لیے بہت کم چاق و چوبند ہوتا ہے

٢٢١٦ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ ـ وَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو، وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ.

''نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رمضان المبارک شروع ہوجاتا تو آپ اپنی کمر کس لیتے پھر آپ رمضان المبارک ختم ہونے تک اپنے بستر پر نہ آتے۔''

❀❀❀❀

(٢٢١٥) صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر، حدیث: ١١٧٥ـ سنن ترمذی: ٧٩٦ـ سنن ابن ماجه: ١٧٦٧ـ مسند احمد: ٦/١٢٢.

(٢٢١٦) اسناده ضعيف: مطلب راوی مدلس ہے اور سماع کی تصریح نہیں۔ الضعيفة: ٢٣٤٦.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْإِعْتِكَافِ

اعتکاف کے ابواب کا مجموعہ

۲۴۹..... بَابُ وَقْتِ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں آخری عشرے میں اعتکاف کے وقت کا بیان

۲۲۱۷۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ............

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَّعْتَكِفَ فِيْهِ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ، فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ، وَ أَمَرَتْ عَائِشَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، وَ أَمَرَتْ حَفْصَةُ، فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَ هَا أَمَرَتْ بِخِبَاءٍ، فَضُرِبَ لَهَا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ فِيْ شَوَّالٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز ادا کرتے۔ پھر اس جگہ داخل ہوجاتے جس میں اعتکاف بیٹھنے کا آپ کا ارادہ ہوتا جب آپ کا ارادہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ہوتا، تو آپ کے لیے خیمہ لگا دیا جاتا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم دیا تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ پھر جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کا خیمہ لگا دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ لگانے کا حکم دے دیا، تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو رمضان المبارک میں اعتکاف نہ کیا۔ اور آپ نے شوال میں

(۲۲۱۷) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب اعتکاف النساء، حدیث: ۲۰۳۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب حتی یدخل من اراد الاعتکاف، حدیث: ۱۱۷۳۔ سنن ابی داود: ۲۴۶۴۔ سنن ترمذی: ۷۹۱۔ سنن نسائی: ۷۱۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۷۱۔ مسند احمد: ۶/۲۲۶.

اعتکاف کیا۔“

فوائد :......۱۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل اخذ کی ہے، جو کہتے ہیں کہ اعتکاف دن کے اول حصہ سے شروع کیا جائے گا۔ اوزاعی، ثوری اور لیث بن سعد رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے لیکن مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو شخص مہینے یا عشرے کے اعتکاف کا ارادہ کرے، وہ مسجد میں غروب آفتاب سے قبل داخل ہوگا اور حدیث الباب کا مفہوم انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ معتکف جائے اعتکاف میں نماز صبح کے بعد داخل ہو اور نماز فجر کے بعد ہی خلوت اختیار کرے۔ حدیث الباب کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اعتکاف کا آغاز نماز فجر کے بعد کرے۔ بلکہ معتکف مغرب سے قبل مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ٹھہرے اور نماز فجر پڑھنے کے بعد کنارہ کشی کر لے۔

(شرح النووی: ۸/ ۶۸، ۶۹)

مؤخر الذکر علماء کا قول راجح ہے کیونکہ اگر بیس رمضان کی صبح کو اعتکاف شروع کیا جائے تو اعتکاف گیارہ دن ہوتا ہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس دن کا اعتکاف کرتے تھے۔ پھر اکیس رمضان کی صبح اعتکاف شروع کیا جائے تو اعتکاف، عشرے سے کم پڑتا ہے۔ کیونکہ عشرے کی ایک طاق رات کم واقع ہوتی ہے۔ لہٰذا اقرب الی الصواب یہی بات ہے کہ اکیس رمضان کی رات کو اعتکاف شروع کیا جائے اور شب بھر معتکف سے باہر عبادات میں مشغول رہنے کے بعد نماز فجر ادا کرنے کے بعد معتکف میں داخل ہوا جائے۔

۲۵۰..... بَابُ إِبَاحَةِ ضَرْبِ الْقُبَابِ فِي الْمَسْجِدِ لِلِاعْتِكَافِ فِيهِنَّ

اعتکاف بیٹھنے کے لیے مسجد میں خیمے لگانا جائز ہے

۲۲۱۸۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، حَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدٍ: اعْتَكَفَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ، خَرَّجْتُهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید کی یہ روایت، میں اس باب کے علاوہ باب میں لکھوا چکا ہوں کہ ”آپ نے ایک ترکی قبے میں اعتکاف کیا تھا۔“

فوائد :......مسجد میں معتکفین کا خیمے لگانا مستحب فعل ہے، اس سے اعتکاف کا مقصود حاصل ہوتا ہے اور وہ خلوت میں عبادات کو صحیح طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔

۲۵۱..... بَابٌ فِي اعْتِكَافِ شَهْرِ رَمَضَانَ كُلِّهِ

پورے رمضان المبارک کا اعتکاف کرنا

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، حَدَّثَنِي عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

(۲۲۱۸) انظر الحدیث الآتی. (۲۲۱۹) تقدم تخریجه برقم: ۲۱۷۱.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْوَسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا قِطْعَةُ حَصِيرٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا پہلا عشرہ اعتکاف کیا پھر آپ نے درمیانی عشرے کا اعتکاف ایک ترکی قبے میں کیا، جس کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا لگا ہوا تھا پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ میں یہ حدیث اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رمضان کے پورے مہینے کا اعتکاف بھی مسنون ومباح ہے۔ لیکن آخری عشرے کا اعتکاف مستحب اور افضل ہے۔ کیونکہ رمضان میں اعتکاف کا اصل مقصد شب قدر کی تلاش ہے۔ جو آخری عشرے میں ہے۔

۲۵۲..... بَابُ الْاِقْتِصَارِ فِي الْاِعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ وَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، إِذِ الْاِعْتِكَافُ كُلُّهُ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ، وَ الْفَضِيلَةُ لَا تُضِيقُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَزِيدَ فِيهَا أَوْ يَنْقُصَ مِنْهَا

رمضان المبارک کے صرف درمیانی اور آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنے کا بیان۔ کیونکہ اعتکاف سارے کا سارا فضیلت کا باعث ہے، فرض نہیں ہے اور فضیلت میں آدمی پر کچھ تنگی نہیں وہ اس میں کمی بیشی کرسکتا ہے

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ ۔ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْوَسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ وَ رَجَعْنَا، فَنَامَ، فَأُرِيَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُنْسِيَهَا، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: وَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا۔ پھر جب آپ نے بیس تاریخ کی صبح کی اور ہم واپس چلے گئے تو آپ سو گئے۔ آپ کو خواب میں شب قدر دکھائی گئی۔ پھر آپ کو وہ بھلا دی گئی۔ پھر جب شام ہوئی تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے خطاب فرمایا۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ فرمایا: ''جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا تو وہ اپنی اعتکاف کی جگہ

(۲۲۲۰) اسناده حسن: مسند احمد: ۳/ ۲۴۔ وقد تقدم برقم: ۲۱۷۱ وانظر: ۲۲۳۸.

میں واپس آ جائے۔''

فوائد:......۱۔ رمضان کے درمیانی اور آخری عشرے کا اعتکاف جائز و مسنون اور اجر و ثواب کا باعث ہے۔

۲۔ جو شخص درمیانی عشرہ کا اعتکاف کرے اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے، کیونکہ لیلۃ القدر کا نزول آخری عشرے میں ہوتا ہے۔

۲۵۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْاِقْتِصَارِ مِنَ الْاِعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ الْعِشْرِيْنَ الْأَوَّلَيْنَ

رمضان المبارک میں پہلے بیس دنوں کی بجائے صرف آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنا درست اور جائز ہے

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ فِيْهِ عِشْرِيْنَ يَوْمًا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان المبارک میں آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ نے وفات پائی تو اس سال بیس دن اعتکاف کیا۔''

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رمضان کے آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنا بھی مباح ہے اور آخری عشرے کا اعتکاف دیگر عشروں کے اعتکاف سے افضل ہے۔

۲۔ مستقل اعتکاف کرنے والا اگر پیش آمدہ سفر وغیرہ کی وجہ سے کسی سال اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال گزشتہ سال کا اعتکاف اور موجودہ سال کا اعتکاف کر سکتا ہے یوں اس کا اعتکاف بیس دن ہوگا۔

۲۵۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْتِصَارِ عَلٰى اعْتِكَافِ السَّبْعِ الْوُسَطِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ مَا قَبْلَهُ وَ مَا بَعْدَهُ مِنْ رَّمَضَانَ

رمضان المبارک کے درمیانے سات دنوں کے اعتکاف پر اکتفا کرنے کی رخصت ہے۔ اس سے پہلے اور بعد کے دنوں پر اکتفا کرنے کی رخصت نہیں

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ، أَنَّهُ

(۲۲۲۱) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف في العشر الاوسط، حدیث: ۲۰۴۴۔ سنن ابی داود: ۲۴۶۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۲۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۶۹۔ مسند احمد: ۲/۳۳۶۔

سَمِعَ.........

سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: جَاوَزَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْعَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَحَرِّيًا، فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.))

''حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی کو بیان کرتے ہوئے سنا: ''نبی کریم ﷺ کے صحابہ رمضان المبارک کے درمیانے سات دنوں سے آگے بڑھ گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص شب قدر کو تلاش کرنا چاہتا ہو تو وہ اسے آخری سات دنوں میں تلاش کر لے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کے آخری عشرہ کے سات دن یا اس سے کم بھی اعتکاف کرنا چاہے، تو وہ کر سکتا ہے۔

۲۵۵..... بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى اعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے کا بیان

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عُرْوَةُ.........

عَنْ عَائِشَةَ، وَسَعِيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ.

''حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔''

فوائد:...... آخری عشرے کا مستقل اعتکاف کرنا مستحب فعل ہے اور نبی ﷺ کا یہ دائمی عمل رہا ہے۔

۲۵۶..... بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ إِذَا فَاتَ الْاِعْتِكَافُ فِي رَمَضَانَ لِفَضْلِ دَوَامِ الْعَمَلِ

نیک عمل پر ہمیشگی کرنے کی فضیلت کے باعث، اگر رمضان المبارک میں اعتکاف رہ جائے تو شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، حَدَّثَتْنِي.........

(۲۲۲۲) اسناده صحيح: وانظر ما تقدم برقم: ۲۱۸۲.

(۲۲۲۳) سنن ترمذی، کتاب الصيام، باب ما جاء في الاعتكاف، حديث: ۷۹۰۔ صحيح ابن حبان: ۳۶۵۷۔ وانظر ما تقدم برقم: ۲۲۲۱.

(۲۲۲۴) تقدم برقم: ۲۲۱۷.

عَائِشَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْاِعْتِكَافَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ مَعَهُ فَأَذِنَتْ لَهَا فَضُرِبَتْ خِبَاءُ هَا، فَسَأَلَتْهَا حَفْصَةُ تَسْتَأْذِنُ لَهَا لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ضَرَبَتْ مَعَهُنَّ. وَكَانَتْ امْرَأَةً غَيُوْراً، فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِيَتَهُنَّ. فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟ الْبِرَّ يُرِدْنَ بِهٰذَا؟!)) فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ حَتّٰى أَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ فِي عَشْرٍ مِنْ شَوَّالٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کی اجازت طلب کی۔ پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ دیکھا تو انہیں بھی اجازت دے دی، تو انہوں نے اپنا خیمہ لگالیا۔ پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ ان کے لیے نبی علیہ السلام سے اجازت طلب کریں تاکہ وہ بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کرسکیں۔ پھر جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ معاملہ دیکھا تو انہوں نے بھی ان کے ساتھ خیمہ لگالیا اور وہ بڑی غیرت مند خاتون تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے خیمے لگے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ کیا یہ اس سے نیکی حاصل کرنا چاہتی ہیں؟ پھر آپ نے اعتکاف چھوڑ دیا حتیٰ کہ رمضان المبارک ختم ہوگیا، پھر آپ نے شوال میں دس دن کا اعتکاف کیا۔''

فوائد :......۱۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے معتکف کا اعتکاف چھوٹ جائے اور اس نے رمضان کے اعتکاف کی نیت کی ہو تو وہ شوال میں بھی اعتکاف کرسکتا ہے۔ ایسا کرنا مسنون ومباح فعل ہے۔

۲۔ عورتیں بھی مسجد ہی میں اعتکاف کریں۔

۳۔ اگر عورتوں میں نیکی کے جذبے کے سوا ذاتی اغراض ومقاصد ہوں تو سرپرست انہیں اعتکاف سے منع کرسکتا ہے۔

۲۵۷..... بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ إِذَا فَاتَ ذٰلِكَ لِسَفَرٍ أَوْ عِلَّةٍ تُصِيْبُ الْمَرْءَ

اگر کسی شخص کا اعتکاف سفر یا بیماری کی وجہ سے رہ جائے تو وہ آئندہ سال اعتکاف کرلے

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِيْ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ.........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

(۲۲۲۵) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب الاعتکاف، حدیث: ۲۴۶۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۳۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۷۰۔ مسند احمد: ۵/۱۴۱۔

يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَاعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً .

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ پھر ایک سال آپ اعتکاف نہ کر سکے تو آپ نے اگلے سال بیس دن اعتکاف کیا۔"

٢٢٢٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ ، فَسَافَرَ عَامًا ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ ، فَاعْتَكَفَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً .

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، پھر ایک سال آپ نے سفر کیا تو اعتکاف نہ کر سکے، چنانچہ آپ نے اگلے سال بیس راتوں کا اعتکاف کیا۔"

٢٢٢٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ .

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ اعتکاف نہ کر سکے، پھر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۲۲۲۱ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۲۵۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِوَفَاءِ نَذْرِ الْاِعْتِكَافِ يَنْذُرُهُ الْمَرْءُ فِي الشِّرْكِ ، ثُمَّ يُسْلِمُ النَّاذِرُ قَبْلَ قَضَاءِ النَّذْرِ . وَ إِبَاحَةِ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْ عَشْرِ رَمَضَانَ

جس شخص نے شرک کی حالت میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی ہو پھر وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اسے نذر پوری کرنے کے حکم کا بیان۔ اور رمضان المبارک کے عشرے میں ایک رات کا اعتکاف بھی جائز ہے

٢٢٢٨ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ..........

عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمْرَةُ

"جناب نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس

(٢٢٢٦) اسناده صحيح : سنن ترمذی، كتاب الصوم، باب ما جاء فی الاعتكاف اذا خرج منه، حديث : ٨٠٣ـ مسند احمد : ١٠٤/٣ـ صحيح ابن حبان : ٣٦٥٦.

(٢٢٢٧) انظر الحديث السابق.

(٢٢٢٨) صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب قول الله تعالى ﴿ويوم حنين......﴾، حديث : ٤٣٢٠، ٢٠٣٢ـ صحيح مسلم، كتاب الأيمان، باب نذر الكافر، حديث : ١٦٥٦ـ سنن كبرى نسائی : ٣٣٣٨ـ مسند احمد : ٣٥/٢.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ، فَقَالَ: لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا، قَالَ: وَ كَانَ عَلٰى عُمَرَ نَذْرُ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهٖ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ وَقْتَ رُجُوْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ بَعْدَ فَتْحِ حُنَيْنٍ، وَ إِنَّمَا كَانَ اعْتِكَافُ عُمَرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رُجُوْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعْطَائِهَا إِيَّاهُ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ.

رسول اللہ ﷺ کے جعرانہ مقام سے عمرہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''آپ نے جعرانہ سے کوئی عمرہ نہیں کیا۔'' انہوں نے فرمایا: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر زمانہ جاہلیت کی ایک رات کے اعتکاف کی نذر تھی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ نذر پوری کرنے کے بارے میں) پوچھا۔ تو آپ نے انہیں یہ نذر پوری کرنے کا حکم دیا تو وہ اس رات مسجد میں داخل ہوئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں کتاب الجہاد میں فتح حنین کے بعد نبی کریم ﷺ کی مکہ مکرمہ واپسی کا وقت بیان کر چکا ہوں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس رات کا اعتکاف نبی کریم ﷺ کی واپسی اور آپ کے حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا کرنے کے بعد کیا تھا۔''

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرُ اعْتِكَافٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّعْتَكِفَ، وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبَ لَهُ جَارِيَةً مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ النَّاسُ يُكَبِّرُوْنَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ سَبْيَ حُنَيْنٍ، قَالَ: فَأَرْسِلُوْا تِلْكَ الْجَارِيَةَ. وَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: فِي خَبَرِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ، قَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذمہ جاہلیت میں مانی ہوئی ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر تھی۔ تو انہوں نے (اس بارے میں) نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں حنین کے قیدیوں میں سے ایک لونڈی دی تھی۔ پس اس دوران میں کہ وہ مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے جب لوگ اللہ اکبر کہتے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدی آزاد کر دیئے ہیں (اور لوگ خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کر رہے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو وہ لونڈی بھی آزاد کر دو۔'' حضرت نافع کی،

(۲۲۲۹) انظر الحدیث السابق.

أَعْتَكِفَ يَوْمًا ـ فَإِنْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ يَوْمًا بِلَيْلَتِهٖ، وَ تَقُوْلُ لَيْلَةٌ تُرِيْدُ بِيَوْمِهَا، وَ قَدْ ثَبَتَتِ الْحُجَّةُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِيْ هٰذَا .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے ایک راوی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:'' بے شک میں نے ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔'' اگر یہ الفاظ ثابت ہوجائیں تو یہ اسی قسم سے ہوں گے جسے میں بیان کرچکا ہوں کہ عرب لوگ کبھی دن بول کر رات سمیت دن مراد لیتے ہیں اور کبھی رات بول کر دن سمیت رات مراد لیتے ہیں اور اس مسئلے کی دلیل اللہ کی کتاب سے ثابت ہوچکی ہے۔''

فوائد:......ان احادیث میں مذہب شافعی کے موقف کی دلیل ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف کرنا جائز ہے اور ایک دن اور ایک رات کا اعتکاف بھی صحیح ہے۔(شرح النووی: ۱۱/ ۱۲٤)

۲۵۹..... بَابُ إِبَاحَةِ دُخُوْلِ الْمُعْتَكِفِ الْبُيُتَ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ الْغَائِطِ وَ الْبُوْلِ

معتکف انسانی ضروریات پیشاب اور پاخانے کے لیے اپنے گھر میں داخل ہوسکتا ہے

۲۲۳۰ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.........

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا اعْتَكَفَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَتْ بَيْتَهَا لِحَاجَةٍ لَمْ تَسْأَلْ عَنِ الْمَرِيْضِ، إِلَّا وَ هِيَ مَارَّةٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ، وَ كَانَ يُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ .

''حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مسجد میں اعتکاف کرتیں پھر کسی ضرورت کے لیے اپنے گھر میں داخل ہوتیں تو چلتے چلتے مریض کی تیمار داری کرلیتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں صرف کسی انسانی حاجت ہی کے لیے داخل ہوتے تھے اور آپ مسجد ہی سے اپنا سر مبارک میری طرف کردیتے تو میں آپ کی کنگھی کردیتی تھی۔''

(۲۲۳۰) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب لا یدخل البیت الا لحاجة، حدیث: ۲۰۲۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، حدیث: ۲۹۷/۷۔ سنن ابی داود: ۲٤٦۸۔ سنن ترمذی: ۸۰٤۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۷٦۔ مسند احمد: ٦/۸۱.

۲۶۰..... بَابُ تَرْكِ دُخُولِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَ إِبَاحَةِ إِخْرَاجِ الْمُعْتَكِفِ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى الْمَرْأَةِ لِتَغْسِلَهُ وَ تُرَجِّلَهُ

صرف انسانی حاجت کے سوا معتکف شخص اپنے گھر میں داخل نہ ہو اور معتکف کے لیے اپنا سر مسجد سے باہر اپنی بیوی کی طرف نکالنا جائز ہے تاکہ وہ اسے دھودے اور کنگھی کر دے

۲۲۳۱- أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَ مَالِكٌ وَ اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى سَوَاءً، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَيَّ رَأْسَهُ .

امام صاحب حضرت عروہ اور عمرہ کی حدیث ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں: ''آپ میری طرف اپنا سر مبارک نکالتے۔''

۲۶۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْجِيلِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ وَ مَسِّهَا إِيَّاهُ وَ هِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت مسجد کے باہر بیٹھ کر معتکف شخص کے سر کو چھو سکتی ہے اور اس کی کنگھی کر سکتی ہے

۲۲۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.......... عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ، فَتَجِيءُ عَائِشَةُ فَيُخْرِجُ رَأْسَهُ، فَتُرَجِّلُهُ، وَ هِيَ حَائِضٌ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے تھے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لاتیں تو آپ اپنا سر مبارک باہر نکالتے اور وہ آپ کی کنگھی کر دیتیں حالانکہ وہ حائضہ ہوتی تھیں۔''

فوائد:......۱۔ معتکف بول و براز کے لیے یا کسی اور اہم حاجت کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

۲۔ معتکف کا بول و براز کے لیے گھر میں داخل ہونا جائز ہے۔ البتہ وہ گھر کے کاموں میں یا اہل خانہ سے گپ شپ میں مشغول نہ ہو۔

۳۔ معتکف کا کسی ضروری حاجت کے بغیر معتکف سے نکلنا جائز نہیں۔ (المغنی: ٦/ ٢٢٠)

۴۔ حائضہ عورت معتکف کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے اور معتکف کا مسجد سے سر، ہاتھ یا ٹانگ باہر نکالنے سے اعتکاف

(۲۲۳۱) انظر الحدیث السابق.

(۲۲۳۲) صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب غسل الحائض رأس زوجها، حدیث: ۲۹۵ مختصراً۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، حدیث: ۲۹۷/۸۔ سنن ابی داود: ۲٤٦٩۔ سنن نسائی: ۲۷۸۔ شمائل ترمذی: ۳۲۔ مسند احمد: ٦/٩٩.

باطل نہیں ہوتا۔

۵۔ دوران اعتکاف بیوی سے خدمت لینا جائز ہے۔

۲۶۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ وَ زَوْجُهَا فِي اعْتِكَافِهِ وَ مُحَادَثَتِهَا إِيَّاهُ عِنْدَ زِيَارَتِهَا إِيَّاهُ

عورت کو اپنے معتکف شوہر کی ملاقات اور اس سے گفتگو کرنے کی رخصت ہے

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ..........

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفاً فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ لِيُقَلِّبَنِيْ وَ كَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ أُسَامَةَ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ . فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ . وَ إِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يُقْذَفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا)) أَوْ قَالَ ((شَيْئاً .))

''حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے تو میں رات کے وقت آپ سے ملاقات کے لیے آئی اور آپ سے گفتگو بھی کی پھر میں واپس آنے کے لیے اٹھی تو آپ مجھے رخصت کرنے کے لیے اٹھے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے محلے میں تھا۔ اس دوران دو انصاری صحابہ پاس سے گزرے، پھر جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں آرام وسکون سے جاؤ یہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ہیں تو دونوں نے کہا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ"! اے اللہ کے رسول! (کیا ہم آپ کے بارے کسی بدگمانی کا تصور کر سکتے ہیں)۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی برا خیال نہ ڈال دے یا فرمایا: کوئی چیز نہ ڈال دے۔''

(۲۲۳۳) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارة المرأة زوجها فی اعتکافه، حدیث: ۲۰۳۸۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب بیان انه یستحب لمن رؤی خالیا، حدیث: ۲۱۷۵۔ سنن ابی داود: ۲۴۷۰۔ سنن کبری نسائی: ۳۳۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۷۹۔ مسند احمد: ۶/۳۳۷۔

۲۶۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَلَغَ مَعَ صَفِيَّةَ حِيْنَ أَرَادَ قَلْبَهَا إِلٰى مَنْزِلِهَا بَابَ الْمَسْجِدِ لَا أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَرَدَّهَا إِلٰى مَنْزِلِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر کی طرف رخصت کرتے وقت، ان کے ساتھ مسجد کے دروازے تک گئے تھے یہ نہیں کہ آپ مسجد سے نکل کر انہیں ان کے گھر چھوڑ کر آئے تھے

٢٢٣٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ أَنَّ..........

صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ، ثُمَّ قَامَتْ لِتَنْقَلِبَ ، وَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا لِيُقَلِّبَهَا ، حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت صفیہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے تھوڑی دیر آپ سے بات چیت کی پھر وہ واپس جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں اور نبی کریم ﷺ بھی انہیں رخصت کرنے کے لیے اٹھے۔ حتیٰ کہ جب وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے قریب مسجد کے دروازے پر پہنچیں تو ان کے پاس سے دو انصاری صحابی گزرے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔''

فوائد :......ا۔ معتکف کا مباح امور میں مشغول ہونا یعنی زائر کے ساتھ چلنا، اس کے ساتھ کھڑے ہونا اور ہم کلام ہونا جائز ہے۔

۲۔ معتکف دوران اعتکاف بیوی سے تنہائی میں ملاقات کر سکتا ہے اور بیوی معتکف خاوند کی زیارت کر سکتی ہے۔

۳۔ ان احادیث میں نبی ﷺ کا امت پر شفقت کا بیان ہے اور آپ ﷺ امت کو ایسے امور کی نصیحت کرتے تھے جو انہیں گناہوں سے روک دے۔

۴۔ ایسے اعمال جو بدظنی کا باعث بنیں اور اس کا انسان کو عذر پیش کرنا چاہیے، اس سے اجتناب اور شیطانی چالوں سے بچاؤ اختیار کرنا مشروع ہے۔ (فتح الباری: ٦/ ٣٢٦)

(٢٢٣٤) انظر الحديث السابق.

۲۶۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ لِلْمُعْتَكِفِ مَعَ نِسَائِهِ فِي الْاِعْتِكَافِ . خَبَرُ صَفِيَّةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

معتکف شخص اعتکاف میں اپنی بیوی کے ساتھ رات کو گفتگو کر سکتا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اسی مسئلے کے متعلق ہے

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَاسِطِيُّ . حَدَّثَنَا عَبْدُالحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمُرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ ، وَرُبَّمَا قَالَ: قَالَتْ: كُنْتُ أَسْهَرُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْقَلْبِ مَوْقِعٌ ، وَهُوَ خَبَرٌ مُنْكَرٌ لَوْلَا مَا اسْتَدْلَلْتُ مِنْ خَبَرِ صَفِيَّةَ عَلٰى إِبَاحَةِ السَّمَرِ لِلْمُعْتَكِفِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يَّجْعَلَ لِهٰذَا الْخَبَرِ بَابٌ عَلٰى أَصْلِنَا ، فَإِنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَيْسَ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهَا إِلَّا أَنَّ فِيْ خَبَرِ صَفِيَّةَ غَنِيَّةً فِيْ هٰذَا . فَأَمَّا خَبَرُ صَفِيَّةَ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ ، وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ مُحَادَثَةَ الزَّوْجَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ لَيْلاً جَائِزٌ وَّهُوَ السَّمَرُ نَفْسُهُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو گفتگو کیا کرتی تھی جبکہ آپ اعتکاف بیٹھے ہوتے تھے اور بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''وہ فرماتی ہیں: میں شب بیداری کرتی تھی۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کا میرے دل میں کوئی مقام و مرتبہ نہیں ہے۔ اور یہ منکر روایت ہے اور اگر میں نے معتکف شخص کے لیے رات کی گفتگو کے جواز کے لیے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سے استدلال نہ کیا ہوتا تو اس روایت کے لیے اپنی شرط کے مطابق باب نہ باندھتا۔ کیونکہ یہ روایت ان روایات میں سے نہیں ہے کہ جن سے دلیل لینا جائز ہے مگر یہ کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس سے کفایت ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت صحیح ثابت ہے۔ اور اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ بیوی اپنے خاوند سے رات کے وقت اس کے اعتکاف میں گفتگو کر سکتی ہے اور یہی سمر (شب گوئی) ہے۔''

۲۶۵..... بَابُ الْاِفْتِرَاشِ فِي الْمَسْجِدِ وَوَضْعِ السُّرُرِ فِيْهِ لِلْاِعْتِكَافِ

مسجد میں اعتکاف کے لیے بستر بچھانے اور چارپائی رکھنے کے جواز کا بیان

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ـ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ـ عَنْ عِيْسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى ، عَنْ نَافِعٍ.........

(۲۲۳۵) اسناده ضعيف جداً: المعلی بن عبدالرحمٰن راوی پر وضع احادیث کی تہمت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ وُضِعَ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: اسْطُوَانَةُ التَّوْبَةِ هِيَ الَّتِيْ شَدَّ أَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ عَلَيْهَا وَ هِيَ عَلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کرنا چاہتے تو آپ کا بستر یا آپ کی چارپائی توبہ کے ستون کے پیچھے بچھا دی جاتی۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''توبہ کا ستون وہ ہے جس کے ساتھ حضرت ابوالبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ نے خود کو باندھ لیا تھا اور وہ قبلہ شریف کی مخالف سمت میں ہے۔''

۲۶۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بِنَاءِ بُيُوْتِ السَّعْفِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْاِعْتِكَافِ فِيْهَا

مسجد میں اعتکاف کرنے کے لیے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے جھونپڑی بنانے کی رخصت ہے

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صَدَقَةَ وَ۔ هُوَ ابْنُ يَسَارٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بُنِيَ لِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ مِنْ سَعْفٍ اعْتَكَفَ فِيْ رَمَضَانَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةً أَخْرَجَ رَأْسَهُ فَسَمِعَهُمْ يَقْرَؤُوْنَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا صَلّٰى يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ أَحَدُكُمْ مَا يُنَاجِيْهِ، يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ .)) يُرِيْدُ إِنْكَارَ الْجَهْرِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے جھونپڑی بنائی گئی جس میں آپ نے رمضان المبارک میں اعتکاف کیا۔ حتیٰ کہ جب ایک رات ہوئی تو آپ نے اپنا سر مبارک باہر نکالا اور صحابہ کرام کو (بلند آواز سے) قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: ''بے شک نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے تو تم میں کسی شخص کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا سرگوشیاں کر رہا ہے، کیا تم میں سے بعض لوگ دوسروں پر بلند آواز سے (ان کی قراءت و ذکر میں) خلل ڈالتے ہیں۔ آپ نے ایک دوسرے پر بلند آواز سے قراءت کرنے کو ناپسند کیا تھا اور اس سے روکنا چاہتے تھے۔''

(۲۲۳۶) اسناده ضعيف: نعیم بن حماد راوی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب في المعتكف يلزم مكانا من المسجد، حديث: ۱۷۷٤.

(۲۲۳۷) حسنٌ لغيره: مسند احمد: ۲/ ۲۷، ۱۲۹.

۲۶۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضْعِ الْأَمْتِعَةِ الَّتِي يُحْتَاجُ إِلَيْهَا الْمُعْتَكِفُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں اعتکاف بیٹھتے وقت معتکف اپنی ضرورت کی چیزیں اپنے پاس رکھ سکتا ہے

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِالْخُدْرِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِالْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةُ عِشْرِيْنَ ذَهَبْنَا نَنْقُلُ مَتَاعَنَا، فَقَالَ لَنَا: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اعْتَكَفَ، فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ، فَإِنِّي أُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَنَسِيْتُهَا وَ أُرِيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّ طِيْنٍ.))

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا، پھر جب بیسویں رات کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا سامان منتقل کرنا شروع کر دیا تو آپ نے ہمیں حکم دیا: ''جس شخص نے بھی تم میں سے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے معتکف میں واپس آ جائے، بے شک مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی پھر مجھے وہ بھلا دی گئی ہے اور مجھے دکھایا گیا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔''

فوائد:......۱۔ رمضان کے درمیانی عشرے کا اعتکاف مسنون ہے، لیکن آخری عشرے کا اعتکاف باقی ایام سے افضل ہے۔

۲۔ اعتکاف کے لیے معتکف ضرورت کا سامان مسجد میں لے جا سکتا ہے، البتہ غیر ضروری سامان ہے، جو غفلت و شہرت کا باعث ہو، اجتناب لازم ہے۔

۲۶۸..... بَابُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى إِجَازَةِ الْإِعْتِكَافِ بِلَا مُقَارَنَةٍ لِلصَّوْمِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِاعْتِكَافِ لَيْلَةٍ، وَ لَا صَوْمَ فِي اللَّيْلِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات کا اعتکاف کرنے کا حکم دیا ہے اور رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ..........

(۲۲۳۸) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب من خرج من اعتکافه عند الصبح، حدیث: ۲۰۴۰۔ مسند الحمیدی: ۷۵۶۔ مسند احمد: ۳/۷۔ وانظر ما تقدم برقم: ۲۱۷۱۔

(۲۲۳۹) تقدم برقم: ۲۲۲۸۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ.))

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھتے ہوئے عرض کیا: ''میں نے جاہلیت میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی نذر پوری کرو۔''

فوائد:......مکرر ۲۲۲۸۔

۲۶۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْاِعْتِكَافِ فِي مَسْجِدِ الْجَمَاعَاتِ مَعَ أَزْوَاجِهِنَّ إِذَا اعْتَكَفُوْا

عورتوں کے لیے جامع مساجد میں اپنے خاوندوں کے ساتھ اعتکاف کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ بھی اعتکاف کریں

۲۲۴۰۔ فِي خَبَرِ عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْ لِحَفْصَةَ. قَدْ أَمْلَيْتُ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی، پھر انہوں نے آپ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے بھی اجازت طلب کی۔'' میں یہ مکمل حدیث لکھوا چکا ہوں۔''

فوائد:..... ۱۔ عورتوں کا اعتکاف کرنا مباح ہے اور عورتیں بھی مسجد ہی میں اعتکاف کریں گی۔

۲۔ اگر عورتیں کسی ذاتی غرض سے اعتکاف کا قصد کریں تو انہیں اعتکاف سے روک دینا چاہیے۔

۳۔ خاوند اور بیوی دونوں اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔

۲۷۰..... بَابُ ذِكْرِ الْمُعْتَكِفِ يَنْذُرُ فِي اعْتِكَافِهِ مَا لَيْسَ لَهُ فِيْهِ طَاعَةٌ وَّ لَيْسَ بِنَذْرٍ يُتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

اس معتکف کا بیان جو اپنے اعتکاف کے دوران ایسے کام کی نذر مانتا ہے جو اللہ کی اطاعت والی نہیں اور نہ اس سے اللہ تعالیٰ کے تقرب کے حصول کی کوشش ہوتی ہے

۲۲۴۱۔ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ..........

(۲۲۴۰) تقدم برقم: ۲۲۲۴۔

(۲۲۴۱) صحیح بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: ۶۶۹۶۔ سنن ابی داود: ۳۲۸۹۔ سنن ترمذی: ۱۵۲۰۔ سنن نسائی: ۳۸۳۷۔ مسند احمد: ۶/۳۶۔

عَـنِ الشَّافِعِيِّ، قَالَ: وَ مَنْ نَذَرَ أَن يَعْتَكِفَ قَـائِـمًا، فَـلَا يُكَلِّمُ أَحَدًا، وَلَا يَأْكُلُ وَلَا يَضْطَجِعُ عَلٰى فِرَاشٍ، عَلٰى مَعْنَى التَّقَرُّبِ بِلَا يَـمِيْنٍ، جَلَسَ وَ تَكَلَّمَ وَ أَكَلَ وَ افْتَرَشَ بِلَا كَـفَّارَةٍ، وَ إِنَّـمَـا يُـوَفِّي مِنَ النَّذْرِ بِمَا كَانَتْ لِلّٰهِ فِيْهِ طَاعَةٌ، فَأَمَّا مَنْ نَذَرَ مَا لَيْسَ لِـلّٰـهِ فِيْـهِ طَـاعَةٌ فَـلَا يَفِي بِهٖ وَ لَا يُكَفِّرُ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْـمَـلِكِ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَـنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ، قَـالَ: ((مَـنْ نَـذَرَ أَن يُطِيْعَ اللّٰـهَ فَـلْيُـطِـعْهُ، وَ مَنْ نَذَرَ أَن يَعْصِيَ اللّٰهَ فَـلَا يَعْصِيْهِ.))

''امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو شخص تقرب الٰہی کے حصول کے لیے بغیر قسم کھائے یہ نذر مانے کہ وہ کھڑا ہوکر اعتکاف کرے گا، کسی شخص سے بات چیت نہیں کرے گا، وہ نہ کھانا کھائے گا اور نہ بستر پر لیٹے گا۔ تو وہ کفارہ دیئے بغیر بیٹھ جائے، بات چیت کرلے اور کھانا کھالے اور بستر پر آرام کرے۔ بلاشبہ صرف وہ نذر پوری کی جائے گی جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری ہو۔ رہا وہ شخص جس نے ایسی نذر مانی جس میں اللہ کی اطاعت نہیں ہے تو وہ نہ نذر پوری کرے اور نہ کفارہ دے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جس شخص نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

٢٢٤٢ـ قَـالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ رَأٰى أَبَـا إِسْـرَائِـيْـلَ قَـائِمًا فِي الشَّـمْسِ، فَقَالَ: ((مَا لَهُ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ؟)) قَالُوْا: نَذَرَ أَن يَصُوْمَ، وَ أَن لَّا يَجْلِسَ، وَ لَا يَسْتَـظِـلَّ. قَـالَ: ((مُرُوْهُ فَلْيَجْلِسْ وَ لْيَسْتَظِلَّ وَ لْيَصُمْ.)) فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِـالْـوَفَـاءِ بِالصَّوْمِ الَّذِيْ هُوَ طَاعَةٌ، وَ تَرَكَ الْقِيَامَ فِي الشَّمْسِ إِذْ لَا طَاعَةَ فِي الْقِيَامِ فِي الشَّـمْـسِ. وَ إِنْ كَـانَ الْقِيَامُ فِي الشَّمْسِ لَيْـسَ بِـمَـعْـصِيَةٍ إِلَّا أَن يَّكُوْنَ فِيْهِ تَعْذِيْبٌ

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابواسرائیل کو دھوپ میں کھڑے دیکھا تو پوچھا: ''اسے کیا ہوا ہے کہ دھوپ میں کھڑا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ''انہوں نے نذر مانی ہے کہ وہ روزہ رکھیں گے اور بیٹھیں گے نہیں، اور نہ سایہ حاصل کریں گے۔'' آپ نے فرمایا: اس کو کہو کہ وہ بیٹھ جائے، اور سایہ میں رہے اور روزہ رکھ لے۔'' لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزے کی نذر پوری کرنے کا حکم دیا کیونکہ روزہ اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے اور دھوپ میں کھڑے ہونے سے روکا کیونکہ دھوپ میں کھڑے ہونا اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری

(٢٢٤٢) صحيح بخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب النذر فيما لا يملك، حديث: ٦٧٠٤ـ سنن ابي داود: ٣٣٠٠ـ سنن ابن ماجه: ٢١٣٦.

فَيَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ مَعْصِيَةً . قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْجِنْسَ عَلَى الْاِسْتِقْصَاءِ فِيْ كِتَابِ النُّذُوْرِ.

کا کام نہیں ہے۔ اگر چہ دھوپ میں کھڑے ہونا معصیت نہیں ہے لیکن اگر اس میں جسمانی اذیت ہو تو پھر یہ معصیت ہوگا۔ میں نے یہ قسم مکمل طور پر کتاب النذور میں بیان کی ہے۔"

فوائد: ..... ۱۔ اعتکاف میں ایسے غیر شرعی افعال کی نذر ماننا جو خلاف شریعت ہوں اور ان میں ذاتی نقصان کے سوا کچھ نہ حاصل ہو، ایسی نذر سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

۲۔ ایسی نذر، جس میں معصیت لازم ہے، ماننا حرام اور نذر ماننے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

۱۷۱ ..... بَابُ وَقْتِ خُرُوْجِ الْمُعْتَكِفِ مِنْ مُعْتَكَفِهِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَخْرُجُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ مُصْبِحاً لَا مُمْسِياً

معتکف شخص کا اپنی اعتکاف گاہ سے نکلنے کے وقت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ معتکف اپنی اعتکاف گاہ سے صبح کے وقت نکلے گا، شام کے وقت نہیں

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْوَسَطِ مِنْ رَمَضَانَ ، فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ وَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ ، قَالَ: ((مَنِ اعْتَكَفَ مَعَنَا فَلْيَعْتَكِفْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ .)) وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے تو آپ نے ایک سال اعتکاف کیا، حتیٰ کہ جب اکیسویں رات ہوئی، جس رات کی صبح کو آپ اپنے اعتکاف سے نکلتے تھے، آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرہ بھی اعتکاف کرے۔'' اور مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد: ..... رمضان کا درمیانی اعتکاف کرنے والا معتکف بیس رمضان کی صبح اعتکاف ختم کرے گا، لیکن آخری عشرہ کا اعتکاف کرنے والا شوال کا چاند نظر آنے پر یا رمضان کے تیس دن مکمل ہونے پر رات کو اعتکاف ختم کرے گا۔

کتاب الصوم کا اختتام ہوا۔

❀❀❀❀

(۲۲۴۳) تقدم برقم: ۲۱۷۱.
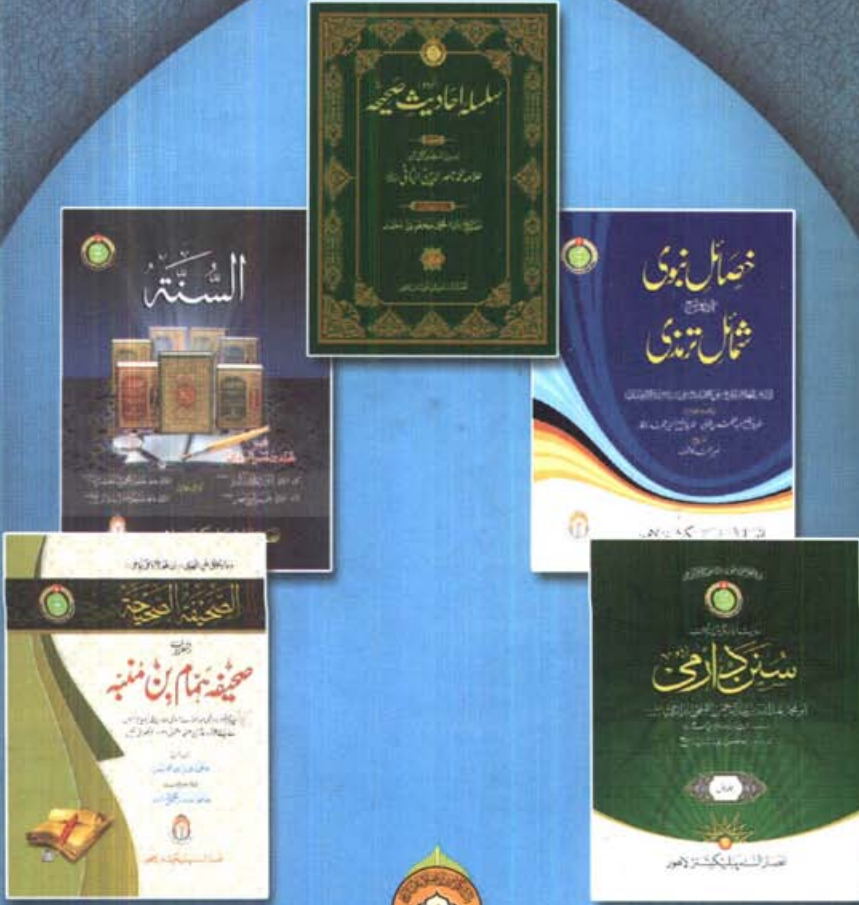
سلسلہ احادیث صحیحہ
السنۃ
خصائل نبوی
شمائل ترمذی
الصحیفۃ الصحیحۃ
صحیفہ ہمام بن منبہ
سنن دارمی
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
اسلامی اکادمی
الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587